بیت

بنام آنکہ او ثانی ندارد بہ صفات حادث و فانی ندارد

آریہ پرکاش

حصہ دوم

در مطبع سود رشن مرادآباد باہتمام منشی نارائن داس طبع گشت

॥ परमात्मने नम: ॥

زبان پر ہے میری حمد خداوند ؎ ہین جسکی نام نامی سچدانند ؎ وہی ہے برہم اور بھگوت وہی ہے
وہی آنند ہے چت ست وہی ہے ؎ نہ اوسکی ابتدا و انتہا ہے ؎ وہی جلوہ گر ارض و سما ہے
کیا پیدا اوسی نے دو جہان کو ؎ زمین کو آسمان کو لامکان کو ؎ اول حمد خداوند رقم کرتے
ہین بعدہ حصہ دوم آریہ پرکاش حوالۂ قلم یہہ حصہ بہی گفتگوے عارفانہ سے مشحون ہے
کہ از اول تا آخر وید و شاستر کا مضمون ہے یہان بہی دیانند سرسوتی کے عقایدہ پر گفتگو ہی
کہ احقاق حق و ابطال باطل کی جستجو ہے سنسکرت لسان قدیم ہے اور ماخذ زبان
ہفت اقلیم اگر یہہ بیان نہوتی کسی کو جرٲت تفسیر و بیان نہوتی اگر کوئی مسلمان کہنے لگے
کہ ہماری ہی زبان قدیم ہے اوسی سے سنسکرت نکالی گئی ہے اور یہہ تمام الفاظ عربی
کے لیکر سنسکرت والون نے اپنے طور پر بنا لے ہین تو ہم اسطرح پر جواب دینگے کہ
عبرانی و عربی وغیرہ کوئی زبان قدیم نہین ہے کہ تمہاری ہی کتابون سے تمہاری
زبانون کا حادث ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ امام ثعلبی نے سورہ نحل کی (قد مکر الذین
من قبلہم فاتی اللہ بنیانہم من القواعد فخر علیہم السقف من فوقہم) اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہی

کہ بادشاہ نمرود کے زمانہ مین تمام لوگون کی زبان سریانی تھی جبکہ اوس سے
ایسی مہیب آواز برآمد ہوئی کہ عالم کی زبانون مین اختلاف پڑ گیا پس ہر ایک نے ایک زبان
مین گفتگو کرنی شروع کی اسطرح پر کہ ایک قوم دوسری قوم کی زبان سے ہوئی پس
دنیا مین بہتر زبانین مختلف واقع ہو مین مطلب آیت یہہ ہے کہ خدا نے محو کیا جس
وقت نمرود اور اوسکے مطیعون نے مکر کیا ہمنے اونکے اوپر اونکی عمارت تفسیر معالم
مین لکھا ہے کہ نمرود نے خدا سے مقابلہ کرنیکے لیے ایک منار نہایت بلند بنایا جب
اوسپر چڑھا آسمان ویسا ہی دور نظر آیا جیسا کہ زمین سے دکھائی دیتا ہے دن وہ
منار گر پڑا اتر اوسکا دریا مین گرا اور باقی نمرودیون کے گھرون پر آرہا آواز
مہیب اوس سے پیدا ہوئی کہ ساری دنیا کی زبانین متبلبل یعنی درہم برہم ہو کر اونکے
کلام مین اختلاف پڑ گیا شہر بابل کے بابل نام ہونے کی وجہہ یہہ ہی ہے اس پہلے
اوس بلدہ کا نام کوثا تھا محمد بن جریر طبری نے لکھا ہے کہ عہد نمرود مین تمام آن کی
زبان سریانی تھی جب قصر نمرود گر پڑا اوسکی آواز کی ہیبت سے زبانین مختلف ہوگئین ہر ایک
قوم علیحدہ زبان مین کلام کرنی لگی اس طرز پر کہ ایک کی بولی دوسرا نہ سمجھے پس
مفسرین کی تفسیر سے ثابت ہے کہ عربی وغیرہ ساری زبانین اوس قصر کے گرنے کی سبب
حادث ہوئی ہین کہ جو نمرود نے خدا کے ساتھہ مقابلہ و مقاتلہ کے واسطے بنایا تھا جو کوئی
عربی کو قدیم کہتا ہے وہ غلطی عظیم مین پڑا ہے ان مفسرین کے قول سے یہہ بھی جانا گیا
عربی وغیرہ زبانین نجس ہین کہ اونکی پیدایش کا باعث منار خدا آزار ہے پھر بقول شیخ
زبان خلق نقارہ خدا یہود و نصارا و مسلمان جو کہتے ہین کہ اول سب لوگون کی زبان ایک
تھی تمام زبانین اوسی سے بگڑ کر بنگئی ہین یہہ بالکل ہمارے ہی قول کی تائید ہے اور
یہہ ہی مقصود ہے کہ سنسکرت ام الالسنہ ہے اور ساری بولیان اسی سے حادث ہوئی ہین
کیونکہ سریانی سے اون لوگون کی مراد سنسکرت ہے کہ سریانی کی بار موصدہ کو اونہون نے

ای سے یای تحتانی لکھنا اور پڑھنا شایع کیا ہے سنسکرت مین سہ بانی اور دیو بانی
بو کہتے ہین جو کہ ابتدای آفرینش مین پرماتما نے بذریعہ وید اقدس کے آپنے
تسلیم کی تہی اور رشیون اور منیون مین پہیلائی تہی رفتہ رفتہ اوسی کے الفاظ و کلمات
کو تغیر کر کے طرح طرحکی زبانین لوگون نے جاری کر لی ہین سنسکرت مین سہ
ہا مہملہ بمعنی پرماتما کے بھی مستعمل ہے اس صورت مین یہہ کلمہ مرکب ہے (سو) اور (را)
سے باسانی نجات و درجات کا دینے والا۔

सुर पृ० सुहृशनिर्दात्म भीहं सु म क: हेवे सूर्यपरि

سنسکرت کی عبارت ہے جسکی نجات دہندہ کی طرف اشارت ہے لفظ بانی سنسکرت
کی زبان و بولی کے مستعمل ہوتا ہے سہ بانی و دیو بانی دونون مراد ہین اسمین بجاے
موحدہ یاے تحتانی پڑھنا اور سہ یانی ایک ملک کی زبان کا نام دہرنا مسلمانون کی ناواقفی
سے ہے اسواسطے توریت کی کتاب پیدایش کے گیارہوین باب مین صرف اسیقدر لکہا ہے
کل دنیا مین ایک ہی زبان جاری تہی قید سہ یانی نہین ہے اصل عبارت یہان کی
طرح ہے اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تہی۔ ۲ اور جب وے پورب
سے روانہ ہوے تو ایسا ہوا کہ اونہون نے سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا اور
وہان رہنے لگے۔ ۳ اور آپسمین کہا آو ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین سو
اونکو پتہر کی جگہہ اینٹ اور گچ کی جگہہ گارا تہا۔ ۴۔ اور اونہون نے کہا کہ آو ہم اپنے
واسطے ایک شہر بناوین اور ایک برج جسکی چوٹی آسمان تک پہونچے اور یہان اپنا نام
کرین ایسا نہو کہ تمام روے زمین پر پریشان ہو جاوین۔ ۵ اور خداوند اوس شہر اور
برج کو جسے بنی آدم بناتے تہے دیکہنے اوترا۔ ۶ اور خداوند نے کہا دیکہو لوگ ایک
ہین اور اون سب کی ایک ہی بولی ہے اب وے یہہ کرنے لگے سو وے جس کام کا
ارادہ رکہین گے اوس سے نہ رک سکین گے۔ ۷ آو ہم اوترین اور اونکی بولی مین

اختلاف ڈالین تاکہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھین۔ ۸ تب خداوند نے اونکو وہان
سے تمام روے زمین پر پراگندہ کیا سو وے اوس شہر کے بنانے سے باز رہے۔
۹ ۔ اسلئے اوسکا نام بابل ہوا کیونکہ خداوند نے وہان ساری زمین کی زبانون مین
اختلاف ڈالا اور وہان سے خداوند نے اونکو تمام روے زمین پر پراگندہ کیا فقط
اسمین اتنی ہی بات قرین قیاس ہے کہ ابتداے آفرینش مین پرماتما نے اپنی خاص زبان
سکھلائی اور وہ بالیقین سنسکرت ہی تھی جسکو ہم دیوبانی اور سربانی کہتے ہین (اور جب وے
پورب سے روانہ ہوے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اول پیدایش آریاورت ہی مین
ہوئی اور یہان ہی سے لوگ اوس طرف کو روانہ ہوے! اسیواسطے میکس مولر صاحب نے
لکچرس آن دی سائینس اف لینگویج کے صفحہ ۱۵۲ مین لکھا ہے کہ لیب نز صاحب نے کہا
کہ مین از روے یقین بیان کرتا ہون کہ سب زبانون کی اصل ایک ہی زبان ہے اور
بنی آدم مشرق سے مغرب کو آئے فقط باقی عبارت بالکل واہیات ہے کیونکہ اوس سے
لازم آتا ہے کہ ایشور محدود ہی جانا جاتا ہے اور او نتر ناچر رہتا ہے آدمیون سے خوف کرتا ہے
اور ڈرتا ہے کہ مبادا انسان میرے قابو سے باہر نکل جائین اور خود مختار ہو جائین مین
حیرت مین ہون کہ پادری صاحبان کس مونہہ سے ہندؤن کے دیوتاؤن پر جھوٹے اعتراض
کرتے ہین کہ جب کوئی شخص عبادت کرتا ہے تو اندر دیوتا خوفناک ہوتا ہے غور کرو کہ جب
تمہارے آسمانی ایشور کا یہہ حال ہے تو تم کو کیا مجال ہے کہ اندر پر زبان طعن دراز
کرو غرض کہ سربانی سنسکرت کے سواے دوسری زبان نہین سے ہووے تو یہود
و نصارا و مسلمان اپنی کتابون سے نشان دین کہ فلانے ملک مین مروج تھی پھر
توریت اور میکس مولر صاحب کے اس مضمون سے کہ لوگ مشرق سے مغرب کو آئے فقط
یہہ ہی جانا گیا کہ تمام روے زمین پر اول آریہ لوگون کی بود و باش تھی جبکہ آریہ ورت
مین انسانون کی کثرت ہوئی تو دوسرے ملکون مین جا بسے اسیواسطے کالیہ صاحب نے

تاریخ انگلستان کے صفحہ گیارہ مین لکہا ہے کہ قدیم مصری و یونانی و رومی و انگریز مسئلہ تناسخ یعنی
آواگون کو مانتے تہے اور ہمارے پرانے ڈروا دلوگ جو کہ ہمارے گرو تہے یہہ ہی سکہلاتے تہے
اور ہم لوگ مانتے تہے لیکن روشنی پہیلنے کے بعد اس پرانی تعلیم کو چہوڑ دیا فقط کتاب چیمبرس
ان فارمیشن فاروی پیپل مین لکہا ہے کہ پی تہے گورس جو مشہور حکیم بلدہ وسے ماس کا تہا لوگون
کو مسئلہ تناسخ کی ہدایت کرتا تہا اور کہتا تہا کہ مین خود وہ ہون کہ میرا پہلا جنم کیا تہا فقط ہمیر
نے چاہا تو کسی رسالہ مین تناسخ کی بحث تا ثانی لکہی جاویگی چونکہ ابتدا مین تمام ولایتون کے لوگ
کے اس عمدہ مسئلہ کے قائل تہے اس سے ثابت ہوا کہ آریون مین داخل تہے اور وید
کی طرف مائل تہے اس تمام گفتگو سے یہہ بہی تحقیق ہوا کہ سنسکرت پرماتما کی زبان ہے کہ سرشٹی
کی آدی مین اوسنے بواسطہ وید اقدس کے بندگان خاص کو یاد کرائی اونکے وسیلہ سے
آجتک مروج ہے اور ساری دنیا کی زبانین اسی سے اخذ کی گئین چنانچہ الف ایڈ امیزی
اور ڈابولی ویب ایم اے صاحب نے کتاب ہنٹس آن دی سٹڈی آف انگلش مین صفحہ اول
سے لیکر سات تک جو کچہہ کہ لکہا ہے اوسکا یہہ ہی مدعا ہے کہ سو برس گذرے کہ اہل یورپ
کا ایسا اعتقاد تہا کہ سب زبانون کی اصل عبرانی ہے لیکن جسوقت سنسکرت مین مہارت
حاصل کی یہہ ہی بات دریافت ہوئی کہ فارسی و یونانی و لیٹن و جرمنی وغیرہ سنسکرت سے
نکلی ہین فقط یہان سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ تمام بولیون کی جڑ سنسکرت ہے کیونکہ جسوقت
سنسکرت بگڑی اوس سے طرح طرح کی زبان پیدا ہو گئی جیسے ماتا سے مان و مادر
و مام و مدر اول سنسکرت دوم بہاشا سوم و چہارم فارسی پنجم انگریزی اسیطرح پتا سے
پدر و فادر و پیٹر و ویٹر اول سنسکرت دوم فارسی سوم انگریزی چہارم یونانی و لیٹن
پنجم جرمنی اسیطرح پد و پاؤن و پا و پاڈاس اول سنسکرت دوم بہاشا سوم فارسی
چہارم یونانی اسی قیاس پر ناسا و ناک و نیس و نوز اول سنسکرت دوم بہاشا
سوم لیٹن چہارم انگریزی اس قسم کے ہزارہا کلمات ہین کہ جن سے کچہہ تبدیل و تغیر

کے ساتھہ گوناگون لفاظ بن گئے ہین میکس مولر صاحب کی کتاب لیکچرس آن دی سائنس
آف لینگویج کے صفحہ ۱۵۵ مین لکھا ہے کہ لارڈ مان بڈو صاحب کہتا ہے کہ ہندوستان
کے برہمنون مین ایک ایسی زبان جاری ہے جو ہومر یونانی شاعر کی عبارت سے ہر طور پر
فصیح ہے سواے اسکے مجھکو اور بھی اس زبان کا حال دریافت ہوا ہے اگر زندگی بخیر
رہی تو پایہ ثبوت کو پہنچاونگا کہ یونانی سنسکرت سے نکلی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۱۶۴
مین ہے کہ سر ولیم جونس نے لکھا ہے کہ سنسکرت کی وضع نہایت عجیب و غریب ہے یونانی سے
زیادہ کامل ہے اور لیٹن سے بڑھکر وسیع ہے اور دونون کی نسبت شستہ تر ہے اوسی
کتاب کے صفحہ ۱۶۳ مین ہے کہ ہیلہڈ صاحب اپنی بنگالی گریمر کے دیباچہ مین لکھتا ہے
کہ سنسکرت کے الفاظ کی عربی و فارسی و یونانی و لیٹن سے بہت مشابہت ہے اور یہہ مشابہت
مصطلحات کے درمیان ہی نہین ہے کہ جس سے یہہ قیاس کیا جاوے کہ جب ایک قوم نے دوسری
قوم سے علوم و فنون لئے اوسکے ساتھہ ہی مصطلحات بھی اخذ کرلین بلکہ مشابہت زبان کے اصلی
لفظون مین ہے جیسا کہ اسماے اعداد اور اون چیزونکے نام جن کی ضرورت ہر ایک قوم کو کچھہ
شائستگی ہونے پر بھی ہوتی ہے فقط چونکہ سنسکرت سب زبانون سے پہلے ہے اس سے
معلوم ہوا کہ تمام زبانین سنسکرت ہی سے نکلی ہین اب چاہیئے جاننا کہ جو زبان سب سے
پہلے ہوگی وہی ایشور کی زبان ہو سکتی ہے کیونکہ جسوقت ایشور نے انسان پیدا کئے
وے بے تعلیم ایشور کے کوئی بات از خود ایجاد نہین کر سکتے پس جو بولی کہ اونکو ایشور نے
وید مقدس کے ذریعہ سے سکھلائی وہ سنسکرت ہے اور کلام وہی آسمانی زبان و ربانی کلام ہے
وہ کسی ملک کی بولی نہین ہے اور پہلے بھی نہ تھی کہ جس زمانے مین وید مقدس کا ظہور
ہوا فی الفور اوس سے ہر ملک کے لوگون نے اپنی اپنی زبان بنائی اگر سنسکرت آریاورت
کی بولی ہوتی تو رشیون اور منیون کو کہ روز اول سے آریاورت کے رہنے والے تھے
اوسکے پڑھنے کی ہرگز ضرورت نہ پڑتی کیونکہ اپنے ملک کی زبان کوئی پڑھکر نہین سیکھتا

بلکہ خود بخود وہ آجاتی ہے حالانکہ سنسکرت کو شروع ہی سے پڑہتے چلے آئے ہین بغیر تعلیم کے کسی کو حاصل نہین ہوتی چنانچہ پتن جلی رشی نے مہابہاشیہ مین کہا ہے ۔

वृहस्पतिः प्रवक्ता इन्द्रोऽध्येता।

یعنی اندر نے برہسپتی سے سنسکرت پڑہی فقط یہان سے واضح ہوا کہ سنسکرت دیوتون کے لوگ کی بہی زبان نہین ہے ورگرنہ اندر دیوتا کسواسطے برہسپتی کی شاگردی اختیار کرتا اور سنسکرت پڑہتا اگر سنسکرت آریاورت دیش کی بہاشا ہوتی تو ہم لوگون کو کسواسطے اوسکے پڑہنے اور پڑہانے کی ضرورت پڑتی کیونکہ اپنے ملک کی بولی خود بخود ہر ایک کو آجاتی ہے اوسکی تعلیم وتعلم کی کسیکو احتیاج نہین ہوتی چونکہ آریاورت کے لوگون نے بہی بطناً بعد بطنٍ اور نسلاً بعد نسلٍ سنسکرت پڑہا اور پڑہایا اس سے جانا گیا کہ وہ آریاورت کی زبان نہین ہے علاوہ اسکے کوئی اہل زبان اپنی زبان کی صرف ونحو اپنے ملک کے باشندون کے تعلیم کے لئے وضع نہین کرتا مثلاً کسی اہل عرب نے اپنے ملک کے لوگون کو عربی تعلیم کرنے کے واسطے عربی کی صرف ونحو نہین بنائی یہہ ہی حال فارسی وغیرہ کا ہے بلکہ عربی کی صرف ونحو فارسی والون نے اپنے عربی خوان ہونے کے لئے بنائی ہے اسیطرح یہان کے لوگون نے فارسی سمجہنے کے واسطے قواعد فارسی کی کتابین بنائین مراد اس سے یہ ہے کہ جسوقت ملک فارس پر عربون کا تسلط ہوا تو ایران مین عربی زبان نے بڑی قدر ومنزلت پائی پس اہل فارس نے عربی کی درس وتدریس کے لئے اوسکی صرف نحو کی بنیاد ڈالی اسیطرح جب اس ملک مین فارسی کی ترقی ہوئی تو ہندوستانیون نے اوسکے قواعد جمع کرنے شروع کئے بخلاف سنسکرت کے کہ اوسکی صرف ونحو جسکو بیاکرن کہتے ہین پانی وپتن جلی وغیرہ رشیون نے جو کہ وید کے زمانے کے قریب تہے آریاورت کے رہنے والون کی آسانی کے لئے بنائی کہ آریاورت مین تعلیم وتعلم سنسکرت بطریق سہل رواج پائے اگر کوئی کہے کہ ان رشیون نے سنسکرت کا بیاکرن اس

جہت سے بنایا کہ اور ملکون کے باشندہ بھی سنسکرت سے بہرہ مند ہووین تو جواب یہہ ہے کہ ظہور وید مقدس ورشیان خدارس کے زمانہ مین سوائے آریاورت کے کوئی ملک آباد نہ تہا کہ ابتداے آفرینش برہماورت سے ہے جو کہ آریاورت کا ایک حصہ ہے پس ان دنون مین دوسرے ملکون کی سنسکرت سے بہرہ مندی ممکن نہ تھی منکرین خود کہتے ہین کہ عہد آدم سے پہلے نوع انسان کا وجود نہ تہا اور بعد الیش آدم سے ابتک چھہ ہزار برس گذرے ہین پس رشیون کے زمانہ مین کہ عہد آدم سے بہت پہلا ہے یہود و نصارا و مسلمان کے اعتقاد کے موافق نوع البشر ہی معدوم محض تھی عرب و ایران وغیرہ کی آبادی کا تو کیا ذکر ہے اس سے یہہ ہی لازم آیا کہ سنسکرت آریاورت کی زبان نہین ہے بلکہ تمام ملکون کی زبانون سے نرالی ہے البتہ قدیم الایام سے آریاورت مین اوسکا رواج بہ کثرت چلا آتا ہے مگر اس سے یہہ نہین جانا گیا کہ اس ملک کی زبان ہو گئی اب سمجھنا چاہیے کہ دراصل سنسکرت کے جتنے الفاظ ہین سب شکت ہین اور سنسکرت مین شکت کہتے ہین ایسے لفظ کو جو شکتی سے متعلق ہووے اور شکتی کہتے ہین پرمیشور کے اس قسم کے ارادہ کو کہ فلانے لفظ سے فلانے معنی سمجھے جاوین اور یہہ ارادہ انادی یعنی ازلی ہے پس روز ازل سے سنسکرت کے سارے الفاظ پرمیشور کی شکتی سے ملصوق ہین اس مرحلہ کی بحث شبد شکتی پرکاشکا نامی کتاب مین مفصلاً طے ہوئی ہے اس سے یہہ ہی برآمد ہوا کہ زبان سنسکرت کا واضع پرماتما ہے یہہ خصوصیت سنسکرت کے سوائے دوسری زبان مین نہین ہے کہ اوسکے الفاظ اور معانی کا پیوند پرمیشور کے ارادہ سے قایم ہووے یہود و نصارا و مسلمان تو خود کہتے ہین کہ واضع زبان انسان ہے یا آواز سقوط مکان ہے انصاف کرو کہ جس دن پرمیشور نے انسان کو پیدا کیا وہ بغیر تعلیم پرمیشور کے ہرگز گفتگو نہین کر سکتا تھا پس جو زبان کہ اوسکو پرمیشور نے سکھلائی وہ دوسرے کی طرف ہرگز منسوب نہین ہو سکتی

بلکہ وہ پرمیشور ہی کی زبان ہے پس مسلمان جو کہتے ہین کہ سنسکرت جنون کی بولی
ہے وہ اونکی عداوت قلبی و قساوت دلی ہے آجتک اونہون نے اس دعوے
کے ثبوت مین کوئی دلیل پیش نہین کی سنسکرت تو کلام زبان خالق زمین و آسمان ہے
اور کلام مالک انس و جان البتہ اگر عربی جنون کی زبان ہووے تو قرین قیاس ہے کہ اہل
مفسرین محمد صاحب نے جنون کو دعوت اسلام کی اور قران سنایا جن تصدیق قران کرکے
دفعتہً ایمان لائے اگر عربی جنون کی بولی نہین ہے تو محمد صاحب نے اونکی گفتگو کیسے
سمجھی کہ امی تہے اپنی فطری بولی کے سوائے دوسری زبان سے واقف نہ تہے اور
جنون نے قران کسطرح سمجھا آیا کسی سے عربی کی تعلیم پائی تھی یہان سے صریح جانا
جاتا ہے کہ محمد اور جنون کی ایک ہی بولی ہے اگر ایسا نہوتا تو دونون کا مکالمہ ممکن نہ تہا
کہ دونون نے کوئی زبان نہ سیکھی تہی پس لاکلام دونون کی بولی واحد تہی اگر سنسکرت
جنون کی زبان ہوتی تو آریاورت کے سوائے دوسرے ملکون مین بہی رواج پاتی کہ
جن سب جگہہ آمد و رفت رکہتے ہین ہندوستان ہی کی تخصیص نہین ہے حالانکہ جہان
کہین سنسکرت کی ترقی ہوئی وہ بالکل آریاورت کی بدولت ہے چنانچہ جرمن اور انگلستان
وغیرہ کے لوگون نے یہان آکر اور یہان کے پنڈتون سے تعلیم پاکر اپنے ملکون مین سنسکرت کا درس
و تدریس جاری کیا ناظرین اخبار پر کوئی بات مخفی نہین ہے انصاف کرو کہ اگر سنسکرت
جنون کی لسان ہوتی تو اشخاص جن گرفتہ سنسکرت ہی مین گفتگو کرتے کہ جبکہ سر پر جن
آتا ہے اوس سے اپنی ہی بولی بلواتا ہے مگر ایسا کبھی نہین دیکھا گیا کہ جن گرفتہ آدمی
نے سنسکرت مین بات کی ہووے علاوہ اسکے اگر سنسکرت جنون کی بولی ہوتی تو
کل مسلمان سنسکرت ہی بولتے کہ اونکو جنون سے بدرجہ غایت تعلق ہے کہ موافق
قران و حدیث کے جوقت مسلمان اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو اول اوسکو
جن مس کرتا ہے ایک ایک مسلمان کے ساتھہ ایک ایک جن ہر دم ہمنشین ہے اگر

دل مین وسوسہ ڈالنے والابھی جن ہے جن ہی نے آدم کو بہشت سے گرایا جن ہی نے
زکریا کو قتل کرایا جن ہی نے ایوب کو رنج والم بے پایان دیا جن ہی نے محمد صاحب کو
مغلوب خواب گران کیا اس قسم کی بہت مثال ہین کہ مسلمانون اور جنون کی پیوستگی پر
دال ہین یہان اسیقدر پر کفایت منظور ہے کہ طوالت سے خاطر رنجور ہے غرضکہ سنسکرت
جنون کی لسان ہرگز نہین ہے بلکہ زبان رب العالمین ہے **ابیات** ہ یہہ بیشک
زبان رب جلیل ہ ہین مضامین عمدہ اوسکی دلیل ہ ہے بلاغت عیان عبارت سے
حسن تشبیہہ و استعارت سے ہ قدرت خلق ہے کہان ایسی ہ کہ عبارت کرے عیان ایسی
سوال جبس صورت مین سنسکرت پرمیشور کی زبان ہے تو لازم آتا ہے کہ سنسکرت کی
تمام کتابین مثل وید کے آسمانی ہووین **جواب** کتاب اوس شخص کی طرف
منسوب ہوتی ہے کہ جس نے اوسکے الفاظ کو ترتیب دیا ہووے اور فقرات مرتب کے
ہووین مثلاً کوئی ہندوستانی عربی خوان زبان عربی مین کتاب تصنیف کرے تو یہہ
کتاب اوس شخص باشندہ ہند کی طرف منسوب ہوگی اور وہی اوسکا مصنف قرار پاویگا
ملک عرب کے رہنے والون سے اوسکا کچھہ تعلق نہین ہے باوجودیکہ اس شخص ہندوستانی
نے عربون کی زبان مین کتاب بنائی مگر اوسکی تصنیف وتالیف عربون کے ساتھہ
ہرگز منسوب نہوگی اور یہہ شخص ہندوستانی بہی عرب قرار نہ دیا جاویگا معترض کے طور پر تو
لازم آتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف ومولف عرب لوگ ہووین کہ کتاب مذکور اونکی زبان
مین ہے مگر ایسا کوئی تصور نہ کریگا غور کرو کہ اگر زید صرف قران کے الفاظ لیکر کوئی
رسالہ بنا دوے تو اوسکو مسلمان کلام خدا ابداً نہ جانینگی زید ہی کی کتاب سمجھین گے
باوصفیکہ زید نے ایسا التزام کیا ہووے کہ فقط الفاظ قران ہی سے اوسکو انجام دیا
ہووے اسیطرح (نہ جایتے مریتے وا بپشچت)

"नजायतेम्रियतेवाविपश्चित्"

یہہ شرتی ہے اور معنی اسکے یہہ ہین کہ جیو نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے فقط اس شرتی
کے آخر کا ایک لفظ بدل کر مہابھارت والے نے اوسکو اسطرح نظم کیا ہے۔

(نہ جایتے مریتے وا کداچت) ॥ नजायते म्रियते वा कदाचित् ॥

اب مہابھارت کی اس منظومہ عبارت کو شرتی کوئی نہین کہتا سب پنڈت سمرتی
کہتے ہین باوجودیکہ بجنسہٖ شرتی کے الفاظ ہین یہان سے واضح ہوا کہ اگرچہ سنسکرت تا
پرمیشور کی زبان ہے لیکن وید کے سوائے جتنی کتابین سنسکرت مین آج
تک تصنیف کی گئین ہین وے اونکے مصنفون ہی کی جانب نسبت دی گئی ہین وید اونمین
کی برابری وہمسری اے اونکو یہہ مناسبت نہین ہے جیسے کہ مسلمان جھوٹا دعوی
کرتے ہین کہ سنسکرت جنون کی زبان ہے اسیطرح کہتے ہین کہ ثقیل ترالسنہ تمام
جہان ہے لیکن یہہ اونکی ادعا محض بے بنیان ہے اور ثبوت اسکا بر ازحیطہ
امکان ہے اصل حقیقت یہہ ہے کہ ہر شخص اپنی ناواقفی وجہالت سے دوسرے زبانو
کو ثقیل جانتا ہے اگر ان لوگون کی تصدیق کیجاے تو لازم آے کہ ساری زبانین
ثقیل ہووین سنسکرت کی کچھہ خصوصیت نہین ہے فی الواقع سنسکرت اخف السنہ ہی
جیساکہ تجربہ اور روزانہ برتاؤ سے ظاہر ہے اگر کوئی ٹ اور ڈ وغیرہ حروف کی نسبت
گفتگو کرے کہ یہہ ثقیل ہین تو اوسکا اتہام ہے کیونکہ جو شخص علم بیاکرن سے اندک
بہرہ مند ہے اور مخارج حروف سے واقف ہے بلاتکلف حروف مذکور کو ادا کرتا ہے
بلکہ جرمن وانگلستان وغیرہ غیر ملکون کے لوگ بیاکرن مین گونہ مہارت پیدا کرکے فصاحت
وبلاغت کے ساتھہ سنسکرت مین گفتگو کرتے ہین حتی کہ تصنیف وتالیف کی لذت سے بھی
خبردار ہین میکس مولر اور ولسن ڈاکٹر کی گذارشات ہمارے دعوے کے شاہد عادل
ہین علاوہ اسکے حروف متنازعہ سنسکرت سے مخصوص نہین ہین بلکہ لیٹن وانگریزی
ورومی وگریک وغیرہ مین بھی داخل ہین پس لازم آیا کہ یہہ تمام زبانین ثقیل ہووین

سنسکرت کی کچھہ خصوصیت نہین ہے اگر کہہ ख اور گہہ घ وغیرہ حروف پر اعتراض ہے
تو وے اردو مین بہی موجود ہین حالانکہ اردو کو کوئی مسلمان ثقیل نہین سمجھتا بلکہ
میان محمد علی نے ظفر مبین کے صفحہ ۱۵ مین عرفی کے ایک قصیدہ فارسی کی نسبت
مرزا رفیع کے قصیدہ اردو کو از روے فصاحت و بلاغت کے بہتر اور بڑہکر لکہا ہے
باوجودیکہ مرزا رفیع کا قصیدہ کہہ ख اور گہہ घ وغیرہ حروف سے بہرا ہوا ہے پس حروف
مذکورہ پر ثقل کا بہتان لگانا انصاف سے بعید ہے غرضکہ حروف مذکور کے
ثقل کی بابت جو مسلمانون نے گفتگو کی ہے اور اونکو سنسکرت کے ساتھہ مخصوص
سمجھا ہے وہ بالکل اونکی بے شعوری و نادانی سے ہے کیونکہ وے حروف اکثر زبانون
مین مستعمل ہین ہان وہا قین عرب کی زبان مین اونکا استعمال نہین ہے پس یہہ
اوس زبان کا قصور ہے نہ باعث اسکا ثقل حروف مذکور ہے علاوہ اسکے ثقل
حروف مذکور کا بسبب مخارج کے ہے یا بسبب صفات استعلا و اطباق کے برتقدیر
اول جو مخرج (ک) کا ہے وہی (کہہ) و (گہہ) کا ہے پس اسکے کیا معنی کہ (ک)
ثقیل نہووے اور (کہہ) اور گہہ مین ثقالت پائی جاوے اسی پر دوسرے حروف
کے مخارج کو قیاس کر لیجئے برتقدیر دوم جسقدر استعلا و اطباق کہ حاے حطی و عین
مہملہ و غین معجمہ و قاف وغیرہ احرف کے ادا کرنے مین عارض ہوتا ہے حروف
سنسکرت وغیرہ کے بولنے مین اوسکا عشر عشیر بہی متصور نہین ہے پس عربی کی برابر
کوئی زبان ثقیل نہین ہے کہ خود اہل عرب جسوقت حاے حطی بولتے ہین حلق پہاڑتے
ہین اور منہہ بگاڑتے ہین ہرگاہ عین و غین ادا کرتے ہین زبان نکالتے ہین اور
جہاگ ڈالتے ہین جبکہ قاف زبان پر لاتے ہین آثار کراہیت جتلاتے ہین اسیطرح
عربی کے دوسرے احرف بہی نہایت غیر مانوس و ثقیل ہین قطع نظر ازین عربی کی ثقالت
پر تو باب اعلال و تخفیف گواہ ہے کہ اس زبان کو ثقل اعرابی و حرفی اسقدر لاحق

ہی کہ ہرچند علماے صرف اوسکے رفع کرنے کی تدبیرین کرتے ہین مگر وہ کہان جاتا
ہے کہ وصف ذاتی وجبلی زبان عربی کا ہے علت وہوے وہاے جاے عادت کبہی
نہ جاے مخفی نرہے کہ کلام عرب مین حروف علت کو کہ واو والف ویا ہین ثقیل جانتے ہین
ہین سب سے زیادہ ثقیل (واو) ہے اوسکی بہ نسبت (یا) کم ثقیل ہے اور (یا)
کی بہ نسبت (الف) کی ثقالت کم ہے اسیطرح اعراب مین ضمہ سب سے زیادہ ثقیل
ہے اوسکی بہ نسبت کسرہ کی ثقالت کچہہ کم ہے اس ثقالت کے دور کرنیکے لیے
کبہی ایک کو دوسرے سے بدل کرتے ہین کبہی حرکت کو گرادیتے ہین کبہی دو رپے حذف
حرف ہوتے ہین مگر اس سے کچہہ نتیجہ نہین نکلتا کیونکہ اگر واو الف سے بدل کیا گیا
توبہی ثقالت قایم رہی کہ الف خود ثقیل ہے علاوہ اسکے جس صورت مین حروف علت
وغیرہ بذاتہ ثقیل سمجہے گے ہین تو زبان عربی سے ثقالت اوسی صورت مین دور ہوسکتی ہے
کہ قطعًا اونکا استعمال ترک کیا جاوے اور یہہ محال ہے پس ثقالت زبان عربی لازوال ہے
بلکہ مین دعوی کرتا ہون کہ کوئی اہل عرب ایک فقرہ بہی ایسا نہین کہہ سکتا کہ جو بالکل
ثقالت اعرابی وحرفی سے خالی ہونے قران کہ جسکی فصاحت پر مسلمان نازان ہین
دونون قسم کی ثقالت سے بہرا ہوا ہے جیسے کہ قران کا حرف اول وآخر مکسور ہے
اسیطرح درمیان مین بہی ثقالت کا انبار ہے کہین اعرابی کہین حرفی چار ناچار ہے
ایک آیت بہی ایسی نہ نکلیگی کہ دونون طرح کے ثقل سے بری ہووے اسیواسطے
مصنف قران نے اپنے کلام کو قول ثقیل کہا ہے دیکہو سورہ مزمل مین ہے۔
انا سنلقی علیک قولا ثقیلا یعنی ہم اوتارینگے تجہہ پر ایک قول ثقیل فقط اب باب
اعلال وتخفیف سے بلکہ خود قران شریف سے ثابت ہوگیا کہ زبان عربی سراسر ثقیل
ہے اگر کوئی بحوالہ امام فخرالدین رازی وغیرہ کے کہے کہ آیت مین ثقل سے عظمت
وقدر مراد ہے تو جو مسلمان کہ سنسکرت کو ثقیل کہتے ہین اوس سے اونکی مراد بہی یہی ہے؛

کو سنسکرت کی قدر عظیم ہے کہ زبان خدائے کریم ہے در اصل ثقالت حروف مراد ہے
گرانی و دشواری تلفظ سے مثلاً ثاے مثلثہ کا تلفظ اسقدر مشکل و دشوار ہے کہ اکثر
اہل زبان و مسلمان بھی اوسکو سین مہملا و صاد مہملہ کے تلفظ سے ممتاز و مشخص نہین
کرسکتے دوسرے ملک کے رہنے والون اور غیر قوم کا تو کیا ذکر ہے اسیطرح تاے
فوقانی و طاے مہملہ کے اور ہاے حطی و ہاے ہوز کے تلفظ مین کوئی شخص شاذ و نادر
ہی تمیز کرسکتا ہوگا زاے معجمہ و ذال معجمہ و ضاد معجمہ و ظاے معجمہ کے تلفظ مین امتیاز
دینا تو سخت مشکل ہے سنسکرت کے حرفون کو تو آریہ اور مسلمان بآسانی و بسہولت
ادا کرتے ہین اور ایک ایک کو جیسا کہ چاہیئے جدا جدا پڑھتے ہین مثلاً (ک)
کی جگہہ (ک) بولتے ہین اور (کہہ) کی جگہ (کہہ) علی ہذا القیاس پس جو کوئی کہتا ہے
کہ زبان سنسکرت ثقیل ہے اوسکا دعوی بیدلیل ہے عربی و فارسی وغیرہ کے حرف
کی تعلیم بھی عقل کو پراگندہ کرنے والی ہے کہ جسوقت ان زبانون کے حروف مفردہ مبتدی
کو پڑہائے جاتے ہین تو اوسکے سامنے لکھا ہوا ایک ایک حرف ہوتا ہے اور تلفظ
دو دو یا تین تین حروف کا کرایا جاتا ہے مثلاً جسوقت لکھی ہوئی ایسی صورت (ا)
ہوتی ہے بروقت تلفظ کی اوسکو تین حرف جداگانہ کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین یعنے
الف کہتے ہین اور جب لکھی ہوئی اسطرح کی شکل (ب) ہوتی ہے تو حالت تلفظ
مین اوسکو دو حرف جداگانہ کے ساتھہ ادا کرتے ہین یعنے (بے) کہتے ہین ہی
قیاس پر اورون کو بھی سمجھہ لو اہل عقل فکر کرین کہ ایک حرف لکھنا اور دو یا تین
حرف کے ساتھہ اوسکا تلفظ کرنا فضول محض ہے کہ انجام کار وہ عبارت مین ایک
ہی حرف کا فائدہ دیتا ہے پس یہہ تمام ان زبانون کے واضعین کی عقل کا قصور ہی
تھے اسی مضمون کا خلاصہ صولت ہند کے شروع مین درج کیا تھا میان محمد علی اپنی
عقل کی کوتاہی سے اوسکے حقیقت کو دریافت نہ فرماکر بقول شخصے اولٹا چور کوتوال کو

ڈانٹڈے فقیر انادہ من پر بے شعوری کا بہتان لگاکر درپے اعتراض ہوے ہین **اعتراض** حروف کے مسمیات اور اسمار مین بہی تفرقہ نہین کر سکتے تلفظ حرف اور چیز ہے اور اوس حرف کا نام لینا دوسری چیز ہے حروف مبسوطہ جن سے کلمات مرکب ہوتے ہین مسمیات ہین اور وہ الفاظ کہ جن سے اون حروف کو تعبیر کرتے ہین اسمار ہین حروف مذکورہ کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اپنے مسمیات کے الخ **جواب** مہربانمن حروف عربی وفارسی وغیرہ کے مسمیات واسمار مین جسقدر کہ مغایرت ہے اوس سے ہم کما حقہ واقف ہین اس بارہ مین ہم پر کوئی امر مخفی نہین ہے ہمارا اعتراض اوس مغایرت اور تفرقہ ہی پر ہے جو کہ عربی وغیرہ کے مسمیات حروف اور اسمائے حروف مین واقع ہے کیونکہ وہ ایک امر فضول ہے مسمیات اور اسمائے حروف مین اتحاد ہونا چاہیئے جیسے کہ زبان سنسکرت کے حروف اور اونکے نامون مین ہے کہ جس حرف کا جو اسم ہے وہی اوسکا مسمیٰ ہے یعنے ہر ایک حرف کا جو نام مقرر ہے وہ حرف اوسیکا فائدہ دیتا ہے جیسے کہ क وغیرہ کہ اونکے نام اور مسمیٰ مین کسی طرح کا تفرقہ ومغایرت نہین ہے یہہ میان محمد علی جو کہتے ہین کہ اسمائے حروف اور مسمیات حروف مین مغایرت عربی ہی کے ساتہہ مخصوص نہین ہے بلکہ فارسی اور انگریزی سنسکرت مین بہی ایسا ہی ہے مثلاً انگریزی مین (ایچ) (ایم) نام ہین (ہ) اور (م) کے۔ اور سنسکرت مین (ررا) نام ہے (ر) کا وہ اونکا قول محض بیجا ہے کیونکہ فارسی وعربی وانگریزی وغیرہ پر تو ہمارا اعتراض ہی ہے اور سنسکرت مین (ررا) کسی حرف کا نام نہین ہے ہمنے تو ایسا جہالت آمیز کلام آجتک کسی سنسکرت دان کی زبان سے نہین سنا سنسکرت مین تو جو حرف (ر) کا نام ہے وہی مسمیٰ ہے دونون مین کچہہ فرق نہین ہے اگر کوئی کہے کہ سنسکرت مین بہی حرفون کے

نام اور مسمیات مغائر ہین جیسے ابرن اور اکار نام ہین حرف अ کے تو جواب یہہ ہے
کہ ابرن اور اکار حرف अ کے نام نہین ہین بلکہ حرف (ا) کے آخر کلمہ برن اسواسطے
لگائے ہین کہ ممدودہ اور مقصورہ دونون طرح کے حرف (ا) کا فایدہ دیوے اور
کلمہ کار اگر ممدودہ کے آخر لگاتے ہین تو وہ صرف ممدودہ ہی کا فایدہ دیتا ہے اور اگر مقصورہ
کے آخر لگاتے ہین تو فقط مقصورہ ہی کا پس لفظ برن اور کار حروف سنسکرت کے آخر غرض
ہذا کے لیے لگائے جاتے ہین جو کوئی ان دونون کو حرف (ا) کا نام کہتا ہے اوسکی
ناواقفی مین کچہہ شک نہین ہے جبکہ حروف عربی و فارسی کے مسمیات اور اسمار مین مغایرت
اور تفرقہ متحقق ہے تو لازم آتا ہے کہ دونون مین سے ایک کو تقدم ذاتی ہووے اور دوسرے
کو تاخر اصلی یعنی مسمیات حروف از اسماے حروف اول ہووین یا اسماے حروف مسمیات
حروف سے پہلے ہووین اور یہہ ناممکن و محال ہے تفصیل اسکی عنقریب آنے والی ہے
قطع نظر ازین فرمائے کہ واضع زبان عربی وغیرہ نے اول کس حرف کا اسم وضع
کیا اگر کہو کہ الف کا تو غلط محض ہے کیونکہ اسم الف کا بغیر وضع اسم لام اور فا کے غیر ممکن
ہے لہذا اگر کہا جاوے کہ اول اسماے لام اور فا وضع کئے تو بہی درست نہین ہوسکتا
کسواسطے کہ اسم لام اور فا کا بغیر الف کے محال ہے کہ اسم لام کے درمیان اور اسم فا کی
آخر مین الف موجود ہے اگر جواب سوال ہذا کا کہ اول کس حرف کا اسم بنایا گیا آپ کے
پاس ہووے تو پیش کیجئے اگر کوئی کہے کہ زبان عربی وغیرہ کے واضع نے اول مسمیات
حروف وضع کر کے بعدہ اسماے حروف بناے تو بہی غلط ہے کیونکہ مسمیات حروف
کہ مراد خط و نقش حروف سے ہے دلالت کرتے ہین الف وغیرہ اسماے حروف پر جیسے
منار و شاہراہ انگریزی کے پتہر دال ہوتے ہین مسافت مقررہ پر اور مدلول کے
لیے تقدم زمانی ضرور ہے کسواسطے کہ جب تک مدلول نہوگا دال کی اصلا ضرورت نہ
پڑیگی بعد وجود مدلول کے دال تجویز کیا جاتا ہے چنانچہ جسوقت مسافت معینہ قرار پا چکی

تب اوسپر دلالت کرنے کے لئے منار وسنگ قایم کئے گئے تقدم دال ہرگز نہین
ہوسکتا کیونکہ جب تک مسافت مقررہ بذریعہ پیمایش کے معین نہوگی تعمیر منار ونصب سنگ
بیکار وعبث ہے اگر اس دلیل سے قطع نظر کرکے وضع مسمیات حروف کو وضع اسماے
حروف پر تقدیم دیجاوے تو بھی غلط ہے کیونکہ اس صورت مین یہہ ہی لازم آتا ہے کہ
بروقت بنانے اسم الف کے لام اور فا کا اسم نہین بنایا گیا تہا پس اسم الف مین بعد
خط مستقیم کے ترکیب لام اور فا کی کیا خصوصیت تہی کہ کسی اسم کے ساتھہ مسمی نہین
ہوے تہے بلکہ خط ونقش محض تہے مثل دوسرے نقوش اور خطوط کی جو کہ اسوقت
مسمیات حروف مین شمار کئے جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ اول اسم فا و لام ہی وضع کیا
گیا تو ایک کے وسط اور دوسرے کے آخر مین ترکیب خط مستقیم کی کیا تخصیص تہی کیونکہ
ہنوز وہ کسی اسم کے ساتھہ مسمی نہین ہوا تہا بلکہ محض نقش وخط تہا مانند دوسرے نقوش
وخطوط کی غرضکہ اسماے حروف مین ہم تم نہین کہہ سکتے کہ پہلے کونسا اسم وضع کیا گیا
اور یہہ بھی آپ نہین کہہ سکتے کہ اول مسمیات حروف وضع کئے یا پہلے اسماے
حروف بنائے کسواسطے کہ مسمی بغیر اسم کے نہین ہوسکتا مثلاً جب تک کہ اول خط مستقیم کا
اسم قایم نہ کیا جاویگا وہ مسمی قطعاً نہوویگا اسیطرح اسماے حروف بدون مسمیات
کے ممتنع ہین مثلاً الف کہ اسم خط مستقیم کا ہے ترکیب دیا گیا ہے مسمیات ثلاثہ سے
اگرچہ انسان وغیرہ مین تقدیم اسم کی مسمی پر اور تقدیم مسمی کی اسم پر دونون طرح
ممکن ہے مگر حروف عربی وغیرہ مین نہ تقدم اسم بن سکتا ہے اور نہ تقدم مسمی کسواسطے
کہ ایک دوسرے کا محتاج ہے چنانچہ الف کہ جب تک اول اوسکا اسم وضع نہ کیا گیا
تہا وہ مسمی نہ بنا تہا اسیطور پر جب تک کہ اول مسمی الف کا موضوع نہوا تہا وضع اسم ممتنع
تہا اگر کوئی کہے کہ مسمیات واسماے حروف دونون ایک ہی وقت مین موضوع ہوے
ہے تو بھی غلط ہے کیونکہ آن واحد مین دو فعل نہین ہوسکتے بلکہ ممتنع ومحال ہین ایک

ایک وقت مین ایک ہی فعل ہو سکتا ہے اور بحث اسکی دور و دراز ہے کسی جگہہ مفصل لکھی
جاویگی علاوہ اسکے سماے الف مقتضی اسکا ہے کہ اول اسم الف ہو وے کہ مسمی بغیر
اسم کے نہین ہو سکتا ہمنے فرض کیا کہ خط مستقیم سب کے اول موضوع ہوا مگر اوسوقت اوسکو
مسمی نہین کہہ سکتے تہے کہ اوسکے لئے کوئی اسم مقرر نہوا تہا اور اسم الف مقتضی اسکا ہے
کہ پہلے مسمی ہووے کہ مسمی کے بغیر وجود اسم کا فضول و عبث ہے یہہ تمام اشکال عربی وغیرہ
کے اسماے حروف اور مسمیات حروف مین واقع ہے سنسکرت مین چونکہ اسم و مسمی ایک ہے
کوئی اعتراض وارد نہین ہوتا جو کوئی زبان سنسکرت سے اندک بہی بہرہ رکہتا ہے بخوبی
جانتا ہے عربی و فارسی وغیرہ زبانون کے نفس حروف مین اعراب کا نہ داخل ہونا اور اکثر
حروف کے درمیان صرف نقطہ ہی کا فرق اور تفاوت رکہنا مبتدی کو حیرت مین ڈالنے
والا ہے اور اہل شرارت بہی تغیر تغیر و تبدیل اشکال الفاظ و حروف کے اپنی ہواے
نفسانی کے موافق جعلسازی کرسکتے ہین مثلاً ایسی (ستر) صورت کے لفظ کو باعتبار
نقاط و حرکات حرف اول و دوم کے دو سو سے زیادہ طرح پر پڑہ سکتے ہین اسی قیاس
پر ایسی (حر) شکل کا لفظ دو سو طرح کے قریب پڑہا جا سکتا ہے اسی طور پر دوسرے
الفاظ کو بہی جان لو اور باعث اس ساری سرگردانی و حیرانی کا ان زبانون کے فصحا
کی کوتاہی عقل و درایت ہے کہ اونہون نے اپنی بیوقوفی سے اکثر حروف کی صور مین
صرف نقاط ہی کا فرق رکہا اور اعراب کو نفس حروف مین داخل نہ کیا چونکہ سنسکرت کے
حروف اس قسم کے نقصانات سے منزہ ہین کل الفاظ جیسے کے تیسے پڑہے جاتے
ہین کوئی بہی مشتبہ نہین ہے اسکا تو کیا ذکر ہے کہ ایک لفظ متعدد طور پر پڑہا جاوے
جو کوئی زبان سنسکرت سے گو نہ خبر دار ہے اوسپر کوئی امر پوشیدہ نہین ہے یہی ہمنے یہہ
مضمون مختصر طریق پر صولت ہند مین درج کیا تہا میان محمد علی اوسکو مطلق نہ
سمجہکر بقول شخصے ہرے کو ہرا ہی سوجہتا ہے ہماری عبارت کو مہمل کہنے لگے اہا

مین اونکی گفتگو نقل کرکے جواب مناسب دیتا ہون **محمد علی** ناظرین کی جناب
مین التماس ہے کہ صولت ہند کی عبارت پر غور فرماوین کہ کس قدر مہمل ہے یہہ بہی نہین
جانتے کہ اعراب کیا چیز ہے اور اوسکی تعریف کیا ہے اور وہ نفس حروف معربہ مین کیونکر
داخل ہوسکتا ہے **جواب** صولت ہند کی عبارت تو بالکل مطلب خیز ہے مگر سمجھنے
کے لئے عقل چاہئے لا کلام آپ نہین جانتے کہ اعراب کیا شے ہے اور اوسکی بحث
کسواسطے ہے اگر جناب اوسکی حقیقت سے کچھہ بہی خبر رکھتے تو اسقدر ہرزہ درائی
مین اوقات بسر نہ کرتے بلاشبہ اب اعراب نفس حروف معربہ مین داخل نہین ہوسکتا
واضعین زبان عربی وغیرہ پر یہہ ہی ہمارا اعتراض ہے اگر عربی وغیرہ کے واضع کچھہ
بہی سلیقہ رکھتے تو روز اول ہی ایسے حروف وضع کرتے کہ اعراب جنکے نفس مین داخل
ہوتا جیسے کہ سنسکرت مین اعراب نفس حروف سے غیر نہین ہے اور اعراب کو سنسکرت
مین ماترا کہتے ہین اور وے گویا عین حروف ہین ذات حروف سے اصلا مغایرت
نہین رکھتے اسیواسطے سنسکرت مین جیسیکا تیسا پڑہا جاتا ہے ایک لفظ مین دوسرے
لفظ کا ہرگز شبہہ نہین پڑتا اگر اہل عرب وغیرہ کو کچھہ اپنی عزت وآبرو کا پاس ہووے
تو ان حروف معربہ کو بالکل محو کرکے از سر نو دوسرے ایسے حروف ایجاد کرین
کہ اعراب جنکی ذات سے مغایر نہووین جبتک کہ ایسا نہ کرینگے ہمارے اعتراض سے
محفوظ نہووینگے۔ **محمد علی** اگر صولت ہند کی اس عبارت مہمل سے مقصود یہہ ہے
کہ حرکات کو حروف کے ساتھہ نہین لکھا جاتا تو یہہ ایک بیہودہ بات ہے بلکہ جن خطوط
مین حرکات کو حروف کے ساتھہ لکھا جاتا ہی اونکے پڑہنے مین ہمیشہ دقت رہتی ہے
جواب صولت ہند کی عبارت تو نقص لفظی ومعنوی سے بری ہے البتہ آپ ہی
کی عبارت مہمل ہے کہ ان دونون فقرون مین لفظ حرکات کے بعد کلمہ اوکو بیمعنی
لائے ہو اور اسیطرح دونون جسگہہ لفظ لکھا جاتا ہے آپ کی سبکسری پر دلالت

کرتا ہے اوسکی جگہہ لکھی جاتین مناسب نہ معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ بحث لفظی ایک
امر فضول و عبث ہے لہذا اصل مطلب عرض کرتا ہون کہ آپ کی یہہ عبارت مہمل بھی
ہمارے ہی اعتراض کی تائید کرتی ہے کیونکہ آپ کی عبارت مذکورہ کا مطلب یہ ہے
کہ حرکات کا حروف کے ساتھہ لکھا جانا دقت سے خالی نہین ہے پس فی الحقیقت
یہہ ایک اعتراض ہے عربی وغیرہ کے حروف اور حرکات کے واضعین پر کہ اونہون نے
کار بیفائدہ کیا کہ حروف اور حرکات مین مغایرت و تفرقہ قایم رکھا اونکو یہی لازم
تہا کہ حرکات کو ذات حروف مین داخل کرتے کہ ایک لفظ دوسرے لفظ کے ساتھہ مشتبہ
نہوتا اب ہمارا اور میان محمد علی کا اتفاق ہوا بلکہ وے عربی وغیرہ کے واضعین پر
اعتراض کرتے ہین ہم سے بھی گوے سبقت لیکر کہتے ہین کہ جن خطوط مین حرکات کو
حروف کی ساتھہ لکھا جاتا ہی الخ دیکھو یہان میان محمد علی نے واضع حروف و حرکات عربی کی
غلطی پر خود گواہی دی کہ جن خطون مین اوسکی وضع پر عمل کرکے حروف کے ساتھہ حرکات
کو لکھتے ہین اونکے پڑہنے مین ہمیشہ دقت رہتی ہے فقط صد آفرین میان محمد علی کی راست
گوئی پر کہ رسم خط قران کی ابتری کی خود مقر ہوئے کہ کتابت قران مین لابد حرکات حروف
کے ساتھہ لکھی جاتی ہین پس لاجرم قران کے پڑہنے والون کو مدام دقت پیش آتی
ہوگی اس دقت کا علاج وہی ہے کہ کل اہل عرب متفق ہوکر حروف و حرکات
مروجہ کو نسیًا منسیا گردانین اور کسی سنسکرت خوان کے مشورہ سے ایسے حروف
ایجاد کرین کہ حرکات اونکی ذات مین داخل ہو دین۔ **محمد علی** علاوہ بران حرکات
اور چیز ہین اور حروف اور چیز دونون کو ملا دینا ہر آئینہ خلاف اصل وضع کے
ہے اور سراسر کجروی او گمرہی ہے **جواب** بلاشک حرکات غیر ہین اور حروف
غیر اور دو مغایر چیزون کو مخلوط کرنا خلاف عقل ہرگز نہین ہے اکثر دو چیزین ملکر
نیا ہی رنگ پیدا کرتی ہین جیسے شیر و شکر کہ دونون کی آمیزش سے لذت دوبالا

جوش مارتی ہے پس جو کوئی وشٹے مغایر کے خلط سے انکار کرے اوسکی برابر بیوقوف کون ہے البتہ عربی وغیرہ کے حروف اور حرکات اب مخلوط نہین ہو سکتے اگر انکا واضع اول ہی اخلاط کی رعایت کرتا تو ممکن تہا اسواسطے اوسکی وضع ہی پر ہمارا اعتراض ہے کہ اوسنے حروف وحرکات ایسے بنائے کہ جو لوگون کو دقت مین ڈالنے والے ہین۔

محمد علی اور تغیر وتبدیل ہوائے نفسانی کے موافق ہر ایک خط مین ہو سکتی ہے جعل سازمنے اپنی بہیون مین ہمیشہ اس قسم کی کاٹ پہانٹ کر کے بے ایمانیان کرتے رہتے ہین **جواب** جیسے کہ عربی وفارسی وغیرہ کے حروف تردد مین ڈالنے والے ہین اسی قسم کے بنیون کی بہیون کے خطوط ہین ہم عربی وغیرہ کے خطوط پر بنیون کی بہیون کے خط کو ترجیح نہین دیتے دونون برابر ہین بلکہ بنیون کی بہیون کے حروف حرکات ہی نہین رکہتے حرکات کا حروف سے مغایر اور مخلوط ہونا تو دوسری بات ہے علاوہ اسکے تغیر وتبدیل الفاظ وحروف وحرکات سے تو ہر ایک خط کچھہ کا کچھہ ہو سکتا ہے لاکن عربی وغیرہ کے خطوط سب سے مہج ومخصص ہین کہ اون مین بغیر تبدیل وتغیر کے کچھہ کا کچھہ بڑہا جاتا ہے بلکہ اکثر الفاظ کو صدہا طرح پڑہ سکتے ہین ثبوت اسکا اوپر گذرا۔

محمد علی اشومیدہ پرب مہابہارت مین لکہا ہے کہ کسی امیر نے اپنے بیٹے کی نام اس مضمون کی چٹھی لکھکر ایک شخص کے حوالہ کی کہ حامل خط ہذا ہمارا (اہت) ہے اسکو بش وید یعنی حامل خط ہذا ہمارا دشمن ہے اسکو زہر دیدیجیو (اہت) زبان سنسکرت مین دشمن کو کہتے ہین اور (بش) زہر کو جبکہ حامل خط شہر کے قریب پہونچا تو کسل راہ سے ایک درخت کے نیچے سو گیا اتفاقیہ بشا نامی دختر اوس امیر کی باغ مین سیر کرتے کرتے حامل خط کے نزدیک پہونچی چونکہ وہ جوان خوبصورت تہا اوسپر مائل ہو گئی اور اوسکی جیب سے وہ نامہ نکالکر دیکہا تو مضمون مذکور پایا پس حرف اول (اہت) کا محو کیا اور بش کے آخر مین الف بڑہا دیا غرضکہ اس محو اور اثبات کے

بعد عبارت اسطرح ہوگئی کہ یہہ نامہ ہرہمارا اپنا ہے اسکو بشا دیدیجیو یعنی حامل خط ہذا ہمارا دوست ہے اسکے ساتھہ بشا کا بیاہ کردیجیو پس اوس امیر کے بیٹے نے نامہ بر کے ساتھہ اپنی بہن کا بیاہ کردیا چنانچہ اس مضمون کی طرف ایک شاعر نے اشارہ کیا ہے ع جن پاین پنہیں نہیں اونہیں دیت گجراج ہا بش دیے بشا ملی ہر بے گریب نواج ہا یعنے جنکے پانون مین جوتا نہین اونکو ہاتھی ملتاہے اور زہر دیتے ہوئے بشا ملی ہر ہاتما بڑا غریب نواز ہے دیکھو جس زبان کو آپ بڑی مصئون اور محفوظ سمجھتے ہین یہہ تبدیل وتغیر اوسی مین ہوئے **جواب** میان محمد علی کی سعی کئی وجہہ سے مردود ہے وجہہ اول آنکہ قصہ مذکورمہابہارت مین کہین نہین ہے اشومیدہ پرب کا تو کیا ذکر ہے البتہ آپ کی مستندہ بیت دہاتین مندمین مشہور ہے وجہہ دوم آنکہ کمی وبیشی حروف والفاظ کی جہت سے توہر ایک خطوط مین کچہہ کا کچہہ ہوجاتا ہے عربی مین مثلاً جسوقت غلام کے اول الف زیادہ کرین اغلام پڑہا جاوے اور جب اغلام کے اول کا الف محو کیا جاوے غلام رہجاوے اس بارہ مین کسی زبان کی خصوصیت نہین ہے ہان عربی وفارسی وغیرہ مین بغیر کمی وبیشی وتبدیل وتغیر حروف کے ہر ایک لفظ متعدد طرح پڑہا جاتاہے بلکہ اکثر الفاظ کو صدہا طور پر پڑہ سکتے ہین یہہ ہی ہمارا عربی وغیرہ پر اعتراض ہے اور یہہ ہی بے ایمانی وجعلسازی کی بنیاد ہے پس قصہ مذکورہ ہمارے اعتراض کا جواب نہین ہوسکتا وجہہ سوم آنکہ آپ کی مستندہ بیت کا مصرع دوم موزون نہین ہے شاید کرشا کی جگہہ بشا ہووے پس بش کے آخر ہا زیادہ کیا گیا اور بشا کہتے ہین زہر کی دور کرنیوالی کو اور عورت کا یہہ ہی نام مناسب ہے یہانتک ہم نے عربی وغیرہ زبانون کے نقصانات کی تشریح کی اور سنسکرت کو سب پر ترجیح دی اب ہم آریون کے مذہب کے اصول بیان کرینگے اور اصول جمع ہے اصل کی اور اصل کے معنی ہین بنیاد اور جڑ

پس آریون کے مذہب کے اصول سے مراد وہ باتین ہین کہ جنکے اقرار کرنے سے انسان آریون مین داخل ہوتا ہے اور جن سے انکار کرنے کے بسبب آریون کے گروہ سے خارج ہوکر دسیو ہو جاتا ہے پرماتما بچاوے اس آفت سے اور وہ اصول چار ہین پہلے یہہ ہے کہ ایک پربرہم + پرماتما۔ قادر مطلق۔ عادل رحیم ابتدا و انتہا سے منزہ۔ سب کا مالک۔ ذات و صفات سے محیط کل اشیا سب مخلوق کا خالق۔ صفات حمیدہ کے ساتھہ موصوف اور صفات ذمیمہ سے پاک وہی اوپاسنا کی لایق ہے اور ارتہہ دہرم کام موکش کا دینے والا ہے۔ دوسری یہہ ہے کہ روح و پرکرتی وغیرہ بہی انادی اور اننت یعنی واجب و قدیم ہین۔ تیسری یہہ ہے کہ روح یعنی جیو آتما ایک قالب سے دوسرے قالب مین جاتا ہے۔ اور ہر ایک جیو کے قالب یعنی شریر بیشمار گذرے ہین ابتدا و انتہا نہین رکہتے اس سے سلسلۂ دنیا کی قدامت بہی برآمد ہوتی ہے۔ چوتہی یہہ ہے کہ نجات ابدی یعنی مکتی پرماتما کی ذات و صفات کے گیان سے ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے اور اپنی روح کا گیان اوسکا ذریعہ و وسیلہ ہے اسکے سواے مکتی کی دوسری تدبیر نہین ہے کرم اور اوپاسنا وغیرہ جیو اور پرمیشور کے گیان کے کارن ہین پس یہہ سب بواسطہ و بلا واسطہ مکتی کے سادہن ہین آریون کے مذہب کی اصل الاصول یعنی بنیادون کی بنیاد اور جڑون کی جڑ جسکو سنسکرت مین مہامول کہتے ہین ایک ہے اور وہ وید مقدس کو کہ کلام یزدانی اور صحیفہ نورانی ہے باقرار دل و زبان صحیح جاننا ہے اب چاہیے جاننا کہ دیانند سرسوتی نے جو اپنے رسایل مین آریون کے مت کے دس اصول قایم کئے ہین وہ بالکل بے بنیاد ہین اون مین سے پہلی اور دوسری اصل ہے اور تیسری اصل الاصول ہے باقی فروع ہین فروع جمع فرع کی ہے فرع کہتے ہین

شاخ کو جتنی باتین کہ اصل کے سوائے ہین اونکو فروع کہتے ہین مت بادیون کی
اصطلاح مین اصل وہ ہے کہ جسکے اقرار سے اوس مذہب مین داخل ہوتا ہے اور جسکے
انکار سے اوس مذہب سے خارج ہوتا ہے اور فروع وہ ہے کہ جسکی تعمیل سے ثواب ہووے
اور جسکے ترک کرنے سے گناہ جیسے راست گفتاری وغیرہ کیونکہ جو کوئی سچ بولیگا اوسکو
ثواب ہوگا اور جو کوئی دروغگوئی اختیار کریگا وہ گنہگار ہوگا آریہ پن اوسکا نہین جائیگا
پس راست گوئی وغیرہ آریون کے مذہب کے فروع ہین بعض فروع ایسی ہین کہ اونکے
کرنے مین ثواب ہے اور نہ کرنے مین گناہ نہین ہے جیسے سنسار کا اوپکار یعنی
رفاہ عام مین مشغول ہونا مثمر ثواب ہے اور اوس سے یکطرف رہنا گناہ نہین ہے پس
راستکاری و رفاہ عام وغیرہ کو جو دیانندیون نے اصول مین داخل کیا ہے وہ اونکی
بیخبری ہے کیونکہ ہر ایک مذہب کی اصول وہی باتین ہین کہ جن پر اعتقاد کرنے
سے انسان اوس مذہب مین داخل ہوتا ہے اور جن سے منکر ہونے کی بجہت اوس
مذہب سے برگشتہ شمار کیا جاتا ہے مثلاً جسوقت کوئی شخص اصول چہارگانہ اور ایک اصل الاصول
مذکورہ بالا پر ایمان لائیگا اوسکے آریہ ہونے مین کچھہ شک نہین ہے اور جبکہ ان
پانچون باتون سے انکار کریگا اوسکے دسیو ہونے مین کیا تامل ہے جو کوئی ان
پانچون باتون مین سے کسی کا مقر ہوگا اور کسی سے منکر تو اوسکا آریہ پن کامل نہین ہے
اور وہ بالکل دسیو بھی نہین ہے بلکہ آریون اور دسیون کے درمیان ہے کہ دونون
کی صفت کے ساتھہ موصوف ہے دیانندیون نے جو دس اصول لکھے ہین
اونکا ان چار ہی مین انتہا ہے اونکو الگ الگ دس شمار کرنا یہود و نصارا کی پیروی
ہے کہ جیسے اونکے یہان دس حکم ہین ایسے ہی دیانندی بھی دس اصول کے تابع
ہین آریون کو چاہیے کہ طرفداری چھوڑ کر فکر کرین کہ جیسے وسے بشر ہین ایسے ہی
دیانند سرسوتی بھی انسان ہین جب تک کہ سوامی جی کی بات دلیل کے ساتھہ نہووگی

کیونکر لایق تسلیم ہو سکتی ہے کہ رشیون اور منیون کے نزدیک جو کچھہ بادلیل ہے وہی
معتبر ہے چنانچہ وششٹ رشی نے کہا ہے۔

युक्तियुक्तमुपादेयं वचनंवालकादपि ॥ अन्यत्तृणमिवत्याज्यं अयुक्तंपंडितैरपि ॥१॥

یعنی جو بات کہ دلیل کے ساتھہ ہووے وہ پسر نابالغ کی بھی مقبول ہے اور بغیر دلیل
کے پنڈتون کی بات بھی شایان اعتبار نہین ہے منو نے بھی کہا ہے۔

आर्षंधर्मोपदेशंच वेदशास्त्राविरोधिना ॥ यस्तर्केणानुसंधत्ते सधर्मं वेद नेतरः ॥

یعنی جو کوئی وید کے ارتھہ اور دہرم کے اوپدیش کو وید نامی شاستر کے موافق دلیل
کے ساتھہ تحقیق کرتا ہے وہی دہرم کو جانتا ہے دوسرا نہین فقط یہان سے واضح
ہوتا ہے کہ جو کُتکی اور ترک یعنے دلیل کہ وید کے موافق و مطابق نہین ہے وہ ممنوع
و نامشروع ہے اسیواسطے ویدانت سوتر کے دوسرے ادہیاے کے پہلے پاد کے
گیارہوین سوتر مین جو ترک کی تکذیب کی ہے اوس سے وہی ترک مراد ہے جو کہ
وید کے مخالف ہے وید کے انوکول ترک کی کہین ممانعت نہین ہے شرتی اور
سمرتی مین وید کے برعکس ترک کی مذمت کی ہے وہ شرتی کٹھوتی اپنشد کے پہلے
ادہیاے مین ہے۔

नैषामतिस्तर्केणापनेया

یعنی پرمیشور کی دی ہوئی اس عقل کو وید کے مخالف دلیل سے آلودہ نہ کرنا چاہیے
فقط وہ سمرتی یہہ ہے۔

अचिंत्याखलुयेभावाननांस्तर्केणयोजयेत

یعنی اکثر باتین ایسی ہین کہ عقل سے برتر ہین اونکو وید بر وہی دلایل سے متعلق

نہ کرے فقط دیدانوکول ترک اور یکتی کی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے چنانچہ

आत्मावारे द्रष्टव्योमन्तव्यो निदिध्यासितव्यः

یعنی آتما کا درشن اور منن اور دہیان کرنا واجب ہے فقط منن بروزن چمن کہتے ہین
دلائل عقلی کے ساتہہ غور کرنے کو مطلب یہ ہے کہ وید کی موافق قلبنی یکتیان کہ کہتا
ہووے کل کو آتما کے حصول مین صرف کرے یہان لفظ آتما جیو آتما اور پرماتما دونون کی
دال ہے برہسپتی رشی نے تو یکتی کی اشد ضرورت سمجہی ہے کہ یکتی کے بغیر کسی بات کی تحقیق
نہین ہوتی ہے وہ برہسپتی کا بچن یہہ ہے۔

केवलंशास्त्रमाश्रित्यनकर्तव्योहिनिर्णयः॥ युक्तिहीन
विचारेतुधर्महानिः प्रजायते ॥

یعنی یکتی سے قطع نظر کرکے صرف شاستر سے کسی بات کی تحقیق نہ کرنی چاہیے کیونکہ یکتی
سے خالی گفتگو مین دہرم کی ہانی ہوتی ہے فقط اسواسطے کل آریہ بہائیون کو مناسب ہے
کہ جو بات دیانند سرسوتی کی بہی یکتی اور شرتی کے خلاف ہووے اوس سے دستبردار
ہووین اب ہم دیانند سرسوتی کے دسون اصول کو میرٹھہ سماچار پتر سے بجنسہ نقل
کرکے میزان انصاف مین تولتے ہین اور ایک ایک کا حسن و قبح علانیہ کہتے ہین وے
اصول یہہ ہین۔ سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتہہ جانے جاتے ہین اون
سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۱ ایشور ست چت آنند سروپ۔ نراکار۔ انوپم۔
سروادہار۔ سرویشور۔ سروبیاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابہی۔ نتہ۔
پوتر۔ سرشٹی کرتا ہے اوسیکی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔ ۲ وید ستیہ ودیاون کی
پستک ہے وید کا پڑہنا اور پڑہانا اور سننا اور سنانا آریون کا پرم دہرم ہے ۳
۔ ستیہ کے اختیار کرنے اور استیہ کے چہوڑنے مین ہمیشہ کمربستہ رہنا چاہیے
۴۔ سب کام دہرم کے موافق یعنے ستیہ اور استیہ کو خیال کرکے کرنے چاہین۔

۵ سنسار کا اوپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہے ارتہات شاریرک اور آتمک اور
سامانجک اونتی کرنا ۶ سب سے محبت کے ساتہہ دہرم کے موافق علی قدر حیثیت برتنا
چاہیے ۷ اودیا کا ناش اور ودیا کی ترقی کرنی چاہیے ۸ ہر ایک کو اپنی ہی ترقی
پر قانع نرہنا چاہیے بلکہ سب کی ترقی مین اپنی ترقی سمجھنی چاہیے ۹ سب لوگون
کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنی مین خود مختار رہنا نہ چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم
مین سب خود مختار رہین - ۱۰ اب ہم سرسری طور پران اصول دہگانہ پر نظر کرتی
ہین پہلی اصل ویدک آریون کے خلاف ہے کہ جسصورت مین ودیا یعنی علم سے جانے گئے
پدارتہہ یعنی اشیا کی مول یعنی علت پرمیشور ہے تو جیوآتما اور پرکرتی اور پرمانو وغیرہ اناد
اور ازلی نرہے بلکہ دوسری مخلوق کی مانند حادث اور سادی ٹھہرے حالانکہ یہہ کبھی
آریہ کا مذہب نہین ہے چنانچہہ خود سوامی جی نے جیوآتما اور پرکرتی وغیرہ کو ویدبہاشیکا
وغیرہ کتابون مین قدیم مانا ہے علاوہ اسکے جبکہ پرماتما کل اشیا کی آدی مول ہے تو
مخلوق اور پرمیشور مین فرق اتنا ہی ہے جتنا کہ درخت کی بنیاد اور شاخ مین فاصلہ
ہے پس لازم آیا کہ جیو اور پرکرتی وغیرہ کی پرمیشور علت مادی ہے اور پرمیشور متغیر
ومتبدل ہے کیونکہ بنیاد ہی تغیر وتبدیل قبول کرکے صورت فروع پکڑتی ہے اور سب
طرف کو بڑہتی ہے پہلی اور دوسری اصل مین کچھہ فرق نہین ہے دونون کا
مفہوم واحد ہے کیونکہ پرمیشور موصوف ہے اور ست چت وغیرہ اوسکی صفات ہین
صفت اور موصوف کی علیحدگی کیوقت ممکن نہین ہے پس اونکو دوشمار کرنا دیانند
سرسوتی کے علم وفضل کا نتیجہ ہے شاید کہ سوامی جی یہہ ہی سمجھے ہین کہ پرمیشور کی
ذات وصفات مین گاہے گاہے جدائی بہی ہوتی ہے مگر یہہ محض غلط ہے کیونکہ پرمیشور
کی ذات وصفات دونون انادی اور اننت ہین اور اون دونون مین جو گن گنی
بہاو سمبندہ ہے وہ بہی انادی و اننت ہے علاوہ اسکے جبکہ سوامی جی کے نزدیک

پرماتما سروانتریامی ہے تو جیو انتریامی بھی ضرور ہوگا کیونکہ جیو سرو دیدار تہہ سے غیر نہین ہے پس جیو پرنتر ٹھیرا لہذا سوامی جی جو جیو کو سوتنتر مانتے ہین خود اون ہی کی دوسری اصول کے خلاف ہے تیسری اصل اصل الاصول ہے چوتھی سے لیکر دسوین تک کل فروع ہین اونکو اصول مین داخل کرنا سوامی جی کی عقلمندی کا ثمرہ ہے چوتھی اور پانچوین مین صرف لفظی تفاوت ہے مفہوم دونون کا ایک ہے مضمون واحد دو عبارت مین ادا کرنے سے متعدد نہین ہوسکتا شاید کہ سوامی جی کی یہہ ہی راے ہے کہ فرق لفظی و معنوی ایک ہی چیز ہے اے آریہ بھائیون جن کے راے پر تم نے اپنی آخرت کی بھلائی منحصر رکھی ہے اونکو اتنی بھی تمیز نہین ہے کہ فرق معنوی کیا ہے اور تفاوت لفظی کسکو کہتے ہین چھٹے اصل کے دو فقرے سوامی جی نے قایم کئے ہین لفظ سنسار سے لیکر کلمہ منشا تک پہلا فقرہ متن ہے اور لفظ ارتہاب سے لیکر اونتی تک دوسرا فقرہ شرح ہی لاکن یہہ شرح متن کے خلاف ہے کیونکہ متن مین سنسار کا اوپکار کرنا قایم کیا ہے اور شرح مین اوسکے برعکس سماجک اونتی قایم کرتے ہین اور سماجک اونتی کہتے ہین سماج کے متعلقون کی ترقی کو اور ظاہر ہے کہ سنسار عام ہے اور سماج خاص پس سنسار کا اوپکار کہکر اوس سے سماج کے متعلقون کی ترقی مراد رکھنا بے تمیزی سے خالی نہین ہے - آٹھوین اصل مین بھی ہم کو گفتگو ہے کہ اودیا کے ناش کو مقدم اور علیحدہ بیان کرنا بے شعوری ہے کیونکہ جسوقت ودیا کی ترقی ہوگی اودیا کا ناش خود ہو جایگا جیسے کہ روشنی کے موجود ہوتے ہی تاریکی راہ فرار لیتی ہے کہ وجود روشنی اور عدم تاریکی دونون لازم و ملزوم ہین یہہ ہی حال ودیا کی ترقی اور اودیا کے ناش کا ہے کہ جبتک ودیا ترقی پکڑیگی ممکن نہین کہ اودیا راہی عدم نہووے جبکہ یہ بات ٹھہری تو اودیا کے ناش کو علیحدہ ذکر کرنا اور ودیا کی ترقی پر تقدیم دینا بالکل غلط ہے نوین اصل بھی لغو ہے کیونکہ ممکن نہین ہے کہ ہر ایک آریہ عیسائی و مسلمان

وغیرہ کی ترقی مین اپنی ترقی چاہے اگر بالفرض کوئی شاذ و نادر ایسا ہی ہووے اور
خدانخواستہ اوسکی درخواست کی موافق عیسائی وغیرہ ترقی بھی پاوین اور وہ آریہ اونکی ترقی
کو اپنی ترقی بھی خیال کرے تو اوسکا آریہ پن کہان رہیگا وہ تو اون عیسائی اور مسلمان
وغیرہ ہی مین شامل ہوجاویگا شاید کہ سوامی جی کا آریہ پن اسی بنیاد پر قایم ہے اگر
لفظ سب سے کہ تمام افراد بشر پر حاوی ہے گروہ خاص مراد رکہا جاوے تو بھی سوامی
جی کی پانڈتہ ظاہر ہے کہ عام و خاص کی تمیز سے بے بہرہ ہین اور نہین جانتے کہ لفظ
سب کا استعمال کس جگہہ ہوتا ہے اور اوسکا مفہوم کیا ہے علاوہ اسکے نوین اصل
چھٹی ہی مین شامل ہے اوسکو علیحدہ اصل قایم کرنا فضول و عبث ہے کیونکہ چھٹی اور
نوین کا ایک مدعا ہے اور ایک منشا دسوین اصل بھی گفتگو سے خالی نہین ہے
کہ اوسکے آخر مین جو لکہا ہے کہ (ہر ایک ہتکاری نیم مین سب خود مختار رہین) وہ محض
غلط ہے کیونکہ کوئی اہل مذہب کسی کام مین خود مختار نہین رہ سکتا ہر ایک کام مین اپنے
مذہب کی شریعت کا پابند ہے اپنے دین کی کتاب آسمانی کا بات بات مین مقید ہے مثلاً آریہ
لوگ و مصدم ہر ایک کاروبار مین وید اور شاستر کے تابع ہین بعض یا کُل کام مین خود مختاری
کا حیلہ وہی نکالیگا جو کوئی وید و شاستر کے حکم کو پس پشت ڈالیگا پس وہ آریہ نہین
بلکہ پورا دسیو ہے دیکھو مکتی کہ جسکے لئے آریہ لوگ سارے کرم اور دہرم اور جپ اور
تپ کرتے ہین وہ دیانندیون کی اصول سے خارج ہے گویا ان لوگون نے ایسی ادنی
چیز قرار دی کہ اصول ہوگا نہ سے باہر شمار کی صد آفرین دیانند سرسوتی کے علم و فضل
پر- اب ہم آریون کے اصل الاصول بیان کرتے ہین وہ اصل الاصول وید مقدس
ہے جو کہ ایک کتاب قدیم ہے اور شری برہما کے وسیلہ سے پرماتما کی جناب سے ہم کو
ملی ہے جسمین کرم اور گیان وغیرہ کے مضامین مین اور آریون کے دہرم کے قانون
اور آشرمون مین جیو اور پرمیشور کے علایق کی تشریح کی گئی ہے اور مکتی کے اوپایون سے

آریون کو تفریح دیگئی ہے اب ہم ان باتون کی تشریح کا انتظام کرتے ہین اور ایک ایک
کو واضح رائے خاص و عام - مخفی نرہے کہ وید مقدس دراصل ایک ہی کتاب ہے تعدد
وید کا باعتبار رسالون کے ہے جن کے نام رگ و یجر و سام و اتھرب ہین دراصل
چارون وید کتاب واحد ہے اگر کتاب پرماتما متعدد ہووین تو پرمیشور کی کتاب اور
زید و بکر کی کتاب مین کیا فرق ہے شاید کہ جیسے زید و بکر اول ایک کتاب تصنیف
کرتے ہین جب اوس سے پوری کار برآری متصور نہین ہوتی تو دوسری کتاب کی
بنیاد ڈالتے ہین اسیطرح پرمیشور بھی وقتہً فوقتہً کتابین نازل کرتا ہے جب ایک
کتاب سے کار برآری نہین ہوتی تو دوسری بھیجتا ہے اسیطرح دوسری کے بعد تیسری
اور تیسری کے بعد چوتھی علی ہذا القیاس پس لازم آیا کہ پرمیشور کی کتاب بھی زید و بکر کی
مصنفہ کتاب کی مانند کامل و تمام نہین ہے اب چاہیئے جاننا کہ سرشٹی کی آدی سے
لیکر آجتک جتنے رشی و منی و پنڈت و آچاریہ گذرے ہین سب یہی مانتے چلے
آئے ہین کہ وید اقدس کتاب واحد ہے اور تعدد اوسکا باعتبار رسالون کے ہے
جنکے نام رگ وغیرہ ہین آجکل دیانند سرسوتی نے ایک نیا مذہب چلایا ہے کہ رگ
وغیرہ چارون وید بذات خود جداگانہ اور مستقل چار کتابین ہین اور باوقات مختلفہ
اگنی وغیرہ چار رشیون پر نازل ہوئے ہین مگر یہہ مسلمانون کے مذہب سے ماخوذ ہی
اور محض غلط ہے کیونکہ جس صورت مین وید متعدد کتابین ہین تو لازم آتا ہے کہ پرمیشور
کی کتاب بھی زید و بکر کی کتاب کی مانند پوری اور کامل نہین ہوتی بلکہ پرماتما کو بھی
ایک کتاب کے بعد دوسری کی ضرورت پڑتی ہے جائے تعجب کہ چار کے بعد پانچوین
کی احتیاج نہوئی چار ہی پر خاتمہ بالخیر ہوگیا علاوہ اسکے مختلف وقتون مین کئی
کتاب کا آنا اوسی صورت مین ہوسکتا ہے کہ جب ایک سے کاملاً و تماماً کار برآری ہووے
تو باقی ماندہ مضمون و مفہوم دوسری مین مرقوم کیا جاوے یا پہلی کی دوسری ناسخ

ہووے مگران دونون حالت مین پرمیشور کے علم وعقل کا فتور ثابت ہوگا کہ انجام کار سے واقف نہین ہے اگر ہرایک کام کے انجام سے خبردار ہوتا تو اول ہی ایسی کتاب نازل کرتا کہ جس سے پوری پوری کارہرآری ہوتی دوسری کتاب کی ضرورت نہ پڑتی اور ایسا مضمون ومطلب کہ جسکا چند روز بعد نسخ بہتر گردانا گیا اول ہی نازل نہ کرتا دونون طرح پرپرمیشور کے گیان مین کوتاہی پائی جاتی ہے اگنی وغیرہ کا رشی اور منی ہونا بہی صرف دیانند سرسوتی کا ساختہ اور پرداختہ ہے کسی کتاب قدیم وجدید سے ثابت نہین ہے اور سوامی جی نے بہی اسبارہ مین کوئی سند پیش نہین کی وید معظم تو پرماتمانے شری برہما جی پر نازل کیا ہے اور اون ہی کے ذریعہ سے ہم کو ملاہے اور کل متقدمین اور متاخرین کا یہہ ہی عقیدہ چلاآتا ہی اسکی مخالفت سواے دیانند سرسوتی کے کسی نے آجتک نہین اختیار کی۔ تفصیل اس امر کی وید دوار پرکاش نامی رسالہ مین کی گئی ہے جو کہ متقدمین نے وید اور اونپشد سے ایک طریق اپنی قایم کیاہے بے سبب وعبث اوسکی برعکس نئی بات اپنی طرف سے اختراع کرنی سوامی جی کی ہٹ ہے کوئی آریہ اوسکو تسلیم نہ کریگا اب ہم تعدد وید کے چند سوال نقل کرکے ایک ایک کا جواب دیتے ہین **سوال** کسی شے کے اجزا کو مستقل اور جداگانہ نام کے ساتھہ کوئی نہین بولتا پس جس صورت مین رگ وغیرہ اجزاے وید ہین تو جداگانہ اور مستقل نام سے کیونکر مذکور اور مشہور ہین **جواب** اکثر اشیا ایسی ہین کہ اوسکے اجزا جداگانہ اور مستقل نام کے ساتہہ بولے جاتے ہین جیسے انسان وغیرہ کا جسم کہ اوسکے اجزا خاک وآب وباد وغیرہ جداگانہ مستقل نام کے ساتہہ کہے جاتے ہین مگر پہر انسان وغیرہ اپنی ذات مین شئی واحد ہے اسی طرح توریت کے اونتالیس ۳۹ حصے جداگانہ ومستقل نام سے مشہور ہین پہلے حصہ کا

نام سفر الخلیفہ ہے اور دوسرے کا نام سفر الخروج اور تیسرے کا نام کتاب قوانین علی ہذا القیاس
پہر توریت ایک ہی کتاب شمار کیجاتی ہے کسی کو اوسکی وحدت مین شبہ نہین ہے یہہ ہی
حال وید مقدس کا ہے کہ ہرچند اوسکے چار حصے اسماے اربعہ کے ساتھہ دنیا مین مذکور و
مشہور مین ولیکن پہر بہی وید کتاب واحد ہے اوسکے ایک ہونے مین سواے دیانند
سرسوتی کے کسی آریہ کو گفتگو نہین ہے **سوال** جبکہ خود وید اور اوپنشد مین چارون
وید کے نام درج کئے گئے ہین تو کیونکر کہتے ہو کہ وید کتاب واحد ہے **جواب** بلاشبہ
وید اور اوپنشد مین وید کے چارون حصون کے نام آئے ہین وے ذات وید کے نام نہین
ہین کہ اجزا کے نام ذی اجزا کی طرف منسوب نہین ہوسکتے کسی چیز کے اجزا اور شی ہین
اور ذی اجزا وہ چیز اور شے ہے وید نام اوس چیز ذی اجزا کا ہے اور رگ وغیرہ
اسماے اجزا ہین پس کوئی قباحت وارد نہین ہوتی جیسے ہاتھہ اور پانوون وغیرہ
جسم کے اجزا ہین اور جسم ذی اجزا ہاتھہ اور پانوون کو کوئی عقلمند از روی حقیقت
و اصلیت کے ذی اجزا جسم نہین کہتا کیونکہ اجزا اور ذی اجزا مین تفاوت ظاہر ہے
جیسے کہ موکش دہرم وغیرہ شانتی پرب کے اجزا ہین اور شانتی پرب وغیرہ بہارت
کے اجزا ہین ایسے ہی رگ یجر وسام واتہرب وید کے حصے ہین در اصل وید ایک ہی
کتاب ہے جن لوگون کا مقولہ ہے کہ وید چار ہین وے اعتراضات مذکورہ بالا کے
زیر بار ہین۔ **سوال** وید چار ہی ہین اسیواسطے وید اور اوپنشد وغیرہ مین لفظ وید
بصیغہ جمع آیا ہے **جواب** زبان سنسکرت مین قاعدہ ہے کہ کبھی بجاے مفرد
کے صیغہ جمع کا استعمال کرتے ہین چنانچہ یجروید کے اکتیسوین ادہیای مین لفظ
رگ اور یجر اور چہندس کہ مراد اتہرب وید سے ہے بصیغہ جمع آئے ہین حالانکہ رگ
وغیرہ کی جمعیت اور کثرت کا کوئی قایل نہین ہے وہ یجروید کا بچن یہہ ہے۔

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुत ऋचः सामानि जज्ञिरे छन्दांसि
जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत ०

یعنے اوس پرماتما سب کے معبود سے رگ ظاہر ہوتے ہین اور سام ظہور کرتے ہین
اور چھندس یعنے اتھربن آشکار ہوتے ہین اوسی سے یجر نمودار ہوتا ہے فقط یہہ یجر
وید کے چونتیسوین ۳۴ ادہیائے مین ہے۔

यस्मिन्नृच: सामयजूंषि
यस्मिन् प्रतिष्ठिता रथनाभाविवारा:

یعنی جس من مین رگ قرار پکڑتے ہین اور سام قیام پذیر ہوتے ہین اور یجر جاے گیر ہوتے
ہین جیسے رتھہ کے پہیے کی نابھی مین آرے ٹھیرے رہتے ہین کیونکہ ساری گیان
من ہی سے متعلق ہین فقط اتھربن وید کے اونیسوین ۱۹ کانڈ مین ہے۔

कालादृच: सम्भवन् यजु: कालादजायत ॥

یعنی کال سے رگ ظاہر ہوتے ہین کال سے یجر صورت پکڑتا ہے فقط یہان اس شرتی
مین کال سے مراد پرماتما ہے کیونکہ کال ہی پرماتما کے نامون مین سے ایک نام ہے
کہ بلغت سنسکرت مین کال اوسکو کہتے ہین کہ سب کی حرکات وسکنات جسکو اختیار مین
رہتی ہین اور اوسکو بھی کہتے ہین جو کل کی شمار کما حقہ جانتا ہووے یا اپنی ذات
اور صفات سے کل کا احاطہ کر رہا ہووے کیونکہ سنسکرت مین لفظ کال کل دہاتو یعنی
مصدر سے بنتا ہے جو کہ معنی حرکت دینے اور شمار کرنے اور احاطہ کرنے وغیرہ مین
مستعمل ہے تیتریہ سنہتا مین ہے

परिमितानि सामानि परिमिता
नि यजूंषि अथैतस्यैवान्तो नास्ति यद्ब्रह्म ७ ॰ ३ - १५

یعنے سام محدود ہین اور یجر محدود ہین وہی غیر محدود ہے جو برہم ہے فقط
دیکھو جبکہ رگ و سام و یجر وغیرہ الفاظ بصیغۂ جمع وارد ہوئے ہین تو لفظ وید کے
بصیغۂ جمع واقع ہونے مین کیا جاے شگفت ہے کیونکہ رگ وغیرہ کی تعداد کا
کوئی قایل نہین ہے بلکہ جتنے لوگ تعداد وید کے معتقد ہین وے بھی اس بات پر
قایم ہین کہ اگرچہ وید چار ہین مگر رگ وغیرہ فی نفسہ کتاب واحد ہین اس صورت

مین اگر صیغہ کے جمع ہونے پر مدار ہوتا تو دیانندی لوگ رگ وغیرہ کی جمعیت پر بھی مصر ہوتے
اور کہتے کہ رگ وغیرہ بھی متعدد ہین یعنی جیسے وید چار ہین ویسے ہی رگ وغیرہ بھی تین
تین سے کم نہین ہین کیونکہ سنسکرت مین عموماً صیغہ جمع تین سے کم مین مستعمل نہین ہوتا اور
زیادہ کی حد معین نہین ہے علاوہ اسکے اگر صیغہ ہی کے مفرد و جمع ہونے پر حصر ہے تو
ہزارہا مقام پر لفظ وید بصیغۂ مفرد استعمال کیا گیا ہے اب صیغہ جمع کو دلیل گرداننے
والون پر لازم ہے کہ جیسے صیغہ جمع کے بننے سے ویدون کو متعدد مانتے ہین ویسے ہی اونکو
چاہیئے کہ صیغۂ مفرد کے مستعمل ہونے سے ویدون کو کتاب واحد بھی سمجھین اتہرب وید کی
مہا اوپنیشد مین ہے کہ چار حصے وید کے برہماجی کے چار مونہہ سے متعلق ہین چنانچہ۔

अथ: पुनरेव नारायण: सोन्यत्कामो मनसा ध्यायेत तस्य
ध्यानांत: स्थस्य ललाटात्स्वेदोपतत् तारमा: प्रतता आ
पस्तासु तेजो हिरण्मयमण्डं तत्र ब्रह्मा चतुर्मुखो: जायत सो
ध्यायत पूर्वाभिमुखो भूत्वा भूरिति व्याहृति गायत्रं छंद ऋग्वे
द: पश्चिमाभिमुखो भूत्वा भुवरिति व्याहृति त्रैष्टुभं छंदो यजुर्वेद:।
उत्तराभिमुखो भूत्वा स्वरिति व्याहृतिर्जागतं छंद: सामवेद: दक्षिणा

پھر دیانندی لوگ جو متعدد منہہ کا ہونا محال قرار دیتے ہین اوسکا جواب یہہ ہے کہ انسان
کے حق مین البتہ غیر ممکن ہے دیوتون کے لیے کچھہ محال نہین ہے اور اس بارہ مین
کل آریہ ہمارے شریک ہین بلکہ یہود و عیسائی و مسلمان وغیرہ کو بھی ہماری تائید کے سوا
چارہ نہین ہے تفصیل اس امر کی تحفۃ الاسلام وغیرہ کتب مین کی گئی ہے سرسائیل وغیرہ
فرشتون کی سرگذشت دیکھہ لیجیے پھر دیانندی جو کہتے ہین کہ انسان ہی دیوتا مین انسانون
سے غیر نہین ہین وہ محض غلط ہے پر ماتما نے چاہا تو کسی رسالہ مین یہہ بحث بھی مفصل لکھی جائیگی
پورانک لوگ جو کہتے ہین کہ پراشر رشی کے بیٹے کرشن دوئی پاین نے وید کے رسالون

کو جدا جدا کر دیا اس سبب سے اونکا نام ویدبیاس پڑا کہ ویدبیاس کہتے ہین وید کے
تقسیم کرنے والے کو وہ غلط ہے کہ وید مقدس کے رسالے قدیم الایام سے باہم
جداگانہ مقسوم ہین اور خود وید مین باسمائے رگ و یجر و اتھربن و سام موسوم ہین کرشن
دوی پاین کو اونکی تقسیم و تفریق مین کچھہ دخل نہین ہے اگر پراشر کے بیٹے
ہی نے وید کے الگ الگ رسالے کئے ہوتے تو خود وید مین کہان سے چارون کے
حوالہ دئے ہوتے اونکا ویدبیاس نام اسواسطے ہوا کہ اونہون نے شہر بشہر وید کے
ارتھہ کے بیاکہیان لئے اور رفتہ رفتہ معنی ویدا قباس بیان کئے بعضے اہل تحقیق
نے لکھا ہے کہ پراشر کے بیٹے کو ویدبیاس اس سبب سے کہتے ہین کہ اونہون نے
وید معظم کی شاکہا کہ ایک قسم کی شرح ہین بنائین اور شاکہاؤن کے ذریعے سے وید کو
ملک بہ ملک و شہر بشہر پہیلایا بعض کا قول یہہ ہے کہ پراشر کے پسر کو ویدبیاس اسوجہہ
سے کہا جاتا ہے کہ اونہون نے وید کا مفہوم لیکر ویدانت سوتر اور یوگ بہاشیہ وغیرہ
بہت کتابین بنائین اور اونکے وسیلہ سے روے زمین پر وید ارتھہ کو رواج دیا لہذا
وے ویدبیاس مشہور ہوئے کیونکہ ویدبیاس کہتے ہین وید کے پہیلانے والے کو
ویدبیاس کے یہہ بہی معنی ہو سکتے ہین کہ جسکی عقل ویدون مین پہیلی ہوئی ہو وے چونکہ
کرشن دوی پاین نے ویدون کو پڑہکر دنیا مین پہیلایا لہذا اونکا نام ویدبیاس مشہور ہوا
پورانک لوگ کہتے ہین کہ اونکا نام ویدبیاس اسطرح ہوا ہے کہ اونہون نے وید کا
آشئے لیکر اٹھارہ پران بنائے اور اس حیلہ سے وید کو پہیلایا پہر یہہ لوگ اپنا مطلب
ثابت کرنے کے لئے یہہ آدہا شلوک سند دیتے ہین۔

अष्टादशपुराणानां कर्त्ता सत्यवती सुतः॥

یعنی اٹھارہ پران کا بنانے والا ستیوتی کا بیٹا ہے فقط مگر یہہ محض غلط ہے کہ کسی کو
معلوم نہین کہ اس آدہے شلوک کا دوسرا آدہا ٹکڑا کسطرح ہے اور یہ کس کتاب سے

ماخوذ ہے اور کس کا بنایا ہوا ہے پس ایسے مجہول قول پر بھروسہ کرنا شایان عقل نہین ہے اصل یہ ہے کہ پرانون کے بنانے والے اشخاص خاص ہین متہ پران کے ادہیای آخر مین اونکے نام جدا جدا مذکور ہین منجملہ اون شلوکون کے دو شلوک یہہ ہین

वराह कल्पवृत्तांतमधिकृत्य पराशरः यत्
प्राह धर्मानखिलान् विष्णोस्तद्वैष्णवं विदुः ॥१॥
यत्रेशानकल्पस्य वृत्तांतमधिकृत्य च कल्पितं लैंग
मित्युक्तं पुराणं ब्रह्मणा स्वयं ॥२॥

یعنی پراشر رشی نے جس پران مین براہ کلپ کی سرگذشت شروع کرکے بشنو کے سارے دہرم کہے ہین اوسکا نام بشنو پران ہے اور برہما جی نے ایشان کلپ کا حال شروع کرکے جو پران بنایا ہے اوسکا نام لنگ پران ہے فقط ان دونون شلوکون کا حاصل یہہ ہے کہ بشنو پران پراشر رشی نے تصنیف کیا ہے اور لنگ پران برہما کا بنایا ہوا ہے اسیطرح لنگ پران کے ادہیای شصت وسوم مین ہے کہ پلست رشی نے پراشر کو دعا دی کہ تو بشنو پران کا بنانے والا ہوگا اور پرماتما کی حقیقت کو کما حقہ جانیگا بعد بششٹ نے دست دعا اوٹہایا کہ جو کچھہ پلست نے تیرے حق مین کہا ہی وہ ویسے ہی ہوگا بعد ازین لنگ پران کا مصنف کہتا ہے کہ پلست اور بشسٹ کی دعا سے پراشر نے بشنو پران بنایا جسکی ضخامت ۶ ہزار شلوک مین یہہ مطلب لنگ پران مین اس شلوک سے شروع کیا ہے۔

त्वयास्मात्समस्तानि भवान् शास्त्राणि वेत्स्यतीति ॥
اس شلوک تک
प्रसादाद्वैष्णवं चक्रे पुराणं वै पराशरः षट्सहस्रप्रमाणं
च समस्तार्थस्य साधकं ॥१॥

لنگ پران کے تمام مضمون کا حاصل یہ ہے کہ بشنو پران کا مصنف پراشر رشی ہے شب پران مین بہی اٹھارہ پران کے بنانے والون کے نام مندرج ہین اور آغاز اوس مضمون کا اس شلوک سے ہے۔

ब्राह्म्यंतु ब्रह्मणा प्रोक्तं पाद्म्यं तेनैव शोभनं पराशरेण कथितं वैस्नवं मुनि पुंगवा : शैवं शैलारिणा प्रोक्तमि-त्यादि ॥

یعنی براہم پران اور پدم پران برہمانے بناسے ہین اور بشنو پران پراشر کا مصنفہ ہے اور شیلاری نے شب پران کہاہے الخ غرضکہ خود پرانون سے ثابت ہے کہ پرانون کے بنانے والے بہت اشخاص ہین کرشن دوی پاین کا ساختہ کوئی پران نہین ہے لہذا جو کوئی کہتاہے کہ پران بنانے کی جہت سے اونکا نام بیاس ہواہے وہ بالکل جہوٹ ہے بلکہ اونکو بیاس اس سبب سے کہتے ہین کہ اونہون نے ویدارتھہ کا پرکاش کیا تہا اب چاہیے جاننا کہ پرانون مین جو لکہاہے کہ برہماجی اور رشیون نے پران بنائے وہ بہی جہوٹ ہے کیونکہ برین تقدیر پرانون مین وید اقدس کے خلاف مضامین ہرگز نہوتے کہ برہماجی اور رشی لوگ بات بات مین ویدکے تابع ہین مخالفت ویداونکی شان سے بعید ہے یہانتک یہہ بات ثابت کی گئی کہ وید کتاب واحد ہے اور رگ وغیرہ اوسکے چار رسالے ہین اور یہہ چارون حصہ پرمیشور ہی نے جداگانہ قایم کردیے ہین بیاس کو اونکی تقسیم مین کچہہ دخل نہین ہے کیونکہ اگر یہہ تقسیم بیاس ہی سے متعلق ہوتی تو خود وید مین رگ وغیرہ نام نپاے جاتے اب مخفی نرہے کہ آریون مین سے بعض لوگ ایسے ہین کہ وید کو حادث جانتے ہین اور اکثر لوگ قدیم مانتے ہین حادث ماننے والے ایک نیا تک ہین وہ کہتے ہین کہ وید پورشیہ ہے یعنی پرش نے بنایا ہے یہان لفظ پرش سے پرماتما لیا جاتا ہے یعنی وید بنایا ہوا ہے فقرون کا مجموعہ ہونے سے بہارت وغیرہ کی مانند کیونکہ جو جو فقرون کا مجموعہ ہوگا بیشک کسی کا ساختہ ہوگا کہ فقرات الفاظ سے مرکب ہوتے ہین اور الفاظ حروف سے ترکیب دے گئے ہین جسقدر مرکبات ہین وہ بالکل حادث ہین کہ کسی وقت کسی نے اونکو ترکیب دیاہے جیسے کہ مرکب کے حدوث مین کلام نہین ہے اسیطرح اوسکی فنا بہی

ضروری ہے کیونکہ جو چیز حادث ہے لابد فانی ہے پس لازم آیا کہ پرماتما تمام
مخلوق کی مانند وید کو بھی خلق کرتا ہے اور انجام کار ساری مخلوق کی طرح طاق
فنا پر دھرتا ہے شنکراچاریہ کے مت والے یعنی وجودیہ لوگ کہتے ہیں کہ وید آکاش
وغیرہ مخلوق کی مانند سرشٹی کال میں پیدا ہوتا ہے اور پرلے کال میں آکاش
وغیرہ مخلوق کی طرح فنا قبول کرتا ہے پھر ان لوگوں کا قول ہے کہ جس آنپوربی
یعنی ترتیب کے ساتھ اس سے پہلی پہلی سرشٹی میں انادی کال پرنیت یعنی لاانتہا
زمانہ تک وید تھا اوسی ترتیب کے مانند ترتیب کے ساتھ ہر ایک سرشٹی یعنی پیدایش
کے شروع میں پرمیشور وید کو ترتیب دیتا ہے پہلی پہلی ترتیب کے مخالف ترتیب کے
ساتھ ہرگز وید کو مرتب نہیں کرتا اسی کا نام انکے یہاں اپورشیہ ہے یعنی وجودیہ لوگ
اس سبب سے وید کو اپورشیہ اور انادی کہتے ہیں کہ پرمیشور ہر ایک سرشٹی کے شروع
میں پہلی پہلی سرشٹی کی ترتیب کی مانند ترتیب کے ساتھ وید کو مرتب کرکے برہما
جی کو تسلیم کرتا ہے اب خیال کرنا چاہیے کہ جس صورت میں پہلی ترتیب کی مانند ترتیب
ہوگی تو فی الحقیقت وہی پہلی ترتیب نہوگی بلکہ پہلی ترتیب سے غیر دوسری ترتیب ہوگی مثلاً
خشت پز ایک خشت بناے اور پھر اوس خشت کو توڑ کر اوسی کی مانند بناے تو لاکلام
یہہ خشت پہلی خشت سے غیر ہوگی جیسی کی تیسی پہلی ہرگز نہوگی اور دونوں خشتوں کا
فاعل خشت پز ہی قرار پایگا اس سے یہہ ہی ظاہر ہوا کہ ہر ایک سرشٹی کے اول
پرمیشور نیا ہی وید تصنیف کرتا ہے اسواسطے وجودیوں کے یہاں وید پورشیہ ٹھیرا پس
وے لوگ جو وید کو اپورشیہ کہتے ہیں وہ محض بے بنیاد ہے بلکہ اسبارہ میں نیایکوں
اور ادویت بادیوں کا مت برابر ہے آریوں کے عقیدہ میں تو وید قدیم اور
اپورشیہ اور لازوال ہے کہ پرماتما کے گیان میں شامل ہے یعنی اوسکے گیان
اور علم کا ایک شعبہ اور ایک ورتش ہے کہ وید دو گیانی دہاتو یعنی مصدر سے سنسکرت

مین اخذ کیا گیا ہے پس لفظ وید کے معنی یہہ ہین کہ جس سے پرماتما اور جیو آتما کی
ذات وصفات کا اور دونون کے درمیان تعلقات کا کماحقہ گیان ہووے اور واو
کو بای موحدہ سے بدلکر لفظ مذکور کو اہل فارس بھی اسی معنی مین استعمال کرتے ہین چنانچہ
بیدار مقابل خفتہ اوس شخص کو کہتے ہین جو علم و ہوش رکھتا ہووے کیونکہ بید بہ معنی
علم و ہوش ہے اور آر کلمہ نسبت ہے بہار جسم مین دیکھہ تو خیال کرو کہ پرمیشور کا گیان
کسی وقت پیدا نہین ہوا جیسی کہ اوسکی ذات کبھی مخلوق نہین ہوئی بلکہ واجب
و قدیم ہے پرماتما کا گیان و علم حواس اور اندریون کے اختیار نہین ہے کیونکہ
پرمیشور حواس اور اندریہ وغیرہ سے منزہ و پاک ہے یہان شوتیا شوتر اپنشد
کی یہہ شرتی سند ہے

ननस्यकार्यंकरणंचविद्यनेननत्सम
श्चाभ्यंधिकश्चदृश्यने॥ परास्यशक्तिर्विविधैवश्रूयने
स्वाभाविकीज्ञानबलक्रियाच॥

معنی آنکہ اوسکے جسم و حواس نہین ہین نہ کوئی اوسکی برابر ہے اور نہ کوئی اوس سے
بڑکر ہے اوسکی شکتی یعنی قدرت برتر ہے اور طرح طرح کی ہے اور اوسکی گیان کریا
اور بل کریا یعنی علم و قوت وید و شاستر مین ازلی و ابدی سنی جاتی ہے حاصل آنکہ
پرماتما کے علم و قوت ابتدا اور انتہا سے منزہ ہین اگر کوئی کہے کہ وید فقرات کا
مجموعہ ہے اور فقرے لفظون سے مرکب ہین اور الفاظ حروف سے ترکیب دئے
گئے ہین لہذا وید قدیم نہین ہوسکتا کیونکہ جو چیز مرکب ہے وہ حادث ہے تو جواب
یہہ ہے کہ آریہ لوگ وید مین اس قسم کی قدامت و ازلیت ثابت کرتے ہین کہ پرماتما
انادی کال سے یعنی روز اول سے ہر ایک سرشٹی کی ابتدا مین ایک ترتیب کے
ساتھہ برہماجی کو وید اوپدیش کرتا ہے یعنی پرماتما نے جس ترتیب کے ساتھہ اس سرشٹی
کی آدی مین وید نازل کیا ہے یہہ ہی ترتیب شرتیون کی اس سے پہلے سرشٹی مین تھی

اور یہہ ہی اوس سے پہلی سرشٹی مین اور یہہ ہی اوس سے پہلی مین اسی قیاس پر
انادی کال تک سمجہو اور ازل سے ہر ایک سرشٹی مین آیات وید کی ایک ہی ترتیب ہوناآریون
کے نزدیک اوسکی قدامت اور ازلیت ہے شرتیون کی ترتیب کو الفاظ اور حروف کی ترتیب

پر بھی حاوی سمجہنا چاہئے یعنے ابتدا زمانہ سے لیکر پرماتما وید کے حروف والفاظ
وآیات کی ایک ہی ترتیب مرعی رکہکر ہر جاجی کو اوسکی تعلیم کرتا چلا آیا ہے اور تا انتہا
وقت تک وہی ترتیب ملحوظ رکھیگا یہہ ہی وید کا انادی اور اننت ہوناہے اور یہہ ہی وید کا اپورشیہ
ہوناہے سانیاچاریہ کہتے ہین کہ جو کتاب کسی انسان کی بنائی ہوئی ہے وہ پورشیہ ہے
اور جو پرماتما کی ساختہ ہے وہ اپورشیہ ہے وید پرمیشور کی صنعت ہونے سے اپورشیہ ہے
فقیر مولف عرض کرتاہے کہ اس قول کی صحت مین بھی تامل ہے کیونکہ زبان سنسکرت مین پورشیہ
کہتے ہین پرش کے بنائے ہوئے کو اور پرش کے دو معنی ہین ایک جیو دوسرا پرمیشور وید
اور اوپنشد مین بہی لفظ پرش پرمیشور کے لئے آیاہے چنانچہ یجروید کے اکتیس [۳۱] ادہیائے مین ہے

सहस्र शीर्षा पुरुष: + वेदाहमेतं पुरुषमहान्तमादित्य वर्णं तमस:
परस्तात् ॥

کٹھولی اوپنشد کے دوسرے ادہیائے مین ہے

पुरुषान्न परं किंचित्

پہلی شرتی کے معنی یہ ہین کہ ہم لوگون کے بیشمار سر مین جس پرش مین فقط دوسری شرتی کے
معنی یہہ ہین کہ مین اوس بڑے پرش کو جانتا ہون جو کہ نورانی ہے اور اگیان سے پرلی طرف
ہے فقط تیسری شرتی کے معنی یہ ہین کہ پرش سے پرلی طرف کچہہ نہین ہے فقط سنسکرت
مین پرش کے معنی ہین پورن اور بیاپک چونکہ پرماتما محیط کل عالم ہے اسواسطے اوسکو پرش
کہتے ہین اور جیوآتما پرش اس سبب سے کہا جاتاہے کہ وہ اپنے گیان اور علم کے ذریعہ
سے اس جسم کا احاطہ کررہاہے غرضکہ جس صورت مین سانیاچاریہ کے عقیدہ کے موافق
وید پرمیشور کا بنایا ہواہے تو اوسکے پورشیہ ہونے مین کیا کلام ہے کہ پورشیہ پرش کے ساختہ
کو کہتے ہین اور پرش نام پرماتما کاہے ع پرش پرماتما بینیانیاسے کاری ہے ؛ دراصل

ویدکا انادی اور اپورشیہ ہونا اوسی طور پر ہے جیسے کہ آریون کے طرز پر مذکور ہوا سوال برہدارنہ اوپنشد کی شرتی سے جانا جاتا ہے کہ وید حادث ہے وہ شرتی یہہ ہے۔

अस्य महतो भूतस्य निः श्वसितमेतद्यदृग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्वाङ्गिरसः ॥

یعنی رگ وغیرہ وید کے چارون حصے اس علت اولی یعنی جگت کے کارن پرماتما کے نشواس سے سانس مین فقط اب سانس سے حدوث و فنا مین کسی کو کلام نہین ہے کیونکہ منہہ اور ناک سے پران وایو کے نکلنے کو نشواس اور سانس کہتے ہین جواب یہان نشواس سے مراد بچن ہے جیسے کہ نفس عربی مین بمعنی کلام مستعمل ہے یہہ ہی حال سنسکرت مین اوسکے مرادف لفظ نشواس کا ہے پس برہدارنہ کی شرتی کا حاصل یہہ ہے کہ وید پرماتما کا کلام ہے اس شرتی مین حدوث و فناے وید کی بحث نہین ہے سوال مذکور کا دوسرا جواب یہہ ہے کہ وید کو پرماتما کا نشواس اسواسطے کہا کہ جیسے جاندار بلا محنت و مشقت کے سانس لیتا ہے اسیطرح پرماتما کو وید کے اوپدیش کرنے مین کسیطرح کی محنت و مشقت نہین پڑتی بلکہ بفور ارادہ کے ابتداے پیدایش مین برہماجی کو وید اوپدیش کرتا ہے فی الحقیقت پرماتما سانس لینے سے منزہ ہے کہ جسم و جسمانی نہین ہے بغور و تامل دیکہئے کہ کوئی جاندار نشواس اور سانس خود خلق نہین کرتا بلکہ باد موجودہ ہی براہ دہن اور بینی کے برآمد ہوتا ہے اوسیکو نشواس و سانس و نفس و دم کہتے ہین اسیطرح پرماتما سب رشیون کی آدی مین ترتیب قدیمہ کے ساتہہ وید کا پرکاش کرتا ہے یہہ ہی وید کا اپورشیہ ہوتا ہے اور یہہ ہی وید کی قدامت ہے پہر وید کو نشواس اور سانس کی مانند کہنے سے یہہ بہی ملحوظ و منظور ہے کہ پرماتما جسم نہین ہے کہ سانس لیتا ہووے اسیواسطے کہا گیا کہ وید کا پرماتما سے ایسا تعلق ہے جیساکہ انسان وغیرہ جاندار سے سانس کا تعلق ہے کہ باد موجودہ ہی اوسکے منہہ اور ناک سے نکلتی ہے اسی قیاس پر یجروید کی

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुतः ऋचः सामानि जज्ञिरे छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत

اس شرتی کا ارتہہ سمجھنا چاہئے کیونکہ یہان دو فعل واقع ہین ایک جگرہ اور دوسرا اجاتہ اور دونون فعل جنی پرا اور بہاوے دہاتو یعنی مصادر سے بنتے ہین اور پرا اور بہاو کہتے ہین ظاہر ہونے کو اور ظہور اشیاے موجودہی کا ہوتا ہے پس اس شرتی سے یہی یہہ ہی آشکار ہوا کہ پرماتما شروع پیدایش ہین وید موجودہی کو برہما جی پر نازل کرتا ہے یعنی ترتیب قدیم ہی کے ساتہہ اونکے دل مین ڈالتا ہے سوال تم کیونکر وید کو قدیم اور اپورشیہ کہتے ہو بیاس رشی نے تو ویدانت سوتر مین وید کو برہم کا معلول اور کاریہ کہا ہے وہ سوتر یہہ ہے۔

शास्त्रयोनित्वात्

اس سوتر کا ارتہہ یہہ ہے کہ شاستر یعنی وید کا کارن ہونے سے پرماتما دانا ے جز وکل ہے کہ اگر وہ ہمہ دان نہوتا تو ایسا وید کیونکر بناتا پس جبکہ وید پرماتما کا کاریہ ہے اور پرماتما اوسکا کارن ہے تو وید قدیم اور اپورشیہ کہان رہا جواب اس سوتر کے وہ معنی غلط ہین صحیح یہہ ہین کہ اوپنشد ہی ہے یونی یعنی پرمان اسے سند جسمین وہ پرماتما ہے اس سوتر مین شاستر سے مراد اوپنشد ہی غرض کہ پرماتما مین صرف وید ہی پرمان ہے نہ پرتیکش اور انومان کہ پرماتما صورت و رنگ و نشان وغیرہ سے منزہ ہے پس یہہ ظاہر ہے نیایک پرکہ وہ انومان سے پرماتما کو ثابت کرتے ہین ویدانتیون کا تو یہہ ہی قول ہے کہ پرماتما کے ثبوت مین پرتیکش وغیرہ پرمان کو کچہہ دخل نہین ہے صرف اوپنشد ہی سے وہ جانا جاتا ہے اسیواسطے اوپنشد مین وارد ہے۔

तन्त्वौपनिषदं पुरुषं पृच्छामि

یعنی مین اوس پرش اسے محیط کل اشیا کو دریافت کرتا ہون جسکی کہ اوپنشد مین تشریح کیگئی ہے فقط لفظ یونی کے معنی سنسکرت مین ذریعہ اور سبب اور وسیلہ اور کارن ہین اور لغوی معنی لفظ شاستر کے یہہ ہین کہ جو ہدایت کرنے والا ہووے اور وہ وید اور اوپنشد وغیرہ ہے پس چونکہ صرف اوپنشد ہی برہم کے گیان کا ذریعہ اور کارن ہے اسواسطے

پرماتما کو اونپشد پرش کہتے ہین یعنی اونپشد وغیرہ شاستر کو برہم کے گیان کا وسیلہ اور کارن ہونے سے برہم یونی اس سوتر مین کہا گیا ہے حاصل یہہ ہے کہ پرماتما بدرجۂ غایت لطیف اور سوکشم ہونے سے حواس خمسہ سے اور پرتکش پرمان سے دور تر ہے اور بے نشان اور لنگ شونیہ ہونے سے انومان یعنی شکل منطقی کو بھی وہان رسائی نہین ہے لہذا صرف وید اور اونپشد ہی کسیقدر اوسکی تفسیر کر سکتے ہین اسیواسطے تولکار اونپشد مین آیا ہے۔

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि

یعنی جسکو کہ کلمہ اور کلام ظاہر نہین کر سکتے اور جس سے سارے کلمہ اور کلام ظاہر ہوتے ہین اوسی کو تو برہم جان فقط یعنی وید اور اونپشد کے سواے پرماتما تک کسی کلمہ اور کلام کی رسائی نہین ہے اسیطرح تیتریہ اونپشد مین آیا ہے۔

यतो वाचो निवर्त्तन्ते अप्राप्य मनसा सह

یعنی من کے ساتھہ کلام جسکو نپاکر واپس آتے ہین وہ برہم ہے فقط یعنی بجز من اور وید اور اونپشد کے کلام کے سواے پرماتما تک کوئی نہین پہنچ سکتا اسلئے صرف وید اور اونپشد ہی اوسکی ذات وصفات کے علم کا وسیلہ اور ذریعہ ہین اس تقریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ ویدانت سوتر مین وید کو پورشیہ اور حادث کہین نہین کہا ہے بلکہ بیاس رشی نے ویدانت سوتر کے پہلے ادہیاے کے تیسرے پاد مین صریح نتیہ اور انادی اور قدیم وازلی کہا ہے وہ سوتر یہہ ہے۔

अतः एव च नित्यत्वं

یعنی چونکہ ہر ایک سرشٹی کی آدی مین پرجاپتی یعنی برہما وید کے لفظون کے ارتھہ کو یاد کرکے تمام ذیروح اور غیر ذیروح کی پیدایش کا ذریعہ اور وسیلہ بنتا ہے اس سے وید کی قدامت وازلیت ثابت ہوئی اب چاہیئے جاننا کہ آریون کو دہرم اور ادہرم کی تحقیقات مین وید سند بالذات ہے کہ اوسکو دوسری سند کی ضرورت نہین ہے اور ایسی سند کو

سنسکرت مین سوتہ پرمان کہتے ہین جس سند کو دوسری سند کی احتیاج ہوتی ہے
وہ خود سند نہین ہے بلکہ اوس دوسری سند کے ذریعہ سے سند ہے ایسی سند کو پرتہ پرمان
کہتے ہین جیسے کہ رشیون کے اقوال کہ وید کے موافق ہونے سے سند ہین سوتہ پرمان ہی کو
پرمان اُتم کہتے ہین لہذا وید پرمان اُتم ہے کہ دوسرے پرمان کا محتاج نہین ہے جسکو دوسرے
پرمان کی ضرورت ہوتی ہے وہ پرمان تر کہلاتا ہے جو پرمان تر کا محتاج ہے وہ صرف
پرمان کہلاتا ہے مثلاً سوتہ پرمان وید ہے منو نے کہا ہے۔

धर्मजिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुति:

یعنی جو لوگ کہ دہرم کے جاننے کا ارادہ کرتے ہین اونکو وید پرمان اُتم ہے۔ یعنی دوسرے
پرمان کی حاجت نہین ہے فقط ویدانت سوتر وغیرہ پرمان تر ہین کہ اونکے لیے صرف وید
کی مطابقت درکار ہے ویدانت سوتر پر جو آچاریون نے بہاشیہ بنائے ہین وے پرمان
ہین کہ پرمان اُتم اور پرمان تر کے محتاج ہین اور نیای وغیرہ شاستر کارون کی اصطلاح
مین پرمان کہتے ہین پرما یعنی علم کے آلہ اور ذریعہ کو प्रमाकरणं प्रमाणं
یعنی جس سے کسی چیز کا علم اور گیان ہووے وہ پرمان ہے یہہ بحث دور و دراز ہے بُدھ
کے مذہب مین صرف ایک پرتکش پرمان ہے کنادرشی کے انویائیون نے دو پرمان
مانے ہین پرتکش اور انومان پتنجلی منی نے یوگ شاستر مین تین پرمان تسلیم کیے
ہین پرتکش اور انومان اور شبد گوتم رشی کے مطیعون نے چار پرمان قبول کیے ہین
پرتکش اور انومان اور اُپمان اور شبد میمانسک لوگ چھہ پرمان مانتے ہین
پرتیاکش[1] انومان[2] اُپمان[3] شبد[4] ارتھاپتی[5] انُاوپلبدہی[6] آریون کے
یہان تو پرتکش اور انومان اور شبد تین ہی پرمان ہین دیانند سرسوتی نے
پُران والون کی پیروی کرکے وید بہاشیہ بہومیکا وغیرہ مین تمام شاستر کارون کی خلاف
آٹھہ پرمان لکھے ہین کسی موقع پر اس بارہ مین بخوبی اونکی تکذیب کیجاوے گی

سوال جبکہ سوتہ پرمان اپنا ثابت کرنے والا آپ ہے تو آتماشریہ دوش آیا
کہ وہ اپنا محتاج آپ ٹھیرا حالانکہ کوئی اپنا پرمان آپ نہین ہوسکتا **جواب** اگرچہ
آنکھہ کو دوسری روشنی کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی روشن اور ظاہر کرنے والی آپہ
نہین ہے ولیکن آفتاب وغیرہ اپنے اور دوسری اشیاکے روشن اور ظاہر
کرنے والے ہین اسواسطے اونکو سوپرکاشک اور پرکاشک کہتے ہین آنکھہ مین
یہہ بات نہین ہے کہ جبتک چراغ وغیرہ کی روشنی نہووے آنکھہ کسی چیز کو نہین
دیکھہ سکتی مثلاً حالت تاریکی مین انسان کو کوئی چیز نظر نہین آتی پس آنکھہ کی روشنی
اشیاکے ظاہر کرنے مین سورج وغیرہ کی روشنی کی محتاج ہے بغیر اوسکے کچھہ نہین کرسکتی
لیکن سورج وغیرہ اپنے تئین بھی اور دوسری اشیاکو بھی پرکاشت کرتے ہین اور
سوائے اپنے کسی روشنی کی ضرورت نہین رکھتے اسیطرح وید بھی سوپرکاشک اور
پرپرکاشک ہے یعنی اپنا پرمان بھی آپ ہی ہے اور دوسرون کا پرمان بھی وہی ہے
لہذا اوسکو دوسری سند کی احتیاج نہین ہے کہ وہ خود سند بالذات ہے اور سورج
وغیرہ کی تشبیہ سے آتماشریہ دوش بھی نہین آتا کہ جیسے کہ سورج وغیرہ
اپنے اور غیر کے ظاہر کرنے والے ہوتے ہین ایسے ہی وید اپنی سند بھی آپ ہے
اور دوسری کتابون کی بھی ہے اسیواسطے جس کتاب مین وید کی سند قایم نہین
ہے وہ کتاب درجہ اعتبار سے خارج ہے اگر کوئی کہے کہ پرمیشور مجسم نہین ہے
اور دست و دہان و کام و زبان وغیرہ اعضا سے بری ہے پس وید اوسکا کلام
کیونکر ہوسکتا ہے تو جواب یہہ ہے کہ ہرچند پرماتما کام و دہان وغیرہ اعضا سے منزہ ہے
مگر تمام اعضاکے کام کرنے پر قادر ہے کہ اوسکی قدرت بے انتہا ہے چنانچہ شویتاشوتر
اونپشد مین آیا ہے۔

पाणिपादोजवनोग्रहीतापश्य त्यचक्षुःसशृणोत्यकर्णः ॥

یعنی پرماتما ہاتھہ اور پانؤن نہین رکھتا مگر ہاتھہ اور پانؤن کا کام کرتا ہے آنکھہ سے منزہ ہے اور دیکھتا ہے وہ کان نہین رکھتا اور سنتا ہے فقط چونکہ پرمیشور قادر مطلق ہے اسواسطے اوسکو کلام کرنے مین زبان کی ضرورت نہین ہے کہ وہ زبان کی زبان ہے چنانچہ تولکار اوپنشد مین ہے۔

श्रोत्रस्य श्रोत्रं मनसो मनो यद् वाचो ह वाचं स उ प्राणस्य प्राणः चक्षुषश्चक्षुः ॥

یعنی پرماتما کان کا کان ہے من کا من ہے زبان کی زبان ہے پران کا پران ہے آنکھہ کی آنکھہ ہے یعنی کل حواس اوسی کی عطا کی ہوئی قوت سے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین فقط جبکہ یہہ حال ہے تو وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہے بلکہ تمام حواس اپنے اپنے کام مین اوسکی احتیاج رکھتے ہین اور اوسکے بغیر کچھہ نہین کر سکتے فقط علاوہ اسکے انسان بھی بغیر مدد دہان وزبان کے کلام کر سکتا ہے کہ اکثر اوقات ہر شخص بیحرکت کام دہان کے دل ہی مین وظیفہ پڑھتا ہے دل ہی مین حمد وشکر کرتا ہے دل ہی مین کسی کو گالی دیتا ہے جبکہ انسان کی یہہ شان ہے تو پرماتما کا کیا بیان ہے کہ بغیر سعی ہاتھہ پانؤن وغیرہ کے زمین وآسمان کا خالق ہے جو کوئی کہتا ہے کہ پرمیشور دہان وزبان کے بغیر کلام نہین کر سکتا ہم اوس سے دریافت کرتے ہین کہ پرمیشور نے ہاتھہ اور پانؤن وغیرہ اعضا کے بنا جگت کس طرح بنایا غرضکہ جیسے دست وپا وغیرہ عضو کے بغیر پرماتما ساری سنسار کا خالق ہے ویسے ہی منہہ اور زبان کے بنا گفتگو بھی کرتا ہے اور وید اوسکا کلام ہے **سوال** یہہ کسطرح جانا گیا کہ وید پرمیشور کا کلام ہے شاید کہ برہما جی نے اپنی فضیلت ثابت کرنے کے لئے اپنی مصنوعی کتاب پرمیشور کی طرف منسوب کی ہووے۔ **جواب** اپنی فضیلت جتلانے اور شریعت پہیلانے کے لئے اون ہی لوگون کو مکر وفریب کرنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ جن کے عہد مین دوسرے لوگ علم وفضل وعزت وآبرو مین اونکی بہ نسبت زیادتی رکھتے ہووین کیونکہ اس صورت

ہین اونکو بہہ ہی خواہش وہوس دامنگیر ہوتی ہے کہ جیسے فلانے اور فلانے کی
بات سب لوگ مانتے ہین اور تعظیم و تکریم کرتے ہین ایسے ہی کسیطرح ہم کو بھی عزت
و ثروت حاصل ہووے کہ ہماری بہی دنیا مین شہرت پہیلے اور نام ورہی باقی رہے
چنانچہ جسوقت موسی وغیرہ نے نبوت کا دعوی کیا تہا ہزارہا اشخاص اونکی بہ نسبت
علم و فضل و دولت و عزت مین برہکر اور بڑہکر تھے اور اطراف و جوانب مین اپنے دعوی
رسالت کے سبب سے نبی و پیغمبر مشہور و مذکور تہے اور لوگ اونکے نام پر اپنا مال و جان
نثار کرتے تہے پس جاے احتمال ہے کہ موسی وغیرہ نے اپنے زمانہ کے اشخاص کی ترقی
جاہ و حشمت پر نظر کرکے خیال کیا ہووے کہ کوئی حیلہ پیش کرنا چاہیے کہ جس سے ہم کو
فلان اور فلان کی برابر مراتب و مناصب حاصل ہووین اور عوام و خواص ہماری طرف
رجوع کرین چنانچہ اب بہی دیکہا جاتا ہے کہ بہت لوگ عزت و امتیاز پانے کے لیے اپنے تئین
اہل کرامت و ولایت ظاہر کرتے ہین علی الخصوص محمد صاحب کے زمانہ مین زرتشت و موسی
و عیسی وغیرہ کی نعت و ستایش گرد نواح کے باشندون کی زبان پر جاری تہی اور ملک ایران و
شام کے لوگ اونکو مقرب جناب کبریا جانکر پرستش کرتے تھے تواریخ سے ثابت ہے کہ محمد صاحب
اکثر ملکون مین چالیس برس کی عمر تک سوداگری کے لئے جاتے رہے اور یہہ سارا حال بنظر
خود ملاحظہ فرماتے رہے پس ظن غالب ہوتا ہے کہ اونکے دل مین یہہ ہی سمایا ہووے کہ جیسی تعظیم و تکریم
زرتشت و موسی و عیسی کی ہو رہی ہے ایسی ہی عزت و عظمت مجکو ملے لہذا اونہون نے اپنی
خواہشات کو رواج دینے کے لئے بدروغ دعوی نبوت کیا ہووے اور اپنی مصنفہ کتاب کو خدا کی
طرف منسوب فرمایا ہووے چالیسہ برس کی عمر مین اپنے لئے رسول ظاہر کرنے سے ہمارا ظن مبدل
بیقین ہوتا ہے ورنہ محمد صاحب مین کیا خصوصیت تہی کہ اوتعالی نے اونکو اپنا رسول قایم کیا کہ اوسوقت
حسب نسب فہم و فراست مین اون سے افضل و اکمل لوگ ملک حجاز مین موجود تہے چنانچہ اس بات کا تذکرہ
اوسوقت کے لوگون نے بہی کیا تھا تفاسیر قرآن مین دیکہہ لو شاید کہ خدا محمدیہ نے ترجیح بلا مرجح پسند کی ہووے

جنکی نبوت و رسالت کے ہم لوگ قائل ہین اونکی طرف اس قسم کا احتمال بہی نہین ہوسکتا کہ
برہماجی کے ظہور کے وقت اونکی برابر مرتبہ و منصب و علم و ادراک مین کوئی نہ تہا کل کی بہ نسبت
فوقیت و برتری ظاہری و باطنی اون مین نمایان و عیان تھی کہ وے تمام دیوتا اور انسان کے
جد بزرگوار تہے سب اون ہی سے پیدا ہوئے تھے اور سب نے اون ہی سے تعلیم پائی
تھی بلکہ جس کسیکو جو کچہہ مرتبہ و منصب حاصل ہوا وہ اون ہی کے ذریعے اور وسیلہ سے
تہا اپنے پسر و نبیرہ و شاگرد و مرید و مطیع و پرستار و خدمتگار پر بزرگی و عزت پانے کی
لئے کوئی متنفس تدبیر نہین کرتا کیونکہ ایسے اشخاص پر خود ہی عزت و عظمت ثابت ہوتی ہے
تحصیل حاصل کی مشقت مین کون پڑتا ہے پس برہماجی کس عزت و شوکت کے حاصل
کرنے کے واسطے جھوٹا دعوی کرتے کہ ساری بزرگیان اون مین روز پیدائش سے
خداداد مہیا تہین کسی عزت و شان کی اونکو پرواہ نہ تھی لہذا ترجیح بلا مرجح کا
بہی امکان نہین ہے کیونکہ اوتعالی نے اونکے اعمال حسنہ کی موافق جو کہ پہلی سرشٹی
سے باقی رہگئے تہے برہماجی کو ساری بزرگیون اور عزتون کے ساتہہ پیدا کیا تہا اور منصب
نبوت و رسالت دیا تہا پس لاجرم اونکے تئین تمام مخلوق پر ترجیح حاصل تھی علاوہ
اس تمام کے وید مقدس مین اونکے مطلب کا کوئی مضمون نہین ہے بخلاف قرآن کے
کہ نصف کے قریب محمد صاحب کی حظ نفس پورا کرنے کی لئے رقم ہوا اس تمہید سے محقق ہے کہ صرف برہماجی پرماتما
کے دوت یعنی پیغمبر ہین اور موسی وغیرہ کی رسالت مخدوش ہے اسیطرح ایک وید
اقدس ہی کتاب آسمانی ہے اور توریت وغیرہ کی سماویت مشکوک ہے اب چاہیے
جاننا کہ سوامی دیانند سرسوتی نے ستیارتھہ پرکاش کے صفحہ ۲۴۴ سو چوالیس وغیرہ مین دربارہ
وید گفتگو سے پریشان کی ہے اب ہم بطور خلاصہ اونکی عبارت نقل کرکے جواب دیتے ہین
ستیارتھہ پرکاش کی عبارت کی شروع مین قلم جلی سے لفظ سوامی جی ہے اور ابتدائی
پاسخ مین کلمہ جواب ہے سوامی جی وید کسی مجسم جیو کا رچا ہوا نہین ہے یہ مشہور ی

نے رچا ہے مگر اپورشیہ ہی اور پورشیہ بہی ہے کیونکہ پورش مجسم جیو کو کہتے ہین اور پورن ہونے سے پرمیشور
کا بہی نام پرش ہے وید اپورشیہ اس سے ہے کہ کسی دیہہ دہاری جیو کا رچا ہوا نہین ہے
اور پورشیہ اس سبب سے ہے کہ پورن پرش پرمیشور نے رچا ہے اور اس کارن سے
بہی وید اپورشیہ ہے کہ پرمیشور کی سناتن ودیا ہے کہ پرمیشور کی ودیا کی نہ کبہی اوتپتی ہوتی
ہے اور نہ ناش **جواب** جبکہ وید پرمیشور نے رچا ہے تو اپورشیہ کہان رہا بلکہ پورشیہ ہی
ٹہیرا کیونکہ پورشیہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی پرش نے بنایا ہووے اور پرش کہتے ہین جیو
آتما اور پرماتما کو تحقیق اسکی اوپر گذری پس وید اپورشیہ کسیطرح پر نہین ہوسکتا کہ بقول سوامی
جی کے پرش کا بنایا ہوا ہے لہذا سوامی جی کا یہہ کہنا کہ وید اپورشیہ بہی ہے محض غلط ہے
شاید کہ وے پورشیہ اور اپورشیہ کے معنی نہین جانتے علاوہ اسکے جبکہ وید پرماتما کا رچا ہوا ہے
تو وہ پرمیشور کی سناتن ودیا کہان سے ہوا بلکہ پرمیشور کا ساختہ اور اسناتن ٹہیرا کیونکہ
جو چیز کسی وقت بنائی جاتی ہے وہ سناتن اور جاودانی ہرگز نہین ہوسکتی شاید کہ سوامی
جی (رچا ہے) اپنے اس لفظ کے معنی نہین جانتے بغیر جانے بوجہے وید کے بارہ مین
اوسکا استعمال کر بیٹہے ہین سوامی جی کی عجب عقل ہے کہ وید کو پرمیشور کا رچا ہوا بھی کہتے
ہین اور پہر اوسی وید کو پرمیشور کی ودیا اور گیان بہی قرار دیتے ہین شاید کہ اونکے عقیدہ
مین اول پرمیشور ودیا اور گیان نرکہتا تہا بلکہ ودیا شونیہ اور مورکہہ یعنی بے علم و جاہل تہا
پس اوسنے اپنے گیان اور ودیا کو خود رچا اور گیان وان اور عالم ہوا اگر یہہ ہی بات
ہے تو ایک دن پہر حالت اصلی پر آجاویگا اور بے علم و بے عقل رہجائیگا کیونکہ جو شئے
حادث ہے وہ بالیقین فانی ہے چنانچہ شاستر کارون کا مشہور مقولہ ہے

यद्यज्जन्यं तदनित्यं

یعنی جو جو حادث ہے وہ وہ فانی ہے پس وید کیونکر اپورشیہ اور پرمیشور کی ودیا ہے
اگر بفرض محال پرمیشور کی ودیا ہی ہے تو بقول سوامی جی کے اسکی اوتپتی اور ناش مین
کیا شک ہے کہ عنقریب سوامی جی زبان مبارک سے فرما چکے ہین کہ وید پرمیشور نے

رچا ہے اگر سوامی جی اپنے اسی قول پر قایم ہین تو لا کلام اونکی راے مین پرمیشور کی
ودیا اور علم کسی روز پیدا ہوتا ہے اور جبکہ اوسکے لیے پیدایش ہے تو ایک دن فنا بھی ضرور
ہوگا کہ حادث کی فنا واجبات سے ہے کہ حادث کو فنا لازم ہے ہر دم ؎ بقا واجب کو
لابد ہے مسلم ؎ اگر کوئی دیانندی کہے کہ سوامی جی نے لفظ (رچا ہے) اور ہی معنی
مین استعمال کیا تو محض غلط ہے کہ اسی بحث مین ستیارتھ پرکاش کے صفحہ دو سو چھیالیس
وغیرہ مین اکثر جگہ خود سوامی جی لفظ رچا بمعنی بنایا لاے ہین پس لاجرم سوامی جی کی عقل
مین فتور ہے کہ جابجا کہتے ہین کہ وید پرمیشور نے رچا ہے اور اکثر جا دعوی کرتے ہین کہ
وید پرمیشور کی ودیا ہے اور اوتپتی اور ناش سے مبرا ہے **سوامی جی** بھاگوت مین جو
لکھا ہے کہ بیاس جی نے وید رچے ہین وہ ویدون کی نندا یعنی مذمت ہے
اور غرض اوس سے یہہ ہے کہ جس نے وید رچے ہین اوسی نے بھاگوت رچا ہے
اور ویدون کے رچنے سے بیاس جی کی شانتی نہوئی مگر بھاگوت کے رچنے سے اونکو
شانتی ہوئی اسواسطے بھاگوت ویدون سے بہتر ہے **جواب** یہان سے سوامی جی
کی پانڈتہ اور علمیت بخوبی ظاہر ہے کہ اونہون نے کبھی بھاگوت بھی نہین دیکھا اگر دیکھا
یا سنا ہوتا تو عبث کاغذ سیاہ نہ کرتے اور غلطی صریح مین نہ پڑتے اسی بیہودہ گوئی پر یہہ
دعوی یکتائی ہے ؎ شیشہ ہی بغل مین پنہان ہے ؎ پھر بھی دعوی ہے پارسائی کا
غرضکہ بھاگوت مین مضمون مذکور کہین نہین ہے البتہ پہلے سکندہ کے تیسرے ادھیاے
مین یہہ لکھا ہے کہ بیاس جی نے کلیگ کے لوگون کی کم استطاعتی پر نظر کرکے ایک
وید کے چار حصے کر دیے ۔

चातुर्होत्रं कर्म शुद्धं प्रजानां वीक्ष्य वैदकं
व्यदधाद्यज्ञसंतत्यै वेदमेकं चतुर्विधं ॥१॥

اسکے بعد بھاگوت مین یہہ مضمون ہے کہ بیاس جی نے بھارت بنایا اور اونکی تسکین
نہوئی اسواسطے اونہون نے بھاگوت تصنیف کیا فقط اتنے پر بھی اگر دیانندی لوگ سوامی

جی کی ہر ایک بات کو سچ مانینگے تو اونکی فہم و فراست پہ افسوس ہے **سوال** پرماتما نے
وید مقدس سنسکرت زبان مین کسواسطے نازل فرمایا تھا یا یہ کہ پرمیشور کی زبان سنسکرت
ہی ہے اگر دیش بھاشا مین ہوتا تو آسانی لوگون کی سمجھ مین آتا **جواب** بلاشبہ
سنسکرت دیوتاؤن اور پرمیشور کی زبان ہے لہذا اوسکو دیوبانی اور سربانی کہتے ہین کہ
لفظ دیو اور سر سنسکرت مین بمعنی پرمیشور اور دیوتا کے مستعمل ہے اسوجہہ سے وید کا
نزول سنسکرت ہی مین مناسب ہے اگر دیش بھاشا یعنی زبان ملک مین وید نازل ہوتا
تو پرمیشور پر ترجیح بلا مرجح لازم آتی کہ دیش بھاشا سیکڑون ہین جس دیش کی زبان مین
کتاب نازل ہووے اوسمین دوسری زبان کی بہ نسبت کوئی خصوصیت ہونی چاہیے
اگر کسی زبان مین بہ نسبت کل زبانون کے تخصیص نہین ہے تو ہر ایک ملک کی زبان
مین جداگانہ کتاب کا نزول ضروریات سے ہے پس پرمیشور کی صدہا کتابین ہونی چاہئین
حالانکہ تین چار ملک والون ہی کو دعوی ہے کہ ہمارے دیش کی زبان مین پرمیشور
نے کتاب بھیجی ہے مثلاً باشندگان عرب کہتے ہین کہ عربی زبان مین خدانے محمد صاحب
پر قران نازل کیا اب جو لوگ کہ قران کو کلام الہی جانتے ہین اونپر واجب ہے کہ زبان
عربی مین بہ نسبت دوسری زبانون کے کسی طرح کی خصوصیت ثابت کرین ورنہ جناب
الہی پر ترجیح بلا مرجح سے بری نہین ہے گویا خدا کو عربون کی رعایت منظور تھی کہ
اونپر تعلیم و تعلم قران آسان کیا مگر یہہ بات غلط محض ہے کہ پرمیشور کا دامن عاطفت و محبت
غبار تعصب سے منزہ ہے اسواسطے اوسنے وید اقدس اپنی ہی زبان مین برہماجی پر نازل
فرمایا غرض یہ ہے کہ سنسکرت کو کل زبانون پر ترجیح حاصل ہے کہ پرمیشور کی زبان ہے
لہذا اوسی مین نزول وید مناسب ہے جو کچھہ کہ سوامی دیانند سرسوتی نے اس سوال کا
جواب دیا ہے اوسکو بجنسہ نقل کر کے نظر انصاف سے دیکھتے ہین **سوامی جی** سنسکرت
مین اس سبب سے وید چھپے گئے ہین کہ چھوٹی کتاب مین سارے علم آجاوین اگر بھاشا

مین رچے جاتے تو بڑی بڑی کتابین ہوجاتین اور ایک ہی ملک کا اوپکار ہوتا اگر جتنی
دیش بہاشا مین اون مین رچے تو کتابون کی انتہا ہی نہوتی اسواسطے پرمیشور نے
یہہ دان بہاشا مین وید رچے ہین جواب (رچے گئے ہین۔ رچے جاتے۔
رچتے۔ رچے ہین) سوامی جی کے ان چارون لفظ سے اونکا عقیدہ ظاہر ہے
کہ وہ وید کی اوتپتی کے قایل ہین اور ظاہر ہے کہ جو کوئی کسی چیز کی اوتپتی کا قایل
ہوگا تو وہ اوسکے ناش پر بہی اقرار کریگا پس سوامی جی کے عقیدہ کا خلاصہ یہہ ہوا
کہ اونکے نزدیک وید حادث و فانی ہے پس وہ کس منہہ سے جابجا کہتے ہین کہ وید
پرمیشور کی ودیا ہے اور اوتپتی اور ناش سے منزہ ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ اگر
بہاشا مین وید رچے جاتے تو بڑی بڑی کتابین ہوجاتین وہ محض غلط ہے کیونکہ جسقدر
عبارت سنسکرت کی جتنی جگہہ پر سماتی ہے وتنی ہی جگہہ پر اوسیقدر عبارت بہاشا
کی لکہی جاتی ہے مثلاً

देवदत्तस्यपुत्रः

یہہ عبارت سنسکرت کی ہے اور اسمین مفرد اور مرکب آٹہہ حرف ہین اگر اسکی بہاشا
کیجاوے تو اوسمین بہی آٹہہ ہی حرف ہووینگے چنانچہ

देवदत्त का बेटा

اگر بالفرض سنسکرت کی بہ نسبت بہاشا مین ایک دو حرف کی کمی وبیشی بہی ہووے تو وہ
قابل لحاظ نہین ہے کہ اسقدر تفاوت سے ضخامت کتاب اندک و بسیار نہین ہوسکتی
البتہ سنسکرت اور بہاشا کی بہ نسبت اردو مین کم جگہہ گہرتی ہے یعنی اگر یہہ ہی عبارت
سنسکرت اور بہاشا کی اردو مین تحریر کیجاوے تو کم جگہہ گہیریگی اور کاغذ تہوڑا خرچ
ہوگا یہہ ہی حال فارسی کا ہے ان زبانون مین جگہہ تہوڑی گہرنے اور کاغذ کم لگنے
کا سبب یہ ہے کہ اعراب نفس حروف مین داخل نہین ہوتے اسیواسطے انکے پڑہنے مین
دقت پڑتی ہے تفصیل اسکی اوپر ہوچکی پس سوامی جی کی جواب کی بنیاد پر وید اردو
یا فارسی مین نازل ہونا چاہتا تہا کہ وہان عبارت طویل اندک کاغذ مین سماتی ہے

مگر یہہ سوامی جی کا خیال خام ہے کہ کاغذ کا کم خرچ ہونا اور تہوڑی جگہہ مین
بہت عبارت کا آجانا اعجوبگی اور عمدگی نہین ہے بلکہ ندرت وغرابت اوسمین ہے کہ
جیسا کا تیسا پڑہا جاوے لہذا نزول وید سنسکرت ہی مین مناسب ہوا گو کاغذ زیادہ خرچ
ہوتا ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ اگرچہ جتنے دیش بہاشا ہین اونمین رچتے تو کتابون کی
انتہا ہی نہوتی وہ محض غلط ہے کہ تمام دیش بہاشا محدود و معدود ہین بے انتہا
ہرگز نہین ہین جس صورت مین کل دیش بلکہ کل انسان معلوم و معدود ہین تو اونکی بہاشا
اور بولی کے معدود و محدود ہونے مین کیا کلام ہے سوامی جی کی عقل و دانش پر
افسوس ہے کہ اتنا بہی نہین جانتے کہ دنیا مین انسانون کی بولی اور زبان محدود
مین یا بے انتہا مین بڑے افسوس کی بات یہہ ہے کہ دیانند سرسوتی کی راے مین
انسانون کی بولیان بہی بے انتہا ہین مگر انس و جان و دد و دام و حشم و طیر وغیرہ کی
ارواح کے بے انتہا ہونے مین قباحت ہے پہر سوامی جی کی یہہ گفتگو کہ (اسواسطے
پرمیشور نے ہمہ دان بہاشا مین وید رچے) سراسر لغو ہے کہ کوئی زبان اور بہاشا ہمہ
دان اور ہیچدان نہین ہوسکتی کیونکہ ہمہ دانی اور ہیچدانی خاصہ جاندار ہے کہ گیان
اور علم چیتن ہی کا دہرم ہے بولی اور بہاشا جاندار و چیتن نہین ہوسکتی بلکہ غیر
ذیروح اور جڑ ہے پس یہہ سوامی جی کی دانائی اور پانڈتہ کا ثمرہ ہے کہ جڑ اور چیتن
مین امتیاز نہین دیسکتے اب مخفی نرہے کہ جیسے دیانند سرسوتی نے ستیارتھ پرکاش مین
وید کے حادث و قدامت کے بارہ مین گفتگو سے پریشانی لی ہے ویسے ہی بہومیکا مین
بہی اکثر جگہہ سے لکہتے مین کہ وید پرمیشور نے رچے ہین اور اوسمین سے ہین باوصف اسکے
پہر کہتے ہین کہ وید انادی اور قدیم ہین ہم سوامی جی کے اقوال اول کو بسبب
کثرت کے قلم انداز کرکے اقوال دوم پر نظر غور ڈالتے ہین سوامی جی پتنجلی
رشی وغیرہ کہتے ہین کہ سارے شبد ازلی و قدیم ہین کہ اونکے جتنے حروف وغیرہ

اجزا ہین وے سب جاویدانی وغیرہ فانی ہین اور شبد اونکو کہتے ہین کہ جنکا کان سے
گرہن ہوتا ہے اور جو عقل سے جانے جاتے ہین اور جو زبان سے نکلنے کے سبب ظاہر ہوتے
ہین اور جنکی رہنے کی جگہہ آکاش ہے **جواب** پتنجلی وغیرہ نے جو کچہہ کہا ہے اوسکے
سمجہنے کے لئے مغز چاہیے آپ کہتے کہ شبد ازلی و قدیم کیونکر ہین جبکہ تم خود کہتے ہو
کہ شبد ذی اجزا ہین اور اجزا اونکے حروف وغیرہ ہین تو اونکا ازلی و قدیم ہونا غیر ممکن
و محال ہے کیونکہ جو جو اشیا سادی یعنی ذی اجزا ہین وہ وہ حادث و فانی ہین جیسی قلم
و دوات وغیرہ ذی اجزا بہی ہین اور حدوث و فنا بہی رکہتے ہین سوامی جی کی عقل پر
افسوس ہے کہ اجزا کے قدیم ہونے کو ذی اجزا کے قدیم ہونے کی دلیل ٹہیرائی ہین اور کہتے ہین کہ تمام
شبد قدیم ہین کہ اونکے حروف وغیرہ اجزا جاویدانی ہین اے مہاراج اگر آپ کی دلیل کافی ہووے
اور تمہارے مطلب کو مدلل کرے تو تمام اشیا خشت و سنگ وغیرہ غیر حادث و قدیم ثابت
ہونگی کہ آپ کے عقیدہ مین انکے اجزا بہی جنکو سنسکرت مین پرمانو اور عربی مین جزو لایتجزی
اور جوہر فرد کہتے ہین قدیم وغیر حادث ہین پہر سوامی جی نے اسکے بعد جو شبد کی تعریف
لکہی ہے وہ بہی محض غلط ہے کہ (جو عقل سے جانے جاتے ہین اور جو زبان سے نکلتے ہین
اور جنکے رہنے کی جگہہ آکاش ہے) یہہ تینون قیدین فضول ہین کسواسطے کہ عقل سے
ساری چیزین جانی جاتی ہین شبد کی کچہہ خصوصیت نہین ہے اگر یہہ قید بہی شبد کی
تعریف مین شامل کیجاوے تو ساری چیزین شبد مین داخل ہوونگی کہ عقل سے جانی
جاتی ہین حالانکہ اونکو کوئی دانا شبد نہین جانتا اسیطرح آکاش مین کل اشیا
رہتی ہین پس اگر آکاش مین رہنا شبد ہونے کا سبب ہووے تو تمام اشیا کو شبد
کہنا چاہیے کہ سب کے رہنے کی جگہہ آکاش ہے پس یہہ تعریف مانع نہین ہے یعنی
شبد سے غیر مین بہی صادق آتی ہے اسکا نام سنسکرت مین اتی ویاپتی ہے پہر شبد کے
بارے مین زبان سے نکلنے کی قید بہی غلط ہے کیونکہ اکثر شبد ایسے ہین کہ زبان سے

برآمد نہین ہوتے مثلاً ہاتھہ پر ہاتھہ مارنے سے جو آواز نکلتی ہے وہ بہی شبد ہے
مگر زبان سے اوسکا کچھہ تعلق نہین ہے لہذا سوامی جی نے جو شبد کی تعریف لکھی ہے
وہ جامع بھی نہین ہے یعنے کل شبدون پر صادق نہین آتی اسکا نام سنسکرت مین
ابیاپتی ہے تعریف ایسی چاہیئے کہ جامع اور مانع ہووے یعنی ابیاپتی اور اتی بیاپتی سے
بری ہووے پس شبد کی تعریف یہہ ہی مناسب ہے کہ جسکا کان سے گرہن ہووے
یعنی قوت سامعہ سے جسکا علم ہووے اسیواسطے نیاے شاستر کی کتابون مین
کہا ہے

॥ श्रोत्रग्राह्यो गुणः शब्दः ॥

یعنی شبد وآواز اوسکو کہتے ہین کہ جو قوت سامعہ سے مدرک ہووے اگر فرض کیاجائے
کہ سوامی جی کا مصطلحہ شبد قدیم ہووے تو ویداقدس مین کوئی خصوصیت ثابت نہین
ہوتی کیونکہ جس صورت مین سارے شبد قدیم وازلی ہین تو وید وانجیل وقرآن و
آلہا وطوطی نامہ وغیرہ سب برابر ہین بلکہ خرس وخنزیر وخر وغیرہ کی آواز بہی کم
نہین کہ وہ بہی زبان سے نکلتی ہے عقل سے جانی جاتی ہے آکاش مین رہتی ہے
اسی عقل وادراک پر سوامی جی دید کے حامی بنے مین زیادہ تر افسوس ہے ویانند
پنتہیون کی عقل پر کہ ایسے ایسے مسایل واہیہ پر دل ودین نثار کرتے ہین جنکا
انجام یہہ ہے کہ کوتے اور گدہے کی آواز بہی وید کی برابر ہے کہ قدامت مین یہہ
کل مساوی ہین جیسے وید قدیم ہے اسیطرح وہ بہی قدامت سے خالی نہین ہین
حقیقی آریون کے مذہب مین تو وید ادسی طور پر قدیم وازلی ہے کہ پرماتما انادی
کال سے ہر ایک سرشٹی کے شروع مین اسی ترتیب کے ساتھہ برہماجی پر وید نازل
کرتا ہے جو کہ فی زمانہ موجود ہے پس قدامت وید کا حاصل یہہ ہوا کہ کل سرشٹیون
کی ادی اور شروع مین ایک ہی آنوپوربی اور ترتیب کے ساتھہ وید کا نازل ہونا
اوسکی ہمیشگی اور ازلیت ہے فی الحقیقت تو کوئی کلام قدیم وازلی نہین ہے کہ مرکب

ہوتا ہے الفاظ سے اور الفاظ مرکب مین حروف سے مرکب کے حدوث مین کسی دانا
وعاقل کو کلام نہین ہے سنی مسلمانون نے جو کلام الہی کو دو طور پر بیان کیا ہے ایک
لفظی دوسرا نفسی وہ بھی عقلمندی کی بات نہین ہے اور صورت مندین اوسکی بخوبی تکذیب
کی گئی ہے زیادہ تر کسی رسالہ مین پھر بھی کیجاوے گی **سوامی جی** شبد آکاش کی مانند
سب جگہ پر پور رہے ہین مگر جبتک تلفظ عمل مین نہین آتا ظاہر اسنائی نہین دیتے جیسے
(گو) اسکے تلفظ مین جبتک تلفظ گاف مین رہتا ہے واو مین نہین ہے اور جب واو
مین ہے تب گاف مین نہین اسی قیاس پر تلفظ کی اوتپتی اور ناش ہوتا ہے شبد ونکا نہین
آکاش مین شبد کے حاصل ہونے سے شبد اکھنڈ ایک رس سب جگہہ بھرے ہین مگر جبتک
زبان اور ہوا کی حرکت نہین ہوتی تب تک شبدون کا تلفظ وتسمع نہین ہوتا اس سے
یہہ ثابت ہوا کہ شبد آکاش کی مانند قدیم ہین **جواب** (شبد آکاش کی مانند سب جگہہ
پرپور رہے ہین) یہہ فقرہ غلط محض ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ آکاش مظروف ہے
اور سب جگہہ ظرف ہے کیونکہ جو چیز کہین پر ہوتی ہے وہ پر ہونے والی چیز مظروف ہے
اور جسمین پر ہوتی ہے اوسکا نام ظرف ہے جبکہ شبد آکاش کی طرح سب جگہہ بھرے
ہین تو اس سے واضح ہوا کہ آکاش بھی جا بجا بھرا ہوا ہے حالانکہ یہہ سراسر غلط ہے
کیونکہ آکاش نہ کسی جگہہ بھرا ہے اور نہ کسی کا مظروف ہے بلکہ کل اشیا آکاش مین بھری
ہین اور آکاش کل اشیا کا ظرف ہے حقیقت اشیا کو اوسکے برعکس سمجھنا سوامی جی کی
علمیت کا نتیجہ ہے یہہ سوامی جی کا مطلب اصلی کہ (شبد سب جگہہ پرپور رہے ہین) بالکل
خبط ہے کیونکہ اگر شبد سب جگہہ پر ہوتے تو ہر وقت کل اشخاص کو مسموع ہوتے کہ قوت سامعہ
کا استماع ہی کام ہے عجیب بات ہے کہ شبد جا بجا پر ہین اور قوت سامعہ اپنے کام مین مصروف
ہے پھر بھی شبد سنائی نہین دیتے مگر اوسیوقت کہ فعل تلفظ عمل مین آتا ہے پس معلوم
ہوا کہ شبد وقت تلفظ خلق کئے جاتے ہین اور جبکہ فعل تلفظ کا خاتمہ ہوتا ہے فی الفور شبد بھی

راہ فنا لیتے ہین مثلاً لفظ گو ہین جو کہ تلفظ گاف کا ہے وہی اوسکی پیدائیش ہے کہ
تلفظ کے ساتھہ ہی گاف پیدا ہوتا ہے اور جو کہ تلفظ گاف کا نیست و نابود ہونا ہے وہی
اوسکا مفقود ہونا ہے کہ جسوقت تلفظ گاف کنارہ گیر ہوتا ہے فوراً گاف بھی فنا پذیر ہوتا ہے
پس گویا تلفظ گاف کی اوتپتی اور ناش ہی گاف کا وجود اور عدم ہے دوسری بات
ہرگز نہین ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ (آکاش مین شبد کے حاصل ہونے سے شبد
سب جگہہ بہرے ہین) وہ بھی غلط ہے کہ آکاش مین شبد کا حاصل ہونا اوسکی سب جگہہ
بہرے ہوے ہونے کی دلیل ہرگز نہین ہوسکتی بلکہ اسبات کی دلیل ہے کہ شبد
اور آکاش کے درمیان کچھہ تعلق ہے اور وہ سواے اسکے نہین ہے کہ شبد آکاش
کا گن ہے اور دونون کے تعلق کو سنسکرت مین گن گنی بہاو کہتے ہین پہر سوامی جی کا
یہہ قول کہ (اس سے یہ ثابت ہوا کہ شبد آکاش کی مانند قدیم ہین) محض غلط ہے کہ
اس سے قدامت شبد ہرگز ثابت نہین ہوتی بلکہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ شبد حادث ہین کہ جبتک
کام و زبان متحرک نہین ہوتے شبدون کا تلفظ و سمع وقوع مین نہین آتا اس سے
معلوم ہوا کہ حرکت کام و زبان ہی سے شبد حادث ہوتے ہین و اگر نہ حرکت مذکور کے
بغیر شبد کے ظہور کا کون مانع ہے قطع نظر ان تمام دلایل سے اگر شبد آکاش کی مانند قدیم
بھی ہووین تو وید اقدس مین کسطرح کی خصوصیت ثابت نہین ہوتی بلکہ توریت انجیل قران
وغیرہ بھی قدامت مین وید کی برابر ہین کہ وے بھی شبد روپ ہین حتی کہ سوامی جی کے عقیدہ
کے موافق سگ و خر کی آواز بھی قدامت کے بارہ مین وید سے کم نہین ہے ان ہی
عقاید فاسدہ کی اشاعت کے لئے سوامی جی حامی وید بنے ہین جس طور پر کہ آریون کے
یہان وید قدیم ہے وہ طرق انیق اوپر مفصل مرقوم ہوا دوبارہ کی ضرورت نہین ہے اسکے
بعد سوامی جی نے بحوالہ جیمنی منی کے شبد کی قدامت مین جوکچھہ گفتگو کی ہے اوسکا جواب
یہہ ہے کہ جیمنی منی کے مطلب و معنی کے سمجھنے کے لئے عقل و ادراک چاہئے اگر سوامی جی

سو جنم تک بھی وست دیا ماریگے جیمنی کی بات سمجھنے کا سلیقہ و شعور خواب مین بھی دستیاب
نہوگا پس ازین سوامی جی نے کنادمنی کے سوتر کا ارتھہ غلط کیا ہے تفصیل اسکی اسطرح
پر ہے سوامی جی اسیطرح بیشیشک شاستر مین کنادمنی نے بھی کہا ہے۔

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यं

ارتھہ یہہ ہے کہ وید پرمیشور کے کہے ہوے ہین ان مین ستہ ودیا اور دہرم کا پرتی
پادن یعنی بیان ہے اس سے چارون وید قدیم ہین ایسا ہی سب لوگون کو ماننا مناسب
ہے کیونکہ پرمیشور قدیم ہے اس سے اوسکی ودیا بھی قدیم ہے جواب البتہ بیشیشک
شاستر کے پہلے ادہیاے کا یہہ تیسرا سوتر ہے لیکن اسمین قدیم ہونے وید کی بحث
نہین اسیواسطے معنی قدامت سے خالی ہے یعنی اس سوتر مین ایسا کوئی لفظ مندرج
نہین ہے کہ جو معنی قدامت پر دال ہووے دیانند سرسوتی نے بیوقوفون کو دہوکہا
دینے کے لیے سوتر مذکور کی تفسیر مین (چارون اور قدیم) یہہ دونون لفظ اپنی طرف سے
بڑہائے ہین اور بجاے مفرد کے صیغہ جمع بھی اون ہی کا تصرف ہے سوتر مذکور کا اصلی
ترجمہ اسطرح پر ہے کہ پرمیشور کا بچن ہونے سے وید پران یعنی سند ہے کناد سوتر
کی بہاشیہ کار نے بھی اسیطرح پر سوتر مذکور کی تفسیر کی ہے اصل عبارت وہانکی یہ ہے

तदित्यनुपक्रान्तमपि प्रसिद्धिसिद्धतयेश्वरं परामृशति यथा
तदप्रामाण्यमनृतव्याघातपुनरुक्तदोषेभ्य इति गौत
मीयसूत्रे च्छन्द वेदानुपक्रान्तोऽपि वेदः परामृश्यते तथा
च तद्वचनात्तेनेश्वरेण प्रणयनादाम्नायस्य वेदस्य
प्रामाण्यमिति

یعنی اگرچہ اوپر پرمیشور کا ذکر نہین ہے مگر چونکہ پرمیشور مشہور و معروف ہے اسواسطے
بغیر مرجع کے بھی ضمیر اوسکی طرف راجع ہے جیسے کہ گوتم رشی کے سوترین بغیر مرجع
کے ضمیر وید کی طرف ابسبب اوسکی شہرت کے راجع ہے معنی آنکہ اوسکا یعنی پرماتما کا

کہا ہوا ہونے سے وید پرمان ہے فقط غرضکہ بیشیشک شاستر کے سوتر مین
نہ وید کی قدامت کا ذکر ہے نہ وید کے بارہ مین جمع کا صیغہ ہے بلکہ (آمنا یسیہ) صاف
صیغہ واحد ہے جوکہ وید کی وحدت کا شاہد ہے پس دیانند سرسوتی جو کہتے ہین کہ
(ویدون مین ستہ وویا اور دہرم کا بیان ہے اس سبب سے چارون وید قدیم ہین)
وہ محض غلط ہے کیونکہ کسی کتاب مین ستہ وویا اور دہرم کا ہونا اوسکی قدامت کا سبب
ہرگز نہین ہوسکتا کہ وید اقدس کے سواے اور بہی اکثر کتابون مین ستہ وویا اور دہرم
کا بیان بخوبی ہے حالانکہ اونکو سوامی جی بہی قدیم نہین مانتے جیسے کنادمنی کے سوتر جنکو
بیشیشک شاستر کہتے ہین ہرجت ستہ وویا اور دہرم کے بیان کہیان اور بیان پر مبنی
ہین چنانچہ کنادمنی نے پہلے ہی سوتر مین دہرم کے پرتی پادن کا عہد کیا ہے
لیکن بیشیشک شاستر کو دیانند سرسوتی ہرگز قدیم نہین مانتے بلکہ کناد رشی کا
ساختہ وپرداختہ قرار دیتے ہین اور حق بہی یہ ہی ہے بیشیشک شاستر کا پہلا سوتر
یہہ ہے

अथातो धर्म्मं व्याख्यास्यामः १

یہان (اتہہ) شبد کا ارتہہ منگل ہے جسکو عربی دان و فارسی خوان لوگ ثنا وستایش
کہتے ہین یعنی کنادمنی عہد کرتے ہین کہ ہم پرماتما کی ثنا وستایش کرکے اس کتاب مین
دہرم کا اوپدیش کرینگے فقط اب چاہیے جاننا کہ ستہ وویا ارتہات تتوگیان یعنی
حقیقت اشیا کا علم دہرم کا نتیجہ وثمرہ ہے چنانچہ دوسرے سوتر مین خود کنادمنی
نے دہرم کی تعریف کے طریق پر اس مطلب کی بخوبی تفسیر کی ہے۔

यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिः सधर्म्मः २

یعنی جس سے تتوگیان حاصل ہووے اور بالتمام رنج والم زایل وہ دہرم ہے فقط
حاصل آنکہ بتعمیل دہرم سے تتوگیان ہوتا ہے اور تتوگیان سے نجات ابدی ملتی ہے
جوکچہہ تعریف دہرم کی دیانند سرسوتی نے ستیارتہہ پرکاش مین کی ہے وہ کناد وغیرہ

تمام رشی منی کے خلاف ہے کسی رسالہ مین اوسکی کیفیت تماماً و کاملاً لکھی جاوے گی
قطع نظر اس تمام سے سوامی جی کی تصنیف وید بھومیکا وغیرہ کتابون مین ستہ ودیا اور دہرم
کا بیان اور برہما کا بیان ہے یا نہین ہے برتقدیر اول وے کتابین بھی قدیم ہونی چاہئین
کیونکہ علت قدامت کہ ستہ ودیا اور دہرم کا بیان ہے اون مین موجود اور مہیا ہے پس
سوامی جی کو لازم ہے کہ اونکو اپنی طرف منسوب نہ کرین بلکہ پرمیشور کا کلام کہین برتقدیر
دوم سوامی جی کی کتابین تقویم پارینہ ہین اور جعفر زٹلی کا سفینہ کہ ستہ ودیا اور دہرم کے
بیان سے خالی ہین اور اونکے وید بھومیکا وغیرہ اسمار جھوٹے وجعلی ہین پھر سوامی
جی کا یہ کلیہ کہ (پرمیشور قدیم ہے اس سے اوسکی ودیا بھی قدیم ہے) علاوہ مخدوش ہے
کیونکہ اگرچہ پرماتما کی ودیا اور گیان وغیرہ صفات قدیم ہین مگر یہہ قید نہین ہے کہ
قدیم کی صفت قدیم ہی ہووے کسواسطے کہ ہرچند آکاش قدیم ہے مگر اوسکی صفت شبد
قدیم نہین اسیطرح اگرچہ پرماتما صانع عالم ہے اور عالم اوسکی صنعت ہے ولیکن عالم
قدیم نہین ہے بلکہ حادث و فانی ہے اس تمام تقریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ سوامی جی کا
مستندہ کناد منی کے سوتر مین قدامت وید پر دلالت کرنے والا کوئی لفظ نہین ہے
کہ تمام سوتر مین تین پد مین پہلا (تدبچنات) ہے یعنی اوسکا بچن ہونے سے سنسکرت
مین قاعدہ ہے کہ شئی معروف و مشہور کی طرف بغیر تذکرہ مرجع کے ضمیر غائب راجع
کرتے ہین لہذا ہرچند سوتر مذکور سے پہلے پرماتما کا ذکر نہین تہا مگر چونکہ وہ معروف
ومشہور ہے بغیر تذکرہ اوسکے بہی ضمیر ایراد کی گئی کناد سوترون کے بہاشیہ کے
ٹیکے مین لکہا ہے کہ (تت) پرماتما کے خاص نامون مین سے ایک نام ہے جیسا کہ
سمرتی مین آیا ہے۔

ओम् तत्सदिति निर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधः स्मृतः ॥

یعنی یہہ تین ۳ پرماتما کے نردیش ہین اول - اوم - دوم - تت - سوم - ست - مقصود

آنکہ یہ تینون الفاظ خاص پرماتما کے نام ہین دوسرا (آمنا لیسیہ) یعنی وید قیسرا (پراماہم)
یعنی لائق سند ماننے کے ہے پس لفظ بلفظ سوتر کا ترجمہ یہ ہوا کہ پرمشور کا بچن ہونے سے وید
سند ماننے کے لایق ہے فقط یہان سے ظاہر ہے کہ دیانند سرسوتی نے سوتر کا ارتہہ بیجا کیا اور
لوگون کو دہوکا دیا جیسے دیانند سرسوتی نے کنادمنی کے سوتر کا ارتہہ غلط کیا اسیطرح اب
گوتم رشی کے سوتر کا جہوٹا ارتہہ کرتے ہین سوامی جی ویسی ہی نیاے شاستر مین
گوتم منی بہی شبد کو قدیم کہتے ہین۔

मंत्रायुर्वेदप्रामाण्यवच्चतत्प्रामाण्यमाप्तप्रामाण्यात्

ارتہات ویدون کو قدیم ہی ماننا چاہیے کیونکہ سرشٹی کے شروع سے لیکر آجتک برہمادی
جتنے آپت ہوے ہین وہ سب ویدون کو قدیم مانتے آے ہین اور ان آپتون کا ضرور پرمان
کرنا چاہیے کیونکہ آپت لوگ وے ہوتے ہین کہ جو مکر و فریب نہین کرتے اور جہوٹ نہین
بولتے جواب اس سوتر کے ارتہہ مین بہی سوامی جی نے لوگون کو دہوکہا دینے کے
لیے اپنی طرف سے الفاظ زیادہ کیے ہین گوتم رشی نے شبد کو ہرگز قدیم نہین مانا اور
نہ وے وید کی قدامت کے قائل ہین سوامی جی کے مستندہ گوتم سوتر مین بہی نہ شبد کی
قدامت کا ذکر ہے نہ وید کی ازلیت مذکور ہے اگر سوتر مذکور کا کوئی لفظ سوامی جی کے دعوے
کی تصدیق کرتا ہووے تو بیان کرین سوتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے وید کا پرمان ہونا سب کو
ماننا چاہیے کہ برہمادی ساری آپت لوگون نے پرمان مانا ہے منتر اور طب کی طرح
یعنی جسطرح منترون اور طب کے احکامات کا نتیجہ و ثمرہ دیکہکر اہل دنیا اونکو سند مانتے ہین
اسی طرح برہمادی آپتون نے وید مین کہے ہوے عملون کا پہل دیکہہ کر اوسکو سند
مانا ہے لہذا سب کو لازم ہے کہ وید کو سند مانین یہان سے دیانند سرسوتی کی بناوٹ
اور جعل سازی ظاہر ہے کہ گوتم کے سوتر مین جن باتون کا نشان ہی نہین ہے سوامی جی
اونکو گوتم سوتر سے منسوب کرتے ہین سوامی جی لوگ شاستر کے ایجاد کرنے والے

پتنجلی منی بہی وید کو قدیم مانتے ہین چنانچہ اونہون نے یوگ شاستر کے پہلے ادہیای
کے پرتہم پاد مین کہا ہے ۔

सएष : पूर्वेषामपि गुरु:कालेनानवच्छेदात् ॥

یعنی جو کہ پراچین اگنی اور بایو اور سورج اور انگرا اور برہمادی پرش سرشٹی کی ابتدا
مین پیدا ہوئے تہے اون سے لیکر ہم لوگون تک اور ہم لوگون سے آگے جو ہونیوالے
ہین ان سب کا گرو یہ پرمیشور ہی ہے کیونکہ وید کے ذریعے سے سچی باتون کی ہدایت کرنے
سے پرمیشور کا نام گرو ہے وہ پرمیشور واجب بالذات ہے کہ اوسمین زمانہ کا تصرف اصلا نہین
ہے اوسی پرمیشور کے رچے ویدون کی سچائی اور قدامت بہی متحقق ہے اسیطرح سب
لوگون کو جاننا چاہیے **جواب** جو کوئی کہ زبان سنسکرت سے کچہ بہی واقف ہے وہ
بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ جو کچہ سوامی جی نے پتنجلی رشی کے سوتر کی شرح کے بہانہ سے
لکہا ہے اوسکا پتنجلی رشی کے سوتر سے کچہ تعلق نہین ہے سوتر مین نہ وید کی قدامت کا ذکر ہے
اور نہ وید کی سچائی کی بحث ہے سوتر کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ پرمیشور پہلون کا بہی گرو ہے
کہ زمانہ کا اوسمین تصرف نہین ہے اور لفظ بہی سے یہ برآمد ہوا کہ جیسے پرماتما پہلے لوگون کا
گرو ہے اسیطرح زمانہ حال کے اور زمانہ استقبال کے لوگون کا بہی پرمیشور گرو ہے ہم اس
بات کی کہ پرمیشور سب لوگون کا گرو کس طرح ہے اور گرو کے معنی کیا ہین آگے تشریح
کرینگے اب اول دیانند سرسوتی کی کی ہوئی سوتر کی شرح کے نکات بیان کرتے ہین ۔
سوامی جی فرماتے ہین کہ پراچین اگنی و بایو و سورج وغیرہ کونسے ہین پراچین کہنا تو اوس صورت
مین بن سکتا تہا کہ ایک اگنی اور بایو اور سورج وغیرہ نوین یعنی نئے ہوتے اور وہ بہت سے
پراچین یعنی پرانے حالانکہ ایک ہی اگنی ہے اور ایک ہی بایو ہے اور علی ہذا القیاس
سورج وغیرہ بہی ایک ہی ایک ہین ان مین نئے اور پرانے اور جدید و قدیم کی تقسیم
ہرگز نہین پس لفظ پراچین کے ایراد کرنے سے سوامی جی کی ناواقفی ظاہر ہے پہر اگنی

اور بایو اور سورج وغیرہ الفاظ کے معنی کئے گئے ہین ایک آتش دہوا و آفتاب کو
کہتے ہین دوسرے انکے موکل دیوتا کا نام بہی یہہ ہی ہے تیسرے یہ تینون لفظ پرماتما
کے معنی مین بہی استعمال کیے جاتے ہین کسی رسالہ مین اسکی تشریح مفصلاً کیجاویگی
مگر دیانند سرسوتی جو کہتے ہین کہ اگنی اور بایو اور سورج رشی اور منی ہین وہ محض غلط
ہے کسی کوش یعنی لغت سے اوسکا ثبوت نہین ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ
(اگنی اور بایو اور سورج اور انگرا سرشٹی کی ابتدا مین پیدا ہوئے تہے) وہ غلط محض ہے
کہ اگنی وغیرہ سرشٹی کے شروع مین ہرگز پیدا نہین ہوئے بلکہ مہتتو وغیرہ اچیتن
اور مہابہوت اچیتن کی پیدایش کے بعد پیدا ہوئے تہے چیتنون یعنی ذی روحون
مین سب سے پہلے برہما جی پیدا ہوے ہین چنانچہ منڈک اوپنشد کے شروع مین ہے

ब्रह्मा देवानां प्रथमः संबभूव विश्वस्य कर्त्ता

یعنی برہما جی جنکے طفیل سارا جگت پیدا ہوا ہے سب دیوتون سے پہلے پیدا ہوئے
ہین فقط یہہ شویتا شوترا وپنشد مین ہے۔

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं

یعنی پرماتما نے برہما جی کو کل ذی روح سے پہلے پیدا کیا فقط یہہ اوسی اوپنشد
کے دوسرے مقام پر بہی آیا ہے۔

हिरण्य गर्भं जनयामास पूर्वं

یعنی پرماتما نے سب کے اول برہما جی کو پیدا کیا فقط دیکہو جیسے کہ ہم نے برہما
جی کے کل مخلوق سے پہلے پیدا ہوئے مین اوپنشدون سے پرمان دیا آیا دیانند
سرسوتی نے اگنی وغیرہ کے سرشٹی کی آدی مین پیدا ہونے کا کوئی بچن بہی سند
دیا یعنی پران کا شلوک تک بہی سند دیا وید اور اوپنشد کا تو کیا ذکر ہے سوامی جی
کے تمام عقاید اسیطرح از خود ایجاد کئے ہوئے ہین وید اور اوپنشد وغیرہ سے

اونکو کچھ تعلق نہین ہے غرضکہ نہ وہ اگنی اور بایو وغیرہ جوکہ عناصر مین شامل ہین سرشٹی کی
ابتدا مین پیدا ہوے ہین اور نہ انکے موکل دیوتا سب سے پہلے خلق کیے گئے بلکہ
اگنی وغیرہ عناصر مہتتو اور اہنکار وغیرہ کی پیدایش کے بعد ایجاد کیے گئے ہین اور
اونکے موکل دیوتا برہما دی کی اوتپتی کے بعد پیدا ہوی ہین اور انگرا رشی تو برہما
جی سے بلکہ منو سے بھی کئی درجہ کے بعد موجود ہوے ہین دیکھو منڈک اونپشد مین اور
نیز منوسمرتی کے پہلے اودھیاے کے ۳۴ اور ۳۵ شلوک کو ملاحظہ کرو وہ اسطرح پر ہے

अहं प्रजाः सिसृक्षुस्तु तपस्तप्त्वासुदुश्चरम् पतीन् प्रजानामसृ
जं महर्षीनादितोदश ३४ मरीचिमत्र्यंगिरसौ पुलस्त्यं पुल
हं क्रतुम प्रचेतसंवशिष्ठंच भृगु नारद मेवच ॥ ३५ ॥

یعنی اولاد کے خواہشمند منو نے تپ کرکے اول دس مہرشی پرجاپتی پیدا کیے
جنکے نام یہ ہین (۱) مریچی (۲) اتری (۳) انگرا (۴) پلستیہ (۵) پلہہ
(۶) کرتو (۷) پرچیتا (۸) بششٹہہ (۹) بھرگو (۱۰) نارد فقط غرضکہ ذی روح
مین سب سے اول برہما جی پیدا ہوے ہین اور غیر ذی روحون مین مہتتو پیدا ہوا ہے
لہذا سوامی جی کا قول کسی طرح پر لایق التفات نہین ہے پہر سوامی جی جو بحوالہ
یوگ سوتر کے لکھتے ہین کہ اوسی پرمیشور کے رچے ہوے ویدون کی قدامت متحقق ہے
وہ محض اتہام ہے پتنجلی رشی پر کہ سوتر مذکور مین وید کا اصلا ذکر نہین ہے نہ قدامت
اور رچنے کے معنی کا کوی لفظ ہے سوامی جی کا قاعدہ ہے کہ اپنی جانب سے الفاظ بڑہا کر
رشیون اور منیون سے منسوب کرتے ہین پہر سوامی جی کو اتنا سلیقہ بھی نہین ہے کہ رچنا
کیا چیز ہے اور قدیم کسکو کہتے ہین ورنہ زمین و آسمان وغیرہ بہی قدیم ہو دین کہ وے بھی
پرمیشور کے رچے ہوے ہین ویدون کی کیا تخصیص ہے اب چاہیے جاننا کہ پرمیشور زمانہ
ماضی و حال و استقبال کے لوگون کا گرو اسطرح پر ہے کہ اوسکی ذات و صفات مین

زمانہ کا دخل نہین ہے وہ تینون زمانہ مین حاضر و ناظر ہے پس پرمیشور ہر وقت اپنے کلام
اقدس یعنی وید مقدس کے ذریعے سے زمانہ ثلاثہ کے لوگون کو ہدایت کرتا ہے اور
ہادی ہی کو گورو کہتے ہین کسواسطے کہ سنسکرت مین لفظ گورو گری نگرنے دہاتو سے

بنتا ہے جیسے गिरत्य ज्ञानं यः सः गुरुः
یعنی اگیان اور جہل کے دور کرنے والے کو گورو کہتے ہین اور گری شبدی دہاتو سے

بھی بنتا ہے جیسے गृणाति उपदिशति धर्मं यः सः गुरुः
یعنی دہرم کے اوپدیش کرنے والے کا نام گورو ہے چونکہ پرماتمانے وید مقدس
کی بدولت دہرم اور ادہرم کی تمیز بخشی ہے لہذا فی الواقع گورو وہی ہے یہہ بہی ممکن
ہے کہ لفظ گورو دو لفظون سے مرکب ہووے یعنی (گو) اور (رو) سے کیونکہ سنسکرت
مین گو بمعنی چرک مستعمل ہے اور یہان اوس سے مراد تارکی و اگیان ہے اور رو کہتے
ہین دور کرنے والے کو چنانچہ مشہور ہے۔

गुशब्दस्त्वन्धकारः स्याद्रुशब्दस्तन्निरोधकः। अन्धकार
निरोधित्वाद्गुरुरित्यभिधीयते

یعنی لفظ گو بمعنی تارکی ہے اور لفظ رو بمعنی دور کنندہ) تارکی جہل کے دفع کرنے کے
بسبب اوپدیش کرنے والے کو گرو کہتے ہین فقط اب جاننا چاہیے کہ یہہ تارکی
جہل وہ اگیان ہے کہ جو جیو اور پرماتما کے درمیان ہے یعنی جس اگیان و جہل کے
بسبب انسان اپنے خالق و مالک سے واقف نہین ہے اوس اگیان اور نادانی کو
جو کوئی اپنے سچے اوپدیش سے دور کرے وہ گورو ہے فی الحقیقت ایسا پرماتما
ہی ہے کہ اوسنے وید کے ذریعے سے انسان کو اپنی ذات و صفات سے آگاہ کیا ہی
اگر اوسی وید کا اوپدیش سنا کر کوئی انسان بہی لوگون کا اگیان دور کرے اور اونکو پرمیشور
کی طرف راہ دکہلاوے تو وہ بہی گرو ہی ہے یہان سے ظاہر ہے کہ اکثر لوگ جو عوام

کے گلے مین کنٹھی باندھ کر اور کان پھونک کر گورو ہونے کا دعویٰ کرتے ہین اور اپنی تعریف
مین اس مضمون کے شلوک پڑھتے ہین کہ گورو ہی پرمیشور ہے اور گورو ہی برہم ہے اور
مانند اسکی وہ اونکی بے ایمانی ہے کیونکہ گورو وہی ہوتا ہے کہ جو اگیان کا ناش
کرتا ہے اور پرمیشور کی راہ دکھلاتا ہے اور وہ شلوک ان ہی لوگون کے ساخت
اور مصنفہ ہین وید اور شاستر کے مخالف ہین مخفی نہ رہے کہ جیسے سوامی جی نے یوگ سوتر
کے معنی مین اپنا تصرف کیا ہے اسیطرح اب سانکھیہ سوتر کے ارتھہ مین اپنی جانب سے
الفاظ زیادہ کر کے ناواقف لوگون کو دھوکھا دیتے ہین **سوامی جی** اسی پرکار سے
سانکھیہ شاستر مین کپلاچاریہ بھی کہتے ہین —

निजशक्त्यभिव्यक्तेः स्वतः प्रामाण्यम ॥५१॥

ارتھہ بات پرمیشور کی سوابھاوک جو بدیا شکتی ہے اوس سے ظاہر ہونے سے ویدون
کی قدامت اور سوتہ پرمان سب لوگون کو تسلیم کرنا چاہیے **جواب** سوامی جی کی
عبارت کا حاصل یہ ہے کہ سانکھیہ شاستر مین کپل رشی نے کہا ہے کہ وید قدیم اور سوتہ پرمان
ہے کہ پرمیشور کی قدرت علمی سے ظاہر ہوا ہے فقط مگر یہ غلط محض ہے اور غلطی کی دو وجہ
ہین اول آنکہ کپل رشی کے سوتر کا یہ مطلب نہین ہے اور نہ سوتر مذکور مین قدامت وید کی
بحث ہے بلکہ سوتہ پرمان اور پرتہ پرمان کا مباحثہ ہے دیانند سرسوتی نے جاہلون کو
فریب دینے کے لیے قدامت وید کا تذکرہ اپنی جانب سے زیادہ کیا ہے کپل منی کے سوتر
مرقوم کے معنی حقیقی یہ ہین کہ وید سوتہ پرمان ہے کہ اوسمین ٹھیک ٹھیک گیان پیدا کرنے
کی شکتی پائی جاتی ہے یعنی جو کوئی وید کو صدق دل سے پڑھتا ہے اور اوسکے مضمون
اور مطلب کو کماحقہ پہنچتا ہے اوسکو خالق و مخلوق وغیرہ کا ٹھیک ٹھیک گیان حاصل
ہوتا ہے چونکہ وید مین اسطرح کی شکتی موجود ہے اسواسطے وہ سوتہ پرمان ہے یعنی
خود بخود سند ہے اوسکو دوسری سند کی احتیاج نہین ہے دوسری وجہ غلطی کی یہ ہے

که اگر دیانند سرسوتی کے غلط معنی سوتر کے قبول کیے جاوین تو لازم آتا ہے که زمین و درخت و انسان و حیوان وغیرہ کل چیزین قدیم ہو دین که جملہ اشیا پرمیشور کی قدرت علمی سے ظاہر ہوتی ہین کیونکه خالق اوسی صورت مین خلق اشیا کریگا که اول اوسکو اون اشیاے مخلوقه کا کماحقه علم ہوگا مثلاً کلال خم و کوزہ وغیرہ مین سے جسکو بناتا ہے اول اوسکا کلال کو علم ہوتا ہے پس اگر پرمیشور کی قدرت علمی سے ظاہر ہونا ہی قدامت کا باعث ہے تو ساری مخلوق قدیم ہونی چاہیے مگر یہ خیال باطل ہے اب پوشیدہ نرہے که جو ارتھ کپل رشی کے سوتر کا ہم نے لکھا ہے وہی بگیان بھکشو بھاشیه کار نے حواله قلم کیا ہے اصل عبارت ان کی یه ہے۔

निजशक्त्यभिव्यक्तेः स्वतः प्रामाण्यं ५२

वेदानां निजा स्वाभाविकी या यथार्थज्ञानजननशक्तिस्तस्या मन्त्रायुर्वेदादावभिव्यक्तेरुपलंभादखिलवेदानामेव स्वत एव प्रामाण्यं सिद्ध्यति न वक्तृयथार्थज्ञानमूलकत्वादिनेत्यर्थः ॥

یعنی ویدون کی اپنی ذاتی جو ٹھیک ٹھیک گیان پیدا کرنے والی شکتی یعنی قدرت ہے اوسکے منتر اور آیوروید مین حاصل ہونے سے سارے ویدون کا سوتہ پرمانیه ثابت ہوتا ہے نه ویدون کے مصنف پرمیشور کے یتھارتھ گیانا ہونے کی جہت سے فقط حاصل آنکه وید کا سوتہ پرمانیه خود وید ہی کی ذاتی شکتی کی جہت سے ہے اوسکے مصنف پرمیشور کی راستگوئی کی جہت سے نہین ہے پس یه ویشیشک شاستر کے موجد کناد رشی پر طنز ہے که وے وید کا سوتہ پرمانیه پرمیشور کا کہا ہوا ہونے کی جہت سے مانتے ہین اور کہتے ہین که وید پرمیشور کا کہا ہوا ہونے کی جہت سے سوتہ پرمان ہے دونون رشیون کے مذہب مین فرق باریک ہے یہان سے ثابت ہے که سوامی دیانند سرسوتی کی مصنوعی تقریر قابل التفات نہین ہے که دلیل عقلی اور نه بچن بگیان بھکشو کے مخالف ہے پوشیدہ نرہے که جیسے دیانند سرسوتی نے کناد رشی اور

کپل منی وغیرہ پر اتہام کیا اور اونکے سوترون کی تشریح مین خیال خام کیا ویسے ہی اب بیاس رشی پر بہتان کرتے ہین اور اونکے سوتر کا غلط بیا کہیان سوامی جی اسیطرح ویدون کے قدیم ہونے کے بارہ مین بیاس جی نے بہی لکہا ہے۔

शास्त्रयोनित्वात्

اس سوتر کے معنی مین شنکر اچاریہ نے بہی ویدون کو قدیم مانکر بیا کہیان کیا ہے کہ رگ وغیرہ چارون وید جیسے ارتہون کے پرکاش کرنے والے ہین اونکا بنانے والا ہمہ دانی وغیرہ صفتون کے ساتہہ موصوف پربرہم ہے کیونکہ ہمہ دان برہم کے سواے ان ویدون کو کوئی جیو نہین بنا سکتا البتہ وید کے ارتہہ پہیلانے کے لئے کسی جیو نے اور شاستر کا بنانا ممکن ہے جیسے پانی نی وغیرہ منیون نے بیاکرن وغیرہ شاستر بناے ہین علاوہ اسکے پرمیشور کے بناے ویدون کو پڑہکر انسان جی او علم حاصل کرتے ہین ایسا شنکر اچاریہ نے بہی کہا ہے اس سے لازم آیا کہ ویدون کے قدیم ہونے مین سب آچاریون کی شہادت ہے پہر جونکہ پرمیشور قدیم اور ہمہ دان ہے اوسکے بناے وید بہی قدیم اور ہمہ دان ہونے کے لایق ہین اور کا بنایا ایسا گرنتہہ کبہی نہین ہو سکتا دیکہو بہومیکا صفحہ ۳۵ **جواب** ہرچند بیاس رشی وید کو نتیہ اور قدیم مانتے ہین جیسے کہ ہم نے اوپر تشریح کی ہے مگر اس سوتر کو قدامت وید سے کچہہ تعلق نہین ہے یہ سوامی جی کی دہوکہہ بازی ہے اسیواسطے سوتر کے مین قدامت کے معنی کا کوئی کلمہ نہین ہے یہ بہی محض بے اصل ہے کہ شنکر اچاریہ نے اس سوتر کے معنی مین قدامت وید کا بیا کہیان دیا ہے وگرنہ شنکر بہاشیہ قلمی و مطبوعہ کے ہزارون نسخے موجود مین شاید کہ سوامی جی نے یہ ہی خیال کیا ہووے کہ شنکر اچاریہ کی تصنیف بیاس کے سوترون کا بہاشیہ کسی نے نہین دیکہا ہے البتہ ہم اس بنا پر کہہ سکتے ہین کہ سوامی جی کو آجتک شنکر بہاشیہ کے مطالعہ

کی شکتی نہوئی ورنہ اسقدر خلاف واقع تحریر نہ کرتے بلکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ اگرچہ
سوامی جی شنکراچاریہ کے مذہب کے کسی سیناسی کے چیلے بھی ہوے اور اونکے مت
کی دو چار کتابین بھی پڑہین مگر اونکے مذہب سے محض ناواقف ہین کیونکہ شنکراچاریہ
کے مذہب مین ایک برہم کے سواے کوئی چیز نتیہ اور قدیم نہین ہے البتہ وید وغیرہ
چند چیز اونکے مذہب مین انادی اور ازلی ہین مگر آخر کار وے بھی فنا ہونے والی
ہین کسواسطے کہ اگر شنکراچاریہ برہم کے سواے کسی چیز کو نتیہ اور قدیم مانین تو اونکا
یہ مقولہ کہ انجام کار ایک برہم حق ہے اور باقی کل باطل ہین ہرگز پایہ ثبوت کو
نہ پہونچے کیونکہ نتیہ اور قدیم کی صفت یہ ہے۔

त्रिकालाबाध्यंनित्यं

یعنی جو کہ تینون زمانہ مین معدوم نہووے اوسکو نتیہ اور قدیم کہتے ہین اسصورت
ہین اگر شنکراچاریہ وید کو نتیہ مانینگے تو اونکا مت ہی زمین کا پیوند ہوجاویگا لہذا
جو کچہ دیانند سرستی نے شنکراچاریہ کے حوالے سے لکھا ہے وہ بالکل افترا ہے اور اونکی
افترا بندی پر اون ہی کی تحریر گواہ ہے کہ آپ ہی سوامی جی ایک جگہ شنکراچاریہ
کی زبانی نقل کرتے ہین کہ چارون وید سچے ارتہون کے پرکاش کرنے والے
ہین اونکا بنانے والا ہمہ دانی وغیرہ صفتون کے ساتہ موصوف پربرہم ہے)
دوسری جگہہ لکہتے ہین کہ (پرمیشور کے بناے ویدون کو پڑہکر انسان حتی الوسع
علم حاصل کرتے ہین) دیکہو جس صورت مین بقول سوامی جی کے شنکراچاریہ کا عقیدہ
ہے کہ وید پرمیشور کے بناے ہوے ہین تو قدیم کہان رہے کیونکہ جو چیز بنائی جاتی
ہے تو اوسکا قدیم ہونا تو ایک طرف رہا وہ تو انادی وازلی بھی نہین ہوسکتے سوامی
جی کی یہی پانڈتہ ہے اسی علم وفضل کے بہروسے دہونون سے دگ بجی کیا ہے پہر سوامی
جی کے اس فقرہ سے (چونکہ پرمیشور قدیم اور ہمہ دان ہے اوسکے بنائے وید بھی قدیم اور ہمہ دان ہونے کے

ہین) لازم آتا ہے کہ زمین و آسمان وغیرہ عناصر بھی قدیم اور ہمہ دان ہونیکے
لایق ہووین کہ یہ بھی پرمیشور ہی کے بنائے ہوئے ہین اسی قیاس پر نور و گس وغیرہ
کیڑے مکوڑے بھی قدیم ہونے اور ہمہ دان ہونے کے لایق ہووین مگر یہہ محض غلط ہے
کہ جو چیز بنائی جاتی ہے وہ قدیم ہرگز نہین ہوتی اسیطرح ہمہ دان ہونا خاصہ ذیروح
ہے اور وید وغیرہ ذیروح نہین ہین علاوہ اسکے ویدتو پرماتما کی بدیا اور گیان ہے
اور گیان کے لیئے گیان والا قرار دینا سوامی جی کی دانائی کا ثمرہ ہے کیونکہ ہمہ دان
کہتے ہین سب کے جاننے والے کو جبکہ وید ہمہ دان ہوگا تو اوسکے نے سب کا گیان
ہوگا پس دیانند سرسوتی کا مت سب سے نرالا ہے کہ اونکے نزدیک گیان بھی گیان
والا ہے ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ بیاس رشی نے سوتر مذکور مین قدامت وید کی
بحث لکھی ہے اور شنکر اچاریہ نے اوسکے بھاشیہ مین وید کے قدیم ہونے کا بیا کھیان
دیا ہے یہ تمام سوامی جی کی غلط بیانی ہے اسلیئے اب ہم سوتر مذکور کے شنکر بھاشیہ کا خلاصہ
درج پرچہ کرتے ہین پوشیدہ نہ رہے کہ ویدانت شاستر کا پہلا سوتر یہ ہے۔

अथातो ब्रह्म जिज्ञासा

اس سوتر کا حاصل شنکر بھاشیہ کے موافق اسطرح پر ہے کہ چار سادھن کے حاصل ہونے
کے بعد برہم کے جاننے کا ارادہ کرنا چاہیئے کسواسطے کہ اگنی ہوتر وغیرہ کرمون
کا پھل فانی ہے اور برہم گیان کا نتیجہ جاودانی ہے خلاصہ معنی یہ ہین کہ سب لوگون
کو لازم ہے کہ برہم کے جاننے کا ارادہ کرین کہ اوسکا ثمرہ نجات ابدی ہے جسکو اصلا
تنزل نہین ہے اب بیاس جی کو برہم کے لکشن لکھنے کی ضرورت پڑی کہ برہم کیا شئی
ہے اور اوسکا لکشن یعنی تعریف کیا ہے لہذا بیاس جی نے دوسرا سوتر بنایا اور وہ یہ ہے

जन्माद्यस्य यतः २

یعنی جو کوئی اس جگت کو پیدا کرتا ہے اور اوسکی حفاظت کرتا ہے اور آخر کار اسکو فنا کرتا ہے

وہ برہم ہے اوسکو پرماتما اور پرمیشور و نارائن و ایشور اور مانند اسکے کہتے ہین
اب چاہیے جاننا کہ جس صورت مین برہم عالم کا خالق و رازق و مالک ہے تو لابد عالم الغیب
و ہمہ دان بھی ہوگا کہ بغیر ہمہ دانی و عالم الغیبی کے خلق جہان ممکن نہین ہے اسی عالم الغیبی
و ہمہ دانی کے دوبارہ ثابت کرنے کے لئے بیاس جی نے تیسرا سوتر بنایا اور وہ یہ ہے

शास्त्रयोनित्वात् ३

یعنی انکے شاستر یعنی وید کا کارن ہونے سے بھی برہم عالم الغیب و دانائے کل ہے
اگر ایسا نہوتا تو وید کو کیونکر بناتا وید کے بنانے پر عالم الغیب و دانائے کل کے سوائے
کوئی قادر نہین ہو سکتا کہ وید ساری ودیاؤن کی اصل ہے برین تقدیر اس سوتر
مین لفظ شاستر سے وید مراد لیا جاویگا اور یہ ممکن ہے کیونکہ شاستر کہتے ہین ہت
یعنی فائدہ دنیا و آخرت کے جتلانے والی کتاب کو سو وید ایسا ہی ہے لہذا اوسکو
شاستر کہنا مناسب ہے بیاکرن والے لفظ شاستر سے معنی مذکور اسطرح پر نکالتے ہین

शिष्यते ऽनेन हितं तच्छास्त्रं

یعنی جس کتاب کے ذریعے سے فائدہ دنیا و آخرت کی ہدایت کیجاوے وہ شاستر ہے
اسیواسطے کسی نے کہا ہے۔

प्रवृत्तिश्च निवृत्तिश्च पुंसां येनोपदिश्यते तद्धर्मास्योपदिश्य
ते शास्त्रं शास्त्रविदो विदु:

یعنی جس سے لوگون کو امر و نہی کی ہدایت کیجاتی ہے اور اونکے دہرم کی تعلیم کیجاتی ہے
اوسکو شاستر کے جاننے والے شاستر کہتے ہین فقط اب مخفی نرہے کہ دیانند سرسوتی کا مستند
بیاس جی کا سوتر اسبارہ مین ٹہیرا کہ پرماتما عالم الغیب و دانائے آغاز و انجام ہے
اور وید اوسکا کلام ہے پس سوتر مذکور مین قدامت وید کا کچہ ذکر نہین ہے بلکہ اوسکے
خلاف حدوث وید مذکور ہے کیونکہ جس صورت مین بقول شنکراچاریہ اور دیانند سرسوتی

کے وہ کسی وقت بنایا گیا ہے تو اوسکے حادث ہونے مین کیا شک ہے اور حادث کے لیے فنا لازمی و ضروری ہے لہذا شنکر اچاریہ اور دیانند سرسوتی کے عقیدہ کی مطابق کسی روز وید فنا ہی قبول کریگا چونکہ حدوث وید شنکر اچاریہ کے مذہب کے مخالف تھا کہ اونکے عقیدہ مین وید انادی اور ازلی ہے اسواسطے شنکر اچاریہ نے سوتر مذکور کے بہاشیہ مین دیانند سرسوتی کے مستندہ معنی و مطلب سے قطع نظر کرکے سوتر مذکور کے دوسرے معنی لکھے ہین اور وہ یہہ ہین کہ اس سے پہلے سوتر مین کہا گیا کہ برہم اوسکو کہتے ہین کہ جو کوئی جگت کی سرشٹی اور پالن و سنہار کرتا ہے اب اگر کہا جاوے کہ اوس برہم کے ہونے مین کیا پرمان ہے اسواسطے بیاس جی نے تیسرا سوتر اس مضمون کا بنایا کہ برہم کی ہستی و وجود مین صرف شاستر ہی پرمان ہے اور شاستر سے مراد وید اور اوپنشد ہین اور یہہ طعنہ ہے نیائے شاستر کے کرتا گوتم رشی وغیرہ پر کہ وہ پرمیشور کا ہونا انومان یعنی شکل منطق سے ثابت کرتے ہین اب خیال کرنا چاہیے کہ بیاس جی کے سوتر مذکور کا سچا ارتھہ یہی ہے وید کی قدامت و حدوث سے اوسکو کچہہ تعلق نہین ہے پس ہماری راے مین تینون سوتر کا آپسمین ربط و ضبط اسطرح پر ہونا چاہیے کہ ویدک کرم کرنے کے بعد اس سبب سے کہ کرمون کا پہل محدود اور فانی ہے برہم کے جاننے کی فکر کرنی چاہیے کہ برہم کے گیان کا پہل غیر محدود اور جاودانی ہے جو لوگ کہ اس سوتر کے معنی مین کہتے ہین کہ چار سادہن کے حاصل ہونے کے بعد ایسا اور ویسا کرنا چاہیے اونکے مطلب کو وہی جانتے ہونگے ہمارے نزدیک تو اوسکی صحت مین تامل ہے کہ اون چار سادہن مین پہلا سادہن ستیا ستیہ بیبیک ہے یعنی ستیہ اور استیہ کے درمیان تمیز حاصل کرنا ستیہ سے مراد برہم ہے اور استیہ سے مراد ماسواے برہم اسیکا نام برہم گیان ہے جبکہ یہہ گیان حاصل ہو گیا کہ برہم حق ہے اور ماسواے باطل پس اسکے بعد انسان کس برہم کے جاننے کا ارادہ کرے شاید کہ اون لوگون کی راے مین کوئی دوسرا برہم ہے لہذا

پہلے سوتر کے معنی ٹھیک نہین ہوتے کیونکہ اس صورت مین حاصل یہہ ہی ہوگا کہ برہم کے
جاننے کے بعد برہم کے جاننے کا ارادہ کرنا چاہیے اور یہہ مہمل ہے کہ جب ایک چیز کو جان
لیا اور کماحقہ اوسکا علم ہوگیا پس اوسکے جاننے کا ارادہ کرنا بیمعنی و تحصیل حاصل ہے
اسواسطے پہلے سوتر مین جو لفظ اتہہ ہے اوسکے معنی یہ نہین کہ (چار سادہن کے حاصل
ہونے کے بعد) بلکہ یہہ معنی ہین کہ (ویدوکت کرم کرنیکے بعد) اور یہہ ہی معنی مقتضی مقام ہین
کہ یگ وغیرہ کرم کرنیکے بعد ہی پرماتما کے گیان کی شائستگی پیدا ہوتی ہے فقط اب جاننا چاہیے
جاننا کہ پہلے سوتر کے معنی سمجھنے کے بعد انسان اس کشمکش مین پڑتا ہے کہ برہم کیسا ہے
اور اوسکی تعریف کیا ہے لہذا بیاس جی نے ویدانت کا دوسرا سوتر بنایا کہ برہم اوسکو
کہتے ہین کہ جو جگت کا خالق اور حافظ اور مالک ہے یعنی اول جگت کو پیدا کرتا ہے پھر قایم
رکھتا ہے آخر کار فنا کرتا ہے دوسرے سوتر کے معنی سمجھنے کے بعد انسان کو یہ تلاش ہوتی
ہے کہ برہم کی ہستی مین ثبوت کیا ہے آیا شکل منطقی ہے یا اوسکے سوائے کوئی دوسرا ثبوت
ہے اسواسطے بیاس جی نے تیسرا سوتر بنایا کہ برہم کے ہونے مین وید اور اوپنشد ہی سند
ہے انومان اوسکو جیسا کہ چاہیے ثابت نہین کرسکتا ساری تقریر کا حاصل وہی ہے کہ دیانند
سرسوتی کی منشاء بیاس جی کے سوتر کو قدامت و حدوث وید سے ہرگز تعلق نہین ہے
اس سے ہماری یہ غرض نہین ہے کہ بیاس جی کو قدامت وید سے انکار ہے لاریب وے وید کو
قدیم مانتے ہین چنانچہ اونہون نے ویدانت سوتر کے پہلے ادہیاے کے تیسرے پاد مین
علانیہ وید کے قدیم ہونے کے ثبوت مین سوتر بنایا ہے جسکی ہم اوپر تفصیل کرچکے مگر قدامت
وید کی کیفیت وہی ہے کہ پرماتما انادی کال سے ہر ایک سرشٹی کی ابتدا مین ایک ہی
آن پوربی یعنی ترتیب کے ساتھہ وید کو برہما جی کے لئے اوپدیش کرتا چلا آتا ہے اور
اسیطرح اننت کال تک اوسی ترتیب کے ساتھہ اوپدیش کرتا رہیگا غرضکہ وید کی
شرتیون کی جو ترتیب کہ اب موجود ہے یہہ ہی ازل سے ابد تک رہیگی ایک لفظ کی

بہی تقدیم وتاخیر نہوگی جملون اور فقرون کی تقدیم وتاخیر کا توکیا ذکر ہے جس قسم کی قدامت کہ آریہ لوگ وید مین تسلیم کرتے ہین وہ خود وید سے ثابت ہے یجروید کا چالیسوان ادہیاے دیکہو۔

स्वयंभूर्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः

یعنی پرماتما ہر ایک سرشٹی کی شروع مین اپنی برابر چلی آنیوالی دیوتا وغیرہ مخلوق کے لئے وید کے ذریعہ سے ایک ہی انداز پر ارتہون کا اوپدیش کرتا ہے فقط اب مخفی نرہے کہ یہانتک ہمنے اون شرتی اور سوترون کے معنی اصلی لکہے جنکو دیانند سرسوتی نے اپنی خواہش کی موافق درہم برہم کیا تہا اسکے بعد سوامی جی نے دو تین دلیل عقلی بہی وید کی قدامت مین تحریر کی ہین حالانکہ اونکو وید کے قدیم ہونے سے اصلا علاقہ نہین ہے بلکہ دیانند سرسوتی کے مدعا کے برعکس وے حدوث وید پر قایم ہین یہہ ساری سوامی جی کی دانائی اور پانڈتہ کی خوبی ہے اب ہم اون مین سے ایک دلیل نقل کرکے حوالہ قلم حق رقم کرتے ہین سوامی جی جیسے شاستر کے پرمانون سے وید نتیہ ہین ویسے ہی یکتی یعنی دلیل عقلی سے بہی اونکا نتیہ ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ عدم سے وجود کا ہونا ہرگز نہین ہوسکتا ایسے ہی وجود کا عدم بہی اصلا نہین ہوسکتا جو ستیہ ہے اوسی سے آگے پرورتی بہی ہوسکتی ہے اور جو چیز ہی نہین اوس سے دوسری چیز کسیطرح نہین ہوسکتی اس قاعدہ سے بہی ویدون کو قدیم ہی ماننا ٹہیک ہے کیونکہ جسکی اصل ہی نہین ہوتی اوس کی شاخ و برگ و شگوفہ وغیرہ کبہی نہین ہوسکتی اسیطرح جب پرمیشور مین بے انتہا ودیا ہے تب ہی لوگون کو ودیا کا اوپدیش بہی کیا ہے اور جو پرمیشور مین بے انتہا ودیا نہو تو وہ اوپدیش کسطرح کر سکتا اور جگت کو بہی کسطرح بنا سکتا کیونکہ دنیا مین بے اصل کا ہونا اور بڑہنا غیر ممکن ہے اس سے یہ جانا گیا کہ پرمیشور سے وید ودیا کی اصل ہے جواب اگر یہہ ہی قدامت وید کی سوامی جی کے پاس دلیل عقلی ہے تو اونکی راے

مین خس و خاشاک و زمین و افلاک و انسان و جان سب ہی قدیم ہین کہ کل کی اصل پرمیشور
سے ہے پرماتما کے بغیر کوئی چیز نہین ہے ہر ایک شے و مبدء پرماتما کی محتاج ہے کہ وہ
مبداے کل اشیا ہے پس وید کی کیا خصوصیت ثابت ہوئی کہ جسطرح تمام چیز کی اصل
پرمیشور سے ہے اسیطرح بقول دیانند سرسوتی کے وید کی اصل پرمیشور ہی سے قرار پائی
لہذا وید بھی دیانند سرسوتی کے نزدیک خس و خاشاک وغیرہ کی مانند ناچیز ٹھہرا قدامت
اور ازلیت وید کا تو کیا ذکر ہے سوامی جی نے خوب وید کی حمایت کی کہ جس سے علانیہ اہانت
نکلی اسی قسم کی سوامی جی نے دو تین یکتی اور وید کی قدامت مین لکھی ہین جن سے
مذمت وید برآمد ہوتی ہے اسواسطے طبیعت حق طویت اونکی نقل اور تکذیب سے کشیدہ
ہے کہ خاطر سامعین اونکے استماع سے رنجیدہ ہے اب ہم وہ فقرہ نقل کرکے رد کرتے ہین
جسکو دیانند سرسوتی نے سب دلائل کے آخر مین لکھا ہے اور کل لب لباب سمجھا ہے۔
سوامی جی پرمیشور کے گیان مین ویدون کو سدا موجود رہنے سے سچے ارتھ والا
اور نتیہ سب لوگون کو ماننا مناسب ہے صفحہ ۳۹ اور ام بھومیکا کے آخر مین دیکھو
جواب اگر پرمیشور کے علم مین ہمیشہ موجود رہنا ہی قدامت اور سچائی کا سبب ہے تو تمام
اشیا اچھی اور بری قدیم و سچی ہوئین کہ وہ سب پرماتما کے گیان مین موجود و مہیا ہین
یعنی جو کچھ ازل سے ابد تک وجود پکڑے گا وہ ابتدا پرمیشور کے علم مین موجود ہے یعنی
اوسکا علم ہمیشہ کل ذرات پر حاوی ہے ایسا ایک ذرہ بھی نہین ہے جسپر ہر وقت
پرماتما کا گیان محیط نہووے ؎ ذرہ نیست در زمین و زمان ٭ کہ نہ علمش بود محیط
بآن ٭ اس صورت مین اگر پرمیشور کے علم مین سدا موجود رہنا ہی قدامت کا باعث
ہے تو کوئی چیز حادث نہین ہے سب قدیم ہین پس وید کی کیا خصوصیت ہے اسیطرح
اگر پرمیشور کے گیان مین ہمیشہ مہیا رہنا ہی سچائی کا کارن ہے تو جھوٹون کا جھوٹ
بھی سچ ہی ہووے کہ اوسپر پرماتما کا گیان سدا احاطہ کر رہا ہے بلکہ سوامی جی کو اس

کلیہ سے لازم آتا ہے کہ حادث اور جھوٹ کا وجود ہی نہین ہے بلکہ کل کے بے قدامت اور یہ استی لازم ہے پس ویدکے واسطے کسیطرح کی تخصیص ثابت نہوئی اگر اس صورت مین سوامی جی کہین کہ ویدکے سوا کوئی چیز پرمیشور کے گیان مین سدا نہین رہتی تو محض غلط ہے کہ پرماتما کی عالم الغیبی و ہمہ دانی مین نقصان آتا ہے کہ وہ خس و خاشاک اور جھوٹ دروغ وغیرہ اشیار کو ہر وقت نہین جانتا بلکہ کسی وقت جانتا ہی اور کسی وقت نہین جانتا کیونکہ اشیاے مذکورہ ہر وقت اوسکے گیان مین نہین رہتی ہین پس وہ نہ عالم الغیب ہے اور نہ ہمہ دان غرضکہ سوامی جی نے جسقدر دلایل وید کی قدامت اور سچائی مین لکھے ہین اون تمام سے وید کی حقارت ثابت ہے اب مخفی نہر ہے کہ جس صورت مین ہم وید کو بدلائل عقلی پرمیشور کا کلام ثابت کر چکے اور مخالفین کو از آغاز تا انجام ساکت تو ویدکے قدیم اور برحق ہونے مین کیا شک ہے کیونکہ کلام صفات مین داخل ہے اور یہہ بات عقلاے زمان کی مسلمہ ہے کہ قدیم کی صفتین قدیم ہوتی ہین اور حادث کی صفات حادث جبکہ پرماتما کی کل صفات برحق و قدیم ہین تو بالضرور اوسکا کلام بھی برحق و قدیم ہی ہوگا ویدکے قدیم و برحق ہونے مین یہ ہی دلیل کافی ہے کہ جسکی ذات قدیم ہے اوسکی صفات بھی قدیم ہین اور جسکی ذات حادث ہے اوسکی صفات بھی حادث ہین اگر کوئی قدیم کی صفات کو حادث قرار دے تو غلط ہے کہ قدیم محل حوادثات نہین ہوسکتا اسیطرح حادث کے محل کا قدیم ہونا ناممکن و محال ہے اب آریہ بھائیون کی رائے بیضا ضیاے پر واضح ہووے کہ قدیم اوسکو کہتے ہین کہ حدوث و فنا سے مبرا ہووے یعنی نہ پیدا ہووے اور نہ فنا قبول کرے بلکہ دایم قایم رہے پیدا ہونے سے ہماری غرض حالت کثافت و سطبری کو پہنچنا ہے مثلاً پیپل کا درخت اپنے تخم مین مع شاخ و برگ و پھول و پھل کے اول ہی موجود و مہیا ہوتا ہے پس اوسکی پیدایش و فطرت یہ ہی ہے کہ حالت لطافت کو چھوڑ کر حالت کثافت اختیار کرے چنانچہ پراشر رشی نے پرماتما

کی ستایش وثنا مین کہا ہے -

न्यग्रोधः सुमहानल्पे यथा वीजे व्यवस्थितः संयमे विश्व मखिलं वीज भूते तथा त्वयि १

یعنی جیسے پیپل کا درخت بلند اپنے خرد بیج مین موجود رہتا ہے ایسے ہی پرلے کال مین سارا جگت بیج کے قایم مقام پر ماتما مین مہیا ہوتا ہے فقط مقصود یہ ہے کہ جتنی چیزین پیدا ہوئی ہین اون مین سے معدوم محض کوئی نہ تہی بلکہ کل کی اول مین حالت لطیف تہی وہی حالت لطافت ساتہ عدم کے تعبیر کیجاتی تہی معدوم محض کا وجود پکڑنا اور ظہور کرنا تو ناممکن ومحال ہے چنانچہ کسی بزرگ نے کہا ہے -

यथोदपान खनन्नात् नीयते न जलान्तरं सदेव नीयते व्यक्ति मसतः संभवः कुतः १

یعنی جیسے کنوان کہودنے سے وہی پانی برآمد ہوتا ہے کہ جو موجود تہا دوسرا نہین نکلتا کیونکہ جو معدوم محض ہے اوسکا توکسیطرح پر موجود ہونا ممکن ہی نہین ہے فقط گیتا کی دوسرے اوہیاے مین ہے -

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः

یعنی معدوم محض کا موجود ہونا نہین ہوسکتا اور موجود کا معدوم مطلق ہونا بہی محال ہے فقط پس کسی چیز کا پیدا ہونا یہہ ہی ہے کہ بہت سے اجزا ر ملکر ایک صورت کثیف پکڑ لیتے ہین مثلاً کپڑا کیا چیز ہے سواے اسکے کچہ نہین ہے کہ بہت سے تارون نے ملکر ایک صورت کثیف اختیار کی ہے یہہ ہی کپڑے کی پیدایش ہے اور بس یہ ہرگز نہین ہے کہ اول مین کپڑا معدوم مطلق تہا اور مابعد موجود ہوگیا بلکہ اوسکے مادہ یعنی تارون مین یہ ہیئت مجموعی صورت لطیف اور باریک کے ساتہہ اول ہی موجود تہی تارون کے ملتے ہی ظاہر ہوگئی اسیطرح سے عناصر کی فطرت اور آفرینش ہے مثلاً زمین کیا چیز ہے بہت سے اجزاے لاتیجزی نے ملکر ایک صورت پکڑ لی ہے اسی قیاس پر پانی وغیرہ کی

پیدایش ہے یہ ہرگز نہیں ہے کہ عناصر اول مین معدوم محض تھے عدم سے وجود
مین آئے ہین اگر اوس حالت لطافت کا نام جو کہ اول مین ہر ایک چیز کی ہوتی ہے عدم
رکھا جاوے تو ہم کو اوس سے کچھ انکار نہیں ہے غرضکہ تبدیل صورت و ہیئت ہی کو
اوتپتی اور آفرینش کہتے ہین جو چیز کہ بالکل معدوم ہے اوسکا ظہور پکڑنا تو خلاف دانشمندی
ہے جیسے انسان کے سینگ اور عقیمہ کا بیٹا اور ناند انکی کیونکہ انسان کے سینگ محض
باطل ہین کسی وقت نہین ہوئے نہ ہونگے عقیمہ کے بیٹے کا بھی یہہ ہی حال ہے کہ معدوم
محض ہے کسواسطے کہ اگر اوسکے بیٹا ہوتا تو عقیمہ کیونکر ہوتی اسی قسم کی اور بھی اکثر اشیا
ہین کہ باطل مطلق ہین جیسے رسی کا سانپ اور ہرن ترشنا کا پانی حاصل اس تمہید کا
یہ ہے کہ آفرینش و فطرت کسی چیز کی اسکے سوائے نہیں ہے کہ اجزائے لایتجزی حالت
کثیف حاصل کرتے ہین اب چاہیے جاننا کہ فنا اور ناش ہونا اشیا کا کیا ہے بالضرور اور
بالیقین حالت کثافت و سطبری کو چھوڑکر حالت لطیف و باریک کو پہنچنا ہے جیسے کپڑے
کا تھان اگر جلایا جاوے تو لاجرم اوسکے اجزا باقی رہینگے گو نظر نہ آوین نظر نہ آنے ہی کو
سنسکرت مین ناش کہتے ہین اور یہ لفظ (نش اورشنی دہاتو) یعنی مصادر سے مشتق
ہوتا ہے غرض اس سے یہ ہے کہ معدوم محض کوئی چیز نہین ہوتی صرف حالت لطیف کو
پہونچنے کا نام ناش و فنا ہے جسوقت مٹی کے پیالہ کو توڑکر اوسکے ٹکڑون کو باریک
پیسکر اڑادوگے تو وے کہین نہ کہین رہینگے یہ ہرگز نہین ہے کہ معدوم محض ہوجاوین
جو لوگ کہ اوتپتی اور ناش کی کیفیت سے واقف ہین وے بخوبی جانتے ہین کہ پیدا ہونے
والی اور ناش ہونے والی چیزون مین سے نہ کوئی اول مین معدوم محض تھی اور نہ
کوئی آخر مین معدوم محض ہوگی بلکہ حالت کثیف اور لطیف کو پہنچنا ہی اوتپتی اور ناش
کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے اب پوشیدہ نہ ہے کہ جس وقت اجزائے لایتجزی کی ترکیب
سے کوئی چیز حادث ہوتی ہے تو نظر آتی ہے کہ سطبری و غلاظت سے اوسکو چارہ نہین ہے

اور جبکہ کسی چیز کے اجزا الگ الگ ہوتے ہین تو وہ نظر سے غائب ہوتی ہے کہ اوسکی
کثافت وسطبری یا یہ لطافت و باریکی کو پہونچ جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت
سطبری و غلاظت کا نام اوتپتی اور آفرینش ہے اور حالت لطافت و باریکی کو فنا اور ناش کہتے ہین جو
چیز کہ پیدا ہو کر غائب ہو جاتی ہے اوسی کو غیر قدیم کہتے ہین جو کوئی اس پیدایش
اور فنا سے بری ہے وہ قدیم اور نتیہ ہے از روے دلائل عقلی و نقلی کے اکثر پدارتھہ
نتیہ اور قدیم ہین جیسے پرماتما اور جیو اور پرکرتی وغیرہ کسی جگہہ یہ مطلب تفصیلوار
مرقوم ہوگا اب چاہیے جاننا کہ جو پدارتھہ اجزاے کے ملنے سے وجود پکڑتا ہے اوسکو
سنسکرت مین کاریہ کہتے ہین اور جتنے کاریہ ہین اونکا کرتا یعنی فاعل ضرور ہوتا ہے
اجزاے لایتجزی کے ملانے اور اونکے الگ کرنے پر ایک پرماتما ہی قادر ہے دوسرا
کوئی نہین ہے کیونکہ جو شے انکے ملنے سے پیدا ہوتی ہے وہ اونکے ملانے کی اور
جدا کرنے کی اصلا طاقت نہین رکھتی لہذا انسان و جن وغیرہ کو پرکرتی اور پرمانو
کے سنیوگ اور بیوگ کرنے کی ہرگز تاب و توان نہین ہے کیونکہ جن و انسان خود
پرمانو کے سنیوگ سے موجود ہوے ہین اور اجزاے لایتجزی و جوہر فرد کے درمیان
ترکیب دینے والا اور پراگندگی لانے والا اونکی بہ نسبت لطیف تر ہونا چاہیے
مثلاً چونکہ پانی مٹی کی بہ نسبت لطیف تر ہے اسواسطے اوسکے اجزا مین داخل ہو کر
اونکا سنیوگ اور بیوگ کر سکتا ہے اسیطرح آگ چونکہ بہ نسبت آہن وغیرہ کے
سوکشم ہے اونکے اندر دخول کرکے آہنی سختگی اور پراگندگی اجزا پر قادر ہے چونکہ
پرماتما پرکرتی اور پرمانو کی بہ نسبت سوکشم تر اور لطیف تر ہے لہذا اونکے سنیوگ
اور بیوگ پر وہی قدرت رکھتا ہے دوسرے کی مجال نہین ہے کہ ایسا کر سکے
اسواسطے پرماتما کو کل مخلوق کا خالق اور کرتا کہتے ہین معدوم محض کو وجود مین
لانا اور موجود کو معدوم مطلق کرنا محالات سے ہے اور جو کچھ محال ہے وہ باطل

محض ہے اگر کوئی کہے کہ پرماتما بیکنٹھ مین بیٹھا ہے یا آسمانون کے درمیان عرش
پر جلوہ گر ہے مگر اوسکی شکتی اور قدرت کل جگہہ موجود ومہیا ہے اپنے ید قدرت سے
سارے کام کرتا ہے اسکی کیا ضرورت ہے کہ خود پرماتما بذات خود کامون مین پرورت
اور مشغول ہووے ایسا کونسا کام ہے کہ جسکو پرماتما اپنی جگہہ بیٹھا ہوا اپنے دست قدرت سے
نہین کرسکتا تو جواب یہہ ہے کہ قدرت گن اور عرض ہے اور پرماتما درویہ اور
جوہر ہے یعنی پرماتما بذات خود قایم ہے اور قدرت قایم بالغیر ہے پس فقط قدرت ہر مقام
پر حاوی نہین ہوسکتی کہ بغیر ذات کے اوسکا انتقال ممتنع ومحال ہے کسواسطے کہ عرض
اور گن اپنے جوہر اور درویہ سے علیحدگی ہرگز نہین اختیار کرسکتا پس ممکن نہین
ہے کہ قدرت بدون صاحب قدرت کے آمد وشد کرسکے جبکہ تنہا قدرت کا انتقال
عقل کے خلاف ہے تو پرماتما بیکنٹھہ وغیرہ مین بیٹھا ہوا اپنے دست قدرت سے سب
جگہہ سارے کام نہین کرسکتا بلکہ بیکنٹھہ وغیرہ ہی کا انتظام اوس سے ممکن ہے اگر
کوئی پیرو پران یا تابع موسیٰ وسلیمان یا کرشٹان یا مسلمان کہے کہ بعضے گن اور عرض
ایسے بھی ہین کہ بغیر جوہر کے انتقال کرسکتے ہین جیسے ہرچند چراغ وآفتاب وماہ وغیرہ ایک
جگہہ قایم رہتے ہین ولیکن انکی روشنی دور تک پہیلتی ہے تو جواب یہہ ہے کہ روشنی اور
پرتہا عرض وگن نہین ہے بلکہ جوہر اور درویہ ہے اسی لیے چراغ وآفتاب کی روشنی مین
گرمی محسوس ہوتی ہے اور ماہ وغیرہ کی چاندنی مین خنکی پائی جاتی ہے کیونکہ گن مین گن نہین
رہتا اور عرض مین عرض نہین ورنہ تسلسل اور الوستہا تسلیم کرنی پڑے گی اور یہہ جملہ عقلا کے
خلاف ہے یہان تک قدامت وید مین گفتگو ہوئی اور دیانند سرسوتی کی جہوٹی تفسیر کی تکذیب
کو بخوبی ہوئی اب اسبات کا بیان ہے کہ وید کی تعلیم کس کے لیے جایز ہے ہم کو ثابت ہوا ہے کہ کل
مرد وزن و دیوتا اور دیتہ وغیرہ کے واسطے وید پڑہنا چاہیے البتہ شدر وہا اور اعتقاد شدرہا ہے
غرض آنکہ جو کوئی معتقد وید ہووے اوسکو وید کا پڑہنا روا ہے کسی قوم کے لیے وید خوانی

کی تخصیص و ترجیح نہین ہے کیونکہ وید پرمیشور کی ستایش و گیان ہے اور پرمیشور کے گیان
و تمنا مین سب کو اوہکار ہے کہ کل لوگ دنیا و عقبی مین بہلائی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرین
اور پرمیشور کو جانکر اپنے دہرم و کرم مین مشغول رہین چنانچہ یجروید کے چہبیسوین[٢٦] ادہیاے
کی دوسری شرتی ہے۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः ब्रह्मराज न्याभ्यां
शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय प्रियो देवानां दक्षिणा
यै दातुरिह भूयासमयं मे कामः समृध्यतामुपमादो नमतु
॥२॥

یعنی پرماتما کہتا ہے کہ جیسے یہہ کلیان کرنے والی بانی یعنی وید اقدس سب لوگون کے
لیے مین کہتا ہون براہمن اور کشتریون کے لئے اور شودر کے لئے اور بیشیہ کے لئے
اور اپنے کے لیے یعنی جو لوگ کہ پرمیشور کو دوست رکہتے ہین اونکے لیے اور دشمن کے
لئے یعنی جو لوگ کہ پرمیشور کے احکام کی مخالفت پر آمادہ ہین اونکے لیے ویسے ہی یہان
یعنی دنیا کے درمیان دیوتون یعنی وید کے پڑہانے والون کا مین عزیز ہوتا ہون اور
وکشنا دینیوالون کا یعنی جو لوگ کہ وید پڑہتے ہین اور دہن اور دولت سے گورو کی خدمت
کرتے ہین اونکا بہی مین پیارا ہوتا ہون یعنی وید پڑہانے والے اور پڑہنے والے دونون
مجہہ سے محبت کرتے ہین اسبارہ مین کوشش کرو کہ میرا یہ مطلب ترقی پکڑے اور سارا
جگت مجہسے محبت کرے فقط اب مخفی نرہے کہ اس شرتی مین لفظ (چارناے) مین چکار
عطف کے لیے یعنی اور کے معنی مین ہے اور لفظ (آرن) بمعنی دشمن ہے کہ اسمین
الف واسطے نفی کے ہے اور (رن) بمعنی آواز ہے اور مراد اوس سے گفتگو ہے یعنی
ایسا شخص کہ جسکے ساتہہ گفتگو ترک کی گئی ہو دوسرے مراد اوس سے دشمن ہے پس دیانند
سرسوتی نے جو (چارن) بمعنی اتی شودر ایک لفظ قرار دیا ہے وہ اونکی غلطی ہے کہ
یہان چارن ایک لفظ نہین ہے بلکہ مرکب ہے جیم فارسی اور (ارن) سے اور جو

لفظ (بھارن) کہ سنسکرت مین غیر مرکب مستعمل ہے اوسکے معنی اتی شور کے نہین
ہین بلکہ لوگون کی صفت ثنا بیان کرکے اوقات بسر کرنیوالے کو کہتے ہین جیسے
بھاٹ وغیرہ دیانند سرسوتی نے اس شرتی کی معنی ہین اور بھی چند غلطیان سرزد
ہوئی ہین تفصیل اونکی کسی مقام پر کیجاویگی اب چاہیے جاننا کہ لفظ (ارنامی)
کے بعد کلمہ (تتھا) محذوف ہے کہ زبان سنسکرت مین قاعدہ ہے کہ اگر کہین لفظ
(یتھا) واقع ہووے تو اوسکے مقابلہ مین (تتھا) بھی بالضرور آتا ہے خواہ لفظاً ہووے
خواہ معنیً یہان لفظاً نہین ہے مگر معنیً مین ملحوظ ہے لفظ (دکشنا) مین جتنی بھی شستی کے
ارتھہ ہین ہے اور لفظ (داتو) اگرچہ مفرد ہے مگر اوس سے دینیوالون کی جماعت مراد ہے
یہ ساری باتین ہمنے متقدمین کی تحقیقات سے نقل کی ہین دیانند سرسوتی کو کچھہ
بھی معلوم نہین کہ معاملہ کیا ہے اور کونسا لفظ کس معنی مین مستعمل کیا گیا ہے اب ہم شرتی
مذکورہ کی تفسیر کا خلاصہ از سر نو پیش کرتے ہین پرماتما کہتا ہے کہ اے لوگو جسطرح
مینے وید کا اپدیش کیا ہے اوسیطرح تم بھی وید کو پڑھکر براہمن کشتریہ ویشیہ
شودر دوست دشمن وغیرہ کل انسان کو پڑھاؤ اور سناؤ کہ وید ایسی بانی ہے کہ
سب کے واسطے کلیان کرنیوالی ہے کسی کے لیے ترجیح وتخصیص نہین ہے پس جو
لوگ کہ کہتے ہین کہ تعلیم وید صرف دو تین جاتیون یعنی براہمن کشتریہ ویشیہ کے لیے
ہے دوسرے کیواسطے نہین ہے وے اہل تعصب ہین باقی شرتی کی تفسیر اسطرح
پر ہے کہ پرمیشور کہتا ہے کہ جیسے مین وید کو اپدیش کرکے وید پڑھانیوالون اور وید
پڑھنیوالون کا پیارا ہورہا ہون ایسے ہی تم لوگ بھی طرفداری چھوڑکر درس و تدریس
وید کے ذریعہ سے سب لوگون کے عزیز ہو تاکہ دنیا مین وید رواج پائے اور سب لوگون
کو وید کی ودیا آجائے اس مسئلہ مین ہمارا اور دیانند سرسوتی کا اتفاق ہے مگر اونھون نے
بھومیکا کے صفحہ تین سو دس (٣١٠) اور گیارہ مین اسی مسئلہ کے بارہ مین جو کچھہ لکھا ہے

ٹھہرایا ہے کہ جو جو پدارتھہ پرمیشور سے پرکاشت ہوئے ہیں سو سو سبکے اوپکار
کے لیئے ہیں) وہ محض غلط ہے کہ بہت سی مخلوق ایسی ہین کہ اون سے کسی کا
فایدہ متصور نہین ہے بلکہ اکثر جاندار کے حق مین باعث نقصان و زیان ہین جیسے شیر
و گرگ وغیرہ اب سوامی جی اور اونکے پیرو لوگ جواب دیوین کہ شیر کس کے لئے
فایدہ مند ہے اور گرگ سے کون خرسند ہے چونکہ ہمارا اعتقاد یہہ ہے کہ وید کا سب
کے لیئے اوپکار ہے لہذا و یا نند سرسوتی کے رد مین زیادہ گفتگو نہین کرتے مطلب
اصلی کی طرف متوجہ ہوتے ہین منوسمرتی کے دوسرے ادھیائے مین ہے ۔

...न्त्यादपि परं धर्मं

یعنی پرم دہرم کو چانڈال سے بھی سیکھہ لے فقط پرم دہرم سے مراد مکتی کا اوپای
آتم گیان ہے اور آتم گیان وید اور اوپنشد سے ہی ہوسکتا ہے دوسری کتاب سے
نہین پس جبتک کہ چانڈال وید اور اوپنشد کو نہ پڑہیگا تو آتم گیان سے کسطرح بہرہ ور
ہوگا اور براہمن وغیرہ دوسرا شخص اوس سے کیونکر آتم گیان کا اوپدیش لے سکیگا
اس سے جانا گیا کہ چانڈال تک کو بھی وید اور اوپنشد کا ادہکار ہے شودر وغیرہ کا
کیا ذکر ہے یہہ ہی مطلب شانتی پرب کے ادھیائے ایکسو چوالیس مین ہے ۔

...प्यं ज्ञानं ब्राह्मणात् क्षत्रियात् वा वैश्याच्छूद्रादपि
...नीचाद् भीक्ष्णं श्रद्धातव्यं श्रद्दधानेन नित्यं न श्रद्धि नं
...जन्ममृत्यू विशेतां ॥ ८८ ॥

یعنی براہمن و کشتریہ و بیشیہ و شودر اور نیچ سے بھی گیان یا کر شردہا ان کو
گیان مین شردہا کرنی چاہیئے کہ شردہا کرنے والے پر جنم لینا اور مرنا تصرف نہین
یعنی جو کوئی گیان مین شردہا کرتا ہے وہ نہ جنم لیتا ہے نہ مرتا ہے یعنی وہ اجر امر
ایسا گیان سواے آتم گیان کے نہین ہوسکتا لہذا یہان گیان سے آتم گیان مراد
کیونکہ شانتی پرب مین جہان یہہ شلوک واقع ہے وہان اوپر سے موکش کے ذریعہ

گیان ہی کا ذکر چلا آتا ہے چنانچہ اس سے پہلا یہہ شلوک ہے۔

ज्ञानान्मोक्षो जायते राजसिंह नास्त्यज्ञानादेव नाहुर्नरेन्द्र तस्मा
ज्ज्ञानं तत्त्वतोऽन्वेषितव्यं येनात्मानं मोक्षयेज्जन्म मृत्योः ८७

یعنی اے راجون مین جوانمرد اور انسانون مین سردار گیان سے موکش ہوتی ہے اگیان سے نہین اسیطرح رشی اور منی کہتے ہین لہذا اصلیت کے ساتھہ گیان کو تلاش کرنا مناسب ہے جسکو وسیلہ سے آتما یعنی جیو جنم لینے اور مرنے سے رہائی پاوے فقط مخفی نرہے کہ شلوک مذکورۂ بالا مین لفظ نیچ سے مراد چانڈال ہے پس جبکہ چانڈال سے بہی گیان لینے کا حکم ہے تو خود ثابت ہوگیا کہ سب کو وید پڑہنے بلکہ پڑہانے کا بہی اوہکار ہے اگر چانڈال وغیرہ وید اور اپنشد نہ پڑہینگے تو وے دوسرون کو کیونکر آتم گیان کا اپدیش کرین گے اور آتم گیان وید اور اپنشد کے سواے دوسری جگہہ سے اصلا حاصل نہین ہوسکتا پس اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ عورت اور شودر وغیرہ کو وید منع ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ نشاد کے لئے کہ چانڈال کی قسم سے ہے رگ وید کے براہمن کی شرتی مین وید کا اوہکار لکہا ہے وہ شرتی یہہ ہے۔

॥ निषादस्थपतिं याजयेत् ॥

یعنی اوس نشاد کو کہ جو اپنی قوم کا مکہیا و سردار ہووے یگیہ کرانا چاہئے فقط اور یگیہ وہی کرسکتا ہے کہ جو وید پڑہا ہووے کیونکہ یگیہ کرنے کے وقت وید کی بعضی شرتیون کی تلاوت واجبات سے ہے لہذا بدون وید پاٹہہ کے یگیہ کرنا ناممکن ہے اگرچہ شرتی مذکورہ کے یہہ معنی بہی ہوسکتے ہین کہ نشادون کے سردار و مکہیا کو کہ وہ جاتیون مین سے ہے یگیہ کرانا چاہئے اور یہہ معنی اوس صورت مین ہین کہ لفظ نشاد ستہپتی (مین) تتپورش سماس تسلیم کیا جاے مگر نیاے شاستر کے بڑے بڑے آچاریون نے تتپورش سماس کو رد کرکے (کرم دہاریہ) سماس ہی اختیار کیا ہے اور (کرم دہاریہ) سماس

کی صورت مین لفظ (تت وستہمتی) کے وہی معنی ہین کہ جو نتا دامی قوم کا سردار
ورئیس ہووے اور اوسکو اوتنے وید کی کہ جسقدر گیہ ہین پڑہایا جاوے اجازت
دیگئی ہے پس یہہ قول کہ شودر اور عورت کو وید پڑہنے کا ادہکار نہین ہے لایق اعتماد
واعتبار نہین ہے سبہا پرب کے ادہیاے پچاس مین ہے کہ جو کچہ اندر دیوتا نے
اپنے گورو سے پڑہا تہا بدر اوس سب کو جانتا ہے چنانچہ

देवर्षिर्वासवगुरुर्देवराजाय धीमते यत् प्राह प्राहं भगवान्
रहस्यानि हृदन्धीः न हेदविदुः सर्वे सरहस्यं महाकवि: ६

یعنی بڑے عقلمند اندر کے گورو دیوتون کے رشی برہسپتی نے جو کچہ شاستر دیوتون
کے راجا اندر کو پڑہایا اوس سب کو مہا پوشیدہ باتون کے بڑے پنڈت بدر جی جانتے
ہین فقط غرضکہ جو کچہ اندر دیوتا نے اپنے گورو برہسپتی سے پڑہا تہا اوس تمام سے بدر جی
بہی خبردار تہے حالانکہ بدر جی شودر تہے اگر اندر دیوتا وید اور شاستر پڑہا ہے تو بیشک
بدر بہی پڑہا تہا حالانکہ شودر تہا پس جو کوئی کہتا ہے کہ شودر کے لیئے وید کا ادہکار
نہین ہے وہ حقیقت حال سے خبردار نہین ہے اسیطرح بن پرب کے ادہیاے
دوسو پانچ سے لیکر دوسو پندرہ تک مذکور ہے کہ کوشک رشی دہرم بیادہ کے پاس
گیان لینے گیا جو کہ شودر سے بہی نیچ تہا اور دہرم بیادہ نے اوسکو گیان اوپدیش
کیا اور درمیان اوپدیش کے دہرم بیادہ نے جا بجا ویدکی شرتیون کے حوالے دیئے
کہ وید مین ایسا لکہا ہے آخرکار کوشک رشی نے کہا کہ شودر سناتن دہرم سے
واقف ہووے یہہ بات دشوار ہے اسواسطے مین تجہکو براہمن جانتا ہون فقط
ہم کہتے ہین کہ اگر دہرم بیادہ وید نہ پڑہا تہا تو کیونکر وید کے دہرم کا آچاریہ بن بیٹہا
اور کس طرح اوس نے کوشک رشی کو سارے وید کا خلاصہ تعلیم کیا اور کسواسطے کوشک
نے اوس کو اپنا گورو تسلیم کیا اس سے یہی لازم آیا کہ وید ودیا کے سب مستحق ہین

پھر دیکھو یجروید کے سوتر مین جسکو شردہ سوتر کہتے ہین لکہا ہے کہ یگیہ کرنیوالا اپنی عورت کو وید کی پت تک ویکرپڑہوائے جب تک کہ ایسا نہ کریگا اوسکا یگیہ تکمیل کو نہ پہونچیگا وہ سوتر یہ ہے

वेदं पत्न्यै प्रदाय वाचयेत्

یعنی وید اپنی عورت کو دیکر پڑہوادے فقط اب مقام غور ہے کہ اگر عورت کو وید کا ادہیکار نہین ہے تو اس حکم کی تعمیل کیونکر ہوگی اس سے جانا گیا کہ وید مرد و زن و براہمن و شودر وغیرہ سب کے لئے ہے اگر مرد کی تخصیص ہوگی تو تکمیل یگیہ تا ابد الاباد دشوار ہوگی کیونکہ جب تک یگیہ کرنے والا اپنی زوجہ سے وید نہ پڑہوائیگا اوسکا یگیہ کامل نہ ہوگا پس جس نے کہ عورت کے لئے وید پڑہنے کی ممانعت کی وہ یگیہ مین کہ عبادت خاص ہے خلل انداز ہوا برہدارنہ اوپنشد مین ہے کہ ایک عورت گارگی نام بچکنو کی بیٹی نے یاگیولکیہ رشی سے سوال کئے اور یاگیولکیہ نے اوسکے سوالون کے برابر جواب دئے اور وے سوال و جواب خود برہدارنہ اوپنشد مین منقول ہین اور برہدارنہ اوپنشد یجروید کے شت پتھہ براہمن مین داخل ہے اور جو لوگ کہ عورت کے لئے وید پڑہنے کی ممانعت کرتے ہین اونکی رائے مین شت پتھہ براہمن عین وید ہے چنانچہ اون لوگون کا قول ہے کہ

मन्त्रब्राह्मणात्मकत्वं वेदत्वं

یعنی سنہتا اور براہمن دونون کا نام وید ہے فقط افسوس ہے ان لوگون کے تعصب اور بے انصافی پر کہ جس صورت مین انکے عقیدہ کی موافق عورت کے سوالات اور اونکے جواب خود وید مین نقل ہین تو کیونکر کہتے ہین کہ عورت کے واسطے وید پڑہنا جایز نہین ہے جبکہ گارگی نے یاگیولکیہ رشی سے سوال کئے تو اونہون نے عین وید اور براہمن اور اوپنشد کے مضمون و مفہوم اوسکو تعلیم دئے اگر عورت کے لئے وید کی ممانعت ہوتی یاگیولکیہ ایسا ہرگز نہ کرتے پس معلوم ہوا کہ عورت کے واسطے بھی وید منع نہین ہے مگر لیاقت و اعتقاد شرط ہے یعنی جو عورت کہ معتقد وید اور اوسکے اوپدیش کی لایق سمجھی جاوے لا کلام اوسکو وید کی

تعلیم کرنا ضروریات و واجبات سے ہے اور جو عورت بلکہ مرد بھی ایسا نہین ہے اوسکے لیے اوپدیش وید اور اونیشد کا ممنوع ہے اس قسم کے مرد اور عورتون کے لیے رشی اور منیون کی بنائی سمرتی اور اتیہاس وغیرہ پڑہانے مناسب ہین جب تک کہ اونکو اعتقاد ولیاقت سے بہرہ وری نہووے اسیواسطے منڈک اونیشد مین لکہا ہے کہ برہم گیان کے اوپدیش کی لایق وہ شخص ہے کہ جسنے چت کو قابو مین کیا ہووے اور شم رکہتا ہووے وہ شرتی یہ ہے۔

तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठं ॥१२॥

तस्मै स विद्वानुपसन्नाय सम्यक् प्रशान्तचित्ताय शमान्विताय येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तां तत्त्वतो ब्रह्मविद्यां ॥१३॥

یعنی برہم گیان کا طالب اپنی حیثیت کی موافق ہاتہہ مین پیشکش و نذر لیکر گورو کے پاس جاے کہ وید اور ویدانت پڑہا ہووے اور پرماتما پر پورا اعتقاد رکہتا ہووے وہ برہم کا جاننے والا گورو نزدیک آے ہوے اور پرشانت چت اور شم والے شاگرد کے لیے کماحقہ برہم ودیا اور برہم کا گیان اوپدیش کرے جس ودیا اور گیان سے وہ لازوال برحق پرش جانا جاے فقط (پرشانت چت) اوسکو کہتے ہین کہ جس نے انتہ کرن یعنی حواس باطنی کو قابو مین کیا ہووے (شم والا) وہ شخص ہے کہ جسکے حواس ظاہری بش مین ہوین غرضکہ واسطے تعلیم برہم ودیا اور برہم گیان کے کہ عین وید اور اونیشد ہین وہ انسان لایق وسزاوار ہے کہ جس نے حواس باطنی اور ظاہری کو قابو مین کیا ہووے شنکر اچاریہ نے اس شرتی کے بہاشیہ مین لکہا ہے کہ پرشانت چت وہ شخص ہے کہ جو غرور و تکبر و غصہ وغیرہ صفات ذمیمہ سے منزہ ہووے پرماتما کو پورن ہونے اور پوری یعنی کل موجودات مین شمین

کرنے یعنی بیاپک ہونے سے پرش کہتے ہین اور جیوآتما کا نام پرش اس سبب سے ہے
کہ پوری یعنی جسم مین شین کرتا ہے یعنی بود و باش رکھتا ہے دیکھو وید اور اونپشد کی آیات
و تمیت اور تذکیر و تانیث پر موقوف نہین ہے بلکہ چیت کی شانتی اور شم وغیرہ صفات
پر محصور ہے پس جو کوئی کہتا ہے کہ عورت کے لئے وید منع ہے اوسکا کلام تعصب سے
خالی نہین ہے اب ہم برہدارنیہ اونپشد کی وے شرتیان نقل کرتے ہین جن کو یاگو
لکیہ رشی نے گارگی عورت کے واسطے تعلیم کیا تہا۔

एतस्य वाक्षरस्य प्रशासने गार्गि सूर्य्याचन्द्रमसौ विधृतौ तिष्ठतः ॥

یعنی اے گارگی اس لازوال پرمیشور کے حکم مین آفتاب و ماہ رکے ہوئے موجود ہین فقط

एतस्य वाक्षरस्य प्रशासने गार्गि द्यावापृथिव्यौ विधृते तिष्ठतः ॥

یعنی اے گارگی اس لازوال پرماتما کے حکم مین زمین و آسمان رکے ہوئے موجود ہین فقط

एतस्य वाक्षरस्य प्रशासने गार्गि निमेषा मुहूर्त्ता अहोरात्राण्यर्द्धमासा मासा ऋतवः संवत्सरा इति विधृतास्तिष्ठन्ति ॥

یعنی اے گارگی اس لازوال پرمیشور کے حکم مین پل مہورت یعنی دو گھڑی رات دن
آدہا مہینہ مہینا رتو سال یہ کل رکے ہوئے موجود ہین فقط اس قسم کی بہت شرتیان
یاگیولکیہ رشی نے (بچکنو) کی بیٹی گارگی کو اوپدیش کین ہین ہمنے بطور نمونہ کے تین
ہی شرتیون پر اکتفا کیا اگر عورت کے لئے وید منع ہوتا تو کیونکر یاگیولکیہ رشی گارگی
کو عین وید اور اونپشد کے مضامین تعلیم کرتے اس سے معلوم ہوا کہ وید کی تعلیم کے سب
مستحق ہین بشرطیکہ شانتی وغیرہ رکہتے ہووین پہر برہدارنیہ اونپشد مین ہے۔

अथ ह याज्ञवल्क्यस्य द्वे भार्य्ये बभूवतुर्मैत्रेयी च कात्यायनी च तयोर्ह मैत्रेयी ब्रह्मवादिनी बभूव ॥

یعنی یاگیولکیہ رشی کے دو زوجہ تہین ایک کا نام میتری ہے اور دوسرے کا نام کاتیاینی

ان دونون مین سے میتری برہم بادنی تہی فقط اب غور کرو کہ لغت سنسکرت مین لفظ
برہم کے دو معنی ہین ایک وید دوسرے پرماتما پس برہم بادنی کے معنی ہوے ویدکی
کہنے والی یا پرماتما کی کہنے والی برتقدیر اول ہمارا مطلب بخوبی حاصل ہے کہ یاگیو
لکیہ کی ایک زوجہ جسکا نام میتری ہے وید کا بیاکہیان دینے والی اور اوپدیش کرنے
والی تہی غرض یہہ ہے کہ وید کا پڑہنا تو ایک جانب رہا وہ وید کی پڑہانے والی اور
سنانے والی تہی اگر پڑہنے ہی پر منحصر ہے تو پڑہانا بدون پڑہنے کے ناممکن ہے
کیونکہ جو کوئی پڑہیگا وہی پڑہائیگا پس پڑہنا خود ثابت ہوگیا حاصل تقریر یہہ ہے
کہ برہدارنیہ اوپنشد سے جو کہ یجروید کے براہمن شت پہتہ کا ایک پارہ ہے واضح و آشکارہ
ہے کہ یاگیولکیہ رشی کی عورت خود وید پڑہی تہی اور دوسرون کو پڑہاتی تہی برتقدیر
دوم بہی ہمارا مقصود کہین نہین گیا ہے کہ پرماتما کی ذات و صفات کا بیان کرنا اور
بیاکہیان دینا بغیر علم وید کے ممتنع و محال ہے کیونکہ وید اور اوپنشدہی مین کماحقہ پرماتما
کی تفسیر و تشریح ہے دوسری کتاب مین ہرگز نہین اگر کسی کتاب مین کوئی بات آگئی
ہے تو وہ وید سے ماخوذ ہے جیسے قران کے اول مین الم ہے اگرچہ اسوقت کے مسلمانون
کو مطلق خبر نہین ہے کہ ان حروف سے کیا غرض ہے اسواسطے اون کو متشابہات
مین داخل کرکے کہتے ہین کہ انکے معنی خدا ہی جانتا ہے ولیکن ہماری دانست مین
ان حروف سے اوم مراد ہے کیونکہ اوم (الف و میم و واو) ان تین حروف سے
مرکب ہے الف سے مراد پرماتما ہے اور میم سے مقصود جیو ہے اور واو بمعنی واسطے
کے ہے کہ پرماتما اور جیو کے درمیان جو تعلق ہے اوسکو ظاہر کرتا ہے یعنی جیو واسطے
پرماتما کے ہے یعنی اوسکی اوپاسنا اور عبادت کے لئے ہے یہہ ہی اوم کے معنی ہین
اور بس کسی رسالہ مین اس مضمون کی تشریح کیجاوے گی پس صاحب قران نے الف
و میم کو بجنسہ قایم رکہا مگر واؤ کا ترجمہ لام کر دیا کیونکہ سنسکرت مین پورب بیمان کے

ستہان پرمان سے ثابت ہے کہ واو بمعنی واسطے کے ہے اور عربی مین واسطے
کے لئے لام مستعمل ہے لہذا ہم کہہ سکتے ہین کہ قرآن کے اول مین الم ترجمہ
اوم ہے - مہابھارت کے موکش دہرم کے ادہیاے ۱۴۵ مین ہے کہ ایک
عورت سلبہا نام سنیاسنی جو کہ پردہان نام راج رشی کے خاندان مین تہی موکش
کے دہرمون مین راجا جنک کا امتحان کرنے کے لئے اوسکے پاس گئی برہم ودیا
کے مباحثہ مین راجا پر غالب آئی اور آخرکار اوسکو تتو کا اوپدیش کیا مہابہارت مین
اس مضمون کا شروع شلوک ہذا سے ہے -

अत्राप्युदाहरंतीममितिहासं पुरातनं जनकस्य च संवादं सुलभायाश्च भारत ॥२॥

غرض یہ ہے کہ راجا یدہشٹہر نے بہشم پتامہ سے سوال کیا تہا کہ گرہستہا شرم کے
بغیر ترک کیے ہوئے بہی کسی نے موکش حاصل کی ہے اس مطلب کی تشریح کیجئے
اسواسطے بہیشم نے راجا جنک اور سلبہا عورت کے مباحثہ کی تفسیر کی بیہان سے
ثابت ہے کہ وہ وید اور اونشد سے بخوبی واقف تہی ورنہ اوسنے برہم ودیا مین
راجا سے کسطرح بحث کی اور کیونکر اوسکو تتو کا اوپدیش کیا یہہ کام ویدخوان اور اونشد
دان کا ہے دوسرے کا ہرگز نہین اور سلبہا کی کتہا سے یہ بہی ثابت ہے کہ عورت کو سنیاس
کا بہی ادہکار ہے کہ وہ سنیاسنی تہی اگر عورت کے لئے سنیاس کا حکم نہین ہے تو
اوسوقت کے سنیاسیون نے اوسکو کسواسطے سنیاس دیا تہا پہر شانتی پرب کے
راج دہرم کے ادہیاے اٹہارویں مین ہے کہ جسوقت راجا جنک سنیاسی ہونے
پر آمادہ ہوا تو اوسکی عورت نے راجا سے موکش دہرمون مین مباحثہ کر کے اوس ارادہ
سے راجا کو باز رکہا اگر وہ عورت وید اور اونشد نہ پڑہی تہی تو اوس نے موکش

دہرمون مین راجاسے کسطرح بحث کی کہ یہہ بحث وید اور اوپنشدہی کے
گیان پر موقوف ومنحصر ہے اسیطرح راج دہرم کے چودہوین ادہیاے مین ہے
کہ دروپدی نے راجا یدہشٹہر کو دہرم کا اوپدیش کیا اوسی جسگہہ دروپدی کی صفت
وثنا مین یہہ الفاظ واقع ہین۔

धर्मज्ञा धर्मदर्शिनी

یعنی دروپدی دہرم کی جاننے والی بلکہ دہرم کی دیکھنے والی ہے یعنی گویا دروپدی
نے دہرم کو بچشم سر دیکہہ لیا غرض یہ ہے کہ حقیقت دہرم سے کما حقہ واقف ہے
اور یہ وید کے جاننے پر موقوف ہے کہ سارے دہرمون کی مول وید ہے اور بس
اسیطرح ادیوگ پرب کے ایک سو تینتیسوین ادہیاے مین ہے کہ ایک عورت بدولا
نام نے اپنے بیٹے کو راج دہرمون کا اوپدیش کیا اور یہہ کام پڑہی لکھی شاستر جاننے والی
کا ہے کپل رشی نے جو کہ سانکہہ شاستر کے کرتا ہین اپنی ماں دیوہوتی کو برہم ودیا اوپدیش
کی اور برہم ودیا عین وید اور اوپنشد ہی اگر عورت کیلئے وید وغیرہ کی ممانعت ہوتی تو کپل رشی کسواسطے
دیدہ ودانستہ مخالف حق ہین ہوتے پس معلوم ہوا کہ اس قسم کی اکثر باتین متعصب
لوگون کی تراشی ہوئی ہین **سوال** جبکہ عورت کے لئے وید کا پڑہنا روا ہے تو چاہئے
کہ یگیوپویت یعنی زنار بندی بہی عورت کے واسطے جایز ہووے حالانکہ گیتا کی ادہیاے
نہم مین عورت اور ویشیہ اور شودر کو پاپ یونی کہا ہے **جواب** بلاشبہ عورت کے لئے
یگیوپویت جایز ہے اور بھارت ورش تک اوسپہ عمل رہا ہے من بعد غفلت وناواقفی سے متروک
کر بیٹھے ہین آجتک اوسی مدہوشی مین پڑے ہین چنانچہ ہاریت رشی کی سمرتی ہیت ہے۔

द्विविधा स्त्रियो ब्रह्मवादिन्यो सद्योवध्वश्च तत्र ब्रह्मवादिनी
नामुपनयनम ग्नीन्धनं वेदाध्ययनं स्वगृहे भैक्ष्य चर्य्येति स
द्योवधूनामुपनयनं कृत्वा विवाह:कार्य्य इति ॥

ترجمہ عورتین دو طرح کی ہین ایک (برہم بادنی) دوسری (استدیو دہو) اون دونون قسم
کی عورتون مین سے برہم بادنیون کو اوپنین یعنی زنار بندی اور اگنی ہوتر اور وید پڑہنا
وغیرہ چاہئے اور دوسری قسم کی عورتون کا اوپنین کرکے بیاہ کرنا مناسب ہے فقط یم رشی
نے بہی خبر دی ہے کہ ایام سابق مین اس حکم پر عملدرآمد ہوتا رہا یم رشی کا وہ قول یہ ہے

पुराकल्पेषुनारीणां मौंजी वंधन मिष्यते ऽध्यापनं च वेदानां सावित्री वचनं तथा ॥ ६॥

ترجمہ پہلے زمانہ مین عورتون کا یگیوپویت کرتے تہے اور اونکو وید پڑہاتے تہے اور
گایتری منتر سکہاتے تہے فقط آجکل کے مصنف جیسے دہرم سندہو وغیرہ کی کرتا جو ہوگئے
ہین کہ اس قسم کے قولون کا منشا یہ ہے کہ ادہ یگ مین عورتون کے لئے یگیوپویت وغیرہ جائز
تہا کلی یگ مین روا نہین ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ ان اقوال مین کسی یگ کی خصوصیت
کے معنی کا کوئی لفظ نہین پایا جاتا بلکہ ابتداءً عورات کے واسطے یگیوپویت کی اجازت دی
گئی ہے پس کلی یگ کی عورتون نے کیا خطا کی کہ اس نعمت سے محروم رہین لاکلام
اسیطرح کے جملہ مسائل بے اصل متعصبین نے ایجاد کئے ہین اسیطرح جو کوئی ویشیہ
وغیرہ کو پاپ یونی کہتا ہے وہ جہوٹون کا جہوٹا ہے کہ اوسکی گفتگو چہاندوگیہ اپنشد کے
خلاف ہے چہاندوگیہ اپنشد کی وہ شرتی یہ ہے

तद्य इह रमणीय चरणा अभ्याशो ह यत्ते रमणीयां योनिमापद्येरन् ब्राह्मण योनिं वा क्षत्रिय योनिं वा वैश्य योनिं वा अथ य इह कपूय चरणा अभ्याशो ह यत्ते कपूयां योनिमापद्येरन् श्वयोनिं वा शूकर योनिं वा चंडाल योनिं वा ॥ ७ ॥

ترجمہ نیک کام کرنیوالون کو اچہی یونی ملتی ہے جیسے براہمن کی یونی یا کشتری کی یونی
یا ویشیہ کی یونی اور بد کام کرنیوالون کو بری یونی ملجاتی ہے جیسے کتے کی یونی یا

سور کی یونی یا چنڈال کی یونی فقط دیکھو اس شرتی مین بیشیہ کو پوتر یونی شمار کیا ہے
اور پاپ یونی صرف چنڈال کو قرار دیا ہے اس سے جانا گیا کہ شودر اور براہمن وغیرہ
کی عورتین بہی پوتر یونی ہی ہین پاپ یونی فقط چنڈال ہین یا اونکی بابت جس کسی کے
اعمال ہین پس گیتا کے شلوک کا ارتہہ اونپشد کی موافق کرنا چاہیے یہان سے واضح
ہے کہ جو لوگ تعلیم نسوان پر اعتراض کرتے ہین وے حق سے اعراض کرتے ہین لہذا
اب ہم اونکے بعض اعتراض نقل کرکے جواب دیتے ہین پہلا **اعتراض** عورتون کو پڑہنا نچاہیے
کہ وید اور اتہاس و پران وغیرہ مین کوئی عورت پڑہی ہوئی نہین سنی جاتی **جواب** بہت
عورتین پڑہی لکہی گذری ہین جنکا وید کے براہمنون اور اتہاس وغیرہ مین ذکر ہے جیسے
گارگی اور میتریی اور ساوتری اور دیوہوتی اور سرسوتی اور ارندہتی اور سیتا اور سلبہا
اور الپیا اور انوسویا اور دیوکی اور مدالسا اور دروپدی اور کنتی اور ارندہتی اور
سوبہدرا وغیرہ دوسرا **اعتراض** پڑہنا لکہنا واسطے روزگار کرنے کے ہے لڑکیون
کو پڑہا کر کیا اون سے روزگار کرانا اور اونکی کمائی کہانی ہے **جواب** پڑہنا لکہنا
صرف روزگار ہی کے لئے نہین ہے بلکہ دہرم اور برہم کے گیان کے واسطے ہے کیونکہ
حق شناسی فقط علم پر منحصر ہے اگر تحصیل علم روزگار ہی کے لئے ہوتی تو امیر و زمیندار
حتی کہ راجا اور بادشاہ کس واسطے نوشت و خواند کی مشقت مین پڑتے علاوہ اسکے
دنیا کے کامون کی درستی بہی علم ہی سے ہے خواندہ لوگ دستکاریون مین علم کے
زور سے طرح طرح کی ترقی کرتے ہین سواے اسکے کتنے ہی لوڑہے اور لڑکے اور
اندہے وغیرہ بہی پڑہتے ہین جنکو روزگار کرنے کی خواب مین بہی امید نہین ہے اسیطرح
اکثر سپاہی اور اہل حرفہ و پیشہ جیسے آہنگر و درزی وغیرہ نوشت و خواند مین طبیعت
آزماتے ہین کہ فوائد دنیا و آخرت سے بہرہ ور ہوویں قطع نظر اس سے کتابین بہی طرح طرح
کی ہین لڑکیون کو وہی کتابین پڑہاؤ جنسے دہرم کا گیان ہووے اور پرماتما کی طرف

دل لگے اور برے کاموں سے بچینگی تیسرا اعتراض لڑکیوں کو گھر کا کام سیکھنا ہی مناسب ہے اگر وے پڑہنے لکھنے مین مشغول رہینگی تو گھر کے کاروبار مین ہرج واقع ہوگا لہذا تعلیم نسوان ضروری نہین ہے جواب پڑہنا گھر کے کام سیکھنے کا ہارج نہین ہے لڑکیون کو چاہیئے کہ پڑہین بھی اور گھر کا کام بھی سیکھین پڑہنے سے گھر کے کام مین بھی ترقی ہوسکتی ہے کیونکہ علم سے ہرایک کام کو مدد پہونچتی ہے مثلا خواندہ اور ناخواندہ دو آدمی ایک ہی کام کو کرین تو بہر کیف خواندہ آدمی کا کام ناخواندہ کے کام سے عمدہ ہوگا۔

چوتھا اعتراض اگر لڑکیان علم پڑہینگی تو اونکو غرور ہوجاویگا گھر کے کام سے ہزار کوس بھاگینگی پس نرباہ مشکل ہوگا۔ جواب ودیا پڑہنے سے تو غرور دور ہوجاتا ہے اور گیان حقہ تہذیب کا ظہور ہوتا ہے علاوہ اسکے تحصیل علم کرنے والے لوگ بڑے محنتی اور جفاکش ہوتے ہین اگر لڑکیان علم پڑہینگی تو غرور کو ترک کرکے اپنے گھر کا کام محنت کے ساتھہ کرینگی اگر علم پڑہنے کا نتیجہ تکبر وغرور ہی ہے تو مردون کو بھی علم سے دور ہی رہنا چاہیے اور لڑکون کی تعلیم بھی مناسب نہین ہے کہ علم پڑہکر مغرور و متکبر ہوجاینگے فقط غرض تعلیم نسوان کے بارہ مین لوگ اسی قسم کے اعتراض کیا کرتے ہین چونکہ وے رسائل مندرجہ اولہ مین بالکل مندرج ہین لہذا یہان اونکی تشریح کی چندان ضرورت نہین ہے۔ ✣

حصہ دوم آریتوپرکاش تمام ہوا اور اہل انصاف کی رائے مین

منتہی الکلام ہوا

فقط

مشتی نمونہ خروارے

دیانند سرسوتی نے جو رگ وید وغیرہ کی بہاشیہ بہومیکا مین لکہا ہے کہ ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ سال اس سرشٹی اور ویدون کی اپتی کو گذرے ہین اور ۲۳۳۳۲۲۷۰۲۴ سال اس سرشٹی کے باقی رہے ہین اونکا یہ لکہنا محض غلط ہے دیکہو اونہون نے لکہا ہے کہ چارون یوگون کے ۴۳۲۰۰۰۰ سال ہوتے ہین اور ایک ہزار چتریوگیون کا برہم دن ہوتا ہے ایک سرشٹی کو ہزار چتریوگی تک پرمیشور قایم رکہتا ہے تو خیال کرو کہ ہزار چتریوگی کے ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال ہوے یعنی ایک سرشٹی کا ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال تک قایم رہنا ثابت ہوا - اب دیکہو کہ سوامی جی نے ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ سال سرشٹی کی اپتی کو گذرے لکہے اور ۲۳۳۳۲۲۷۰۲۴ سال سرشٹی کے باقی رہے بیان کئے دونون کی میزان کی تو ۴۲۹۴۰۸۰۰۰۰ ہوے بدین حساب ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ زمانہ مذکورہ سرشٹی مین ۲۵۹۲۰۰۰۰ سال کی کمی رہی اس غلطی کی تحقیقات اسطرح بہی ہوسکتی ہے کہ جب ایک سرشٹی ہزار چتریوگی تک قایم رہتی ہے اور بقول سوامی جی کے ایک منونتر اے چتریوگی کا ہوتا ہے تو ۱۴ منونتر کی ۹۹۴ چتریوگی ہوین چہہ چتریوگی کا حساب کہ جسکے ۲۵۹۲۰۰۰۰ سال ہوتے ہین سوامی جی سراسر بہول گئے سوامی جی کی اس تحریر پر اور بہی چند اعتراض عاید ہوتے ہین اہل انصاف بغور ملاحظہ فرماین

—

संस्कृत शब्द	फारसी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی و فارسی	الفاظ سنسکرت
मुष्टि	मुश्त	मुट्ठी	مٹھی	مشت	مشٹی
महिष	मेश	भैंस	چارپایہ معروف	میش	مہش
माष	माश	प्रसिद्ध अन्न	غلۂ معروف	ماش	ماش
मास	माह	महीना	مہینہ	ماہ	ماس
मूषक	मूश	चूहा	چوہا	موش	موشک
महत्तर	मिहतर	सरदार	سردار	مہتر	مہت تر
मातृ	मादर	मां	ماں	مادر	ماتری
नाद	नार:	आवाज़	آواز	نعرہ	ناد
नाभि	नाफ़	प्रसिद्ध अवयव	ٹونڈی	ناف	نابھی
नील	नील	रंगविशेष	رنگ مشہور	نیل	نیل
नास्ति	नेस्त	नहीं है	نہیں ہے	نیست	ناستی
नाम	नाम	प्रसिद्ध	معروف	نام	نام
नर	नर	पुरुष	مذکر	نر	نر
नख	नाख़ुन	नुंह	نہہ	ناخن	نکھہ
नारिकेल	नारजील	नारयल	ناریل	نارجیل	نارکیل
नव	नोह	नौ	عدد معروف	نہ	نو
नव	नौ	नया	نیا	نو	نو
सप्त	हफ्त	सात	سات	ہفت	سپت
हस्त	दस्त	हाथ	ہاتھ	دست	ہست
सुमनस्	यासुमन	फूल	پھول	یاسمن	سمنس
एक	यक	एक	عدد معروف	یک	ایک
एकादश	याज़दह	ग्यारः	گیارہ	یازدہ	ایکادش

आर्यत्व प्रकाश का प्रथम भाग समाप्त हुआ दूसरा भाग नागरी और उर्दू में पृथक् २ छपैगा ॥

تمت

آریتو پرکاش کا حصہ اول تمام ہوا حصہ دوم ناگری میں علیحدہ اور اردو میں علیحدہ مطبوع ہوگا

संस्कृत शब्द	फारसी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی و فارسی	الفاظ سنسکرت
शकुन	शगुन शगुं	शकुन	سگن	شگن و شگون	شگن
षष्ठ	शश	छः संख्या	چہ	شش	ششٹ
शत	सद	सौ संख्या	سو		شت
शाखा	शाख	डाली	ڈالی	شاخ	شاکہا
श्रृगाल	शिगाल	गीदड़	گیدڑ	شغال	شرگال
शालि	शालि	धान	دہان	شالی	شالی
शिर	सिर	प्रसिद्ध	عضو معروف	سر	شر
जालम	ज़ालिम	अन्यायी	معروف	ظالم	جالم
गंधार	कंदहार	नगर प्रसि०	شہر مشہور	قندہار	گندہار
क्षीर	शीर	दूध	دودہ	شیر	کشیر
कर्पूर	काफ़ूर	प्रसिद्ध	مشہور	کافور	کرپور
कृपालु	करीम	दाता	سخی	کریم	کرپالو
कोटपाल	कोतवाल	प्रसिद्ध	حبیا قلعہ و جبرگر شہر	کوتوال	کوٹپال
कृमि	किर्म	कीड़ा	کیڑا	کرم	کرمی
काम	काम	प्रयोजन	مقصد	کام	کام
कुलाल	कुलाल	कुम्हार	کمہار	کلال	کلال
कृ	करदन	करना	کرنا	کردن	کری
कर्षण	कशिश	खेंचना	کشیدگی	کشش	کرشن
खानि	कान	खान	کہان	کان	کہانی
गो	गाव	प्रसिद्ध	چارپایہ معروف	گاو	گو
गोधूम	गन्दुम	गेहूं	گیہوں	گندم	گودہوم
गोजिह्वा	गावज़बां	प्रसिद्ध	دوائے مشہور	گاوزبان	گوجہوا
लक्ष	लाख	प्रसिद्ध संख्या	لاکھہ عدد مشہور	لک	لکش
लव	लमह	पल	پل رہنے کی مقدار	لمحہ	لو

संस्कृत शब्द	फ़ारसी अरबी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی و فارسی	الفاظ سنسکرت
चतुर	चहार चार	संख्या विशेष	چار	چہار	چتر
खर	ख़र	गधा	گدہا	خر	کہر
शुष्क	खुश्क	सूखा	سوکہا	خشک	ششک
दाम	दाम	जालकी रस्सी	رسی جال کی	دام	دام
दन्त	दन्दां	दांत	دانت	دندان	دنت
द्वादश	द्वाज़दह	बारह संख्या विशेष	بارہ	دوازدہ	دوادش
दश	दह	दस १०	دس	دہ	دش
दीनार	दीनार	मुद्रा	معروف	دینار	دینار
दुहिता	दुख़्तर	लड़की	لڑکی	دختر	دہتا
द्वि	दो	दो २	دو ۲	دو	دوی
दुश्मन	दुश्मन	शत्रु	معروف	دشمن	دشٹمن
जाति	ज़ात	जन्म	معروف	ذات	جاتی
रूष	रूस	देशविशेष	ملک معروف	روس	روش
रवि	रब	ईश्वर	خدا	رب	روی
जिह्वा	ज़बां	जीभ	عضو مشہور	زبان	جہوا
सम्वत्	सन	वर्ष	برس	سنہ	سنبت
श्वेत	सुफ़ेद	सुफेद श्र०	معروف	سفید	شویت
स्वामी	सामी	श्रेष्ठ	بزرگ	سامی	سوامی
सरल	सहल	सुगम	آسان	سہل	سرل
छाया	साय्याह	छांह	معروف	سایہ	چہایا
शर्करा	शकर	प्रसिद्ध	معروف	شکر	شرکر
शक	शक	शुबह	شبہہ	شک	شک
शंका	शक	भ्रम	شبہہ	شک	شنکا

संस्कृत शब्द	फारसी अरबी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی وفارسی	الفاظ سنسکرت
वंश	बनी	घराना	خاندان	بنی	بنس
वेद	वेद·बेद	ज्ञान विद्या	علم وآگاہی چنانچہ بیدار ضد خفتہ ترکیب از بید وار کہ کلمہ نسبت ہے	بید	وید وبید
विंशति	बिस्त	बीस २०	بیس	بست	بنشتی
वात	बाद	वायु	ہوا	باد	بات
वर्षा	बारिश	मेंह	مینھ	بارش	برشا
वर्णन	बयान	व्याख्या करना	مشہور	بیان	برنن
बंध	बंद	बंधा हुआ	عقیدہ	بند	بندھ
वर्षाकाल	बर्शकाल	बरसात	برسات	برشکال	برشاکال
वादित्र	बरबत	बाजा	باجا	بربت	بادتر
भूमि	बूम	धरती	زمین	بوم	بھومی
भीम	बीम	डर	خوف	بیم	بھیم
पुष्टि	पुश्ती	दृढ़ता	مضبوطی	پشتی	پشٹی
पितृ	पिदर	बाप	باپ	پدر	پتری
पंच	पंज	पांच	پانچ	پنج	پنچ
पंचदश	पांजदह	पंद्रह	پندرہ	پانزدہ	پنچدش
पदाति	प्यादः	प्रसिद्ध	معروف	پیادہ	پداتی
ताम्बूल	तम्बोल	पान	پان	تنبول	تامبول
तनु	तन	शरीर	جسم	تن	تنو
नर	नर	अधिक	زیادہ	نر	نر
युवा	जवान	प्रसिद्ध	مشہور	جوان	یووا
यव	जो	प्रसिद्ध अन्न	غلہ معروف	جو	یو
चर्म्म	चर्म	चमड़ा	چمڑا	چرم	چرم
चंदन	चन्दन संदल	प्रसिद्ध लकड़ी	مشہور	صندل	چندن

संस्कृत शब्द	फ़ारसी अ़रबी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی وفارسی	الفاظ سنسکرت
आम्र	अंबा	आम	آم	انبہ	آمر
आदम	आदम	प्रथम मनुष्य	مشہور	آدم	آدم
आप्	आब	पानी	پانی	آب	آپ
आसक्त	आशिक़	प्रसिद्ध	مشہور	عاشق	آسکت
अश्व	अस्प	घोड़ा	گھوڑا	اسپ	آشو
भ्रु	अबरू	भौं	معروف	ابرو	بہرو
अस्ति	अस्त	है	ہے	است	استی
अन्त	इन्तहा	समाप्ति	تمام	انتہا	انت
अभ्र	अब्र	बादल	بادل	ابر	ابہر
उष्ट्र	उश्तर	ऊंट	اونٹ	اشتر	اشٹر
अंतर	अंदर	भीतर	بھیتر	اندر	انتر
अल्ला	अल्लाह	ईश्वर	خدا	اللہ	الّا
आपत्ति	आफत	प्रसिद्ध	مشہور	آفت	آپتی
आगमन	आमदन	आना	آنا	آمدن	آگمن
अंगुष्ठ	अंगुश्त	उंगली	اونگلی	انگشت	انگشٹ
अष्ट	हश्त	आठ	آٹھہ	ہشت	اشٹ
विस्तार	बिस्यार	बहुत	بہت	بسیار	بستار
भार	बार	बोझ	بوجھہ	بار	بہار
भ्रातृ	बरादर	भाई	بھائی	برادر	بھراتری
विशेष	बेश	ज़्यादा	زیادہ	بیش	بیشیش

उपासना करते थे· वल्कि आर्य्य पद का यही
वास्तविक अर्थ है क्योंकि संस्कृत में आर्य्य
पद ऋगतौ धातु से बनता है और गति कहते
हैं ज्ञान और पहुंचने को इससे आर्य्य शब्द का
अर्थ हुआ ज्ञानी और परमेश्वर के समी
प पहुंचा हुआ क्योंकि आर्य पद की निरु
क्त यह है ऋच्छति अर्थात् गच्छति इति
आर्य्यः॥ मेक्समलर साहिब ने उक्त पुस्तक
के पृष्ठ २७५ में लिखा है कि आर्य्य शब्द
से देवतों के आदर करने वाले मुराद र-
क्खे जाते हैं क्योंकि यह पद दस्यु शब्द का
विरोधी है जो कि वेद विरोधी और सच्चे
मार्ग के भूलने वाले के अर्थ में है॥
अब मैं एक यंत्र इस ग्रंथ में लिखता हूं
जिससे विदित होवे कि अरबी और फ़ारसी
प्रभृति भाषा संस्कृत से निकली बल्कि
सारी बोलियां संस्कृत से बनी हैं जो कि यो
रूप देश निवासी आप अपनी भाषाओं का
मूल संस्कृत को ठहराते हैं इस वास्ते हम
इस यंत्र में अंगरेज़ी प्रभृति भाषा के पद लि
खने से हाथ उठाते हैं और मुसलमानों
के चुप करने के लिये केवल अरबी
और फ़ारसी ही के पद लिखते हैं॥

اوپاسنا کرتے تھے بلکہ لفظ آریہ
کے یہی معنی حقیقی و اصلی ہین
کیونکہ سنسکرت مین کلمہ آریہ رِتی
گتو دہاتو سے بنتا ہے اور گتی
کہتے ہین گیان اور پہونچنے کو پس
آریہ کے معنی ہوئے گیانی و خدا رسیدہ
اسلیے میکس مولر صاحب نے کتاب مذکور کے
صفحہ ۲۷۵ مین لکہا ہے کہ لفظ آریہ
سے دیوتاؤن کی تعظیم کرنے والے
لوگ مراد رکہے جاتے ہین کیونکہ
یہ کلمہ لفظ دسیو کی ضد ہے جو کہ بمعنی
کافر و ضال ہے اب مین ایک نقشہ
مندرج رسالہ ہذا کرتا ہون جس سے
معلوم ہووے کہ عربی و فارسی وغیرہ
کی ماخذ سنسکرت ہے بلکہ تمام زبانین
سنسکرت ہی سے برآمد ہوئی ہین چونکہ اہل
یورپ خود اپنی زبانون کی اصل سنسکرت
کو قرار دیتے ہین لہذا اس نقشہ مین انگریزی
وغیرہ کے الفاظ درج کرنے سے ہم
دست بردار ہوتے ہین واسطے سکوت مسلمانون کے
ابراد الفاظ عربی و فارسی ہی پر کفایت کرتے ہین

थी यहां तक कि फ़ारसी भाषा में हि
न्दी पद तलवार के अर्थ में प्रसिद्ध हुआ
अर्थात् हिन्दुओं के साथ तलवार को ऐ
सी विशेषता थी कि दूसरे देश वाले हि
न्दी पद से कि हिन्दोस्तान के हर एक पदा
र्थ और हर मनुष्य को कह सक्ते हैं केवल
तलवार मुराद रखते थे यदि कोई पु
रुष हमारी बात में सन्देह करे तो उस
को चाहिये कि बुरहान क़ातअ में कि फ़ार
सी का कोष है देखले- कि हिन्दी पद
तलवार के अर्थ में प्रचरित है इसी सबब
से फ़िरदोसी कवि ने शाह नामा किता
ब में बहुधा तलवार और खंजर का
हिन्दुओं के साथ संबंध विशेष द्योतन
किया है- जैसे श्लोक: जोशनो तर्को वर
गस्तवां ॥ चह गोपालो चह खंजरे हिन्दु
आं ॥ जिल्द प्रथम तफ़सीर अज़ीज़ी
में यह बैत लिखी है ॥ तेग़ हिन्दीव खंज
रे रूमी नकुनद उच इंतज़ार कुनद ॥
जैसे आर्य्य लोग शूर वीर हुये हैं वैसे ही
विद्वान् और ज्ञानी थे कि एक प्रस्त की

تھی حتی کہ لفظ ہندی بمعنی خنجر
و شمشیر زبان زد اہل ایران
ہوا یعنی ہندوؤں کے ساتھہ
شمشیر کو ایسی خصوصیت تھی کہ
غیر ملک والے لفظ ہندی سے
کہ بمعنی ہر چیز و ہر انسان ہندوستان
کے ہو سکتا ہے صرف تلوار مراد
رکھتے تھے اگر ہماری گفتگو مین
کوئی شک کرے تو اوسکو چاہیے
کہ برہان قاطع مین کہ لغت فارسی
ہے دیکھہ لے کہ ہندی بمعنی شمشیر
ہے اسی سبب سے فردوسی نے
شاہنامہ مین اکثر جگہہ خنجر و شمشیر کو
ہندوؤن کی ساتھہ مخصوص کیا ہی
مثلاً ؎ ہمہ جوشن و ترگ برگستوان
چہ گوپال و چہ خنجر ہندوان ٭ جلد
اوّل تفسیر عزیزی مین یہہ شعر
مرقوم ہے ؎ تیغ ہندی و خنجر رومی
نکند انچہ انتظار کند ٭ جیسی کہ آریہ
لوگ بہادر و جوانمرد ہوے ہین ویسے ہی
عارف و گیانی تھے کہ ایک برہم کی

इसी तरह के सहस्रों पद संस्कृत के हैं कि फ़ारसी वालों ने कुछ न्यूनाधिक कर के उनकी सूरत बदल डाली बलकि ईरान पद ही आर्य्य से बनाया गया है ईरान देश के इतिहास से जाना जाता है कि ईरान पद इयर से संबंध रखता है और इयर फ़रेदूं राजा के बेटे का नाम है जिसको एरज भी कहते हैं और वस्तुतः इयर और एरज आर्य्य से बनाया गया है इसी वास्ते मेक्स मूलर साहिब ने किताब लेक चरस आन्दी साइन्स आफ़ लेंग्वज के पृष्ठ २८१ में लिखा है कि ईरान और आरमीनियां यह दोनों पद आर्य्य से निकले हैं और एरी कि आर्य्य से बना है आरमीनियां देश की बोली में बहादुर के अर्थ में प्रचरित है - इति मैं कहता हूं कि एरी पद का उक्त अर्थ भी आर्य से निकला है क्यों कि आर्य्य लोगों की वीरता और शूरता और शस्त्र और शास्त्र विद्या सब देशों में प्रसिद्ध और विदित

اسی قسم کے ہزارہا الفاظ سنسکرت کے ہین کہ فارسی والون نے افراط و تفریط کر کے اونکی صورت بدل ڈالی ہے بلکہ خود لفظ ایران کلمہ آریہ سے وضع کیا گیا ہے فارس کی تاریخ سے جانا جاتا ہے کہ ایران منسوب ہے ایر سے کہ نام پسر فریدون ہے کہ جسکو ایرج بہی کہتے ہین ظاہرا ایر اور ایرج آریہ کا بگڑا ہوا ہے اسیواسطے میکس مولر صاحب نے کتاب لیکچرس آن دی سائنس آف لینگویج کے صفحہ ۲۸۱ مین لکہا ہے کہ ایران و آرمینیہ یہہ دونون لفظ آریہ سے نکلے ہین اور ایری کہ آریہ سے بنا ہے آرمینیہ کی زبان مین بمعنی بہادر مستعمل ہے فقط مین کہتا ہون کہ ایری کے معنی مذکور بہی آریہ کے معنی سے ماخوذ ہین کیونکہ آریہ لوگون کی بہادری و دلاوری اور شمشیر زنی و تیر افگنی تمام ملکون مین مشہور و مذکور

فریدون ۱۲ ... [illegible]

की रामायण में है कि वह केकय देश के राजा की बेटी थी क्योंकि संस्कृत में केकयईरान का नाम है और यहां के राजा को केकय कहते हैं इसी स बब से उसकी बेटी केकयी कहलाती है संस्कृत के व्याकरण से यह बात सम्यक विदित है फिर यहां से जाना जाता है कि केकय पद को फ़ारसीवा लों ने बिगाड़ कर अपनी रीति पर कय बना लिया है इसी लिये ईरान देश के हर एक राजा का कय ही पदवी और उपनाम होता था जैसे कय खुसरो क़य कुबाद और कय काऊस प्रभृति- इसी तरह दुर्योधन की मा का नाम गां धारी है और संस्कृत में गांधारी गांधार की बेटी को कहते हैं और गांधार उसको कहते हैं जिसकी उत्पत्ति गंधार नगर में हो फ़ारसी वाले गांधार के गाफ़ को क़ा फ़ से बदल कर क़ंदहार बोलते हैं निदान इस पद की मूल संस्कृत है कि फ़ारसी वालों ने अपनी रीति पर बना लिया।

راماین میں ہے کہ وہ کیکئی دیش کی راجا کی بیٹی تھی کیونکہ سنسکرت میں کیکئی ایران کا نام ہے اور وہان کے راجا کو کئی کہتے ہیں اور اوسکی مونث اولاد کیکئی کہلاتی ہے پہر بیان سے واضح ہوتا ہے کہ کلمہ کیکئی کو فارسیوں نے بگاڑ کر اپنے طور پر کے بنالیا چنانچہ پہلے زمانہ میں ایران کے ہر ایک بادشاہ کا یہہ لقب ہوتا تہا مثلا کیخسرو کیقباد و کیکاؤس اور زمانہ اسکے اسیطرح دریودہن کی ماں کا نام گاندہاری ہی اور سنسکرت میں گاندہاری کہتے ہیں گاندہار کی بیٹی کو اور گاندہار اوسکو کہتے ہیں کہ جسکی پیدایش گندہار میں ہووے فارسی والے گندہار کے کاف کو قاف سے بدلکر قندہار بروزن چندہار بولتے ہیں غرضکہ اس لفظ کی اصل سنسکرت ہی کہ اہل فرس نے اپنا تصرف کرکے اپنے طور پر وضع کرلیا

शब्द गाली नहीं है और न मुसलमानों
ने द्वेष से बनाया है परंतु फिर भी हम लो
गों को उचित है कि अपने लिये दूसरी
भाषा के शब्द का प्रचार अच्छा न जाने
किन्तु उसकी जगह पर आर्य पद का वर्त्ता
व करें कि हमारा वास्तव और सनातन
नाम यही है हिन्दू पद से हमारा कुछ सं
बंध नहीं कि फ़ारसी भाषा का है इसी
प्रकार हमको उचित है कि अपनी बोली
को आर्य भाषा और अपने देश को आ
र्यावर्त कहें हिन्दी और हिन्दोस्तान पद
के प्रचार से दूर रहें - कि दूसरी बोली
के शब्द हैं इस आख्यान से हमारा यह
अभिप्राय नहीं है कि फ़ारसी भाषा निषि
द्ध है और इसका सीखने वाला पापी
है क्योंकि पहिले फ़ारस देश में वेद मता
नुयायी ही बसते थे आर्यावर्त निवासी
और फ़ारस के रहने वालों में परस्पर वि
वाहादिक संबंध भी होते थे - जैसे रा
जा दशरथ की एक स्त्री का नाम कैके
यी है जो कि भरत की माता थी वाल्मी

گالی نہیں اور مسلمانوں کی بدگمانی
نہیں مگر پہر بہی ہم لوگوں کو لازم ہے
کہ اپنے حق میں غیر زبان کا لفظ روا
نہ رکہیں بلکہ اوسکی جگہ لفظ آریہ کا
برتاو کریں کہ ہمارا اصلی و حقیقی لقب
یہی ہے لفظ ہندو سے ہمارا کچہ
تعلق نہیں ہے کہ غیر زبان کا لفظ ہے
اسیطرح ہمکو مناسب ہے کہ اپنی بولی
کو آریہ بہاشا اور اپنے ملک کو آریاورت
کہیں ہندی اور ہندوستان کے استعمال
سے کنارہ گیر ہوویں کہ غیر زبان کے
الفاظ ہیں اس بیان سے ہماری یہ
غرض نہیں ہے کہ فارسی زبان ناجایز
و ممنوع ہے کیونکہ پیشتر ملک
فارس میں تابعان وید اقدس
ہی آباد تہے اور آریوں اور پارسیوں
کے درمیان سلسلہ رشتہ داری
و برادری بہی جاری تہا
چنانچہ راجا دشرتہ کی ایک
زوجہ کا نام کیکئی ہے جو کہ
بہرت کی ماں تہی بالمیکی

पद प्रचरित है वह भंगी के अर्थ में है
और मुसलमान जो कुरान के भागों को
सूअर कहते हैं उसका अर्थ प्रसिद्ध प
शु है अब जानना चाहिये कि यदि
किसी जगह मुसलमानों की वार्ता में
तरसा से काफ़िर अभिप्रेत होवे तो यह
दूसरी बात है कि मुसलमान यहूद औ
र ईसाई और मजूस प्रभृति सब मत
वालों को काफिर जानते हैं जैसे कि
आर्य्य लोग चारवाक और बौद्ध आ
दि सारे वेद विरोधियों को दस्यु और
म्लेच्छ कहते हैं परंतु इससे यह नहीं नि
कलता कि यहूद और ईसाई और मजू
स प्रभृति पदों का अर्थ काफ़िर होवे अ
थवा चारवाक और बौद्ध आदि शब्द
दस्यु और म्लेच्छ के अर्थ में प्रचरित
किये जावें यहां तक दयानंदी के प्रश्न
का उत्तर दिया गया परंतु इससे हमा
रा यह अभिप्राय नहीं है कि हिन्दू पद
की जगह आर्य शब्द का प्रचार न हो
वे वरन हमारा सिद्धांत यह है कि हिन्दू

مستعمل ہے وہ بمعنی خاکروب ہے
اور مسلمان جو قران کی سورتون
کو سور کہتے ہین اوسکے معنی
حیوان نجس کے ہین اب جاننا چاہیے
کہ اگر کسی جگہہ مسلمانون کی گفتگو
مین ترساسے کافر مراد ہووے
تو یہہ دوسرا امر ہے کہ مسلمان
یہود و نصارا و مجوس وغیرہ
کل فرقون کو کافر جانتے ہین
جیسے کہ آریا لوگ چارباک اور
بودہ وغیرہ تمام ویدبیرودھیون
کو دسیو اور ملیچھہ کہتے ہین مگر
اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ
یہود و نصارا و مجوس وغیرہ
الفاظ کے معنی کافر ہووین یا
لفظ چارباک اور بودہ وغیرہ
بمعنی دسیو اور ملیچھہ استعمال کئے جاتین
یہانتک دیانندی کے سوال کا جواب
دیا گیا لاکن اس سے ہماری یہہ غرض نہین ہے
کہ ہندو کے عوض آریہ کا عملدرآمد نہووے
بلکہ ہمارا مقصود یہہ ہے کہ ہندو

न्य नहीं है इसी प्रकार काफ़रिया और काफ़िर के अर्थ में मुसलमानों की कुछ कर्तव्यता नहीं है यह दोनों पद उसी देश की बोली के हैं और काफ़िर पद अरबी का जो कि कुफ्र से बना है वह दूसरा पद है उर्दू के पद मिहतर और सूअर की तुल्य - इसी तरह तरसा पद रूम की भाषा का है जैसा कि सिराज उल लुग़ात से विदित है और रूम की भाषा में तरसा ईसाई को कहते हैं और यह पद काफ़िर के अर्थ में किसी भाषा में नहीं आया मुसलमानों की उत्पत्ति से पहिले ही उक्त पद रूम की भाषा में प्रचरित था इस वास्ते मुसलमानों की कर्तव्यता से समस्त रक्षित है - हां यदि फ़ारसी भाषा में उक्त पद का निकास तरसीदन धातु से ठहराया जावे तो भय भीत के अर्थ में समझा जायगा - परंतु रूमी भाषा से उसको कुछ संबंध नहीं इस कारण तरसा शब्द को भय भीत के अर्थ में समझना उसी प्रकार है कि कोई मनुष्य कहे कि फ़ारसी में जो मिहतर

نہین ہے اسیطرح کافریہ اور کافر کے معنی مین مسلمانون کا کچہ تصرف نہین ہے یہ دونون لفظ اوسی ملک کی زبان کے ہین اور لفظ کافر عربی کا جو کہ کفر سے ماخوذ ہے وہ غیر ہے مانند لفظ مہتر اور سور اردو کے اسیطرح یہ لفظ ترسا رومی زبان کا ہے جیسا کہ سراج اللغات سے ثابت ہے اور رومی زبان مین ترسا نصارا کو کہتے ہین اور یہ لفظ بمعنی کافر کسی زبان مین نہین آیا زمانہ اسلام سے پیشتر ہی لفظ مذکور رومی زبان مین شایع تہا پس مسلمانون کے تصرف سے بالکل محفوظ ہے البتہ اگر فارسی مین اس لفظ کا اشتقاق ترسیدن مصدر سے متعلق کیا جاتا تو معنی خوفناک سمجہا جاویگا مگر رومی زبان سے اوسکو کچہ مناسبت نہین ہے اسواسطے لفظ ترسا کو معنی خوفناک سمجہنا اوسی قسم سے ہے کہ کوئی کہے کہ فارسی مین جو لفظ مہتر

का अर्थ महान् और बड़े का है और
हमारी बोली में मिहतर नीच अर्थात्
भंगी को कहते हैं अरबी में सुअर कु
रान की सूरतों अर्थात भागों को कहते
हैं और उर्दू में यह शब्द पशु विशेष
के अर्थ में प्रचरित है जिसका छूना
भी बुरा है अब कोई बुध्दिमान् नहीं
कह सक्ता कि उर्दू वालों ने ईरानियों
की शत्रुता से उनके महाशय और श्रेष्ट
को मिहतर कर के पुकारा है जिसका
अर्थ भंगी का है और मुसलमानों
की शत्रुता से उनकी पवित्र किताब
के भागों को सुअर कहा है जिसका
अर्थ अत्यन्त अशुद्ध पशु का है -
वास्तव यही है कि यह दोनों पद महा
न और कुरान के भागों के अर्थ में
उर्दू के नहीं हैं एक फ़ारसी का है
दूसरा अरबी का और उनका अर्थ भी
उनही भाषाओं के प्रचार करने वाले
ने अपने अभिप्राया नुकूल कल्पना
किया है उर्दू से उस अर्थ को कुछ सम्ब

کہتے ہین شریف وسردار کو اور
ہماری بولی مین مہتر سے مراد کمینہ
وخاکروب لیا جاتا ہے عربی مین
سورہ قران کی سورتون کو کہتے
ہین اور اردو مین یہہ لفظ ایک
حیوان کے معنی مین مستعمل کیا
جاتا ہے جسکا مس بہی ممنوع ہے
اب کوئی عاقل نہین کہہ سکتا
کہ اردو والون نے ایرانیون
کی دشمنی سے اونکے سردار و شرفا
کو مہتر کہکر پکارا ہے جسکے معنی بہنگی
کے ہین اور مسلمانون کی خصومت
سے اونکی کتاب مقدس کے
حصون کو سور کہا ہے جسکے معنی
حیوان نجس کے ہین اصل
یہی ہے کہ دے دونون لفظ اوس
معنی مین اردو کے نہین ہین
ایک فارسی کا ہے دوسرا عربی
کا اور اونکے معنی بہی اون
زبانون کے واضع نے وضع کئے
ہین اردو سے اونکو کچہہ تعلق

मुसलमानी बहुत नहीं फैली थी उसी
काल में नजाशी राजा हवश देश का
मुसलमान होगया था और मुहम्मद
को सच्चा पैग़म्बर जान लिया था· इस
बात से किसी पढ़े लिखे मुसलमान
को इनकार नहीं है जबकि वार्त्ता इस
प्रकार है तो मुसलमानों को हवश
देश के रहने वालों से क्या शत्रुता थी
कि उन पर दासत्व का मिथ्या भार
धरते इसी रीति से काफ़रिया देश की
भाषा के जान ने वाले से पूछना चा
हिये कि उस देश की बोली में काफ़
रिया और काफ़िर शब्द का क्या अर्थ
है सम्भव है कि वह अर्थ नेकी और
भलाई से संबंध रखता होवे क्योंकि
सब भाषाओं में बहुधा ऐसे पद होते
हैं कि अपने देश की बोली में उन
का अर्थ बड़ाई और भलाई से सं
बन्ध होता है और दूसरे देश की
बोली में नीचता और मूर्खता से सं
बंध रखता है जैसे फ़ारसी में मिहतर

دین اسلام چندان شایع نہوا
تہا اوسی زمانہ مین نجاشی بادشاہ
حبشہ نے اسلام قبول کرلیا تہا
اور نبوت محمد پر ایمان لے آیا
تہا اس بات سے کسی محدث
و مفسر کو انکار نہین ہے جبکہ
معاملہ اسطرح پر ہے تو مسلمانون
کو ملک حبش کے باشندون سے
کیا خصومت تہی کہ اونپر غلامی کا
اتہام رکہتے اسی قیاس پر ملک
کافریہ کی زبان کے واقفکار لوگون
سے دریافت کرنا چاہیے کہ اوس
دیار کی زبان مین لفظ کافریہ
و کافر کے کیا معنی ہین شاید کہ
نیکی و صلاح سے متعلق ہووین
کیونکہ اکثر الفاظ ایسے ہین کہ
اپنے ملک کی بولی مین اونکے
معنی بزرگی و شرافت سے
منسوب ہین اور دوسرے ملک کی
زبان مین اونکے معنی سفاہت و رذالت سے
تعلق رکہتے ہین جیسے فارسی مین مہتر

त्रिकाल में भी नहीं है किसी कोश में ऐसा
लिखा होवे तो उसका नाम लीजिये हवशी
का अर्थ तो हवश देश का रहने वाला है
जबकि तुम्हारे निश्चय में भी हवश एक
देश का नाम है तो हवशी का अर्थ गुला
म क्यों कर हो सक्ता है तुमको उचित है
कि प्रथम हवशी पद में दासत्व सिद्ध
करो और यह असम्भव है इस वास्ते
तुम्हारा सारा वाग् विलास मिथ्या है
आगे यह बात रही कि उस देश का
हवश नाम मुसलमानों ने रक्खा है
यह बात भी सर्वथा निर्मूल है कि
मुसलमानों की उत्पत्ति से पहिले
ही अरबी भाषा में उस देश का नाम
हवश था इसी लिये हवश और हव
शा पद असरा उलक़ैस की कविता
में जोकि मुसलमानों की उत्पत्ति से
प्रथम ही अरब देश में प्रसिद्ध क
वि था आये हैं इसके सिवाय जब
कि मुसलमानों के पैग़म्बर मुहम्मद
के मत में सो मनुष्य भी न थे और

ابد الآباد میں بھی کسی اہل لغت نے
ایسا لکھا ہو تو اوسکے نام سے
اطلاع دیجئے حبشی کے معنی تو منسوب بہ حبش
ہیں یعنی حبشی اوسکو کہتے ہیں کہ جو ملک
حبش میں قیام پذیر ہو جبکہ تمہاری
رائے میں بھی حبش ایک ملک کا نام
ہے تو حبشی کے معنی غلام کیونکر ہو سکتے
ہیں تم کو لازم ہے کہ اول لفظ
حبش میں غلامیت ثابت کرو اور
یہ محال ہے پس تمہاری ساری
گفتگو وہم و خیال ہے ع
این خیال است و محال است و جنون
باقی رہی یہ بات کہ اوس ملک کا حبش
نام مسلمانوں نے رکھا ہے یہ بھی محض
بے اصل ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے ہی
عربی زبان میں اوس ملک کا نام حبش تھا
اسیواسطے لفظ حبش و حبشہ وغیرہ امراء القیس
کے نظم میں جو کہ ظہور اسلام سے پیشتر
ہی ملک عرب میں ممتاز شخص تھا
آئے ہیں علاوہ اسکے جسوقت کہ محمد صاحب
پر سو نفر بھی ایمان نہ لائے تھے اور

का ऋर्थ भी एक नहीं है इसी वास्तेदया
नंदीका पक्ष युक्ति शून्य है गव्र पद का ऋ
र्थ काफ़िर कदाचित् नहीं है होवे तो फ़ार
सी कोष विद्यमान हैं पना दीजिये कोष
में तो यह लिखा है कि गव्र लोहे की टोपी
को कहते हैं कि जिसको लड़ाई में सर पर
रखते हैं ऋौर लोहे के वस्त्र को कहते हैं कि
जिसको लड़ाई में पहनते हैं ऋौर संस्कृत
में वल्क बोलते हैं ऋौर जर तुश्त मतावल
म्बी को कहते हैं जिसको ऋरबी भाषा में
मजूस बोलते हैं निदान गव्र ऋौर मजूस
ऋौर मुग़ ऋौर पारसी एकार्थी हैं इन शब्दों
में से काफ़िर के ऋर्थ में एक भी नहीं ऋाता
ऋौर यह दूसरी बात है कि मुसलमान पक्ष
पात की राह से ऋपने से भिन्न हरएक मत
वाले को काफ़िर कहते हैं ईसाई ऋौर मूसा
ई भी इनके निश्चय में काफ़िर हैं किंतु ई
साई ऋौर मूसाई पद का ऋर्थ काफिर कदाचि
त् नहीं है बलकि ईसा से संबंध रखने वाले
को ईसाई ऋौर मूसा के मत वाले को मूसाई
कहते हैं इसी तरह हबशी का ऋर्थ काफ़िर

کے معنی قریب بھی نہیں ہیں اسیواسطے
دیانندی کا دعوی دلیل سے خالی
ہے لفظ گبر کے معنی کافر ہرگز نہیں ہیں
ہوویں تو لغت کا حوالہ دینا ضروری تھا
کتب لغت میں تو یہی مذکور ہے
کہ گبر بفتح اول و سکون ثانی بمعنی خود
و خفتان ہے اور مغ کو کہتے ہیں
جسکو عربی میں مجوس بولتے ہیں
غرضکہ گبر و مجوس و مغ و پارسی
مرادف ہیں ان الفاظ میں سے
بمعنی کافر ایک بھی نہیں آتا اور
یہہ دوسری بات ہے کہ مسلمان
براہ تعصب ہر ایک قوم کو کافر کہتے
ہیں چنانچہ عیسائی و موسائی بھی
اونکے عقیدہ میں کافر ہیں لاکن لفظ
عیسائی و موسائی کے معنی کافر ہرگز
نہیں ہیں بلکہ عیسی سے نسبت
رکھنے والے کو عیسائی اور
موسی کی امت والے کو
موسائی کہتے ہیں اسیطرح
حبشی کے معنی بھی کافر

देश निवासियों को गब्र प्रसिद्ध किया जिसका अर्थ काफ़िर है और अफरीका के एक भाग का नाम हवश रख कर वहां के लोगों को हवशी कहने लगे जिसका अर्थ गुलाम का है अफरीका देश के उत्तर भाग में एक देश को काफरिस्तः कह कर वहां के रहने वालों को काफ़िर कहना प्रारंभ किया इसी प्रकार योरप निवासियों का नाम तरसा रक्खा जिसका अर्थ काफ़िर और भय भीत है ॥ **उत्तर** ॥ जबकि मुसल्मानों की बुद्धि में निज मतानुयायियों से भिन्न सब देशों के लोग काफ़िर हैं तो उन में पहचान रहने की क्या आवश्यकता है कि मत के विरोध में सब बराबर हैं यदि मत के विरोध में देश की विशेषता भी अवश्य है तो उन लोगों के नाम भिन्न २ मुसल्मानों के रक्खे हुये नहीं हैं किन्तु अपने २ देश के नाम से प्रसिद्ध हुये हैं जैसे आर्य्यों को हिन्द में रहने के कारण से हिन्दु और हिन्दी कहा जाता है फिर गब्र और तरसा पदों

لوگون کو گبر مشہور کیا جسکے معنی کافر ہین اور افریقہ کے ایک حصہ کا حبش نام رکھہ کر وہانکے لوگونکو حبشی کہنے لگے جسکی معنی غلام کے ہین افریقہ کے شمالی حد مین ایک ملک کو کافرستہ کہکر وہانکے رہنے والون کو کافر کہنا شروع کیا اسیطرح یوروپکے باشندون کا نام ترسا رکھا جسکے معنی کافر و خوفناک کے ہین **جواب** جبکہ مسلمانون کے نزدیک سب ملکون کے غیر مذہب لوگ کافر ہین تو اونمین پہچان رہنے کی کیا ضرورت ہے کہ مخالفت دینی مین سب برابر ہین اگر مخالفت دینی مین ملک کی خصوصیت بھی لابدی ہے تو اون لوگون کے القاب مذکور مسلمانون کی ایجاد نہین ہین بلکہ اپنے اپنے ملک کے نام سے مشہور ہوے ہین جیسے کہ یہان کے ساکنون کو بسبب بود و باش ہند کے ہندو اور ہندی کہا جاتا ہے پہر گبر و ترسا وغیرہ الفاظ

और सम्भव भी नहीं है किन्तु कारण इस
का यही है कि आर्य्या वर्त्त के लोग योरप
निवासियों की अपेक्षा से स्याह रंग हैं और
अंगरेज़ हमारी अपेक्षा से श्वेत वर्ण हैं का
फ़िर के अर्थ में हिन्दू और हिन्दी कहीं नहीं
आया यदि किसी ने प्रचरित किया होवे तो
प्रमाण दीजिये इस लिये दयानंद सर
स्वती का मुसल्मानों पर यह दूसरा मिथ्या
आक्षेप है सिवाय इसके यदि मुसल्मान
हिन्दु पद को काफ़िर के अर्थ में प्रचार
करते तो इसकी क्या आवश्यकता थी कि
आर्य्य लोगों ही को हिन्दू कहते किन्तु मुस
ल्मानों के सिवाय यहूद अंगरेज़ प्रभृति सं
पूर्ण मत वालों को हिन्दू ही कहते कि मत के
विरोध में सब बराबर हैं आर्य्यों की क्या वि
शेषता है॥ एक दयानंदानुयायी का ।

प्रश्न सब देशों के लोगों को एक ही ना
म से पुकारने में पहचान नहीं रह सकती थी
इस कारण मुसल्मानों ने भिन्न भिन्न पद
जिनका अर्थ मिलता जुलता है हर एक देश
वालों के लिये नियत किये - जैसे ईरान

سے وہم وگمان بھی نہین ہے بلکہ
باعث اسکا یہ ہی ہے کہ یہان کے
آدمی انگریزونکی بہ نسبت سیاہ رنگ
ہین اور انگریز ہماری بہ نسبت سفید فام
ہین کافر کے معنی مین لفظ ہندی اور
ہندو کہین نہین آیا اگر کسی نے
استعمال کیا ہووے تو سند دیجئے پس
یہ دیانند سرسوتی کا دوسرا بہتان
ہے مسلمانون پر علاوہ اسکے اگر مسلمان
لفظ ہندو کو معنی کافر استعمال مین
لاتے تو اسکی کیا ضرورت تھی کہ آریہ
لوگون ہی کو اس لفظ کے ساتھ تعبیر کرتے
بلکہ یہود و انگریز وغیرہ کل غیر مذہبیون
کو ہندو کہتے کہ مخالف دینی ہین سب
برابر ہین آریہ کی کچھ خصوصیت نہین
ہے ایک دیانندی کا سوال سب ملکون
کے لوگون کو ایک ہی نام سے پکارنے
مین پہچان نہین رہ سکتی تھی اسواسطے
مسلمانون نے جدا جدا لفظ جنکے
معنی قریب ہین ہر ایک ملک والون
کے لئے مقرر کئے جیسے پارسی

यों को हिन्दी और हिन्दू कहनेलगे किस
लिये कि उससमय मुसलमानों का सर्व्व
था अभाव था मुसलमानों की उत्पत्ति तो ते
रह सो वर्ष के भीतर ही हुई है इस कारण
मुसल्मानों पर दयानंद सरस्वती का मि
थ्या आक्षेप है कि मुसल्मानों की उत्पत्ति से
सहस्रों वर्ष पहिले ही ईरान देश निवासि
यों की जिव्हा पर आर्य्यावर्त्त का नाम हि
न्द और यहां के निवासियों का नाम हिन्दि
और हिन्दु था इससे हमारा अभिप्राय य
ह नहीं है कि आर्य्य लोग अपने आपको
हिन्दि और हिन्दु कहें और कहलायें कि
न्तु हमारा वास्तव तात्पर्य्य यह है कि
हिन्द और हिन्दि और हिन्दु गाली नहीं
है जोकि ईरान देश के लोगों की अपेक्षा
से यहां के लोगों का रंग काला है इस का
रण हिन्दु शब्द फ़ारसी भाषा में काले के
अर्थ में सांकेतिक आता है इस में शत्रुता
की गंध भी नहीं है जैसे योरप निवासी हम
को काला आदमी कहते हैं और हम उनको
गोरा नाम रखते हैं परन्तु शत्रुता का दोनों ।

کو ہندی اور ہندو کہنا شروع کیا
کیونکہ اوسوقت مسلمان معدوم محض
تھے مسلمانوں کا ظہور تیرہ سو برس
کے اندر ہوا ہے پس مسلمانوں پر دیانند
سرسوتی کا بہتان ہے کہ مسلمانوں کی
پیدایش سے ہزاروں برس پیشتر
ہی اہل فارس کی زبان میں آریا
ورت کا نام ہند اور یہان کے
باشندے باسم ہندی و ہندو موسوم
تھے اس سے ہمارا یہ مقصود نہین
ہے کہ آریہ لوگ اپنے تئے ہندو
اور ہندی کہیں اور کہلائین بلکہ ہماری
منشاء اصلی یہ ہے کہ ہند و ہندی و ہندو
دشنام نہین ہے اور نہ اسمین الزام نہین
چونکہ ایرانیوں کی نسبت یہان کے
لوگ سیاہ فام ہین لہذا لفظ ہندو فارسی
زبان مین بمعنی سیاہ کے مجازاً استعمال
کیا جاتا ہے اسمین خصومت کی کوئی
بات نہین ہے جیسے انگریز ہم کو کالا آدمی
کہتے ہین اور ہم انگریزون کا گورا نام دھرتے
ہین لیکن دشمنی و خصومت کا طرفین

ऒर जिसकी रचना को चार सहस्र वर्ष से अ
धिक हुये हैं जैसे ज़रतुश्त के नामह की आय
त पैंसठ में है 'अकनूं बिरहमने व्यास नाम
अज़ हिन्द आयद बस दाना कि बर ज़मीं क
म कस चुना नस्त अर्थ अब एक व्यास नाम
स नाम हिन्द से आवेगा जो कि ऐसा पंडित
है कि वैसा पृथवी पर नहीं है । दूति । दूसी
नामह के एक सौ तरेसठ आयत में है कि।
चूं व्यास हिन्दी बबलख़ आमद गश्तास्प
ज़रतुश्तरा बुख़्वांद ॥ अर्थ - जब हिन्द निवा
सी व्यास बलख़ नगर में आये गश्तास्प राजा
ईरान ने ज़रतुश्त को बुलाया फिर दूसी आ
यत में है । मन मरदे अम हिन्दि निज़ाद ॥
अर्थ - मैं एक हिन्द में पैदा हुआ पुरुष हूं। फि
र उसी आयत में है ' बब हिन्द बाज़ गश्त ।
अर्थ - फिर हिन्दोस्तान को लौट गये । देखो
चार सहस्र वर्ष से पहिले भी हिन्द और हि
न्दी और हिन्दु शब्द आर्य्यावर्त्त और आ
र्य्यवर्त्त निवासी के अर्थ में प्रचरित थे फिर
क्यों कर हो सक्ता है कि मुसलमान शत्रुता
से आर्य्यावर्त्त को हिन्द और यहां के निवासि

اور جسکی تالیف کو چار ہزار برس
سے زیادہ گذرے ہین چنانچہ
نامہ زرتشت کی آیت ۶۵ مین
ہے (اکنون برہمنے بیاس نام
از ہند آید بس دانا کہ برزمین
کم کس چنان است) اسی نامہ
کی آیت ۱۶۳ مین ہے کہ
(چون بیاس ہندی بہ بلخ
آمد گشتاسپ زرتشت را بخواند)
پہر اسی آیت مین ہے (من
مردے ام ہندی نژاد) پہر
اسی آیت مین ہے (وبہ ہند
بازگشت) دیکہو چار ہزار سال
سے پیشتر بہی الفاظ ہند،
وہندی وہندو زبان فارسی
مین بہ معنی متنازعہ کے مستعمل
کئے جاتے تہے پس کیونکر
ہوسکتا ہے کہ مسلمانون نے
خصومت کی راہ سے
اس ملک کا نام ہند
رکہا اور یہان کے باشندون

वकार हिन्दू बनाया गया है जैसे
कि सम्बंध के लिये फ़ारसी में उकार
अर्थात् वकार आता है इसी प्रकार
ईकार भी फ़ारसी भाषा में सम्बन्ध के
अर्थ में प्रचरित है जैसे हिन्द से कभी
हिन्दी भी बना लेते हैं अर्थ हिन्दू और
हिन्दी का एक है कि हिन्द से संबंध रख
ने वाले को कहते हैं हां भेद इतना है कि
वकार केवल मनुष्य जाति के संबंध के
लिये आता है और ईकार मनुष्य और
तन् भिन्न दोनों के लिये आता है जैसे
फ़ारसी में मर्द हिन्दी और शमशीर
हिन्दी दोनों ठीक हैं और वकार
अर्थात् उकार उसी समय प्रचरित कि
या जाता है कि जब मनुष्य को हिन्द
से संबंध करते हैं मनुष्य भिन्न के लिये
कभी नहीं आता शमशीर हिन्दी के स्था
न में यदि शमशीर हिन्दू कहेंगे तो सर्व
था अशुद्ध है अब देखो ये हिन्द और हिन्दि
यह दोनों पद दसातीर में भी आये हैं जो कि
पारसियों के यहां ईश्वर की पुस्तक मानी जा
ती है

زیادہ کرکے ہندو بنایا گیا ہے
جیسے طرح کہ نسبت کے لیے واو آتا
ہے اسیطرح یاے تحتانی معروف
بھی نسبت کے معنی مین مستعمل ہوتی ہے
جیسے ہند سے کبھی ہندی کر لیتے ہین
سے ہندی اور ہندو کے ایک ہین
کہ منسوب بہ ہند کو کہتے ہین ہان فرق
اتنا ہے کہ واو فقط ذوی العقول
کے لیے آتا ہے اور یاے معروف
ذوی العقول اور غیر ذوی العقول
دونون کے واسطے استعمال
کیجاتی ہے مثلاً مرد ہندی اور
شمشیر ہندی دونون صحیح ہین بخلاف
واو کے کہ جب کسی انسان کو ہند
سے منسوب کرین گے اوسوقت
جایز ہوگا غیر انسان کے واسطے
ہرگز نہین اگر شمشیر ہندی کی جگہہ
شمشیر ہندو کہا جاویگا غلط محض
ہوگا اب دیکھیے لفظ ہند اور ہندی
دساتیر مین بھی آیا ہے جو کہ
پارسیوں کے یہان کتاب آسمانی ہے

ांकेतिक होने का कारण केवल शत्रुओं
के हाथ में बंधन है - और वह आर्य और
मुसल्मान दोनों के लिये बराबर है कि
जैसे अहमदशाह दुर्रानी प्रभृति के बंदी
आर्य हुये थे वैसे ही मुसलमान भी
थे तात्पर्य्य यह है कि जब हिन्दो
स्तान के निवासी लोग जगह २
ईरान देश में बेचे गये उस दिन
से उक्त संकेत ठहर गया
इस व्याख्या से यही बात विदित
हुई कि यद्यपि आर्यों को हिन्दू
कहना गाली नहीं है परंतु हम को
योग्य है कि दूसरे देशवालों का बि-
गाड़ा हुआ शब्द अपने निमित्त य
थाशक्ति प्रचरित न करें किन्तु
उसकी जगह आर्य पद का प्रचार
अवश्य करें कि संस्कृत का शब्द है
और अभी तक दूसरे देश वालों के
शब्दाधिक्य से रक्षित है और फिर
हिन्दु पद की मूल हिन्द शब्द है कि उसके
अंत में उकार अर्थात् वकार सम्बन्ध के
अर्थ का

مصطلح ہونیکا باعث صرف گرفتاری
سے وہ آریہ اور مسلمان دونون
کے لیے برابر ہے کہ جیسے
احمد شاہ درانی وغیرہ کے قیدی
آریہ ہوئے تھے ویسے ہی مسلمان
بھی تھے بس حاصل یہ ہے کہ
جب ساکنان ہند ایران مین
جابجا فروخت کیے گئے اوس روز
سے اصطلاح مذکورہ مقرر
ہوئی اس تمہید سے یہی لازم آیا
کہ اگرچہ آریہ لوگون کو ہندو
کہنا گالی نہین ہے مگر ہم کو مناسب
ہے کہ غیر ملک کے رہنے والون کا
بگاڑا ہوا لفظ اپنے حق مین
حتی الوسع مستعمل نہ کرین بلکہ
اوسکی جگہہ کلمہ آریہ کا استعمال
واجب سمجھین کہ سنسکرت کا لفظ ہے
اور ہنوز دوسرے ملک کی
زبان کے تصرف سے محفوظ ہے
سوا اسکے لفظ ہندو کی اصل
کلمہ ہند ہے کہ اوسکے آخر واو نسبت

क्योंकि हिन्दू हिन्दोस्तान के निवासी को कहते हैं वह आर्य होवें वा मुसल्मान न या हि जिस समय नादिर शाह ने दिल्ली में अपनी सेना को आज्ञा की कि (हिन्दू रा बिज़न) अर्थात् हिन्दू को मार डाल · तब उसकी सेना ने आर्य्य और मुसल्मान दोनों जातियों को मार डालना प्रारम्भ किया यहां तक कि मुसलमान आर्यों की अपेक्षा से द्विगुण मारे गये यहां से विदित है कि यदि मुसल्मानों ने आर्यों ही का नाम हिन्दू रक्खा होता तो नादिर शाह की सेना आर्यों ही का खून करती मुसलमानों को हाथ न लगाती परन्तु मुसल्मान दुगने मारे गये इति इसी प्रकार अहमद शाह दुर्रानी के क़ैदियों में इब्राहीम खां गारदी प्रभृति सैकड़ों मरेठों की फ़ौज के मुसल्मान भी विद्यमान थे और सब बिक कर गुलाम बनाये गये और समस्त हिन्दू पद के गुलाम के अर्थ में प्रसिद्ध होने के कारण हुये इस प्रकार के और भी बहुत वृत्तान्त हैं जिनसे सिद्ध होता है कि वास्तव

کیونکہ ہندو باشندہ ہند کو کہتے ہیں خواہ مسلمان ہووے خواہ آریہ چنانچہ جسوقت نادر شاہ نے حکم دیا کہ ہندو را بزن تب اسکی فوج نے آریہ اور مسلمان دونوں قسم کے ساکنان ہند کا قتل شروع کیا حتی کہ مسلمان بہ نسبت آریہ کے دو چند کشتہ ہوئے یہ بات ناظرین تواریخ کو خوب معلوم ہے اسی قیاس پر احمد شاہ درانی کے اسیروں میں ابراہیم گاردی وغیرہ صدہا مرہٹوں کی فوج کے مسلمان موجود تھے اور کل فروخت ہوکر غلام بنائے گئے اور بالتمام لفظ ہندو کے بمعنے غلام مشہور ہونے کے باعث ہوئے اس قسم کی اور بھی بہت گذارشات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دراصل لفظ ہندو بمعنی باشندہ ہند ہے اور غلام کے معنی نہیں

गाने रख दिये और जैसे तैसे जान बचाई इति इसी तरह अंगरेज़ी अमलदारी से पहिले जोकि रुहेलखंड में मरेठे लूट मार करते थे इसका रण रुहेलखंड निवासी मनुष्यों के संकेत में मरेठा शब्द लुटेरे और डाकू के अर्थ में प्रचरित हो गया था जब कोई कहता था कि मरेठे आये लोग भयभीत होकर घर छोड़ कर भागते थे इति जबकि चंगेज़ खां और अहमद शाह दुर्रानी ने इस देश को जीता और यहां से बहुत लोगों को पकड़ कर ले गये और वहां उनको गुलाम बनाकर बेचा तब से शब्द हिन्दू उनके संकेत में गुलाम के अर्थ में विख्यात हुआ ॥ अब दयानंद सरस्वती जो कहते हैं कि मुसल्मानों ने शत्रुता से आर्य्यों का नाम हिन्दू रक्खा है जिसका अर्थ चोर और डाकू का है वह सर्व्वथा मिथ्या है।

حوالہ کئے اور جیسے تیسے جان بچائی فقط اسیطرح انگریزی عملداری سے پہلے چونکہ روہیلکھنڈ مین مرہٹے لوٹ مار کرتے تھے یہان کے باشندون کی زبان پر لفظ مرہٹہ بمعنے قزاق وغارتگر وراہزن مستعمل ہوگیا تھا جبوقت کوئی کہتا تھا کہ مرہٹے آئے لوگ خوفناک ہوتے تھے اور گہر چھوڑ کر بہاگتے تھے فقط جبکہ چنگیز خان و احمد شاہ درانی وغیرہ اس ملک پر غالب آئے اور یہان سے بہت لوگون کو پکڑ کر لیگئے اور وہان انکو بطور غلام کے فروخت کیا تب لفظ ہندو مجازاً بمعنی غلام زبان زد اہل فارس ہوا پس دیانند سرسوتی جو کہتے ہین کہ مسلمانون نے خصومت کی راہ سے آریون کا نام ہندو رکہا ہے جسکے معنے راہزن و غلام کے ہین وہ غلط محض ہے

संकेत में हिन्दु पद डाकू के अर्थ में प्रचरित होगया. जैसे गुलिस्तां के सातवें बाब में शेख़ सादी कहता है कि मैं शाम देश के निवासियों के साथ बलख़ नगर से हिन्दोस्तान को जाता था और एक मनुष्य बाण विद्या में निपुण हृष्ट पुष्ट शस्त्रधारी हमारे साथ था उस समय दो हिन्दू अर्थात् दो मनुष्य हिन्दोस्तान के रहने वाले एक पहाड़ के नीचे से निकले और हमारे मार डालने का साहस किया उन दोनों में से एक के हाथ में लाठी थी और एक की कक्ष में अर्थात् बग़ल में डले तोड़ने की लकड़ी तब डर के मारे उस बाण विद्या निपुण के हाथ से धनुष और बाण गिर पड़े और कांपने लगा निदान यह हुआ कि हम ने सब शस्त्र वस्त्र और सामान उन दोनों हिन्दुओं के

اصطلاح مین لفظ ہندو بمعنی راہزن مستعمل ہونے لگا چنانچہ باب ہفتم گلستان مین شیخ سعدی کہتا ہے کہ مین ملک شام کے باشندون کے ساتھہ بلخ سے ہندوستان کو جاتا تہا اور ایک جوان تیرانداز نیزہ باز سلحشور بیش زور ہمارے ہمراہ تہا اس اثنا مین ایک پہاڑی کے نیچے سے دو ہندو یعنے دو شخص باشندہ ہند برآمد ہوے اور ہمارے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور دونون مین سے ایک کے ہاتھہ مین لاٹھی تہی اور ایک کی بغل مین ڈلے توڑنے کی لکڑی او سوقت خوف کے مارے جوان مذکور کے ہاتھہ سے تیر و کمان گر پڑے اور کانپنے لگا بس نوبت اسکی پہونچی کہ ہم نے اسباب اور کپڑے اور ہتھیار اون دونون ہندون کے

होते हैं यहां से भी विदित है कि हिन्दु-
हिन्दोस्तान के रहने वाले को कहते हैं
इसी लिये गुलिस्तां के टीका कार
खान आरज़ू ने गुलिस्तां के टीके-
ख्याबान में लिखा है कि (हिन्दू हि
न्द के रहने वाले के अर्थ में है- और
इस पद में वाव अर्थात् उकार सम्ब
न्ध के लिये है और उकार विशेषकरके
मनुष्य के संबंध के लिये आता है अ-
र्थात् हिन्द के दूसरे पदार्थ को हिन्दु नहीं
कह सके और हिन्दु पद फारसी वालों
के महावरे अर्थात् सांकेतिक बोल
चाल में डाकू और गुलाम के अर्थ में
आता है) खान आरज़ू के अंत के वा-
क्य से विदित है कि फारसी भाषा में हि
न्दु पद का वास्तविक अर्थ हिन्द के रह
ने वाले का है और डाकू और गुलाम
इत्यादि सांकेतिक है जो कि पहले सम
य में काबुल और कंदहार आदि पश्चिम
भाग आर्यावर्त्त के लोग ईरान देश के रहने
वालों को लूटलाते थे इस कारण उनके

ہوتے ہین مثلا اگر ہندوستان
کے باشندہ دو شخص ہندوستان
سے باہر آئین تو ان مین سے
ایک راہزن ہوگا اور ایک محافظ
راہ یہان سے بہی ثابت ہے
کہ ہندو باشندۂ ہندوستان کو
کہتے ہین ۔ اسیواسطے خان آرزو
نے خیابان گلستان مین لکھا ہے
کہ ہندو منسوب بہ ہند و درین لفظ
واؤ برائے نسبت ہست و این نسبت
خصوصیت بذوی العقول دارد در لفظ
ہندو در محاورۂ فارسیان بمعنے
راہزن و غلام می آید فقط در محاورۂ
فارسیان الخ اس آخر کے
فقرہ سے ظاہر ہے کہ لفظ ہندو
کے معنے حقیقی باشندۂ ہند ہین اور
راہزن وغیرہ معنے مجازی ہین
چونکہ عہد سابق مین کابل و قندہار
وغیرہ مغربی حصہ ہندوستان
کے لوگ ایرانیون کو تاخت
و تاراج کرتے تہے لہذا انکی

अर्थात् चार हिन्दोस्तान के रहने वाले मुसल्मान मसजिद में गये वास्ते नमाज़ के रुकू और सिजदा करने लगे · मौलवी बहरुलउलूम ने इन वचनों के टीके में ऐसा लिखा है कि यहां हिन्दु पद से हिन्दोस्तान के रहने वाले मुसल्मान लेने चाहियें इति इसी तरह मौलवी रूम की मसनवी के करे दफ़्तर में भी है -

ख़्वाजए रा बूद हिन्दू बन्दए ॥ पा वरीदः करदः ओ रा ज़िन्दए ॥ अर्थात् एक स्वामी का हिन्दोस्तान का रहने वाला एक दास था यदि इस स्थल में हिन्दु पद गुलाम के अर्थ में लिया जावेगा तो शब्द बन्दा निरर्थक होगा और शेख़ सादी ने बोस्तां में कहा है

दो हिन्दू बरा यन्द ज़े हिन्दोस्तां
यके दुज़्द बाशद यके पासबां ॥

अर्थ ॥ यदि दो हिन्दू हिन्दोस्तान से बाहर आवें तो उनमें से एक डाकू होगा और एक मार्ग का रक्षक अर्थात यह नियम नहीं है कि किसी देश के लोग सब एक से होवें किन्तु बुरे भले सब प्रकार के

گفتی و باطل شد نماز شان سنو یعنی

کہ چار ہندوستان کے باشندے مسلمان ایک مسجد مین گئے اور واسطے طاعت کے رکوع و سجدہ کرنے لگے اسیواسطے مولوی بحرالعلوم نے ان ابیات کی شرح مین اب لکہا ہے کہ مراد از ہندو ساکنان ہند از مسلمانان فقط اسیطرح دفتر ششم مین بہی ہے

خواجہ را بود ہندو بندہ ٭ پروریدہ کردہ او را زندہ ٭ یعنے ایک مالک کا ہندوستان کا رہنے والا ایک بندہ تہا اگر یہان لفظ ہندو بمعنے غلام لیا جاویگا تو لفظ بندہ بیکار ٹہریگا فقط سعدی نے بوستان مین کہا ہے ۔ بیت

دو ہندو برآیند ز ہندوستان ٭
یکے دزد باشد یکے پاسبان ٭

یعنے یہ قید نہین ہے کہ ہر ایک ملک کے لوگ سب یکسان ہو وین بلکہ نیک و بد سب قسم

कि फ़ारसी वालों ने प्रथम
दूसरे अलिफ़ के साथ लिखा और
फिर अलिफ़ को हकार से बदल डा
ला. और फ़ारसी वाले अलिफ़ को ह-
कार से बहुधा बदलते हैं जैसे आपयून और
हपयून अर्थात् अफ़ीम इसी तरह
अष्ट के अकार को फ़ारसी वालों ने
बदल कर हश्त बना लिया. अर्थ
दोनों का एक है अर्थात् संख्या वा-
चक अब निदान फ़ारसी वाले हि-
न्दोस्तान के रहने वाले को हिन्दु
कहते हैं चाहे वह आर्य्य होवे
चाहे दस्यु जैसे मौलवी रूम
की मसनवी के दूसरे दफ़्तर में है
चार हिन्दू दर इके मसजिद शुदन्द
बहरे ताइत राके ओ साजिद शुदन्द ॥
हर इके बर नीयते तकबीर कर्द ॥ दर नमाज़
आमद व मिसकीनी व दर्द ॥ मोअज़्ज़िन आ-
मद अज़ां इके लफ़्ज़े बिजस्त ॥ के मुअ-
ज़्ज़िन बांग कर्दी वक़्त हस्त ॥

اندر میں نے عرض کی کہ فارسی میں
الف بھی ہائے ہوز سے بدل ہوتا
ہے جیسے ایون اور ہیون یعنے
افیون اسی نوع سے ہے لفظ
اشٹ کہ فارسیوں نے اسکے
الف کو ہائے ہوز سے بدل کر
ہشت بنالیا معنے دونوں کے
ایک ہیں کہ عدد معروف ہوئے
پس فارسی والوں کے نزدیک
ہندو بمعنے منسوب بہ ہند ہے
یعنی باشندہ ہندوستان کو ہندو
کہتے ہیں خواہ وہ آریہ ہووے
خواہ دسیو چنانچہ مولوی روم
کی مثنوی کے دفتر دوم میں ہے
ابیات چار ہندو در یکے مسجد
شدند ٭ بہر طاعت راکع و ساجد شدند
ہر یکے بر نیتے تکبیر کرد ٭ در نماز آمد
بمسکینی و درد ٭ موذن آمد از ان
یکے لفظے بجست ٭ کای موذن
بانگ کردی وقت ہست ٭ گفت
آن ہندوئے دیگر از نیاز ٭ ہی سخن

मुझको जम्मु की राजधानी में जाना पड़ा
उस समय राजाधिराज श्री महाराज
रणवीरसिंह साहिब बहादुर ने अपने
मुखारविन्द से दरबार में यह
कहा कि वास्तव हिन्दुस्तान
की असल यह है कि बहुत
काल से इस देश में चन्द्र
वंशी राजाओं की राजधानी
रही है—
और संस्कृत में चन्द्र का
नाम इन्दु भी है और
इन्दु की जगह को इन्दुस्थान
कहते हैं—
फारसी वालों ने बिगाड़ कर
अपनी रीति पर हिन्दोस्ता
न कर लिया-
उस समय गणेश शास्त्री और
गोविन्दाचारी इत्यादि बड़े
बड़े पंडितोंने बहुत प्रशंसा
की— मैंने निवेदन किया

شری مہاراج رن بیر سنگھ
بہادر دام اقبالہ وافضالہ
واجلالہ کے حاضر ہوا اور
بارت قدرت بیز ناظر اوسوقت
بزبان فیض ترجمان شری
مہاراج نے فرمایا کہ فی الواقع
لفظ ہندوستان کی اصل
یہہ ہے کہ قدیم الایام سے
یعنی وقت کرشن و رام سے
اس ملک مین چندر بنشی
راجاؤن کی تخت گاہ اور
راج دہانی رہی ہے اور
سنسکرت زبان مین چندر کا
نام اندو بھی ہے اور اندو
کی جگھہ کو اندوستہان کہتے
ہین فارسی والون نے بگاڑ کر
اپنے لہجہ کے موافق ہندوستان
کر لیا اوسوقت گنیش شاستری
اور گوبندا چاری وغیرہ بڑے
بڑے پنڈتون نے بہت تحسین
کی اور داد آفرین دی فقیر

فقیر اندر سن ملقب بکعبہ کن بیاوری بخت بلند و تائید

طالع ارجمند بملازمت کیمیا خاصیت جناب مستطاب

معلی القاب والا منزلت عالی مرتبت طرازندۂ اعلام جہانبانی

زیبندۂ تاج و تخت خاقانی مہر سپہر حشمت و اجلال سپہر مہر

دولت و اقبال مشید قواعد رافت و احسان موکد مبانی

حشمت و امتنان دانش پناہ بینش دستگاہ مظہر فیوض بی انتہا منظور

انظار پرمانما گوہر معدن حقایق و آگاہی چشم و چراغ دودمان والا

جاہی بحر مواج انصاف پروری محیط زخار عدل گستری

صد لمعۂ عدل از جبینش تابندہ چو نقش از نگینش تابع مالک انس و جان

مطیع اوامر و نواہی بھگوان صاحب قلم و شمشیر والئی جموں و کشمیر راجا دھیراج

इन्दु अटक का नाम है जिसको
संस्कृत में सिन्धु कहते हैं
और फ़ारसी में सिन्द बोलते
हैं इसीतरह क़ाबुल शहर अपने
पास की नदी के नाम से
प्रसिद्ध हुआ है क्योंकि इसशहर
के समीप काबुल नाम एक नदी है
यही वृत्तान्त जेहलुम शहर का
समझिये कि अपने समीप की नदी
के नाम से प्रसिद्ध हुआ है इसीतरह
सम्भव है कि आर्यावर्त्त का नाम
विन्ध्य पहाड़ के नाम पर विन्ध्यस्थान होवे
फ़ारसी वाले इस में
कुछ अदल बदल करके हिन्दुस्तान
और हिन्दोस्तान लिखने और पढ़ने लगे
फ़ारसी में वकार को हकार से
बहुधा बदलते हैं — जैसे
बोश और होश अर्थात् अ
पनी प्रशंसा करना और बार और
हार अर्थात् पशुओं का विष्ठा
अब जानना चाहिये कि सम्वत १९३५ में

انڈس اٹک کا نام ہے جسکو
سنسکرت میں سندھو کہتے ہیں
اور فارسی میں سند بولتے
ہیں اسیطرح کابل شہر اپنے
قریب کی ندی کے نام سے
نامزد ہوا ہے کیونکہ اس شہر
کے متصل ایک کابل نامی ندی
ہے یہی حال جہلم شہر کا
سمجھئے کہ اپنے قریب کے دریا
کے نام پر نامزد ہوا ہے اسیطرح
شاید کہ آریاورت کا بھی
بندھستہان نام ہو سے
فارسیوان نے اوس میں
تعرف جابجا کرکے سندستان
وہندستان لکھنا اور پڑہنا شروع
کیا فارسی میں باء موحدہ
ہاے ہوز سے بھی بدل ہوتی
ہے جیسے بوش وہوش یعنی
خودستائی وبار وہار یعنی سرگین
حیوانات اتفاقاً سمبت
۱۹۳۵
اونیس سو پینتیس میں

ल हकार का लिया अर्थ दोनों
का संख्या वाचक सात है
अब चाहिये जाना कि फ़ारसी
वाले हिन्दु के उकार को दूर
करके हिन्द कहने लगे। फिर फ़ा॰
रसी वालों ने हिन्द के अंत में
सम्बंध वाचक उकार लगा कर
आर्यावर्त निवासियों का नाम हि॰
न्दु रक्खा और फ़ारसी में उकार अ
र्थात् वाव सम्बंध के लिये आता है
दूसरा कारण हिन्दुस्तान नाम रखने
का यह भी हो सक्ता है कि विंध्याचल
पर्वत जिसको हिन्द भी कहते हैं आ
र्यावर्त का एक प्रसिद्ध पहाड़ है और
प्रत्यक्ष है कि प्रायः देश और नगर
अपने प्रसिद्ध तालाब और नदियों औ
र पहाड़ों के नाम से विख्यात होते हैं जैसे
पंजाब अपनी पांच नदियों के कारण और
अमृत सर अपने तालाब के नाम से प्रसि
द्ध हुआ इसी वास्ते अंग्रेजी में आर्या
वर्त को इन्डिया कहते हैं क्योंकि अंग्रेजी में

کرکے ہفت بنالیا یعنی دونون
کے ایک ہین لفظ مخفف کرکے
ہند کہنے لگے رفتہ رفتہ اوسکے
آخر واو نسبت کی لگا کر یہان
کے باشندون کا نام ہندو رکہا
دوسری وجہ تسمیہ ہندوستان
کی یہہ بہی ہو سکتی ہے کہ
ہندہیاچل پربت جسکو ہند
بہی کہتے ہین آریا ورت کا
ایک مشہور پہاڑ ہے اور قاعدہ
ہے کہ بعض ملک و شہر اپنے
مشہور تالابون اور دریاؤن
وغیرہ کے ساتہہ نامور ہوتے
ہین چنانچہ پنجاب و امرتسر
اور مانند اسکی کہ ملک پنجاب
اپنی پانچ ندیون کے ساتہہ
نامی ہوا اور شہر امرتسر اپنے
تالاب معروف کے اسم سے
مسمی ہوا اسیواسطے انگریزی
مین آریا ورت کو انڈیا کہتے
ہین کیونکہ انگریزی مین

जो मार्ग में बही नदी पहिले
पड़ती है और संस्कृत में जगह
को स्थान कहते हैं सिन्धान
(सिन्दुस्तान) = सिन्धु + स्थान)
इन दोनों सामासिक शब्दों का अ
र्थ हुआ सिन्धु के बहने की जगह
फारसी वालों ने अपनी रीति पर
सिन्धु के सकार को हकार से और
धकार को दकार से बदल लिया
और स्थान के थकार को तकार
से बदल कर हिन्दुस्तान कहने
लगे और फारसी में सकार
को हकार से बहुधा बदल देते
हैं- जैसे ख़रोस से ख़रोह
अर्थात् कुक्कुट और आमास
से आमाह अर्थात् मोटापन
इसी तरह सप्त संस्कृत का शब्द
है फ़ारसी वालों ने सकार को ह
कार और पकार को फकार से -
बदल —

تو پہلے سندھ ہی ندی راہ میں
پڑتی ہے اور جگہہ کو سنسکرت
میں ستھان کہتے ہیں پس
(سندھ ستھان) ان دونوں
لفظ مرکب کے معنے ہوئے
سندھ کے بسنے کی جگہہ
پس فارسی والوں نے اپنے
طور پر سین مہملہ اول کو ہای
ہوز سے بدل کر کے اور تا
ہوز کو دونوں جگہہ سے دور
کر کے ہندوستان مستعمل کرنا
شروع کیا اور فارسی میں سین
مہملہ اکثر مقام ہاے ہوز سے
بدل ہوتا ہے چنانچہ خروس
و خروہ بمعنے مرغ و آماس
و آماہ بمعنے ورم بھی اسیطرح
سپت بفتح سین مہملہ وسکون
باے فارسی و وقف تاے
فوقانی سنسکرت کا لفظ ہے
کہ اہل فارس نے سین کو ہای
ہوز سے اور با کو فا سے بدل

ग्रंथ में करेंगे - मुसलमानों
का खंडन तो मुसलमान ही कर
ते हैं जैसे पुस्तक मज़हर उलमज़ा
मीन का कर्त्ता उस पुस्तक के २२६
पृष्ठ में लिखता है कि हर सौ वर्ष में
एक तह वालू पत्थर कीचड़ चूने की
जमती है पृथ्वी के खोदने से
उस तह के नीचे से मनुष्य
की हड्डी निकली है कि जिस
का जमना तीस हज़ार वर्ष से प्र-
थम निश्चित होता है॥

अब विदित होवे कि आर्यावर्त्त
का नाम हिन्दुस्तान कैसे प्रसि-
द्ध हुआ और आर्य लोगों को
हिन्दू क्यों कर कहते हैं वास्तव
इस नाम रखने का कारण यही है
कि संस्कृत में अटक नदी को सिंधु
कहते हैं और यह आर्यावर्त्त
के पश्चिम भाग में बहती
है और जब ईरान देश से
आर्यावर्त्त को आते हैं—

رسالہ میں کیجاویگی مسلمانوں
کے رد میں تو خود مسلمان ہی
گرم گفتار ہیں کہ مصنف مظہر المضامین
نے اوس کتاب کے ص ۲۲۶
میں لکھا ہے کہ ہر صدی میں ایک
تہہ بالو - پتھر - کیچڑ - چونہ کی
جمتی ہے زمین کے کہودنے
سے اوس تہ کے تلے سے
انسان کی ہڈی برآمد ہوئی ہے جسکا
جمنا تیس ۳۰ ہزار سال سے پیشتر
کا باور ہوتا ہے -

اب معلوم ہووے کہ آریاورت
کا نام ہندوستان کسطرح
مشہور ہوا اور آریہ لوگون
کو ہندو کسواسطے کہتے ہیں
فی الحقیقت اسکی وجہ تسمیہ یہی
ہوگی کہ اٹک ندی کو سنسکرت
میں سندہو کہتے ہیں اور وہ
آریاورت کے مغربی حصہ
میں واقع ہے اور جب ایران
سے آریاورت کو آتے ہیں

में नहीं रहने थे किन्तु त्रिविष्टप के रहने वाले थे और इस देश को उत्तम जान कर यहां आ बसे थे सिद्धांत यह है कि जो कुछ वेद और शास्त्र में आर्यावर्त्त की महिमा लिखी है दयानंद सरस्वती ने सब पर धूलि डाल दी-

अब चाहिये जानना कि यहूद और ईसाई और मुसल्मान जो कहते हैं कि आदम की उत्पत्ती को ६ हज़ार वर्ष से अधिक नहीं हुये और आदम से पहिले कोई मनुष्य विद्यमान न था और मनुष्यों की वंशावली का यही आदि कारण है वह सर्व्वथा असम्भव है क्योंकि सृष्टि का प्रवाह अनादि है उसकी आदि कदाचित् नहीं है इस सृष्टि की उत्पत्ति को कि जो आज कल विद्यमान है अब संवत् १९४२ में एक अरब छानवे करोड़ आठ लाख बावन हज़ार नौ सौ पचासी वर्ष हुये इसकी पूरी व्याख्या किसी

میں نہیں رہتے تھے بلکہ تبت کے رہنے والے تھے اور بسبب عمدگی اس ملک کے یہاں آ بسے تھے حاصل یہ ہے کہ جو کچھ وید و شاستر میں آریاورت کی مہما لکھی تھی دیانند سرسوتی نے سب پر خاک ڈال دی۔

اب چاہئے جاننا کہ یہود و عیسائی و مسلمان جو کہتے ہیں کہ آدم کی پیدایش کو چھہ ہزار برس سے زیادہ نہیں گذرے اور اوس سے پہلے کوئی انسان موجود نہ تھا نسل انسان اوس سے جاری ہوئی ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ سلسلہ عالم اناد ی ہے اوسکی ابتدا ہرگز نہیں ہے اس سرشٹی کی پیدایش کو جو آجکل موجود ہے اب سمبت انیس سو بیالیس ۱۹۴۲ میں ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھہ لاکھ باون ہزار نو سو پچاسی برس ہوئے تفصیل اسکی کسی

अंगरेज़ों के अनुयायी बन गये
इसके सिवाय दयानंद सरस्वती के बु
ड्ढों की मूर्खता भी सिद्ध होती
है कि तिब्बत से कि जो वास्तव
(त्रिविष्टप) अर्थात् स्वर्ग वा स्वर्ग
की तरह है हिन्दुस्तान को श्रेष्ठ जाना
और निवास के योग्य माना-
फिर आर्योद्देश्य रत्न माला-
के पृष्ठ ११ में आप दयानंद सरस्व
तीने लिखा है कि आर्य उनको कहते
हैं कि जो श्रेष्ठ स्वभाव धर्मात्मा
परोपकारी सत्यविद्यादि गुण युक्त
और आर्यावर्त देश में सब दिन
से रहने वाले हैं इति दूसरे दो
बात प्रकट होती हैं एक यह कि
दयानंद सरस्वती को अपना
लेख स्मरण न रहा दूसरी यह
कि सृष्टि की आदि में दयानंद
सरस्वती के जितने श्रेष्ठ लोग
हुये हैं उनमें कोई आर्य न था क्यों
कि वे लोग सब दिन से आर्यावर्त में

مین انگریزی بنارے بن گئے علاوہ
اسکے دیانند سرسوتی کے بزرگون
کی بیخردی و نادانی بھی ثابت
ہوئی ہے کہ تبت سے کہ جو اپنی تحقیق
ترشبٹپ یعنے سورگ یا مانند سورگ
کی ہے ہندوستان کو افضل جانا
اور لایق بودو باش مانا سوا ے
اسکے آریہ اودیش رتن مالا
کے صفحہ ۱۱ مین خود دیانند سرسوتی
نے لکھا ہے کہ آریہ انکو کہتے ہین
کہ جو نیک عادت اور دہرماتما
اور خیرخواہ عام اور ست ودیا وغیرہ
گن والے اور آریاورت
دیش مین سب دن سے رہنے
والے ہووین انتہی اس سے
دو باتین لازم آتی ہین ایک یہہ
کہ دیانند سرسوتی کو اپنا لکھا یاد
نرہا دوسرے یہہ کہ دیانند سرسوتی
کے جتنے بزرگ گذرے ہین
ان مین آریہ کوئی نہ تہا کہ وے
لوگ سب دن سے آریاورت

कि प्रथम आर्यों की उत्पत्ति (तिब्बत) में हुई है और संस्कृत में तिब्बत का नाम त्रिविष्टप है फिर समस्त भूमंडल से इस देश को उत्तम समझ कर आर्य लोग यहां आ बसे इति दयानन्दानुयायी लोग अपने स्वामी जी से प्रश्न करें कि किस वेद और शास्त्र से आपने लिखा है कि आर्य लोग (तिब्बत) से आकर यहां बसे हैं मैं कहता हूं कि वेद और शास्त्र तो एक ओर हैं किसी पुराण और इतिहास में भी ऐसा नहीं है किंतु वेद और शास्त्र तथा स्मृति और इतिहास आदि के विरुद्ध है जैसे - पहली बात मुसल्मानों की बनावट है ऐसे ही यह प्रायः अंगरेज़ों की कल्पना है

दयानंद सरस्वती की बुद्धि कहां गई कि वेद और शास्त्र के विरुद्ध -

کہ اول آریون کی پیدائش تبت مین ہوئی اور سنسکرت مین تبت کا نام ترشبٹ ہے پہر روے زمین سے اس ملک کو عمدہ سمجہکر آریہ لوگ یہان آبسے فقط اب دیانند پنتہی اپنے سوامی سے دریافت کرین کہ کس وید و شاستر سے آپ نے تحریر کیا ہے کہ آریہ لوگ تبت سے آکر یہان آباد ہوے مین کہتا ہون کہ وید و شاستر تو ایک جانب ہین کسی پران و اتیہاس مین بہی ایسا نہین ہے بلکہ وید و شاستر و سمرتی و اتیہاس وغیرہ کے مخالف ہے جیسی پہلا مقولہ مسلمانون کا مصنوعہ ہے یہہ عقیدہ بعضے انگریزی مصنفون کا تراشیدہ ہے دیانند سرسوتی کی عقل کہان گئی کہ وید و شاستر کی مخالفت

स्थान मिस्र देश को ठहराना है
उसके झूंठा होने में कुछ संदेह नहीं
है सम्भव है कि मुसल्मानों
के इस मिथ्या भावना का कार
ण यही होवे कि हमारे देश के
मूर्ख लोग मिस्र शब्द को जो
कि षकार के साथ संस्कृत में
पंडित और विवेकी के अर्थ
में प्रसिद्ध है उसको फ़ारसी
अक्षरों में स्वाद के साथ लिखा
करते हैं वस्तुत: मिश्र शब्द को
(स्वाद) अक्षर से कुछ संबन्ध
नहीं है कि यह अक्षर अरबी
भाषा में प्रचारित है यहां त-
क कि फ़ारसी भाषा के
किसी शब्द में भी स्वाद न-
हीं आता संस्कृत की का कथा
है यह संपूर्ण युक्तियें दयानंदसर
स्वती के नवीन सत्यार्थ प्रकाश के
पृष्ठ २२४ के इस लेख के खं
डनार्थ भी परि पूर्ण हैं ॥

مصر قرار دیتا ہے اوسکے غلط
ہونے مین کچھہ تامل نہین ہے
اغلب ہے کہ مسلمانوں کی غلطی
کا باعث یہہ ہی ہووے کہ یہان
کے بیوقوف لوگ مصر بمعنی
براہمن بصاد مہملہ لکھا کرتے
ہین حالانکہ وہ مشر بشین
منقوطہ ساکن ورا مہملہ
موقوف سنسکرت زبان کا
لفظ ہے معنی دانا وعالم
اوسکو صاد غیر منقوطہ سے
کچھہ نسبت نہین ہے کہ یہہ
حرف مخصوص بزبان عربی
ہے حتی کہ فارسی زبان کے
کسی کلمہ مین بھی صاد نہین
آتا سنسکرت کا تو کیا ذکر ہے
یہہ تمام دلایل دیانند سرسوتی
کے نئے ستیارتھہ پرکاش
کے صفحہ ۲۲۴ کے اس
مضمون کی تکذیب کے لئے
بھی کافی دوائی ہین۔

के गोत्रादि अवतक जैसे के तैसे ही चले आते हैं और प्राचीन ऋषि और मुनियों के नाम से विख्यात हैं अक्षर मात्र का भी भेद नहीं है फिर क्या कारण है कि आपने वहां के वृत्तान्त सर्वथा भूलगये और यदि आर्य्यों का वास्तविक स्थान मिस्र देश ही होता तो अवश्य आर्यों की भाषा और मिस्र देश की भाषा में कुछ सं वन्ध और सादृश्य पाया जाता परन्तु दोनों में बड़ा भेद है कोई मनुष्य अपनी वास्तविक बोली को ऐसा नहीं भूलजाता कि जिस के एक शब्द का भी स्मरण न रहे यदि आर्य्य लोक वास्तव मिस्र देश ही के रहने वाले होते तो इन की सारी प्राचीन पुस्तकें उसी देश की भाषा में होतीं परन्तु एक भी नहीं है इस कारण से जो कोई आर्य्यों का वास्तविक

کے گوتر وغیرہ ابتک جیسکے تیسے چلے آتے ہین اور اون ہی ابتدائی رشیون اور منیون سے نامزد ہین ایک حرف کا بھی فرق نہین ہی پھر کیا سبب ہے کہ اپنے بزرگونکی واردات اصلی بالکل نسیاً منسیا کر بیٹھے سواے اسکی اگر آریہ لوگون کا مقام اصلی مصر ہی ہوتا تو لا جرم اونکی بولی اور زبان مصر مین کسیقدر مطابقت پائی جاتی حالانکہ تفاوت زمین و آسمان ہے کوئی اپنی اصلی و حقیقی زبان کو ایسی نہین بھول جاتا کہ اوسکا ایک لفظ بھی یاد نہ رہے بلکہ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ آریونکی تمام کتب قدیم زبان مصر مین ہوتین مگر ایک بھی نہین ہے پس جو کوئی آریون کا اصلی وطن

आदम को पापी ठहराते हैं और अनेक प्रकार के दोष लगाते हैं. यहां से प्रकट है कि आर्य्य लोक कदाचित् मिस्र देश से नहीं आये किन्तु आर्य्यों के द्वारा ही सारे देश बसे यदि यह लोक मिस्र से आये होते तो अपने बड़ों की रीति के अनुसार उस सनातन भूमि का अवश्य ध्यान रखते और अपने ग्रन्थों में निस्सन्देह उसका वृतान्त लिखते. और उस स्थान को तीर्थ और पुण्य भूमि जानते न्याय करो जब कि तुम्हारे ही वचनानुसार आर्य्य लोग यहां जय को प्राप्त हुए थे तो अवश्य है कि अपने प्राचीन स्थान और अपने बड़ों के वृतान्तों की व्याख्या को अपनी बड़ाई और प्रतिष्ठा का कारण समझते और ऐसा न भूल जाते कि जिसका आज तक भी कुछ पता नहीं है देखो आर्य्य लोगो

کہ اوسکو بانی مبانی عصیان و نافرمانی ٹہیراتے ہین اور طرح طرح کے الزام لگاتے ہین یہان سے ظاہر ہے کہ آریہ لوگ مصر سے ہرگز نہین آئے بلکہ آریون کی بدولت ہی سارے ملک آباد ہوئے اگر یہہ لوگ مصر سے آئے ہوتے تو حسب دستور اپنے بزرگون کے اوس جائے قدیم کا ضرور خیال رکہتے اور اپنی کتابون مین بلا شبہ اوسکا بیان حال کرتے بلکہ مقام مذکور کو زیارتگاہ و متبرک ملتے انصاف کرو کہ جس صورت مین بقول تمہارے آریہ لوگ یہان فتحیاب ہوئے تہے تو لا کلام اپنے قدیمی وطن اور بزرگون کے حالات و گذارشات کی تصریح کو موجب عزت و فخر سمجہتے نہ کہ ایسا فراموش کردیتے کہ جسکا آجتک کچہہ بہی پتہ نہین دیکہو آریہ لوگون

आचार्य्य है उनके मुख से भी सिद्ध होगया कि आर्य्यावर्त्त की भूमि सब भूमियों से श्रेष्ठ है प्रथम यह ही देश बसा और आदम आर्य्यों में से कोई मनुष्य था- अब चाहिये जान्ना कि आदम स्वर्ग से गिरा यह बात यहूद और ईसाई और मुहम्मदी लोकों ने अलंकार की रीति से कही है - इसका वास्तविक अर्थ यह है कि आदम आर्य्यावर्त्त से कि स्वर्ग तुल्य है उन निर्जन देशों में गया जोकि इस पुण्य भूमि को छोड़ कर उन देशों में वास स्वीकार करना अधोगति में पडना था इस कारण यहूद प्रभृति ने आदम की अधोगति स्वीकार करने को स्वर्ग से गिरना ठहराया- इससे आदम के आर्य्य होने में कुछ संदेह नही है-और यह यहूद और ईसाई और मुसलमानों का अन्याय है कि

محدث ہین اونکی زبان سے بھی ثابت ہوگیا کہ آریاورت کی زمین تمام زمینوں سے مشرف ہے اور اول یہی ملک آباد ہوا اور آدم آریون مین سے کوئی شخص تہا اب چاہیے جاننا کہ آدم بہشت سے گرا یہہ بات یہود وعیسائی ومحمدی لوگون نے از روے مجاز کے کہی ہے اسکے معنی حقیقی یہہ ہین کہ آدم ہندوستان سے کہ جنت نشان ہے اون ویران ملکون کی طرف گیا چونکہ اس متبرک زمین کو چھوڑکر اون ملکون مین سکونت قبول کرنا تنزل مین پڑنا تہا اسواسطے یہود وغیرہ نے آدم کے تنزل اختیار کرنے کو بہشت سے گرنا قرار دیا پس آدم کے آریہ ہونے مین کچھ شبہ نہین ہے اور یہہ یہود وعیسائی ومسلمانونکی بے انصافی

जिसको रिजनाई कहते थे और हाकिम और वेहकी ने इब्न अब्बास के बचनानुसार लिखा है कि - अली ने कहा कि तुम लोग कुछ जानते हो - कि आर्य्या वर्त्त की पृथ्वी दूसरे भूमियों की अपेक्षा से अधिक सुगंधित क्यों है - और सुगंध के पदार्थ अगर और जायफल और लवंगादि आर्य्यावर्त्त की भूमि के साथ क्योंकर संबंध विशेष रखते हैं - कारण इसका यह है कि जब आदम स्वर्ग से आर्य्यावर्त्त में गिरा था उसके शरीर पर स्वर्ग के पत्ते लिपटे थे वायु ने उन पत्तों को चारों ओर को फैला दिया जिस वृक्ष पर कोई पत्ता उन पत्तों में से पहुंचा - उस वृक्ष में उन पत्तों ने सुगन्ध उत्पन्न करदी इनि विचारो कि हाकिम और वेहकी जो कि मुसलमानों के यहां बड़े॥

جسکو دجنائی کہتے تھے اور حاکم و بیہقی نے بروایت ابن عباس نقل کیا ہے کہ امیر المومنین علی نے کہا کہ تم لوگ کچھ جانتے ہو کہ زمین ہندوستان دوسری زمینون کی بہ نسبت زیادہ تر خوشبو والی کسواسطے ہے اور خوشبو کے اقسام عود و جوز و قرنفل وغیرہ زمین ہندوستان کے ساتھ کیونکر مخصوص ہین وجہ اسکی وہ ہے کہ جسوقت آدم جنت سے ہندوستان مین گرا تھا اوسکے بدن پر بہشت کے درختون کے پتے لپٹے ہوئے تھے ہوا نے اون پتون کو چارون طرف پراگندہ کر دیا جس درخت پر کہ کوئی پتا اون پتون مین سے پہونچا اوس درخت مین برگ مذکور نے خوشبو پیدا کر دی خیال کرو کہ حاکم و بیہقی جو کہ بڑے

हैं- जबकि यह बात ठहरी तो विदित हुआ कि यहां अजमी से अरबी के कोषकारों का संस्कृत ही अभिप्रेत हो- क्योंकि संस्कृत भी अरबी से भिन्न है- दूसरी युक्ति आदम के आर्य्य होनेकी यह है कि कुरान के सब टीकाकारों और मुसल्मानों के इतिहास कर्त्ताओं ने लिखा है कि आदम का रंग गेहुआ था॥ इति ॥ अब आदम के आर्य्य होने में कुछ सन्देह नहीं कि गेहुंआ रंग होना इस समय भी आर्य्यों के साथ विशेषता रखता है- आदम के आर्य्य होने की तीसरी युक्ति यह है कि शाह अबदुल अज़ीज़ ने तफ़सीर फ़तह उल अज़ीज़ की पहिली जिल्द में लिखा है कि बहुत से वचनों के अनुकूल आदम के स्वर्ग से गिरने का स्थान आर्य्यावर्त्त का एक भाग है कि अरबी भाषा में

ہین جبکہ یہہ بات ہے تو باقربن قرین قیاس ہے کہ یہان عجمی سے اہل لغت نے سنسکرت ہی مراد رکہی ہووے کہ سنسکرت ہی عربی سے غیر ہے دوسری دلیل آدم کے آریہ ہونے کی یہہ ہے کہ کل مفسرین و مورخین نے لکہا ہے کہ آدم کا رنگ گندمی تہا فقط اب آدم کے آریہ ہونے مین کچہہ شک نہین ہے کہ گندم گون ہونا اسوقت بہی آریاورت کے لوگون کے ساتہہ مخصوص ہے آدم کے آریہ ہونے کی تیسری دلیل یہہ ہے کہ شاہ عبد العزیز نے جلد اول تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہے کہ اکثر روایات کے موافق بہشت سے آدم کے گرنے کی جگہہ ہندوستان کی ایک زمین ہے

ईसाई और मुसलमान मनुष्य मात्र
का पिता और जनक कहते हैं
आर्य्यों में से एक मनुष्य था कि
आर्य्यावर्त्त से निकल कर देशान्तर
में जा बसा· इस कारण से कि वहां
वह प्रथम मनुष्य था उसने अपना
नाम आदिम रक्खा क्योंकि संस्कृत
भाषा में आदिम उसको कहते हैं
कि जो सब से पहिले हो· इस
मनुष्य के आदिम नाम रक्खे जाने
का यही कारण है कि प्रथम उन
निर्जन देशों में यही गया था इस
से आदिम कहलाया· फिर मूर्ख
लोग आदिम के इकारोत्तर द कार
को दूर करके आदम कहने लगे·
आदिम के आर्य्य होने और इस
नाम के संस्कृत होने की बड़ी युक्ति
यह है कि अरबी भाषा के सारे
कोषों में यही लिखा है कि आदम
पद अजमी है· और अजमी अरबी
भाषा से भिन्न भाषाओं को कहते

عیسائی و مسلمان ابوالبشر
کہتے ہین آریون مین سے کوئی
شخص تہا کہ آریاورت سے نکلکر
غیر ملک مین جا بسا چونکہ وہان
وہ اول انسان تہا اسواسطے
اوسنے اپنا نام آدم رکہا
کیونکہ زبان سنسکرت مین آدم
بکسر دال اوسکو کہتے ہین کہ جو
سب سے پہلے ہووے اس
شخص کا باسم آدم مسمی ہونے
کا یہہ ہی سبب ہے کہ اول اون
ویران ملکون مین یہہ ہی وارد
ہوا تہا لہذا آدم کہلایا بعدہ
ناواقف لوگون نے کسرہ دال کو
فتح سے بدل کر ڈالا آدم کے آریہ
ہونے اور اس اسم کے سنسکرت ہونیکی ایک
عمدہ دلیل یہہ ہے کہ کل اہل لغت نے لکہا ہے کہ
آدم لفظ عجمی ہے جو کوئی کہتا ہے کہ ادیم سے آدم
مشتق ہے وہ ناواقف ہے ادیم و آدم دونون
لفظ عربی ہین اور کلمہ عجمی کا اشتقاق ممکن نہین
ہے اور عجمی عربی کے سوا تمام زبانون کو کہتے

पुस्तकों से किन्तु इसके मिथ्या होने
में मेक्स मूलर साहिब ने लेकचर्स् आ
न्दी साइंस आफ़ लेंग्वज के पृष्ठ २८८
में लिखा है कि पारसी लोग आर्य्याव
र्त्त से उठकर ईरान देश में वसे- इसी
पुस्तक के पृष्ठ २७८ में है कि उस्ताब
ज़न्द में लिखा है कि जो देश आर्य्यों के
निवास का स्थान है उसका नाम एरिया
है-इति=इस से प्रकट होता है कि आ
र्य्यों का वास्तव स्थान यह ही देश
है और सृष्टि की आदि में इन लोगों का
वास यहां ही पाया जाता है फिर मे
क्स मूलर साहिब ने उसी पुस्तक के पृ
ष्ठ २८० में लिखा है कि ईरान देश का
राजा दारा कहता था कि मैं आर्य्य हूं
अथवा आर्य्यों के वंश में हूं कि उसके
परदादा का नाम एरियारेमाना[*] था =
इति= यहां से विदित होता है कि प्र
थम आर्य्य[ावर्]त्त देश ही बसा और दू
सरे देश यहां के [र]हने वाले लोगों से पश्चा
त बसे आदम वि[...] जिस को यहूद और

जो

[*] वास्तविक शब्द आर्य्य रमा था=इति=

یہان سے ثابت کر سکتی ہین بلکہ
اسکی تکذیب مین میکس مولر صاحب نی
کتاب لیکچرس آن دی سائنس اف لینگویج
کے صفحہ ۲۸۸ مین لکھا ہی کہ پارسی لوگ
آریاورت سے اوٹھکر ایران مین آباد ہوئی
ہین اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۸ مین ہے کہ استا
وژند مین لکھا ہی کہ جو ملک آریون کی
بود و باش کا مقام ہی اوسکا نام ایریا
ہی فقط یہان سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ
آریونکا اصلی وطن یہہ ہی ملک
ہی اور روز ازل سے ان لوگون کی
سکونت یہان ہی پائی جاتی ہی
پھر میکس مولر صاحب نی اوسی کتاب
کے صفحہ ۲۸۰ مین لکھا ہی کہ دارا بادشاہ
کہتا تھا کہ مین آریہ ہون یا
آریون کی اولاد مین ہون کہ اوسکی
پردادا کا نام ایریاریمنا تھا فقط
یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اول
آریاورت آباد ہوا اور دوسرے
ملک یہان ہی کی باشندون سے
بعد ازان آدم کہ جسکو یہود و

खोज योरप देश में सम्वत १६०० ईस
वी में हुई उसी पुस्तक के पृष्ठ १२६
में है कि आर्य्य लोगों ने व्याकरणादि वि
द्या की वृद्धि विना सहायता यूनानियों
के की है उसी पुस्तक के पृष्ठ २७३ में
है कि आर्य्य लोग गृह निर्म्माणादि
शिल्प विद्या में भले प्रकार अभ्यास
रखते थे जिहाज़ बनाना जानते थे क
पड़ा बुन्ने का अभ्यास रखते थे बड़ी
२ धातुओं को जानते थे ईश्वर का ज्ञा
न रखते थे और उन के मध्य में ईश्वर
के बहुत से नाम थे इस प्रकरण से य
ह ही विदित होता है कि सब से पहले
आर्य्यावर्त्त ही बसा और ऋषि मुनि
यों की सहायता से पृथ्वी मात्र की वि
द्याओं का मूल कारण हुआ फिर अ
ज्ञानी मुसलमानों ने जो लिखा है कि
आर्य्य लोग मिस्र देश से आकर इस
देश में बसे हैं वह सर्व्वथा मिथ्या है
कि उस की सत्यता न वह अपने ग्र
न्थों से सिद्ध कर सके हैं और न हमारी

تلاش یورپ مین سولہوین صدی
کے قریب ہوئی اوسی کتاب کے صفحہ
۱۲۶ مین ہے کہ آریہ لوگون نے علم گرامر
کی ترقی بغیر مدد یونانیون کے کی
ہی اوسی کتاب کے صفحہ ۲۷۳ مین
ہی کہ آریہ لوگ عمارت کے کام سے
بخوبی واقف تھے جہاز
بنانا جانتے تھے سینے
اور بننے کی مہارت رکھتے تھے
معدنیات سے خبردار تھے
خداوند سے آگاہ تھے اور اونکے درمیان
اوس کے بہت نام تھے اس تمہید سے
یہی ثابت ہے کہ سب سے پہلے
آریاورت ہی آباد ہوا اور رشیون
اور منیون کی کوشش سے روی زمین
کو علم و فضل کی بنیاد ہوا پس
ناواقف مسلمانون نے جو لکھا ہے کہ
آریہ لوگ مصر سے آکر اس ملک
مین آباد ہوئے ہین وہ غلط صریح ہے
کہ اوسکا ثبوت نہ اپنی کتابون
سے دے سکتے ہین نہ ہماری

उसी पुस्तक के पृष्ठ १०६ में है कि एक योरप निवासी अपने चिट्ठी लिखी हुई जनवरी सम्वत १०३२ ईसवी में करनाटक से लिखते हैं कि जब से वेद हमारे पास आये हैं हम ने उनमें से ऐसी ऋचा निकाली हैं जो कि उनकी वास्तविक सच्चाई को प्रकाशित करती हैं और जिन से मूर्त्ति पूजा नष्ट होनी चाहिये = जब कि हम उन ऋचाओं को यहां के रहने वालों के सामने करते हैं तो वह भले प्रकार अपना प्रभाव दिखलाती हैं ईश्वर का एकत्व और गुण और स्वर्ग और नरक की व्यवस्था जैसी कि चाहिए वेद में विद्यमान है उसी किताब के पृष्ठ ६३ में है कि ब्राह्मणों ने जो कुछ व्याकरण का विस्तार किया है वह सब मत भाषाओं के व्याकरण से उत्तम है कम से कम मसीह की उत्पत्ति से ५०० वर्ष पहिले ब्राह्मण जानते थे कि संस्कृत के सारे पद कुछ थोड़ी सी धातुओं से बन जाते हैं परन्तु इस बात की

اوسی کتاب کی صفحہ ۱۷۶ مین ہی کہ ایک صاحب اپنی چٹھی مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۳۲ مین کرناٹک سے لکھتی ہین کہ جب سی وید ہمارے پاس آئی ہین ہمنے اونمین سے ایسی رچا نکالی ہین جو کہ اونکی سچائی واقعی کو ظاہر کرتی ہین اور جن سے بت پرستی نیست و نابود ہونی چاہئی جبکہ ہم اون کو یہان کے باشندون کے سامنے پیش کرتے ہین اونکی دل پر بہت اثر کرتی ہین خدا کی وحدانیت و صفات اور بہشت و دوزخ کی کیفیت جیسی کہ چاہئی وید مین موجود ہی اوسی کتاب کی صفحہ ۶۳ مین ہی کہ براہمن لوگون نے جو کچھ کہ گریمر کی تفصیل کی ہی وہ تمام قوم کی گریمر سی بہتر اور بڑھکر ہی کم سے کم مسیح کی پیدائش سی ۵۰۰ برس پیشتر براہمن لوگ معلوم تہا کہ سنسکرت کی کل الفاظ کا اشتقاق متعدد مصدرون سی ہوگیا ہی کی

की व्यवस्था सहित लाया-ख़लीफ़ा ने
मुहम्मद बिन अलिफ़ ज़ारी से उसका
उल्था कराया और सिंध हिन्द अथ
वा हिन्द सिंध नाम रक्खा उसी पृष्ठ
में है कि ख़लीफ़ा अलमामूं के समय
में मुहम्मद बिन मूसा ने संस्कृत से
बीजगणित का उल्था अरबी भाषा में
किया-उसी पुस्तक के पृष्ठ १६७ में है
कि अलबरूनी ने सांख्य शास्त्र और
योग शास्त्र का उल्था अरबी भाषा में
किया फिर उसी पृष्ठ में है कि अबूसाल
ह ने एक ग्रन्थ का जो राजों की शिक्षा के
विषय में है अरबी भाषा में उल्था किया
फिर इसी पृष्ठ में है कि फ़ीरोज़शाह बा
दशाह ने नगरकोट को वशीभूत कर
ने के अनन्तर एज़द्दीन खालिद खा
नी से संस्कृत की वैद्यक के ग्रन्थों का उ
ल्था कराया फिर उसी पुस्तक के पृष्ठ
१६८ में है कि एक किताब कि जो अश्वा
दिक पशुओं की चिकित्सा के विषय
में है अरबी भाषा में उल्था की गई फिर

گو لایا خلیفہ نے محمد بن ابراہیم
الفزاری سے اوسکا
ترجمہ کرایا اور سندہ ہند یا ہند
سندہ نام رکھا اور اوسی صفحہ
مین ہے کہ خلیفہ المامون کے
وقت مین محمد بن موسی نے سنسکرت
سے جبرو مقابلہ کا ترجمہ عربی
مین کیا اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۷
مین ہے کہ البرونی نے سانکہیہ شاستر
اور یوگ شاستر کا ترجمہ عربی مین
کیا اسی صفحہ مین ہے کہ ابوصالح
نے سنسکرت کی ایک کتاب کا
جو کہ راجاؤن کی تعلیم کے بارہ مین
ہے عربی مین ترجمہ کیا پھر اسی صفحہ مین ہے
کہ فیروز شاہ بادشاہ نے نگرکوٹ پر قبضہ
کرنے کے بعد ایزالدین خالد خانی
سے سنسکرت کی حکمت کی کتابون
کا عربی مین ترجمہ کرایا اوسی کتاب کے
صفحہ ۱۶۸ مین ہے کہ ایک کتاب کہ
جس مین گھوڑے وغیرہ امراض
علاج کا ذکر ہے سنسکرت سے عربی مین ترجمہ کی گئی

हैं वह मृत्यु से छूट जाते हैं ॥ इति ॥ मे
क्स मूलर साहिब ने पुस्तक ऋान्दी
साइन्स ऋाफ़ लेंग्वज के पृष्ठ ९९
में लिखा है कि सिकन्दर के साथी यूना
नी लोग यह जानते थे कि ऋार्य्यावर्त्त
के ब्राह्मणों के पास एक पुराना ऋौर गु
प्त ज्ञान है फिर इसी पृष्ठ में है कि फे
रन यूनानी विद्वान् सिकन्दर के साथ ऋा
र्य्यावर्त्त में ऋाया था जब कि बुद्ध का
मत ऋार्य्यावर्त्त में फैला हुऋा था इ
स से निश्चय होता है कि ईश्वर के निषेध
का उपदेश जो कि फेरन ने यूनान में
प्रचरित किया यह बुद्ध की शिक्षा से
सब लिया है इसी पुस्तक के पृष्ठ १००
में लिखा है कि ऋस्कन्दरिया नगर के
ग्रन्थ कर्त्ताऋों को विश्वास था कि सा
रा ज्ञान पूर्व्व से ऋाया है ॥ इसी पुस्तक
के पृष्ठ १६५ में है कि खलीफ़ा ऋल
मन्सूर ऋब्बास की सभा में एक ऋार्य्या
वर्त्त निवासी ज्योतिषी ग्रहों के प्रमा
ण का नकशा सूर्य्य ऋौर चन्द्र ग्रहण

ہین دے موت سی نجات پاتی ہین
فقط میکس مولر صاحب نی کتاب لیکچر
آن دی سائینس آف لینگویج کی صفحہ
۹۹ مین لکھا ہی کہ سکندر کے ہمراہی
یونانی لوگ یہہ جانتی تھی کہ ہندوستان
کی برہمنون کے پاس ایک دیرینہ اور
پوشیدہ عقل ہی اسی صفحہ مین ہے کہ
فیرن یونانی حکیم سکندر کی ہمراہ
ہندوستان مین آیا تھا جسوقت
کہ بدھ کی فلاسفی یہان پھیلی ہوئی
تھی اس سے یقین کیا جاتا ہی کہ خدا
سے منکر ہونے کی تعلیم جو کہ فیرن نے
یونان مین جاری کی ہی وہ بدھ کے
فلاسفی سی ساری لی ہی اوسی کتاب
کی صفحہ ۱۰۰ مین ہی کہ اسکندریہ کے
مصنفون کو یقین تھا کہ تمام عقل
مشرق سی آئی ہی فقط اسی کتاب
کے صفحہ ۱۶۵ مین ہی کہ خلیفہ المنصور
عباس کی دربار مین ایک ہندوستانی
نجومی نقشہ حرکات سیارون
کا سلوونکی حرکت اوسطی اور کیفیت کسوف و خسوف

उसका फल खाता है वह न वृद्ध हो
ता है न मरता है राजा ने यह सुनकर औ
र अपने मंत्रियों में से एक को छांटकर
आर्य्यावर्त्त की ओर भेजा और आज्ञा दी
कि वृक्ष को ढूंडे और जबतक उस वृ
क्ष को न पाले तब तक न लौटे उस सत्य वा
दी पुरुष ने यद्यपि उस वृक्ष को बहुत ढूं
डा परन्तु कुछ पता न लगा इस कारण
आर्य्यावर्त्त से लौटा मार्ग में एक सिद्ध
पुरुष से भेंट हुई उस ने कृपा करके क
हा कि जिस वृक्ष को तू ने आर्य्यावर्त्त
में ढूंडा वह ज्ञान रूपी वृक्ष है = इति =
अब जानना चाहिये कि वह ज्ञान सा
मान्य ज्ञान नहीं है किन्तु ब्रह्मज्ञान है
जो कि सारे वेदान्त का सार है और मु
क्ति का द्वार है जिस ने उस वृक्ष का फल
खाया वह परम पद को प्राप्त हुआ यह
वृद्धावस्था से नहीं डरता और कभी न
हीं मरता = जैसे कठवल्ली उपनिषद् की
छटी वल्ली में है य एतद्विदुरमृतास्ते भ
वन्ति अर्थात् जो लोग परमात्मा को जानते

اوسکا میوہ کھاتا ہی وہ نہ بوڑھا
ہوتا ہی نہ مرتا ہی بادشاہ نی یہہ سنکر
اور ارکان دولت مین سے ایک شخص
کو چن کر ہندوستان کیطرف روانہ
کیا اور حکم دیا کہ درخت مذکور کو
تلاش کرے اور بغیر حاصل کئے نہ پھیرے
اوس نے ہرچند تلاش کی مگر درخت مذکور
کا پتہ نہ ملا پس وہ ہندوستان
سے واپس چلا درمیان راہ
کی ایک ولی سے ملاقات ہوئی
اوس نے رحم کر کے کہا کہ جس درخت
کو تو نے ہندوستان مین تلاش کیا
وہ علم ہی ظاہری درخت نہین ہے
نقطہ اب جاننا چاہیئے کہ وہ علم رسمی
نہین ہے بلکہ برہم گیان ہی جو کہ سارے ویدانت
کا سار ہی اور مکتی کا دوار ہی جس نے
اوس درخت کا بر کھایا اوس نے مرتبہ
اعلیٰ پایا وہ پیری سے نہین ڈرتا اور ابد تک
نہین مرتا چنانچہ کٹھولی اپنشد کی
دوسری ادھیائے کی چھٹی ولی مین ہے
अमृता
یعنی جو لوگ پرماتما کو جانتے
द्विदुरमृतास्ते भवंति

इस कारण विष्णुशर्म्मा पण्डित ने
हितोपदेश ग्रन्थ रचा और राजा के बे
टों को पढ़ाया - सन ६०० ईसवी में ईरा
न देश के राजा नौशेरवां की आज्ञा
नुसार हितोपदेश का उल्था फ़ारसी
भाषा में किया गया और सन नौसौ
ईसवी में हितोपदेश का उल्था अरबी
भाषा में हुआ जिस का नाम कलेला
दमना है १५०० ईसवी में हितोपदेश
का उल्था इबरानी भाषा में किया ग
या - फ़ारसी की प्रसिद्ध पुस्तक अनवा
र सुहेली हितोपदेश से ही बनी है
शेख अबुलफ़ज़्ल ने कि जो अकबर
राजा के मंत्रियों में था उसने हितोपदे
श फ़ारसी भाषा में नवीन उल्था करके
अयार दानिश नाम रक्खा यह सारी
बातें अंगरेज़ी में [illegible] हो स
क्ती हैं मौलवी रूम की मसनवी के दू
सरे दफ़तर में लिखा कि एक सत्य वा
दी पुरुष ने एक राजा से कहा कि आ
र्यावर्त्त में एक ऐसा वृक्ष है कि जो कोई

لہذا پنڈت موصوف نی کتاب
مذکور تصنیف کی اور راجا کے
لڑکون کو تعلیم دی چھٹی صدی
عیسوی مین نوشیروان فرمانروای
ایران کے حکم سے ہتوپدیش کا فارسی
مین ترجمہ کیا گیا عیسی کی نوین
صدی مین اوسکا ترجمہ عربی زبان
مین ہوا جسکا نام کلیلہ و دمنہ
ہے پندرہوین صدی مین ہتوپدیش
کا ترجمہ عبرانی زبان مین کیا گیا
فارسی کی مشہور کتاب انوار سہیلی
ہتوپدیش ہی سے بنی ہے شیخ
ابوالفضل نے اوسکا ترجمہ از سر
نو کرکے عیار دانش نام رکھا
یہ تمام باتین انگریزی تحقیقات
سے بھی معلوم ہو سکتی
ہین مولوی روم کی مثنوی
کے دفتر دوم مین لکھا
ہے کہ ایک مرد صادق
نے کسی بادشاہ سے کہا
ہندوستان مین ایک ایسا درخت ہے کہ جو کوئی

परन्तु संस्कृत जिस में वेद और पुरा
णादि आर्य्यों के शास्त्र लिखे गये
हैं ऐसा नहीं प्रकट होता कि कभी
इस देश की भाषा रही हो और सब
पुरुष संस्कृत में बोल चाल करते हों
इसी लिये इस को देव वाणी अर्थात्
देवतों की बोली कहते हैं - इति - सं
स्कृत भाषा की एक छोटी सी कि
ताब का नाम हितोपदेश है वह जि
स ग्रन्थ का संक्षेप है उस को पंच तं
त्र कहते हैं यह दोनों ग्रन्थ नीति शा
स्त्र के प्रथम ग्रन्थ गिने जाते हैं इस
प्रकार की पुस्तकों के पढ़ाने से राज
कुमारों की योग्यता बढ़ती है कि व
ह राज्य प्रबन्ध को भले प्रकार से क
रें हितोपदेश ग्रन्थ पटने के पास पा
टलिपुत्र नामक नगर में रची गयी थी
वहां के राजा के लड़के मूर्ख रहे जाते
थे विस्नु शर्म्मा पण्डित ने राजा से
कहा कि मैं छः मास में आप के पुत्रों
को राज्य प्रबन्ध में चतुर कर दूंगा =

مگر سنسکرت جس مین وید اور
پران وغیرہ ہندؤن کی شاستر
لکھی ہین ایسا نہین معلوم ہوتا کہ کبھی
اس ملک کی زبان رہی ہو اور سب
لوگ سنسکرت مین بول چال کرتی ہون
بلکہ اسی لئی اسکو دیوبانی یعنی دیوتاؤن
کی زبان کہتی ہین فقط سنسکرت
زبان کی ایک ننہی کتاب کا
نام ہتوپدیش ہے وہ جس
کتاب کا خلاصہ ولب لباب ہی
اسکو پنچ تنتر کہتی ہین یہہ دونون
کتابین نیتی شاستر کی پہلی کتاب
شمار کی جاتی ہین اس قسم کی کتابون کی
پڑہانی سے غرض شاہزادون کی شایستگی
ولیاقت ہی کہ وی کاروبار سلطنت کو بخوبی
انجام دین ہتوپدیش پٹنہ کی قریب
پاٹلی پوتر نامی شہر مین تالیف
ہوئی تھی وہان کی راجا کی لڑکی آوارہ
ہوگئی تھے بشنو شرما پنڈت نی راجا سی
کہا کہ مین چہہ مہینی مین آپکی لڑکون
کو امور سلطنت مین ہوشیار کردونگا

विद्या भी आर्य्यावर्त्त की सदृश दू
सरी स्थान पर ऐसी नहीं है-बग़दा
द नगर के बड़े राजा मामूं नामक ने आ
र्य्यावर्त्त से वैद्य बुलवाये थे सर्व्वदा
उनहीं की औषधि खाता था-और आ
र्य्या वर्त्त में ग्रन्थ भी वेदान्त और ज्योति
ष और गणित और भूगोल विद्या औ
र इतिहास और व्याकरण और छन्दो
विद्या और न्याय और कणाद शास्त्र
और आकर्षण विद्या और वैद्यक औ
र गानादि विद्या के संस्कृत और प्राकृ
त में विद्यमान थे परन्तु मुसलमानों ने
अपने राज्य में आर्य्यों के शास्त्र नष्ट क
र दिये फिर राज प्रबन्ध ठीक न होने से
इन विद्याओं का पढ़ना पढ़ाना ऐसा
घट गया कि अब जो कोई पुस्तक भी
हाथ लगती है तो उसका कोई पढ़ाने
और समझाने वाला नहीं मिलता-पहि
ले समय में आर्य्यावर्त्त में प्राकृत भाषा
बोली जाती थी-जिसमें बुद्ध और जै
न मत के बहुधा ग्रन्थ लिखे गये हैं

موسیقی ابتک بھی ہندوستان کی
مانند دوسری جگہہ نہیں ہی بغداد
کے بڑی خلیفہ ماموں نے یہان
سے طبیب بلوائے تھی ہمیشہ
اون ہی کی دوا کہاتا تہا کتابین
بھی اس ملک مین الہیات نجوم ہیئت
ہندسہ جغرافیہ تاریخ اخلاق صرف
نحو عروض قافیہ منطق حکمت جبر
ثقیل طب موسیقی وغیرہ
سب علموں کی سنسکرت
اور پراکرت مین اچھی اچھی
موجود تھیں مگر مسلمانوں نے
اپنی عملداری مین ہندوؤں کے
شاستر غارت کردئی پھر بدعملی
اور بے انتظامی ہونی کی باعث
ان علموں کا پڑھنا پڑہانا ایسا گھٹ
گیا کہ اب جو کوئی کتاب بھی ہاتھ لگتی
ہی تو اوسکا پڑہانی اور سمجھانیوالا نہیں ملتا
قدیم زمانی مین یہان پراکرت زبان
بولی جاتی تھی جس مین بودھ مت
اور جین مت کی اکثر کتابیں لکھی گئی ہیں

देश वाले जिन्हों ने सारी इङ्गलिस्तान
को मनुष्य बनाया अपने बड़े २ परिडत
और विद्वानों के इतिहास में यह ही लि
खते हैं कि वह आर्य्यावर्त्त देश से विद्या
पढ़ आये थे सिकन्दर इतना बड़ा राजा
कि जिस की सभा में अरस्तू प्रभृति बड़े २
परिडत विद्यमान थे इस देश से
एक परिडत को जिसका नाम वहां के
देश वाले कलन लिखते हैं और
वास्तव में कल्याण नाम हो
गा बड़ी सुश्रूषा से अपने
साथ लेगया - उस समय उसके साथ
कोई बड़ा विद्वान् तो क्योंकर गया
होगा किसी ऐसे वैसे हीने जाना स्वी
कार किया होगा - परन्तु यूनान निवा
सी लोग उसकी प्रशंसा यों करते हैं
कि जितने दिनों वह सिकन्दर के पा
स रहा उसने अपने चाल चलन में
कुछ भी न्यूनाधिक नहीं किया और
भले प्रकार आर्य्यों के धर्म्म का बर्त्ताव
करता रहा - ईरान देश अर्थात् कयकय
देश के प्रसिद्ध राजा बहराम ने आर्य्या
वर्त्त देश से गाने वाले बुलवाये थे - गान

والے جنہون نے ساری فرنگستان
کو انسان بنایا اپنے بڑے بڑے
حکیمون اور عالمون کے حال مین یہ
ہی لکھتے ہین کہ وے ہندوستان کی
تحصیل علم کر آئے تھے سکندر اتنا بڑا
بادشاہ جسکے دربار مین ارسطو وغیرہ
بڑے بڑے لائق حکیم و عالم موجود تھے
اس ملک سے ایک پنڈت کو جسکا نام
وہان والے کلن لکھتے ہین اور اصل مین کلیان
معلوم ہوتا ہے بڑی خوشامد سے اپنے ساتھ
لیگیا تھا اوس وقت اسکے ساتھ کوئی بڑا پنڈت
تو کسواسطے گیا ہوگا کسی ایسے ویسے نے
یہ بات قبول کی ہوگی لیکن یونان والے
اوسکی تعریف یون لکھتے ہین کہ جتنے
دن وہ سکندر کے پاس رہا اوسنے
اپنے چال چلن مین ذرہ برابر
بھی فرق نہ آنے دیا اور
اچھی طرح ہندو دہرم کا برتاو
کیا ایران کے نامی بادشاہ بہرام
نے یہان سے گانے
والے بلوائے تھے علم

आश्चर्य नहीं है - इसी प्रकार इस
बेलून के विषय में भी पुराणों में यह
लेख निकल सक्ता है - कि अमुक रा
जा के पास विमान था और उस के द्वारा
देशाटन किया करता था यद्यपि वि
मान की सूरत बेलून और गुब्बारे से
और प्रकार की होवे परन्तु इस से उ
सकी सत्यता नहीं जाती और इस
सूरत में कोई विद्वान् पुरुष यह न
हीं कह सक्ता कि यह गुब्बारा और बे
लून नवीन है ॥ इति ॥ पृष्ठ ६३ और
६४ भूगोल हस्तामलक में जो कि अं
गरेज़ी भाषा के कई ग्रन्थों से संचित
किया गया है लिखा है कि विद्या
की मूल आर्य्यावर्त्त है इसी देश
से विद्या निकली थी - सब से पहिले
इसी देश के मनुष्यों ने विद्या के स
म्पादन में चित्त लगाया - और यहां
के विद्वान् और पण्डित सर्व्वदा दू
सरे दूसरे देशों में प्रसिद्ध और आ
दरणीय रहे हैं - मिस्र और यूनान

عجب نہیں ہی اسی طرح اس
غبارہ کی نسبت بھی ہندی کتابون
سی استنباط ہو سکتا ہی مثلاً ہندی
کتابون مین لکہا ہی کہ فلان راجا
کی پاس بیمان تہا اور اوسکو ذریعہ سی سیاحت کرتا
تہا گو اسکی صورت اس غبارہ اور بیلون سی
دوسری طرح کی ہو مگر اس سے
اوسکی اصلیت باطل نہین ہو سکتی
اور اس صورت مین کوئی محقق اور
صحیح الخیال شخص یہہ نہین کہہ سکتا کہ
یہہ غبارہ نئی ایجاد ہی فقط صفحہ شصت و سوم
و شصت و چہارم بہوگول ہستا ملک میں
جو کہ انگریزی زبان کی چند کتابون
سی انتخاب کیا گیا ہی لکہا ہی کہ علم کی جڑ
آریاورت دیش ہی ہے اسی ملک
سی علم نکلا تہا سب سے پہلی اسی
ملک کی آدمیون نے تحصیل علم
مین دل لگایا اور یہان کے
علما و فضلا ہمیشہ سی مشہور رہ
معروف اور دوسری ولایتون میں
واجب التعظیم رہے ہین مصر و یونان

यद्यपि उन वृत्तान्तों को ब्राह्मणों ने
अगले राजाओं के आशचर्य्य कर्म्मों
में गिन कर एक धर्म्म संम्बंधि कर्म्म
मान लिया है परन्तु वास्तव में वह उस
आर्य्यावर्त्त की शिल्प विद्या का फल
है जैसे पुराणों में लिखा है कि अमुक
राजा पाताल के राजा से लड़ने गया
तो यह समझ में नहीं आता कि भूमि
तोड़ कर कैसे पाताल में चला गया
देखिये कि समरीका देश जिसको
नई दुनिया कहते हैं-पृथ्वी के गो
लाकार होने के कारण पाताल में वि
द्यमान है-यदि उस समय भी यहां
का राजा वहां गया तो विद्वानों की दृ
ष्टि में मिथ्या नहीं हो सक्ता और फिर
पुराणों में लिखा है कि अमुक राजा
इतनी सेना लेकर कई सौ कोस मुहू
र्त्त मात्र में चला गया यद्यपि यह अथ
वाद हो परन्तु रेल पर दृष्टि डालने से
विदित हो सक्ता है कि उस समय में
भी यदि कोई वाहन ऐसा हो तो कुछ

اور گو اون حالات کو براہمہ نے
اگلے راجاؤن کی کرامات مین
داخل کرکے ایک مذہبی خیال
بتا دیا ہی مگر در حقیقت وہ اوس
دانشمند ملک کی حکمت و فلسفت کا
نتیجہ ہین چنانچہ ہندی پوتہیون مین
ہی کہ فلان راجا پاتال کے راجا سے لڑنے گیا
تو اب یہہ سمجھہ مین نہین آتا کہ زمین
توڑکر کسطرح پاتال مین چلا گیا
حالانکہ ملک امریکہ جس کو نئی دنیا
کہتے ہین بوجہہ کرویت ارض
اسی جگہہ سے پاتال مین واقع
ہے پس اگر اوسوقت مین بہی
یہان کا راجا وہان گیا ہو تو عقلا کے
بالغ نظر کے خیال مین غلط نہین معلوم
ہو سکتا اور اسطرح ہندی کتابون مین
لکہا ہی کہ فلان راجا اسقدر کثیر فوج لیکر
اتنی سو کوس چند ساعت مین چلا گیا گو یہ
مبالغہ ہو مگر ریل پر نظر کرنے سے
معلوم ہو سکتا ہی کہ اوسوقت مین
بہی اگر کوئی ایسا مرکب ہو تو کچہہ

से सत्यासत्य का निर्णय सहस्रों वर्ष के पश्चात् बहुत कठिन है—और इन ग्रन्थों में जो विमानों की कथा आती है उस से प्रतीत होता है कि उस समय में भी यह बेलून जो योरप देश निवासियों ने प्रचलित किया है विद्यमान था जैसे यह रेल जिस पे लाखों मनुष्य धुएं के बल से देशाटन करते हैं और यह तारबर्क़ी जिस पर क्षण मात्र में सहस्रों कोस ख़बर चली जाती है न होता और सौ पचास वर्ष पहिले के ग्रन्थों में लिखा होता तो यह भी एक कहानी प्रतीत होता और अवश्य आगे को कभी ऐसा ही कहा जावेगा इसी प्रकार पहिले और वृत्तान्तों को भी समझ लेना चाहिये—कि यद्यपि अब वह कहानी प्रतीत होते हैं परन्तु कभी न कभी वह अवश्य विद्यमान होंगे और किसी न किसी रीति से इन का प्रचार अवश्य किया जाता होगा—

سے اصل اور باطل کی تمیز ہزاروں برس بعد دشوار بلکہ محال ہوگئی لیکن وہ قصہ اوس شے کی اصلیت کا پتہ بتا رہا ہے کہ اوس وقت میں بھی اس چیز کا وجود تھا اور طبائع انسانی پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو بات اپنے ذہن سے باہر ہو وہ جھوٹ یا معجزہ معلوم ہوتی ہے مثلاً یہہ ہی ریل جسپر لاکھوں آدمی دھوئیں کے زور سے سفر کرتے ہیں اور یہہ ہی تار برقی جسپر آن واحد میں ہزاروں کوس خبر چلی جاتی ہے نہ ہوتا اور سو ۵۰ پچاس برس پیشتر کی کتابوں میں لکھا ہوتا تو یہہ بھی ایک فسانہ معلوم ہوتا اور غالباً آیندہ کبھی ایسا ہی لکھا جاویگا لیکن اسکا وجود باقی رہیگا پس اگلی صنائع و عجائبات کو بھی اسیطور پر قیاس کر لینا چاہیے کہ گو وہ اب افسانہ معلوم ہوتے ہیں مگر کبھی نہ کبھی اون کا وجود ضرور ہوگا اور کسی نہ کسی طرح پر اون کا استعمال ضرور کیا جاتا ہوگا

में आर्य्यों ने बड़ा परिश्रम किया॥ इति॥
सैयद अहमदखांकी तहज़ीबउलअ-
खलाक़ के खंडन में एक मासिक पत्र जि-
सका नाम तेरहवीं सदी है आगरे में मुद्रित
होता है- उसके तीसरे खंड के आठवें अं-
क में लिखा है कि इसी आर्य्यावर्त्त की
विद्याओं के प्रभाव से सारे जगत् को लाभ
हुआ और इसी आर्य्यावर्त्त के प्राचीन
निवासियों ने शास्त्रविद्या और शिल्प
विद्या प्रभृति में से कोई वस्तु शेष नही
छोड़ी और अब भी इस काल की बहुत
बातों का पिछले ग्रन्थों से पता लगसक्ता
है यद्यपि अब हमको आर्य्यों के पुराने
ग्रन्थ एक कहानी प्रतीत होते हैं परन्तु
कोई विद्वान इस बात को स्वीकार न
करेगा कि अगले समय के ऐसे विद्वद्-
जन अपने देश और मत के ग्रन्थों को
कहानी बना डालें हां यह बात सच है
कि ब्राह्मणों के कपट और छल से उन
में न्यूनाधिक होगया होवै तो कुछ आ-
श्चर्य्य नहीं है- अब उस न्यूनाधिक होने

مین ہندوستانیون نے سعی بلیغ
فرمائی انتہی سید احمد خان کی
تہذیب الاخلاق کے جواب مین ایک رسالہ ماہوار
موسوم باسم تیرہوین صدی مطبع
آگرہ اخبار مین مطبوع ہوتا ہے اوسکی
تیسری جلد کے نمبر ہشتم مین لکھا ہے کہ
یہی ہندوستان جسکے فیض علوم
سے تمام جہان مستفیض ہوا اور اسکے قدیم
باشندون نے تمام علوم و فنون و صنعت
و حرفت مین کوئی چیز باقی نہین
چھوڑی اور اب بھی وہ زمانہ کی اکثر
تحقیق و ثبت کا پتہ پچھلی کتابون سے
لگا سکتا ہے گو اب ہمکو ہندؤن کی پرانی
پوتھیان ایک افسانہ معلوم ہوتی ہین
مگر کوئی عقلمند اس بات کا اعتبار نہ
کریگا کہ اگلے زمانہ کی ایسی دانشمند
قوم اپنے ملکی و مذہبی کتابون کو
افسانہ بنا جاوے ہان یہ امر سچ ہے
کہ اوس مین امتداد روزگار یا
براہمنون کے کچھ تصرف ہوگیا ہو تو عجب
نہین ہے اب وہ تصرف

और भी कोई अविशेष विद्या ऐसी हैं कि जिन में प्राचीन आर्य्य निपुण थे परन्तु सच यह है कि इन लोगों की दृष्टि आन्वीक्षि की विद्या पर बहुत रही है और लोकि की वार्त्ता पर इन्होंने ध्यान नहीं दिया और मुसल्मानों के राज्य के आने के पश्चात् आन्वीक्षि की विद्या भी दिन २ प्रति घटने लगी - यहां तक कि यदि आर्य्यों के पास पुरानी पुस्तकें साक्षी के लिये न होतीं तो अब आर्य्यों की अवस्था ऐसे अंधकार में थी कि जिस में इन की प्राचीन विद्याओं का पता लगना कठिन था - हां वेदान्त और न्याय और गणित प्रभृति में जितने शास्त्रार्थ आन्वीक्षि की विद्या के साथ सम्बन्ध रखते हैं इन में यदि आर्य्या वर्त्त के पण्डितों की पुस्तकें देखी जायें और उन में जो उन्हों ने निश्चय किया है और हर एक व्यवस्था को जो भले प्रकार छान बीन कर निर्णय किया है इस पर दृष्टि डाली जाय तो यह कहना सम्भव है कि यूनान वालों ने जिस बात का आरम्भ किया था उस के पूरा करने

بعض اور فن بھی ایسے ہیں جن میں اگلے زمانہ کے ہندوؤں کو خاص دستگاہ تھی مگر انصاف یہہ ہے کہ ان لوگوں کی نظر زیادہ تر حکمت نظری ہی پر مقصور رہی، حکمت عملی کی طرف بہت کم توجہ کی اور اہل اسلام کی عملداری سے آکر حکمت نظری کو بھی یوماً فیوماً تنزل ہونے لگا یہانتک کہ اگر ہندوؤں کے یہاں قدیم مضمون کی کتابیں شہادت دینے کو موجود نہوتیں تو آج انکی موجودہ حالت ایسی تاریکی میں تھی جس میں اگلے زمانہ کی ترقی کا پتا لگنا دشوار تھا ہاں البتہ طبیعیات و منطق و ریاضی میں جتنے مباحث حکمت نظری کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں ان میں اگر ہندوستان کے فاضلوں کی تصنیفات دیکھی جائیں اور جو انہوں نے تحقیقات کی ہے اور ہر مسئلہ کو خوب چھان بین کر کے تنقیح کیا ہے اسپر نظر کیجائے تو یہہ کہنا ممکن ہے کہ یونانیوں نے جس عمارت کی بنیاد ڈالی تھی اوسکو پورا کرنے

पुस्तकें हैं उन को न्याय पूर्वक आर्य्याव
र्त्त के एक विद्वान् ने देख कर जो व्याख्या
न लिखा है उस से प्रकट होता है कि इस
विद्या के मूलों को आर्य्यावर्त्त निवासी
लोग भले प्रकार समझने थे और उस के
बहुत से प्रकार उन्हों ने अपने बुद्धि से भी निका
ले हैं - आर्य्यावर्त्त के कर्तव्यों में से रुई
का कपड़ा बनाना ऐसा प्रसिद्ध वस्तु है कि
जिस का सौन्दर्य्य और सुकुमारता बहुत
काल तक प्रसिद्ध रही है - और बनावट
की उत्तमता में अब तक भी किसी और
देश के मनुष्यों ने उस की बराबरी नहीं
की और पट्ट अर्थात् रेशम प्राप्त करना
और रेशमी वस्त्र बुनना आर्य्य लोग
प्राचीन समय से जानते थे और सुनहरी
और रुपहली कमख़्वाब और ज़रबफ़्त भ
री इन्हीं का निकाला हुआ है रंगतों
की चमक और दमक और पक्केपन
में आनरे बल एल फ़स्टन के वचनानुसार
अब तक योरप देश निवासियों ने आ
र्यों की बराबरी नहीं की - इस से अधिक

کتابین ہین اونکو انصاف کی
نظر سے دیکھکر ایک دانشمند ہندوستانی
نے جو مضمون لکھا ہی اور اوسمین اونکے
قواعد کو بہت ترتیب کے ساتھہ بیان
کیا ہی اس مضمون سے معلوم ہوتا ہی
کہ اس فن کے اصول کو ہندو بخوبی
سمجھتے تھے اور بہت سے قاعدے اوکو
اونہون نے ایجاد بھی کئے ہین روئی کا
کپڑا ہندوستان کی مصنوعات سے ایسی
مشہور چیز ہی جسکی خوبی و نزاکت مدت تک
ضرب المثل رہی ہی اور بناوٹ کی عمدگی مین
اب تک کبھی کسی اور ملک کے آدمیون نے اسکی
برابری نہین کی اور ریشم بہم پہونچانا
اور ریشمی کپڑا بننا غالبا وہ قدیم سے
جانتے تھے اور سنہری اور روپہلی
کمخواب زربفت وغیرہ شاید
ان ہی کا ایجاد ہی رنگتون
کی چمک دمک اور پختگی مین
بقول آنریبل الفنسٹن کے
اب تک اہل یورپ نے
ہندوستانیون کی ہمسری نہین کی اسکو ملوا

ऋाता है संस्कृत भाषा के विषय में
एक तत्ववेत्ता का वचन है कि यह
बोली यूनानी भाषा से ऋधिक पूर्ण
ऋौर रूमी भाषा से बहुत व्यापक ऋौर
दोनों से बढ़कर सलित है - इस से वि
दित होता है कि ऋार्य्यों के वृद्धों ऋौर
शिष्टों ने इस भाषा के संवारने ऋौर
सुधारने में यथावत् परिश्रम किया
लिखा है कि संस्कृत भाषा का व्याक
रण ऐसा पूर्ण है कि सारे जगत् में ऋौर
किसी भाषा का व्याकरण ऐसा नहीं
है सर विलीयम जोंस ऋौर पीटरसन
के लेखानुसार ऋार्य्यों की
गान विद्या बहुत प्रशंसनीय ऋौर
ऋति योग्य है - इन के यहां चौरासी रा
गनियां हैं - जिन में से छत्तीस रागनीयां
बहुधा प्रचरित हैं ऋौर हर एक के ताल
ऋौर स्वर जुदे २ हैं ऋौर चित्त की वि
शेष २ वृत्तियों [illegible] उत्पन्न करने में
पृथक् २ स्वभाव रखती हैं। शिल्प
विद्या में जो ऋार्य्यों की प्राचीन

آتا تہا سنسکرت زبان کی نسبت
ایک بڑے محقق کا قول ہے کہ یہہ
زبان یونانی زبان سے زیادہ کامل
اور رومی سے زیادہ وسیع اور
دونوں سے بڑہکر فصیح اور بلیغ ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں
کے بزرگوں نے اس زبان کی
تکمیل اور تہذیب میں جیسی چاہیے
ویسی ہی توجہ کی ہے کہ اس زبان
کی صرف و نحو ایسی مکمل ہے کہ تمام دنیا
میں کلام انسانی کے اصول اس سے
زیادہ قایم نہیں کی گئی ہندوؤں
کا علم موسیقی بقول سر ولیم جونس اور پیٹرسن
صاحب کی نہایت مرتب اور شایستگی سے بھرا
ہوا ہے انکے یہاں چوراسی ۸۴
راگنیاں ہیں جنمیں سے چھتیس ۳۶
راگنیاں عموماً مستعمل ہیں اور ہر ایک
کی تال سر علیحدہ ہیں اور طبیعت کی
خاص خاص لہروں کے برانگیختہ کرنے میں
ایک جداگانہ تاثیر رکھتی ہیں فن عمارت
میں جو ہندوؤں کی قدیم

के साथ क्षार बनाना और कारबन
के तेज़ाब से सीसे का क्षार बनाना सर्व
था नहीं तो प्राय: इन औषधियों के
बनाने की रीति आर्यों ही के साथ सम्ब
ध रखती हैं- धातुओं को ओषधि की रीति
पर खिलाना सब से पहिले आर्यों ही
के यहां से निकला है- ईंगुर अर्थात् शिं
गर्फ़ का भपारा जिस से बहुत शीघ्र
मुंह आ जाता है और रोग निवारण हो
जाता है और बारी के ज्वर में विष का
तेज़ाब प्राचीन काल से इन ही के बर्ता
व में चला आता है जर्राही विद्या में जो
आर्यों को सामर्थ्य थी वह भी वैसी
ही विलक्षण है जैसी कि रसायन वि
द्या पथरी निकालनी और आंखें बना
नी और गर्भाशय में से बच्चा निकाल
ना यह सारी बातें इनके यहां प्रसिद्ध
थीं सवा सौ से अधिक जर्राही के औ
अर्थात् औज़ार आर्यों के यहां कार्य्य
में आते थे- सीतला में टीका लगाना
आर्यों के यहां प्राचीन समय से चला

کے ساتھہ کہار بنانا اور کاربن
کے تیزاب سے سیسے کا کہار بنانا بالکل
نہین تو بعضی صورتون مین
ان دواؤن کے تیار کرنیکے طریقے
ہندؤن ہی کے ساتھہ مخصوص ہین معدنیات
کو بطور دوا کہلانا سبسے پہلے ان ہی
کے یہان سے نکلا ہے شنجرف کا بہپارا
جس سے بہت جلد منہہ آجاتا ہے
اور صحت ہو جاتی ہے اور
باری کی تپ مین زہر کا تیزاب
مدت سے ان کے برتاؤ مین ہے
فن جراحی مین جو ہندؤن
کو دستگاہ تھی وہ بھی ویسیہی
حیرت انگیز ہے جسقدر علم کیمیا
حالانکہ اس حالت مین وہ علم
تشریح سے بالکل ناواقف تھے
چنانچہ پتھری نکالنی آنکھین بنانی
رحم مین سے بچہ نکالنا یہ سب انکے یہان شائع
تھا سوا سو سے زیادہ آلات فن جراحی انکے
یہان مستعمل تھے چیچک مین ٹیکا لگانا
انکے یہان مدت سے چلا

वैद्यों की बराबर समझते हैं-आर्य्यों
की औषधि विद्या बड़ी ज्ञात होती
है-प्रारम्भ में योरप देश निवासियों
ने यह विद्या आर्य्यों ही से सीखी-
और अब भी सांस के रोग के निवारण
के अर्थ हुक्के में धतूरा पिलाना और
कौंच की फली से कीड़ों की चिकित्सा
करनी आर्य्यों ही से सीखी है॥ औ
र रसायन विद्या के विषय में आनरेब-
ल एल्फ़िंस्टन साहिब की यह सम्मति
है कि यह अनुमान नहीं होसक्ता कि
यह विद्या आर्य्यों में इतनी पाई जाय
शोरे और गंधक और नमक का तेज़ा
ब बनाना और तांबे और लोहे और
सीसे और टीन का मारना और विशेष
कर जस्त का मारना दोनों प्रकार से अ-
र्थात् खील और पीसकर करना-और
तांबे वा लोहे वा पारे वा सुरमे वा संखि
या के साथ गंधक मिलाकर एक मि
श्रित औषधि बनाना और [illegible] और
लोहे और जस्त का गंधक के तेज़ाब

کی برابر سمجھتے ہین ہندؤن
کا علم ادویات نہایت وسیع معلوم
ہوتا ہی ابتدا مین اہل یورپ نے
اس علم کی تعلیم ان ہی سے پائی
اور زمانہٴ حال مین بھی دمہ کے لیے
حقہ مین دہتورا پلانا اور کیونچ
کی پھلی سے کیڑون کا علاج
کرنا ان ہی سے سیکھا ہی ہندؤن
کے علم کیمیا کی نسبت انریبل
الفنسٹن صاحب بہادر کی یہہ رای ہی
کہ قیاس ہرگز نہین چاہتا کہ
یہہ علم ان مین اسقدر پایا جاے
شوری اور گندہک اور نمک کا تیزاب
بنانا تانبے اور لوہے اور سیسے
اور ٹین کا کشتہ کرنا اور خاص
کر جست کا کشتہ دونون طرح
یعنی کہیل اور پیسک کرنا اور
تانبے یا لوہے یا پارہ یا شرمہ
یا سنکھیا کے ساتھ گندہک ملا کر ایک
مرکب دوا بنانے اور تانبے
اور لوہے اور جست کا گندہک کی تیزاب

केअनुसार किया है वह उन के प्राची
नग्रन्थों से विदित है और आर्य्यावर्त्त
के प्रत्येक विभाग के नगरों और पर्व्व
तों और नदीयों के सूचिपत्र उनके य
हां अब तक विद्यमान हैं यद्यपि उ
न सूचिपत्रों में बिगाड़ भी बहुत है
परन्तु फिर भी उन से वर्त्तमान काल के
देशविभाग और नगर और पर्वता
दि भले प्रकार ज्ञात होसक्ते हैं. आयुर्वे
द के प्राचीन ग्रंथ कर्त्ता कि जिन के
ग्रंथ अब तक विद्यमान हैं चरक अरथ
और विश्वामित्र के बेटे सुश्रुत मुनि
हैं इनके ग्रंथों का उल्था अरबी भाषा
में हुआ—और दृढ निश्चय यह है कि
कि अरब निवासी लोग इन ग्रन्थों का
उल्था होते ही आयुर्वेद के सीखने के
ओर झुके—अरबी भाषा के वैद्यक शा
स्त्र के पंडित स्वीकार करते हैं कि ह
मने आर्य्यावर्त्त के वैद्यों से निस्संदेह
लाभ उठाया है और आर्य्यावर्त्त के
वैद्यों की पदवी में यूनान देश के

کی رو سے کی ہے وہ اونکی قدیم
کتابوں سے معلوم ہوتی ہے اور ہر
قسمت کی شہروں اور پہاڑوں
اور دریاؤن کی فہرستین موجود
ہین اگرچہ اون فہرستون مین
بے ترتیبی بہت ہے مگر پھر بھی
اون سے زمانہ حال کی
قسمتین اور شہر اور پہاڑ وغیرہ
بخوبی معلوم ہوسکتے ہین علم
طب کی نہایت قدیم مصنف جن
کی تصنیفین اب تک موجود ہین
چرک اور سشرت ہین ان کی
کتابون کا ترجمہ عربی زبان
مین ہوا اور ظن غالب یہ ہے
کہ عرب والے ان کا ترجمہ ہوتے
ہی تحصیل علم کی طرف متوجہ
ہوئے عربی زبان کے مصنف
علانیہ اقرار کرتے ہین کہ ہمنے ہندوستان
کے طبیبون سے بیشک فائدہ اوٹھایا
ہے اور ہندو طبیبون کو
مرتبے مین یونانی طبیبون

उन्नति के समय में सब जातियें विद्या रहित थीं इससे यह ही ज्ञात होता है कि आर्य्यों ने यह विद्यायें दूसरे से नहीं लीं किन्तु आप प्रकाशित की हैं-और जिस काल में उन विद्याओं का विजातियों से सीखना सम्भव था उस समय इन के विद्या विषयक निर्णय ऐसे थे जिन का किसी आर्य्य भिन्न दूसरी जाति को बोध न था-और उन से वह बातें प्रकट होती हैं कि जिनको अब से दो सौ वर्ष पहिले तक योरप देश निवासी भी न जानते थे इसी प्रकार वेदान्त और न्याय शास्त्र प्रभृति व्यवस्थाओं में आर्य्यावर्त्त के विद्वानों की सम्मति और विरोध और शास्त्रार्थ इतने हैं जिन से इन में और यूनान के पण्डितों में एक सम्बन्ध विशेष निकल सक्ता है हां भूगोल विद्या में और विद्याओं की अपेक्षा से आर्य्यों ने कम उन्नति की है-परन्तु आर्य्यावर्त्त का जो विभाग उन्होंने भूगोल विद्या

ترقی کی زمانے مین ور تمام قومین جاہل تہین اس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ اونہون نے یہہ علوم کسی غیر سے اخذ نہین لیئے اور جس زمانے مین اون علمون کا غیر قومون سے اخذ کرنا ممکن ٹہیر سکتا ہی اوسوقت انکی علمی تحقیقات کے طریقے ایسی اصول پر مبنی تہی جن سے کوئی اگلی قوم اصلاً واقف نہ تہی اور اون سے ایسی تحقیقات کا علم ظاہر ہوتا ہے جنکو اب سے دو سو برس پہلے تک اہل یورپ بہی نہ جانتے تہے اسیطرح الہی و طبعی اور منطقی مسائل مین حکمای ہند کی رائین اور اختلافات اور مباحث اسقدر ہین جن سے ان مین اور حکمای یونان مین ایک نسبت معتد بہ نکل سکتی ہے البتہ علم جغرافیہ مین بہ نسبت اور علمون کے ہندوون نے کم ترقی کی ہی مگر ہندوستان کی تقسیم جو اونہون نے جغرافیہ

विद्या में इनको यूनान देशवालों पर प्र
धानता दी जाती है - बीजगणित में भी
ब्राह्मण अपने समय के लोगों से बढ़ग
ये थे - जैसा कि इस विद्या के विषय
में उनके निर्णय का वृत्तान्त ब्रह्मगुप्त
के ग्रन्थों से जो कि संवत् छै सौ ईसवी
में हुआ है और भास्कराचार्य्य की पुस्त
क से जो कि संवत् बारह सौ ईसवी में हु
आ है ज्ञात होता है और इन दोनों विद्वा
नों ने आर्य्य भट्ट के ग्रन्थों से आशय
लिये हैं - ऐसा प्रकट होता है कि इस
विद्वान् के समय में विद्या बहुत उन्नति
पर थी और यह विद्वान् और डाईफ़ा
न्टस जिसने यूनान देश में बीजगणित
सब से पहिले लिखा है किसी २ इतिहासज्ञ
की बुद्धि में एक समय में हुए हैं और यह
बात स्वीकार है कि यह विद्वान् डाई
फ़ान्टस से इस विद्या के निर्णय में ऐसा ब
ढ़ गया है जिसके प्राप्त करने और सम
झने पर आज कल के विद्वानों को अ
भिमान है जो कि आर्य्यों की प्रथम

علم مین انکو یونانیون پر فوقیت
دیجاتی ہی جبر و مقابلہ مین بہی
برہمن اپنے ہمعصرون سے سبقت
لیگئے تھے چنانچہ اس علم کی
بابت اونکی تحقیقات کا حال
برہمگپت کی کتابون سے جو کہ چھٹی صدی
عیسوی مین ہوا ہے اور بہاسکراچاریہ
کی کتاب سے جو کہ بارہوین صدی مین ہوا
ہے دریافت ہوتا ہے اور ان دونون
نے آریہ بہٹ کی تصنیفات سے مضامین
اخذ کئے ہین ظاہر اس شخص کے زمانے
مین علم کمال درجے کو پہونچا تہا
اور یہہ اور ڈائی فانٹس جس
نے یونان مین جبر و مقابلہ
سب سے پہلے لکہا ہی بعض مورخین
کے نزدیک ایک زمانہ مین ہوئے ہین
اور یہہ بات مانی ہوئی ہی کہ یہہ شخص
ڈائی فانٹس سے اس علم کی ایسی تحقیقات
مین سبقت لیگیا ہی جن کے حاصل کرنے
اور سمجھنے پر متاخرین کو
فخر ہے اور جو کہ ہندوون کی ابتدائی

के शाखाओं में जो आर्यों ने उन्नति
की है वह ज्योतिष विद्या से भी अधि
क है जैसे पुस्तक सूर्य्य सिद्धान्त कि
जिसकी सामान्य इतिहासकारकों
की बुद्धि में पांच सौ या छै सौ इसवी
संवत् में बनी हुई है उसमें त्रिकोणाका
ऐसा व्याख्यान पाया जाता है जिस
से उनको यूनान देशवालों पर प्रधान
ता नहीं दे सकते किन्तु यह कह सकते
हैं कि उसमें बहुत से प्रश्न ऐसे हैं जि
नका ज्ञान योरोप देशवालों को संवत्
सोलह सौ ईसवी तक नहीं हुआ था
अंक विद्या के कई मूलों का ज्ञान आर्य्या
वर्त्त के साथ विशेष सम्बन्ध रखता
है विशेष करके वह सम्बन्ध जो
अर्द्ध व्यास को वृत्त की परिधि के साथ
है उसका ज्ञान आज तक आर्य्या
वर्त्त को छोड़ कर किसी और देश
के लोगों को न था. अंक विद्या में सब
आर्य्यों को दशमभिन्न का प्रकाशक
स्वीकार करते हैं और इसी कारण अंक

کی سوا ریاضی کی فروع میں جو
اونہوں نے ترقی کی ہے وہ علم
ہیئت سے بھی زیادہ جتانے کے قابل
ہے چنانچہ کتاب سورج سدہانت
جو عام مورخوں کے نزدیک پانچویں
یا چھٹی صدی عیسوی کی تصنیف
مانی جاتی ہے اوس میں علم مثلث کا
بیان ایسا پایا جاتا ہے جس سے اونکو
یونانیوں سے ترجیح نہیں دے سکتے
بلکہ یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اوس میں بہت سے
سوالات ایسے ہیں جنکا علم عموماً اہل یورپ کو
سولہویں صدی تک حاصل نہ ہوا تھا
علم ہندسہ کی بعض اصول کا علم ہندوستان
ہی کے ساتھ خصوصیت رکھتا تھا
خصوصاً وہ نسبت جو نصف قطر
کو محیط دائرہ کے ساتھ ہے
اوسکا علم زمانہ حال تک ہندوستان
کے سوا کسی اور ملک کے لوگوں
کو نہ تھا علم حساب میں
سب کے نزدیک کسور اعشاریہ کے موجد
ہندو ہیں لہذا اسی سبب سے حساب

यह वृद्धि सम्वत ६०० हिजरी तक रही-फिर यह जाति एक उछाले हुए पत्थर की नाईं नीचे को चली आई ॥ इति ॥ रुहेलखंड लिटिरेरी सुसाइटी के पत्र मखज़न उल उलूम नामक की सातवीं जिल्द के ग्यारवें अंक में मोलवी अलताफ़ हुसेन मिम्बर देहली सुसाइटी का एक लेकचर है जिससे आर्य्य लोगों की वुद्धिमत्ता विद्वत्ता प्रकट है वहां का यह लेख है कि आर्य्यावर्त्त के प्राचीन रहने वाले आर्य्य हैं- इन के वड़ों का वृत्तान्त जो इतिहास में देखा जाता है उस से इस जाति की वहुत वुद्धिमत्ता और विद्वत्ता प्रकट होती है आर्य्यों के प्राचीन लोगों ने न्याय विद्या में बड़ी वृद्धि की है यह वात सव पुरुषों को स्वीकार है कि ज्योतिष विद्या में जो आर्य्यों ने पुस्तकें वनाई हैं यद्यपि उन में न्यूनता भी है परन्तु उसके साथ उन में पूर्णता भी पाई जाती है और गणित विद्या

یہہ ترقی قریبا سنہ ٦٠٠ ہجری تک جاری رہی پھر یہہ قوم ایک اوچھالے ہوئے پتھر کی مانند نیچے کو چلی آئی فقط رسالہ روہیلکھنڈ لٹریری سوسیٹی کو رسالہ مخزن العلوم کی جلد ہفتم کے نمبر گیارہ مین مولوی الطاف حسین ممبر دہلی سوسیٹی کا ایک لیکچر ہی جس سے آریہ لوگون کی قابلیت و لیاقت اظہر ہی بجنسہ اوسکی عبارت اسطرح پرہی کہ ہندوستان کی قدیم باشندہ ہنود ہین انکے بزرگون کا حال جو تاریخ مین دیکھا جاتا ہی اوس سے اس گروہ کی کمال قابلیت و استعداد ظاہر ہوتی ہی ہندوونکے قدیم طبقون نے علوم حکمیہ مین بڑی بڑی ترقیان کی ہین یہہ بات بالاتفاق تسلیم کی گئی ہی کہ علم ہیئت مین جو ہندوون نے کتابین تصنیف کی ہین اونمین نقصان اگرچہ نہایت درجہ کا ہی مگر اوسکے ساتہہ کمال بھی اعلی درجہ کا پایا جاتا ہے اور ہیئت

फिर मुहम्मद बिन इस्माईल आप
आर्य्यावर्त्त में आया और उसके पीछे
१० विद्वान् आर्य्यावर्त्त में आये और
आर्य्यों की पुस्तकों को अरबी भाषा
में उल्था किया ॥ इति ॥ फिर तहज़ी
बउलअख़लाक़ की चौथी जिल्द
के पांचवें नम्बर में सैयद अहमद खां
लिखते हैं कि हमारे बड़ों का विजा
तियों से विद्या सीखना और मुसलमा
नों में फैलाना इतिहास से भले प्रकार
सिद्ध है यूनानी और सुरयानी और
संस्कृत भाषा से विद्याओं का लेना
सूर्य्य की सदृश प्रकट है इस कारण
में नहीं कह सकता हूं :
कि इस काल में कोई पढ़ा लिखा मु
सलमान योरप देश वालों से विद्या
सीखने को वा उनकी रीति पर शिक्षा
देने को पाप कहे ॥ इति ॥ फिर इसी
जिल्द के १७वें नम्बर में है कि यूनान
और आर्य्यावर्त्त से सब प्रकार की वि
द्यायें मुसलमानों को प्राप्त हुईं और

پھر محمد بن اسمعیل خود ہندوستان
مین آیا اور اوسکے بعد
دس عالم ہندوستان مین آئے
اور ہندؤن کے علوم کی کتابون
کو عربی مین ترجمہ کیا فقط پھر
تہذیب الاخلاق کی جلد چہارم
کے نمبر پنجم مین بھی اس قسم کا
مضمون ہے وہان کی اصل عبارت
یہہ ہے کہ ہمارے بزرگون کا غیر قومون
سے علم سیکھنا اور مسلمانون مین پھیلانا
تواریخ سے بخوبی ثابت ہے یونانی
سریانی سنسکرت سے علوم کا اخذ
کرنا مثل آفتاب کے روشن ہے پس
مین نہین خیال کرسکتا ہون
کہ اس زمانہ مین کوئی پڑھا لکھا
مسلمان اہل یورپ سے علوم
سیکھنے کو یا اونکے طور پر تعلیم
دینے کو گناہ و کفر کہے فقط پھر
اسی جلد کے نمبر ہفتدہم مین ہے کہ
یونان و ہندوستان سے ہر قسم کے
علوم و فنون کو مسلمانون نے حاصل کیا اور

शेष आगे

باقی آئندہ

की जिल्द चौथी के नंबर चौधवें में लिखा है कि गणित पर भी मुसलमानों ने कम ध्यान नहीं दिया उनहों ने आर्य्यों से इकाई दहाई आदिक का यथार्थ स्थान पर रखना सीखा = और इसी लिये उनहों ने इसका नाम सदा हिन्दिय: रक्खा बीज गणित के विषय में विरोध है - कोई मुसलमानों को उस का प्रकाशक समझते हैं परन्तु ठीक यह है कि मुसलमानों ने यह विद्या आर्य्यावर्त के पंडितों और यूनान के विद्वानों से सम्पादन की थी परन्तु फिर उस में बहुत वृद्धि की वैद्यक में भी मुसलमानों ने बहुत कुछ उन्नति की थी यह आर्य्यावर्त्त में आये संस्कृत भाषा सीखी - और बहुत विख्यात दो पुस्तकें जिनका नाम चरक और सुश्रुत था अरबी भाषा में उलथा की - सब से प्रथम सन १५६ हिजरी में मूसा बिन मूसा अलफरारी ने संस्कृत का उलथा आरम्भ किया

کی جلد چہارم کی نمبر چہاردہم مین
لکھا ھی کہ حساب مین بھی
مسلمانون نی کم توجہ نہین کی
اونہون نے ہندؤن سے مراتب اعداد
کا رکھنا سیکھا اور اسی لیے اس
کا نام اونھون نے اعداد
ہندیہ رکھا فن جبر و مقابلہ کی
نسبت اختلاف ہی بعض مسلمانون
کو اوسکا موجد بیان کرتے ہین
مگر صحیح یہہ ہی کہ مسلمانون نی یہہ
علم ہندوستان کی پنڈتون اور
یونان کی عالمون سے اخذ کیا تہا
مگر اوس مین بہت سی ترقی
کی علم طب مین بھی مسلمانون
نے بہت ترقی کی تھی اونہون
نے ہندوستان کا سفر کیا زبان سنسکرت
سیکھی اور بہت مشہور دو کتابین سنسکرت
زبان کی جنکا نام چرک و سشرت تہا عربی
زبان مین ترجمہ کین سب سی پہلے ۱۵۶ھ
مین موسی بن موسی الفزاری
نے سنسکرت کا ترجمہ شروع کیا

संभावना करते हैं कि यूनानीयों के पास
न्याय विद्या आर्य्यों के यहां से आई
कोई इसके विरुद्ध कहते हैं-निश्च
य यह है कि इन दोनों जातियों ने पृथ
क् न्याय विद्या का प्रकाश किया
यूनानी यों से रूमियों ने ली और रूम
यों से यूरोप देश वालों ने पायी-यूना
नीयों ही से अरब देश वालों ने सीखी
-इति- मेक्स मूलर साहिब ने अपनी
पुस्तक लक्चर्स ओन दी साइंस आफ़
लेंग्वज के पृष्ठ १५७ में लिखा है कि
हरवास साहिब जो स्पेन देश के रहने
वाले हैं निश्चय पूर्व्वक कहते हैं कि
संस्कृत और यूनानी भाषा में बहुत
बड़ा सादृश्य है कि यूनानीयों ने अ
पनी न्याय विद्या और देवतों का वृ
तान्त सर्वथा संस्कृत वालों से लिया
है और कुछ शब्द और रीति पुल्लिंग
और स्त्रीलिंग की भी आर्य्यावर्त्त से
ही सीखी है॥ इति॥ सैयद अहमद
खां साहिब की तहज़ीबुल अख़लाक़

گمان کرتے ہیں کہ یونانیوں کے پاس
علم منطق ہندؤں کے یہاں سے
آیا بعض اسکے برعکس کہتے ہیں
اغلب یہہ ہے کہ ان دونوں قوموں
نے علیحدہ علیحدہ علم منطق ایجاد
کیا یونانیوں سے رومیوں نے لیا اور
رومیوں سے یورپ والوں نے پایا
یونانیوں ہی سے عرب والوں نے سیکھا
فقط میکس مولر صاحب نے کتاب
لیکچرس آن دی سایئنس آف لینگویج
کے صفحہ ۱۵۷ میں لکھا ہے کہ ہرواس
صاحب جو ملک سپین کے رہنے والے
ہیں یقینا بیان کرتے ہیں کہ
سنسکرت اور یونانی میں بڑی
مشابہت ہے کہ یونانیوں نے اپنی
فلاسفی اور دیوتوں کا حال بالکل
سنسکرت والوں سے لیا ہے
اور کچھہ الفاظ اور طریقہ تانیث
و تذکیر بھی آریاورت ہی سے
اخذ کیا ہے فقط سید احمد خان
صاحب کی تہذیب الاخلاق

मनुष्य की उत्पत्ति का मूल स्थान ब्र
ह्मावर्त्त है सब देशों में यहां ही से विद्या
गयी है जैसे गोडस्कर साहिब ने अपनी
पुस्तक में लिखा है कि जितनी विद्यायें
भूगोल में फैली हैं सब का मूल आर्य्या
वर्त्त है काशी में डाकटर वेलेन टायन
साहिब को बड़े परिश्रम से यह वात
विदित हुई है कि संस्कृत सारी भाषा
ओं की माता है - सब भाषायें इसी से
निकली हैं प्रथम आर्य्यावर्त्त से यूना
नीयों ने विद्या ली और यूनान वालों से
रूमीयों ने और रूमीयों से अंग्रेज़ों ने
इसी के अनुकूल पादरी स्काट साहिब
ने कवायफुल मंतिक के पृष्ठ ८ और
९ में लिखा है कि न्याय बहुत पुरानी
विद्या है और प्रथम काल से केवल
यूनानी और आर्य्यों में पाई जाती है
सब जातियों ने इन ही से यह विद्या
ली है - परन्तु यह ठीक नहीं ज्ञात होता
कि यूनानीयों ने आर्य्यों से पाई वा आ
र्य्यों को यूनानीयों से मिली कोई ऐसी

پیدائش انسان کا اصل مکان
برہما ورت ہے تمام ولایتوں میں
یہاں ہی سے علم و ہنر کی ترقی ہوئی ہے
چنانچہ گوڈس کر صاحب نے اپنی کتاب
میں لکھا ہے کہ جتنے علوم بھوگول میں پھیلے
ہیں سب کی اصل آریاورت ہے کاشی
میں ڈاکٹر بالین ٹین صاحب نے بتلاش بسیار
معلوم کیا ہے کہ سنسکرت کل زبانوں کی
ماں ہے تمام زبانیں اسی سے نکلی
ہیں اول آریاورت سے یونانیوں نے
علم لیا اور یونان والوں سے
رومیوں نے اور رومیوں سے انگریزوں
نے اسی کے مطابق پادری اسکاٹ صاحب
نے کوائف المنطق کے صفحہ ۸ و
۹ میں لکھا ہے بلفظہ وہاں کی عبارت
یہ ہے کہ منطق بہت پرانا علم ہے
اور قدیم زمانہ سے صرف یونانیوں اور
ہندوؤں کے درمیان پایا جاتا ہے سب قوموں نے ان
ہی سے یہ علم لیا لیکن یہ ٹھیک نہیں معلوم
کہ آیا یونانیوں نے ہندوؤں سے پایا یا ہندوؤں
کو یونانیوں سے ملا بعض سمجھ

है और दृषद्वती नदी जो कि नयपाल के
पूर्व्वभाग में वहती है इन दोनों पवित्र
नदियों के मध्य में जितना देश है वह
सव आर्य्यावर्त्त की अपेक्षा से पवित्र
और पुण्यदेश है उसको ब्रह्मावर्त्त
कहते हैं ॥ इति ॥ सव से पहिले ब्रह्मा
जी का प्रादुर्भाव इसी देश में हुआ
और इन ही के द्वारा मनुष्य की उत्प
त्ति जो कि ईश्वर की सारी सृष्टि में श्रेष्ठ है यहां
ही हुई इस लिये इस देश का नाम ब्रह्मा
वर्त्त रक्खा गया इस के पश्चात् दूसरे दे
श वसे ॥ सव देशों के मनुष्यों ने इसी
देश से विद्या सीखी और सत्यासत्य
का निर्णय किया — जैसा कि मनुस्मृति
के दूसरे अध्याय में यह श्लोक है ॥ ए
तद्देश प्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्व्व
मानवाः अर्थात् ब्रह्मावर्त्त के पैदा हु
ए विद्वानों से सारी पृथ्वी के लोगों ने
सव विद्यायें सीखीं — इति — यहां से सि
द्ध हुआ कि विद्याओं की खान और

ہی اور درشدوتی ندی جو کہ نیپال
کی مشرقی حصہ میں بہتی ہی ان دونو
متبرک ندیوں کے درمیان جسقدر ملک ہی
وہ بہ نسبت تمام آریہ ورت کی مشرف و متبرک
دیش ہی اوسکو برہماورت کہتی ہیں
فقط سب سے پہلی برہما
جی کا ظہور اسی ملک میں ہوا
اور اونکے ذریعہ سے پیدائش انسان
کی کہ اشرف مخلوقات ہی یہاں
ہی ہوئی اس لیے ملک ہذا کا نام
برہماورت رکھا گیا اسکے بعد دوسرے
ملک آباد ہوئی جملہ ممالک کی باشندون
نے اسی ملک سی تعلیم علوم پائی
اور حقیقت حق و باطل معلوم کی
چنانچہ منوسمرتی کی دوسرے ادہیائے میں
شلوک ہی
एतद्देश प्रसूतस्य
सकाशादग्रजन्मनः स्वं स्वं
चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्व्व मानवा
یعنی برہماورت میں پیدا ہوئے دانایوں
سے کرہ زمین کے لوگوں نے تمام علوم و فنون سیکھی فقط
یہاں سے ثابت ہوا کہ علوم کی کہان اور

चले आते हैं इस हेतु से इस देश को आर्य्यावर्त्त कहते हैं जैसा कि मनु के दूसरे अध्याय में है॥ आसमुद्रात्तु वै पूर्व्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात् तयोरेवान्तरं गिर्य्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः अर्थात् बंगाल के समुद्र से लेकर अरबदेश के समुद्र तक हिमालय और विन्ध्याचल पर्वत के बीच में जितना देश है उस को आर्य्यावर्त्त कहते हैं॥ (आर्य्याणां आवर्तः आर्य्यावर्तः) अर्थात् आर्य्यों का आवर्त्त संस्कृत कोश में आवर्त्त का अर्थ देश है तात्पर्य्य यह है कि शिष्ट और धार्म्मिक पुरुषों के वास का स्थान आर्य्यावर्त्त के कुछ भाग का नाम ब्रह्मावर्त्त है जैसा कि मनुस्मृति के दूसरे अध्याय में है = सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम्॥ तं देवनिर्मितं देशं ब्रह्मावर्त्तं प्रचक्षते = अर्थात् सरस्वती नदी जो कि गुजरात और पाञ्चाल अर्थात् पंजाब देश के पश्चिम भाग में बहती

بود و باش ہی اسواسطی اوسکو آریاورت کہتے ہین چنانچہ منوسمرتی کی دوسری ادھیاے مین ہی۔

आसमुद्रात्तु वै पूर्व्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात्तयोरेवान्तरं गिर्य्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः

یعنی بحر بنگال سی لیکر بحر عرب تک کوہ ہمالیہ او بندھاچل کی درمیان جسقدر دیش ہی اوسکو آریہ ورت کہتی ہین یعنی آریون کا آورت لغت سنسکرت مین آورت بہ معنی ملک ہی مراد یہہ ہی کہ اشرافون اور ایمانداروں کی سکونت کی جگہہ آریہ ورت کی درمیان کچھہ حصہ کا نام برہما ورت ہے چنانچہ منوسمرتی کی دوسرے ادھیا مین آیا ہی

सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम्॥ तं देवनिर्मितं देशं ब्रह्मावर्त्तं प्रचक्षते

یعنی سرسوتی ندی جو کہ گجرات او پنجاب کے مغربی حصہ مین روان

और जिन्नों के पास दूत भेजा कि आ-
ज्ञा स्वीकार करो और नहीं तो मारे जा
ओगे उन्हों ने अति निडर होकर दूत
को मार डाला और इबलीस पर यह
वृत्तान्त प्रकट न हुआ जब बहुत का-
ल व्यतीत होगया और दूत का कुछ
वृत्तांत न विदित हुआ तो दूसरा दूत भे
जा जिन्नों ने उस का भी हनन किया इ
सी प्रकार इबलीस ने कई दूत उन के
पास भेजे और जिन्नों ने सब की यही
दशा की अंत में इबलीस ने एक और
दूत उन के पास भेजा उन्हों ने उस के
प्राण भी लेने चाहे परन्तु वह छल
और कपट से अपने प्राण बचाकर
इबलीस की सेवा में लौट आया और
सब वृत्तांत कहा तब फ़रिश्तों की से
ना ने जो कि इबलीस के साथ थी जिन्नों
से घोर युद्ध किया अति संग्राम के
पीछे जिन भाग गये और पृथ्वी को
छोड़ दिया इति ॥ जो कि प्राचीन
काल से इस देश में आर्य्य लोग रहते

اور جنون کے پاس ایلچی بھیجا کہ
اطاعت اختیار کرو ورنہ قتل
کئے جاؤگے اونھوں نے غایت
بیباکی سے ایلچی کو مارڈالا اور
ابلیس اس حال سے غافل رہا جب
ایک مدت تک ایلچی مذکور کی خبر نہ
ملی تو دوسرا ایلچی روانہ کیا
جنون نے اوسکو بھی راہ عدم
دکھلائی اسیطرح ابلیس نے چند
ایلچی اونکے پاس بھیجے اور جنون نے
سب کو شربت شہادت پلایا
آخرکار ابلیس نے ایک اور ایلچی اونکے
نزدیک راہی کیا وے اوسکی جان
بھی خواہان ہوئے مگر وہ مکر و حیلہ سے
اپنی جان بچاکر خدمت ابلیس میں واپس آیا
اور صورت حال معروض کی تب
لشکر ملائک نے کہ ابلیس کے ہمراہ تھا جنون
سے مقابلہ و مقاتلہ کیا بعد جنگ عظیم
کے جن مفرور ہوئے اور ربع مسکون
سے دور فقط چونکہ قدیم الایام
سے اس ملک میں آریہ لوگ بھی

पृथ्वी पर मेरा राज्य होजावे उपासना में
उद्योग करना प्रारम्भ किया जिस सम
य पहिले आसमान के फ़रिश्तों के पास
खुदा के यहां से कोई आज्ञा होती थी
कि अमुक कार्य्य में ऐसा ऐसा उद्योग
करो ॰॰ इबलीस सब से अधिक उस कर्म्म
में परिश्रम करता था यहां तक कि पहि
ले आसमान के फ़रिश्तों में इबलीस ने
बड़ा पद और अधिकार पाया इति ॥
सूरे हजर की والجان خلقناه من قبل من نار السموم
इस आयत की तफ़सीर अज़ीज़ी
में लिखा है कि बहुत काल के पश्चात्
जिन्नों ने फिर टापू पांतर और पर्व्व-
तों से बाहर आकर कुल पृथ्वी पर अधि
कार करलिया और ईश्वर की आज्ञा से फिर
गये उस समय इबलीस ने ईश्वर से प्रा
र्थना की कि यदि आज्ञा होवे तौ मैं पृ
थ्वी पर जाकर जिन्नों को सत्य मार्ग
पर लाऊं इबलीस का यह निवेदन स्वी
कार हुआ तब वह फ़रिश्तों की सेना
लेकर आसमान से भूमि पर आया

زمین پر متصرف ہوں عبادت مین
کوشش کرنی شروع کی جسوقت
پہلے آسمان کے فرشتون کے پاس
خدا کی یہان سے کوئی حکم صادر ہوتا تہا
کہ فلانی مہم مین چنان وچنین عمل کیا کرو
ابلیس سب سے زیادہ اوس مہم
مین سعی کرتا تہا حتی کہ پہلے
آسمان کے فرشتون مین ابلیس نے
قدر ومنزلت پائی فقط –
سورہ حجر کی (والجان خلقناہ من
قبل من نار السموم) اس ایت کی تفسیر
بحر مواج مین لکہا ہے کہ بعد مدت مدید کے
جن پہر جزیرون اور پہاڑون
سے باہر آکر ربع مسکون پر
قابض ہوئے اور اطاعت الہی سے
انکار کیا اوسوقت ابلیس نے جناب
احدیت مین عرض کی کہ حکم ہووے
تو مین زمین پر جاکر جنون کو راہ
راست پر لاؤن ابلیس کی درخواست
منظور ہوئی تب وہ فرشتون کا لشکر
لیکر آسمان سے زمین پر آیا

था और स्थावर जंगम से यथा योग्य
लाभ उठाते थे और अन्तरिक्ष में भी आते
जाते थे-जब कि इस जाति में झगड़ा
और द्वेष बढ़ा और बहुत जिन मारे गये
खुदा ने पहिले आसमान के फ़रिशतों
को आज्ञा दी कि जिन्नों को पृथ्वी से
निकाल दो इस लिये कि भूमि उन से
पवित्र होवे तब पहिले आसमान के
फ़रिशतों ने पृथ्वी पर आकर कुछ
जिन्नों को मार डाला और कुछ उन
के हाथ से भाग कर द्वीपान्तर और
पर्वतों में छुपे इबलीस जो कि जिन्नों
में से था और जिस का नाम अज़ाज़ील
था और जो बहुत विद्या और उपास
ना में प्रसिद्ध था फ़रिशतों के साथ
पहिले आसमान पर गया और निवे
दन किया कि मैं इस उपद्रव और
संग्राम में जिन्नों का साथी नहीं था
खुदा ने फ़रिशतों के कहने से उसको
निकालने से छोड़ दिया तब इबली
स ने इस लोभ से कि मुझ को सब

تھا اور حیوانات و نباتات سے
موافق حوصلہ اپنے کے مستفیض ہوتی تھی
اور آسمان پر بھی مدورفت رکھتی تھی جبکہ
اس فرقہ کے درمیان فتنہ و فساد و خونریزی
بکثرت ہوئی خدا نے پہلے آسمان کے فرشتوں
کو حکم دیا کہ جنوں کو روئے زمین سے
دور کرو تا کہ زمین اونکی لوث سے
پاک ہووے پس آسمان دنیا کے
فرشتوں نے زمین پر آکر بعض
جنوں کو جان سے مار ڈالا اور بعضے
اونکے ہاتھ سے بھاگ کر جزیروں اور
پہاڑوں میں مختفی ہوئے ابلیس کہ جنوں
کے گروہ میں سے تھا اور عزازیل نام رکھتا
تھا اور بکثرت علم و عبادت ممتاز
تھا فرشتوں کے ساتھ پہلے
آسمان پر گیا اور اپنا عذر
بیان کیا کہ میں اس فساد و خونریزی
میں جنوں کے ساتھ شریک نہیں تھا
خدا نے فرشتوں کی شفاعت کے باعث
اوسکو اخراج سے محفوظ رکھا پس
ابلیس نے اس طمع سے کہ میں تمام

उसके विरुद्ध है वे भी दस्यु हैं॥ इसी प्रकार परमात्मा स्वतंत्र और न्यायकारी है अब जो कोई उसको परतंत्र और अन्यायकारी माने उसके दस्यु होने में क्या संशय है इसी प्रकार जो कोई परमात्मा के किसी गुण को अन्यथा मान लेता है उस पर दस्यु पद ठीक चरितार्थ है पुराणों में जो देवासुर संग्राम लिखा है उस का तात्पर्य्य यह है कि अनादि काल से आर्य्यों और दस्युओं में विरोध चला आता है देव आर्य्य लोग हैं और असुर दस्यु हैं पुराण की कथा कहने वालों ने जो देवतों और दैत्यों की लड़ाई समझ ली है वह सर्व्वथा झूट है और वास्तव मुसलमानी की पुस्तकों से संचित की है जैसे

واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس ابى واستكبر

इस आयत की तफ़सीर अज़ीज़ी में लिखा है कि आदम की उत्पत्ति से कई सहस्र वर्ष पहिले असुरों ने सब भूमि को वश में कर लिया

اسکے برخلاف ہیں وے بھی دسیو ہین اسی قیاس پر پرماتما خود مختار ہی اور روادار اب جو کوئی اوسکو مجبور و عدل و انصاف سے مہجور تصور کرے اوسکو دسیو ہونے مین کیا شبہہ ہی اسیطرح جو کوئی پرماتما کی کسی صفت مین واقع کی خلاف اعتقاد کرتا ہی اوسپر دسیو کا اطلاق جائز سمجھا جاتا ہی پرانون مین جو دیو اسر سنگرام لکھا ہی وہ آریون اور دسیون کی مخالفت سی مراد ہی کیونکہ ان دونون گروہون مین روز ازل سے دشمنی و پرخاش چلی آتی ہی دیوتون سے مراد آریہ ہین و اسر سی مراد دسیو ہین پران کی کتھا کہنی والون نے جو دیوتون اور دیتون کی لڑائی سمجھ لی ہی وہ محض غلط ہی اور درحقیقت یہ خود ہی مسلمانون کی کتابون سے چنانچہ سورہ بقر کی رکوع واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر اس آیت کی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ پیدائش آدم سی چند ہزار برس پہلی جنون نے روی زمین پر تصرف کر لیا

सूरे बकर में॥ तफ़सीर अज़ीज़ी कुरान के एक भाष्य का नाम है

इति ॥ इसी प्रकार मनु के चौथे अध्या
य में है ॥ योन्यथा संत मात्मान मन्यथा
सत्सु भाषते सपाप कृत्तमो लोके स्तेन
आत्मा पहारकः अर्थात् जो कोई अच्छे
लोगों के मध्य में जैसा आत्मा है वैसा
नहीं कहता अन्यथा बतलाता है वह
बड़ा पापी और चोर है अर्थात् आत्मा
को चुराता है यदि इन श्लोकों में आ
त्मा शब्द परमात्मा के अर्थ में लिया
जावे तो भी ठीक है अर्थात् परमेश्वर
के गुण जिस प्रकार के कि हैं उन को जो
कोई अ यथार्थ्य प्रकाशित करे वह
परमात्मा का चुरानेवाला चोर है जैसे
परमात्मा शरीर और देश से पवित्र है
अर्थात् परमात्मा शरीर धारी और दे
शादि परिछिन्न नहीं है अब जो कोई
कहे कि वह शरीर धारी और देश परि
छिन्न है उस के दस्यु होने में संदेह न
हीं है ॥ इसी प्रकार परमात्मा एक है
न उस की कोई बराबर है न उस से को
ई अधिक है जिन लोगों का विश्वास

لفظ اسی کی قریب منو کی چوتھے ادھیائے
योन्यथा संत मात्मान میں ہے
मन्यथा सत्सु भाषते सपाप
कृत्तमो लोके स्तेन आत्मा प
हारकः یعنی جو کوئی اچھے لوگوں کے
درمیان جیسا آتما ہے ویسا نہیں کہتا وہ
بڑا پاپ کرنیوالا ہے اور چور ہے یعنی آتما
کو چوراتا ہے اگر ان شلوکوں میں
لفظ آتما بمعنی پرماتما لیا جاوے
تو بھی درست ہے یعنی پرمیشور کی
صفات جسطرح کی کہ ہیں انکو جو
کوئی برخلاف اصلیت کی بیان
کرے وہ پرماتما کا چورانی والا چور ہے
مثلاً پرماتما جسمیت و مکانیت وغیرہ
قیود سے منزہ و پاک ہے پس جو کوئی کہے
کہ وہ جسمانی و مکانی ہے اوسکے دسیو
ہونے میں کلام نہیں ہے
اسیطرح پرماتما ایک
ہے نہ اوس سے
کوئی برابر ہے نہ اوس سے
کوئی بڑھکر ہے جن شخصوں کا عقیدہ

ही अधर्म्म है परन्तु परमेश्वर का दास
होना तो आर्य्य लोगों का स्वाभाविक
गुण है॥ न जाने दयानंदी लोग अपने
आप को ब्रह्म जान्ते हैं और ब्रह्मास्मि
कहते हैं यदि इनके और परमात्मा के
मध्य में दास स्वामी भाव सम्बंध है
तो परमेश्वर दास और नारायण दास
आदि नाम रखना क्यों बुरा जान्ते हैं
॥ प्रकट होवे कि आत्मा के चुराने के
बहुत कारण हैं उनमें से दो तीन नि
वेदन किये शेष की व्याख्या किसी
जगह की जावेगी॥ अब मैं पूर्व्वोक्त के
प्रमाण के लिये एक श्लोक भारत से
लिखता हूं॥ अन्यथा सन्तमात्मानम
न्यथा प्रति पद्यते किं न तेन कृतं पा
पं चौरेणात्मा पहारिणा॥ १॥ अर्थ
आत्मा का तत्व जिस प्रकार कि है
उस को जो कोई अन्यथा प्रकाश क
रे उस ने कौन सा पाप नहीं किया
अर्थात् वह सब पापों का कर्त्ता है
वह आत्मा का चुराने वाला चोर है

ادہرم ہی لیکن پرمیشور کا داس
ہونا تو آریہ لوگون کا وصف
ذاتی و جبلی ہی شاید کہ دیانندی
لوگ اپنی رای مین دعوی انا الحق
رکھتی ہین اگر اونکی اور پرماتما کے
درمیان داس سوامی بہاو کا
علاقہ ہی تو پرمیشور داس و نارائن داس
وغیرہ نام دہرنی سے کیونکر پرہیز کرتی
ہین مخفی نرہے کہ آتما کی چرانی
کی بہت وجوہ ہین انمین سے دو تین
مختصراً معرض بیان مین لائی گئین
باقی کی تفسیر کسی موقع پر کیجاویگی
اب مین اس تشریح کی تصدیق کیلیے
بہارت سی ایک شلوک نقل کرتا ہون

अन्यथा संतमात्मानमन्यथा
प्रतिपद्यते किं न तेन कृतं पापं
चौरेणात्मा पहारिणा॥ یعنی
آتما کی اصلیت جسطرح پر کہ ہی اوسکو جو کوئی
بر عکس واقع کی ظاہر کری اوسنی کونسا پاپ نہیں کیا
یعنی وہ تمام گناہون کا مرتکب ہولیا
وہ آتما کا چرانی والا چور ہے

आदि के दास वन्ते हैं परमेश्वर के दास
होने में किसी प्रकार की मुख्यता
नहीं समझते इसी हेतु से अपनी संता
नका भवानी दास और भैरव दास आ-
दि नाम रखते हैं उन में से कुछ मनु
ष्यों का यह कथन है कि दास होना
सर्व्वथा निषिद्ध है जैसे कि देवता आदि
का दास होना निषिद्ध है इसी प्रका
र परमेश्वर के दास होने से भी विरोध
रखते हैं यदि कोई उनको परमेश्वर
दास कहदे तो उसको गाली समझते
हैं॥ इस वात में और जीव के स्वतंत्र हो
ने में दयानंदी लोगों का भी एकत्व है
इसी कारण स्वामी दयानंद सरस्वती
अपने शिष्यों को उपदेश करते हैं
कि दास नाम रखना बहुत बुरा है औ
र जीवात्मा के कर्म्मों में परमात्मा को
कुछ भी सम्बंध नहीं है॥ परमेश्वर
ने चाहा तो इस विषय में एक पत्र ही
जुदा लिखा जावैगा॥ परमात्मा से भि
न्न दूसरे का दास कहलाना तो अवश्य

وغیرہ کی داس بنتی ہین پرمیشور
کی داس ہونی مین کسیطرح کی
ترجیح نہین سمجھتی اسیواسطی اپنی
اولاد کا بھوانی داس و بھیرو داس
وغیرہ نام رکھتی ہین اون ہین سے
بعض اشخاص کا یہہ قول ہی کہ داس
ہونا مطلقاً ممنوع ہی جیسی کہ دیوتا
وغیرہ کا داس ہونا منع ہی اسیطرح
پرمیشور کے داس ہونی سی بھی
انکار واجب جانتی ہین اگر کوئی
اونکو پرمیشور داس کہدی تو اوسکو
گالی سمجھتی ہین اس بات مین اور جیو کی
خود مختار ہونی مین یانندی لوگ
بھی شریک ہین اسیواسطی سوامی
دیانند سرسوتی اپنی مریدون کو ہدایت
کرتی ہین کی داس نام رکھنا بہت برا ہی
اور جیواتما کی اعمال مین پرماتما کو
دخل نہین ہی پرمیشور نی
چاہا تو اس بارہ مین علیحدہ
رسالہ لکھا جاویگا پرماتما کی
سواہی غیر کا داس کہلانا لاکلام

आत्मा है उसके विपरीत प्रकाश कर
ते हैं ॥ अर्थात् जीव आत्मा केवल प
रमात्मा का उपासक है अर्थात् सब
लोगों को मन और देह से परमात्मा
की उपासना और पूजा करना अव-
श्य है परन्तु वे लोग देवता और भूत
और पानी और पत्थर आदि की पू
जा में प्रवृत्त रहते हैं फिर जीवात्मा
किसी काम में स्वतंत्र नहीं है और को
ई कार्य्य उससे बिना प्रेरणा परमात्मा
के नहीं होसक्ता परन्तु उन लोगों का
विश्वास है कि जीवात्मा स्वतंत्र है
जो चाहता है वह करता है उसके का
म में परमात्मा का कुछ सम्बंध नहीं
है फिर सब जीवात्मा परमात्मा के
दास हैं और परमात्मा सब का स्वामी
है अर्थात् जीव और परमेश्वर में
बहुत से सम्बंध हैं उन सम्बंधों में से
एक सम्बंध दास और स्वामी भाव
का भी निश्चय हुआ है - परन्तु वह
लोग मसानी और मीरां और भूत

اوسکی برعکس ظاہر کرتے ہین
یعنی جیوآتما صرف پرماتما کا
اوپاسک ہی یعنی سب لوگون
کو من اور تن سے پرماتما
کی اوپاسنا و عبادت کرنا
لازم ہی مگر وے لوگ دیوتا
اور بھوت اور پانی اور پتھر وغیرہ
کی عبادت مین مشغول رہتی ہین
پھر جیوآتما کسی کام پر خود قادر
نہین ہی اور کوئی امر اوس سی بدون
تحریک پرماتما کی صادر نہین لیکن ان
لوگون کا عقیدہ ہی کہ جیوآتما خودمختار ہی
جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی اوسکی کاروبار
مین پرماتما کا کچھہ تعلق نہین ہی
پھر کل جیوآتما پرماتما کی داس
ہین اور پرماتما سب کا سوامی
ہی یعنی جیو اور پرمیشور کی درمیان
بہت علائق ہین منجملہ علائق کی
ایک علاقہ مالکیت و مملوکیت کا
بھی متحقق ہے مگر وہ لوگ
مسانی و میران و بھوت

शब्द आर्य्य और दस्यु की है कि प्रथम पद धर्मात्मा के अर्थ में है और दूसरा धर्म्म विरोधी और पापी के अर्थ में जैसा ऋग्वेद के पहिले अष्टक के चौथे अध्याय के दसवें वर्ग की तीसरी श्रुति है ॥ विजानीह्यार्य्यान् ये चदस्यवो वर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान् ॥ अर्थात् हे परमेश्वर! तुम आर्य्यों को जानते हो कि अपने धर्म्म और कर्म्म में प्रवृत्त हैं और जितने दस्यु हैं उन के भी ज्ञाता हो कि बुरे कर्म्म करते हैं इस लिये इन पापियों का नाश करो इति ॥ संस्कृत कोश में दस्यु कहते हैं शत्रु और चोर को दो कारण से आर्य्यों के विरोधियों पर दस्यु शब्द घटित होता है प्रथम कारण यह है कि वह लोक वैदिक धर्म्म से स्वाभाविक विरोध रखते हैं इस लिये हम उन को दस्यु कहते हैं दूसरा कारण यह है कि वह लोक अपने आत्मा को चुराते हैं अर्थात् जैसा कि

کلمہ آریہ اور دسیو کا ہی کہ اول بمعنی ایماندار ہی اور دوم بمعنی بے ایمان و گنہگار چنانچہ رگ وید سے پہلے اشٹک کو چوتھے ادھیای کو دسوین ورگ کی تیسری شرتی ہی विजानीह्यार्य्यान् ये चदस्यवो वर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान् یعنی ای پرمیشور تم آریون کو جانتی ہو کہ اپنی دھرم و کرم مین مشغول ہین اور جتنی دسیو ہین اون سی بھی واقف ہو کہ بری کامون کا شغل رکھتی ہین اس لئیے ان پاپیون کا ناش کرو فقط سنسکرت کے اصل لغت مین دسیو کہتی ہین دشمن اور چور کو پس آریون کے مخالفون پر دو سبب سی لفظ دسیو کا اطلاق ہوتا ہی پہلا سبب یہہ ہی کہ وہ لوگ ویدک دہرم سی خصومت و عداوت دلی و ذاتی رکھتی ہین لہٰذا ہم اونکو دسیو کہتی ہین دوسرا سبب یہہ ہی کہ وہی لوگ اپنی آتما کو چراتی ہین یعنی جیسا کہ آتما ہے

योग्य काम करता है और बुरे काम
से बचता है वह आर्य्य है इति ॥
दूसरे स्थान पर भी आया है ॥ श्रु
तिस्मृति मिता चारः शुद्धा हारः सुनीति
मान् प्रीति मान् यो भवेद्देवे स आ
र्य्यः परिकीर्तितः ॥ अर्थात् जो को
ई श्रुति और स्मृति के अनुकूल क
र्म करे और शुद्धा हार और न्याय
कारी होवे और परमात्मा से प्री
ति रक्खे उस को आर्य्य कहते हैं
इति ॥ भाषा और उर्दू में जो शब्द
अजी और जी बड़े और कुलीन के
अर्थ में प्रचरित है वह आर्य्य का
अपभ्रंश है । प्रथम आर्य्य से अजी
बनाया पश्चात् अकार दूर कर के जी
कर लिया ॥ यहां के पारसी भाषा
के विद्वान् उस के अंत में वकार अधि
क कर के जीव कहने लगे ॥ आर्य्य का
विरोधी दस्यु है जैसे अरबी भाषा में
मोमिन और काफ़िर दो शब्द विरुद्धा
र्थ वाचक हैं यही व्यवस्था संस्कृत में

کے لایق کام کرتا ہی اور بُرے کام
سے بچتا ہی وہ آریہ ہے فقط
دوسرے مقام پر بھی آیا ہی ٭
श्रुतिस्मृतिमिताचारः शुद्धा
हारः सुनीति मान् प्रीति मान यो
भवेद्देवे स आर्य्यः परिकीर्तितः
یعنی جو کوئی شرتی اور سمرتی کی موافق
کام کرے اور رزق حلال سی پیٹ
بھرے منصف و عادل ہووے
اور پرماتما سی محبت رکھی اوسکو آریہ کہتی
ہین فقط بھاشا اور اردو مین جو لفظ
اجی اور جی بمعنی بزرگ و شریف
مستعمل ہی وہ آریہ کا بگڑا ہوا
ہے اول آریہ سے اجی بنایا
پس بعد الف دور کرکے جی
کرلیا یہان کے فارسی خوان
اوسکی آخر واو زیادہ کرکے
جیو کہنے لگے آریہ کی مقابل
مین دسیو ہی جیسے عربی مین
مومن و کافر دو لفظ متضاد
مشہور ہین یہی حال سنسکرت مین

करने से क्या होता है श्राद्ध करने से क्या लाभ है संध्या का कुछ फल नहीं है प्रयोजन यह है कि सब कर्म्मों का छोडना अच्छा जानते हैं किसी कर्म्म की आवश्यकता नहीं समझते इस कारण अब हम आर्य्यों का सच्चा वृतांत और उनके धर्म्म की मूल२ बातों की पूरी२ व्याख्या करेंगे = प्रकट होवे कि संस्कृत कोश में आर्य्य शब्द उत्तम और कुलीन के अर्थ में लिखा है और पण्डितों के संकेत में धार्म्मिक पुरुष को कहते हैं जोकि वेदोक्त विधि और निषेध के अनुकूल वर्ते अर्थात् जिन कर्म्मों के करने की वेद में आज्ञा है उन को करता होवे और जिन बातों का निषेध है उन से बचा होवे जैसा कि स्मृति में कहा है कर्तव्य माचरन् काम मकर्तव्य मनाचरन् ॥ ॥ तिष्ठति प्रकृता चारे सवा आर्य्य इति स्मृत:॥ अर्थात् जो कोई करने

کرنے سے کیا ہوتا ہی شرادہ
کرنے سے کیا فائدہ ہی سندہیا
کا کچھ پھل نہین ہی غرضکہ جملہ اعمال
کا ترک بہتر سمجھتے ہین کسی عمل کو
واجب ضرور نہین جانتے اسواسطے
اب ہم آریون کی حقیقت حال
اور اون کے مذہب کے
اصول تفصیلوار بیان کرینگے
مخفی نرہے کہ لغت سنسکرت مین
لفظ آریہ بمعنی شریف وخاندانی
مرقوم ہی اور دانایان سنسکرت کی
اصطلاح مین اہل دہرم کو کہتے ہین کہ
تابع امر اور نہی وید ہووے یعنی جن
اعمال کے کرنے کا وید مقدس مین
حکم ہی اونکو کرتا ہووے اور جن باتون کو
منع کیا ہی اون سے بچا ہووے چنانچہ
سمرتی مین کہا ہی۔

कर्तव्य माचरन काम मकर्तव्य मनाचरन् तिष्ठति प्रकृता चारे सवा आर्य्य इति स्मृत:

یعنی جو کوئی کرنے

विरोधी प्रवल होरहे हैं और चित्तों पर अज्ञान छारहा है इस कारण आर्य्यतत्व प्रकाश का रचन सव पुरुषों के अर्थ हितकारी है आर्य्य धर्म्म की व्याख्या करने के वहाने से नागरी और उर्दू में देश हितैषी और आर्य्य समाचार मेरठ आदि कई मासिक पत्र प्रकाशित होते हैं परन्तु उन में आर्य्य धर्म्म की कोई वात नहीं पाई जाती मैं आश्चर्य्य में हूं कि इन पुरुषों ने आर्य्य धर्म्म किस को समझा है छंदः

है नहीं सद्धर्म पर दृष्टि जिन्हों की एक क्षण ॥ आर्य्यों में नाम की गणना कराये क्या हुआ ॥ बहुत लोक हैं कि अपने आप को आर्य्य नाम से प्रसिद्ध करते हैं परन्तु आर्य्य पन का उन में कोई चिन्ह भी नहीं है उन कृत्रिम आर्य्यों की जिह्वा पर रात दिन यह ही रहता है कि व्रत करना नहीं चाहिये जप

برودہیون کا زور شور ہی اور گوش دل کرو دیدہ باطن کور ہی اسواسطے تصنیف رسالہ آریتوپرکاش عوام کے حق مین خیرخواہی ہی اور انام کے حق مین بہلائی - ان دلون آریہ دہرم کی تشریح کی بہانے سے ناگری اور اردو مین دیش ہتیشی اور آریہ سماچار میرٹھ وغیرہ کئی رسالہ ماہوار شایع ہوتی ہین لیکن آریہ دہرم کی ان مین کوئی بات نہین پائی جاتی مین حیران ہون کہ ان لوگون نے آریہ دہرم کسکو سمجہا ہی

رستی حق پہ جنکی ہو نہین نگہ نگاہ آریون مین نام کی گنتی کرائی کیا ہوا بہت لوگ ہین کہ اپنے تئین آریہ نام سے مشہور کرتے ہین مگر آریہ پن کا ان مین نشان بہی نہین ہی ان مصنوعی آریون کی زبان پر رات دن یہی جاری ہی کہ برت کرنا نہ چاہیے

षट् दर्शन कहते हैं यह ही
वृतान्त है इस यंत्रालय का इस
से इसका सुदर्शन नाम रक्खा
गया पुराण वालों के संकेत में
सुदर्शन विष्णु के शस्त्र का नाम
है जिस को चक्र कहते हैं और
वह प्रकाश रूप असुरों की मूल
का नाशक है जोकि इस यंत्राल-
य में वेद विरोधियों के मत का
खंडन छपता है इस कारण
सब लोगों का चित्त इसी ओर
जाता है इस कारण इस यंत्राल-
य का यही नाम बहुत योग्य है इस
यंत्रालय से सत्य के निर्णय का
स्रोत जारी है जो कि आर्यों
के लिये हितकारी है वेद
की श्रुतिओं के गूढ अर्थों
की व्याख्या की जाती है
और ज्ञान और विज्ञान के
प्रश्नों का उत्तर दियाजाता है
जब कि आज कल सब ओर वेद

شٹ درشن کہتے ہیں یہ
ہی حال ہے اس مطبع کا لہذا
باسم سودرشن موسوم کیا گیا
پران والوں کی اصطلاح میں
سودرشن بشنو کے شستر کا
نام ہے جسکو چکر کہتے ہیں اور
وہ پرکاش روپ اسروں
کی بنیاد کا قطع کرنیوالا ہے
چونکہ اس مطبع میں مخالفین
وید اقدس کی تکذیب مطبوع
ہوتی ہے بنابریں خاطر عوام الناس
اسی طرف رجوع ہوتی ہے
بس یہ نام نامی و اسم گرامی
بسیار مناسب ہے بایکہ
نزدیک یار و اغیار واجب ہے
اس مطبع سے چشمہ مضمون
احقاق حق جاری ہے جو کہ آریوں کے
حق میں بہت کاری ہے وید مقدس
کی آیات کے نکات کا بیان مرافق رائی صواب
کیا جاتا ہے اور گیان بگیان کے سوالات کا جواب
دیا جاتا ہے چونکہ آج کل ہر طرف وید

दूसरे पदार्थ का ज्ञान नहीं होता यथावत् उसके तत्व का भान नहीं होता। जैसे किसी ने कहा है कि सुख का स्वाद वही जानता है जो एक बार दुःख में पड़ा हो इसी लिये गोतम ऋषि ने न्याय दर्शन के पहिले सूत्र में प्रमाण प्रभृति सोलह तत्वों को मुक्ति का कारण ठहराया है (प्रमाणादीनां तत्व ज्ञानान्निःश्रेय साधि गमः) तात्पर्य्य यह है कि यद्यपि केवल आत्मज्ञान मुक्ति का कारण है परन्तु जो कि हर वस्तु के ज्ञान में उसके विरोधी का ज्ञान भी सहायक होता है इस लिये आत्मज्ञान में अनात्मज्ञान भी सहायक है अब जानना चाहिये कि दर्शन पद दृशि प्रेक्षणे धातु से बनता है कि जिस का अर्थ देखने का है जोकि छः शास्त्रों से जीवात्मा और परमात्मा का साक्षात् कार होताहै इससे इन को

مفہوم نہیں ہوتی اوسکی حقیقت حال بخوبی معلوم نہیں ہوتی چنانچہ کہتے ہیں کہ قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید اسی واسطے گوتم رشی نے نیائے درشن کے پہلے سوتر میں پرمان وغیرہ سولہ تتون کے گیان کو مکتی کا سبب قرار دیا ہے وہ سوتر یہ ہی

प्रमाणादी नां तत्व ज्ञानान्नि श्रेय सा-
धिगमः

حاصل یہ ہے کہ اگرچہ فقط آتم گیان مکتی کا باعث ہے لیکن چونکہ ہر چیز کے گیان میں اوسکی ضد کا گیان بھی معاون ہوتا ہے لہٰذا آتم گیان میں اناتم گیان کو بھی بڑا دخل ہے جاننا چاہئے کہ لفظ درشن درشی دھاتو سے بنتا ہے یعنی سنسکرت میں درش دھاتو یعنی مصدر سے بنایا جاتا ہے اور اوسکے معنی ہیں دیکھنے کے چونکہ شاستر سے جیوآتما اور پرماتما کا ساکشات گیان ہوتا ہے اسواسطے اونکو

का भी वह ही तात्पर्य्य है इसी कारण से न्याय मभृति छः शास्त्रों को षट् दर्शन कहते हैं क्योंकि यह छओं शास्त्र आत्म ज्ञान के कारण हैं यहां आत्म पद से जीवात्मा और परमात्मा दोनों का ग्रहण होता है कि न्याय मभृति छः शास्त्र जीवात्मा और परमात्मा के ज्ञान के कारण हैं परन्तु दर्शन के पूर्व सु उपसर्ग दृढ़ता के लिये लगाया गया है कि इस बात का द्योतन करे कि छः शास्त्र में प्रकृति और परमाणु और काल और आकाशादि पदार्थों का भी विवाद है और इस ग्रंथालय में केवल आत्मज्ञान और उस की प्राप्ति के उपाय का

शास्त्रार्थ होगा फिर षट् दर्शन में प्रकृत्यादि पदार्थों की व्याख्या की इस लिये आवश्यकता हुई कि जब तक एक पदार्थ के विरोधी

سے یہی مطلب برآمد ہوتا ہی اسیواسطے نیائے وغیرہ چھ (۶) شاستر کو شٹ درشن کہتے ہیں کیونکہ چھ (۶) شاستر آتم گیان کے کارن ہیں یہاں لفظ آتما سے جیو آتما اور پرماتما دونوں مراد ہیں کہ نیائے وغیرہ چھ (۶) شاستر جیو آتما اور پرماتما کے گیان کی علت ہیں مگر لفظ (سو) تاکید کے لیے درشن کے اول لایا گیا ہی تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ چھ شاستر میں پرکرتی اور پرمانو اور کال اور آکاش وغیرہ کی بھی بحث ہی اور یہاں صرف آتم گیان اور اوسکے حاصل ہونے کے اسباب کا بحث و مباحثہ ہوگا پھر شٹ درشنوں میں پرکرتی وغیرہ کے مذکور کی اسواسطے ضرورت ہوئی کہ جب تک ضد کسی چیز کی

अब परमेश्वर की कृपा से प्रथम भाग समाप्त किया है

दोहा

वेद शास्त्र के अर्थ का है इस में सुविचार॥
महिमा है सद्धर्म की जिससे अपरंपार॥१॥
मूल्य डाक व्यय के सहित जिस के आने चार॥
परब्रह्म के भक्त ही करें इसे स्वीकार॥२॥
है कर्त्ता इस ग्रंथ का इन्द्रमणि विख्यात॥
जिस की लेखनी ने किया दुष्ट असुर दल घात॥३॥

इस यंत्रालय का नाम सुदर्शन है इस कारण से कि इस से अच्छा ज्ञान होता है संस्कृत भाषा में इस शब्द की यह निरुक्ति है (शोभनं दर्शनं ज्ञानं भवत्यस्मात् तत् सुदर्शनं) अर्थात् जिस से शोभन ज्ञान होवे उस को सुदर्शन कहते हैं अर्थात् अच्छे ज्ञान का द्वार यद्यपि दर्शन पद

اب پرمیشور کی کرپا سے پچھلا باب تمام کیا ہے۔

ابیات

مضامین متین ہیں وید اقدس سے بھر
ہیں اسمیں کوشش کر کے از بس
مطالب شاستر کے بھی ہیں تمامی
مصحح جس سے ہے دہرم گرامی
زر قیمت ہے اسکی چار آنہ معہ
محصول کے بہر زمانہ سوائے طالب
ذات نراکار نہو دیگا کوئی اسکا
خریدار

اس مطبع کا نام سودرشن ہے اس لئے کہ اس سے اچھا گیان ہوتا ہے زبان سنسکرت مین کلمہ ہذا کے یہی معنی ہین۔
शोभनं दर्शनं ज्ञानं भवत्यस्मात् तत् सुदर्शनं ॥ ॥
یعنی جس سے شوبہن گیان ہووے اسکو سودرشن کہتے ہین یعنی بہتر علم کا آلہ اگرچہ لفظ درشن

परमात्मा जयति

दोहा

धन्यवाद जगदीश को जिस का सब संसार॥ देव ऋषि नहीं पासकें उस कर्त्ता का पार ॥१॥ कृपा कटाक्ष उसके विना बने न धर्म उपकार ॥ जिस पर हो उसकी दया करे वोही सुविचार॥ २॥ नगर **मुरादाबाद** है जो प्रसिद्ध दिशि चार॥ हुई सहायक कामना जिसकी सकल प्रकार॥ ३॥ हुई यहां से आर्यता प्रकट जगत् के बीच ॥ सुधारूप सद्धर्म से दिये लोक जथ सीच ॥ ४ ॥ इसी कारण इस ग्रंथ का आर्यत्व प्रकाश नाम है जिस के अवलोकन से आर्यो का आनंद के साथ जीवन और परिणाम है जो कुछ इस का अभिप्राय है वेदादि सत्शास्त्रों के तात्पर्य का समुदाय है नागरी और उर्दू में व्याख्यान है दोनों भाषा जानने वालों के लिये हर्ष का स्थान है यह पुस्तक कई भाग में समाप्त होगा जिस से संपूर्ण लोकों को अति शय ज्ञान प्राप्त होगा

پرماتما جیتی

ابیات

دمادم شکر ہی پرماتما کا
کیا مطبع ہی اہل حق نی اجرا
عجب مطبع ہی مطبوع طبائع
کہ جس سے فیض ہی عالم مین شایع
عجب مطبع سو درشن فرحت انگیز
مثال روضۂ رضوان آں ونیز
حیات تازہ بہر مردان ہی جہان
مین چشمۂ حیوان رواں ہی
مرادآباد ہی جو شہر نامی ہوئی
ہی کامیابی جسکی حامی یہان
سے آریہ تا پھیلی جہان مین
زمین مین آسمان مین لامکان مین

اسواسطے رسالہ ہذا کا آریتیہ پرکاش نام ہی جسکی کہ تہ ہی آریون خیر و نماکی ساتھ محاسن اور انجام ہی جو کچھ اسکا مفہوم و مضمون ہی خلاصہ وید و شاستر سے مملو مشحون ہی ناگری اور اردو عبارت ہی دونون زبان جاننی والون کیلئی بشارت ہی اس کتاب کی حصی ہونگی جس ادنی و اعلی فیضیاب ہونگی

ओ३म्

اوم

परमात्मने नमः

پرماتمنے نمہ

सत्यार्थ प्रकाश

ستیارتھ پرکاش

प्रथम भाग

پہلا حصہ

मुन्शी इन्द्रमणि विरचित

مصنفہ منشی اندرمن

सुदर्शन यंत्रालय मुरादाबाद में मुन्शी नाराय-
ण दास के प्रबंध से
मुद्रित हुआ

سدرشن پریس مرادآباد میں منشی نراین داس کے اہتمام سے چھپا

मूल्य ।)

قیمت ۱)

1186
بیت
بنام آنکه او نامی ندارد ۔ صفات حادث و فانی ندارد

॥ परमात्मने नमः ॥

زبان پر ہے میری حمد خداوند ہا ہین جسکی نام نامی سچدانند ہا وہی ہے برہم اور بھگوت وہی ہے
وہی آنند ہے چت ست وہی ہے ہا نہ اوسکی ابتدا و انتہا ہے ہا وہی جلوہ گر ارض و سما ہے
کیا پیدا اوسی نے دو جہان کو ہا زمین کو آسمان کو لا مکان کو ہا اول حمد خداوند رقم کرنے
ہین بعدہ حصہ دوم آریہ پرکاش حوالہ قلم یہہ حصہ بھی گفتگوے عارفانہ سے مشحون ہے
کہ از اول تا آخر وید و شاستر کا مضمون ہے یہان بھی دیانند سرسوتی کے عقایدپر گفتگو کی
کہ احقاق حق و ابطال باطل کی جستجو ہے سنسکرت لسان قدیم ہے اور ماخذ زبان
ہفت اقلیم اگر یہہ عیان نہوتی کسی کو جرات تفسیر و بیان نہوتی اگر کوئی مسلمان کہنے لگے
کہ ہماری ہی زبان قدیم ہے اوسی سے سنسکرت نکالی گئی ہے اور یہہ تمام الفاظ عربی
کے لیکر سنسکرت والون نے اپنے طور پر بنا ہے ہین تو ہم اسطرح پر جواب دینگے کہ
عبرانی و عربی وغیرہ کوئی زبان قدیم نہین ہے کہ تمہاری ہی کتابون سے تمہاری
زبانون کا حادث ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ امام ثعلبی نے سورہ نحل کی (قد مکر الذین
من قبلہم فاتی اللہ بنیانہم من القواعد فخر علیہم السقف من فوقہم) اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے

کہ بادشاہ نمرود کے زمانہ مین تمام لوگون کی زبان سریانی تہی جبکہ قصر نمرود گرا اوس سے
ایسی مہیب آواز برآمد ہوئی کہ عالم کی زبانون مین اختلاف پڑ گیا پس ہر ایک قوم نے ایک زبان
مین گفتگو کرنی شروع کی اسطرح پر کہ ایک قوم دوسری قوم کی زبان سے واقف نہوئی پس
دنیا مین بہتہ زبانین مختلف واقع ہوئین مطلب آیت یہہ ہے کہ خدا نے محمد یہ کہتا ہے کہ جس
وقت نمرود اور اوسکے مطیعون نے مکر کیا ہمنے اونکے اوپر اونکی عمارت گرا دی تفسیر معالم
مین لکہا ہے کہ نمرود نے خدا سے مقابلہ کرنے کے لیے ایک منار نہایت بلند تیار کرایا جب
اوسپر چڑہا آسمان ویسا ہی دور نظر آیا جیسا کہ زمین سے دکہائی دیتا تہا دوسرے دن وہ
منار گر پڑا اوسکا دریا مین گرا اور باقی نمرودیون کے گہرون پر آرہا اور ایک آواز
مہیب اوس سے پیدا ہوئی کہ ساری دنیا کی زبانین متبلبل یعنی درہم برہم ہوگئین اور اونکے
کلام مین اختلاف پڑ گیا شہر بابل کے بابل نام ہونے کی وجہہ یہہ ہی ہے اس سے پہلے
اوس بلدہ کا نام کوثا تہا محمد بن جریر طبری نے لکہا ہے کہ عہد نمرود مین تمام آدمیون کی
زبان سریانی تہی جب قصر نمرود گر پڑا اوسکی آواز کی ہیبت سے زبانین مختلف ہوگئین اور ہر ایک
قوم علیحدہ زبان مین کلام کرنے لگی اس طرز پر کہ ایک کی بولی دوسرا نہ سمجہے نقطان
مفسرین کی تفسیر سے ثابت ہے کہ عربی وغیرہ ساری زبانین اوس قصر کے گرنے کی آواز سے
حادث ہوئی ہین کہ جو نمرود نے خدا کے ساتہہ مقابلہ ومقاتلہ کے واسطے بنایا تہا پس جو کوئی
عربی کو قدیم کہتا ہے وہ غلطی عظیم مین پڑا ہے ان مفسرین کے قول سے یہہ بہی جانا گیا کہ
عربی وغیرہ زبانین نجس ہین کہ اونکی پیدایش کا باعث منار خدا آزار ہے پہر بقول شخصے
زبان خلق نقارہ خدا یہود ونصارا ومسلمان جو سب کہتے ہین کہ اول سب لوگون کی زبان سریانی
تہی تمام زبانین اوسی سے بگڑ کر بنگئی ہین یہہ بالکل ہمارے ہی قول کی تائید ہے اور اسکا
یہہ ہی مقصود ہے کہ سنسکرت ام الالسنہ ہے اور ساری بولیان اسی سے مادوشا ہوئی ہین
کیونکہ سریانی سے اون لوگون کی مراد سنسکرت ہے کہ سریانی کی بار موحدہ کو اونہون نے

اپنی غلط فہمی سے یای تحتانی لکھنا اور پڑھنا شائع کیا ہے سنسکرت مین سرہانی اور دیوبانی
زبان خدا کو کہتے ہین جو کہ ابتدای آفرینش مین پرماتما نے بذریعہ وید اون کے بعض
خواص کو تعلیم کی تھی اور رشیون اور منیون مین پھیلائی تھی رفتہ رفتہ اوسی کے الفاظ کو
کو تبدیل و تغیر کر کے طرح طرح کی زبانین لوگون نے جاری کر لی ہین سنسکرت مین سہ
بضم سین مہملہ بمعنی پرماتما کے بھی مستعمل ہے اس صورت مین یہہ کلمہ مرکب ہے (سہ) اور ہانی
سے یعنی باسانی نجات و درجات کا دینے والا۔

तु।कु० सुहृद्गनिद्रहास्वभीः हु।ग्र का।देवेसूर्योपरिडेव

یہہ لغت سنسکرت کی عبارت ہے جسکی نجات دہندہ کی طرف اشارت ہے لفظ بانی سنسکرت
مین بمعنی زبان و بولی کے مستعمل ہوتا ہے سرہانی و دیوبانی دونون مرادف ہین پس تحتانی
یا ے موحدہ یا ے تحتانی پڑھنا اور سریانی ایک ملک کی زبان کا نام ٹہرانا مسلمانون کی نا
لاعلمی ہے اسیواسطے توریت کی کتاب پیدائش کے گیارہوین باب مین صرف اسیقدر لکہا
کہ اول دنیا مین ایک ہی زبان جاری تھی قید سریانی نہین ہے اصل عبارت وہان کی
اسطرح ہے اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی ۲۔ اور جب وے پورب
سے روانہ ہوے تو ایسا ہوا کہ اونہون نے سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا اور
وہان رہنے لگے۔ ۳ اور آپسمین کہا آؤ ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین سو
اونکو پتھر کی جگہہ اینٹ اور گچ کی جگہہ گارا تھا۔ ۴۔ اور پھر اونہون نے کہا کہ آؤ ہم اپنے
واسطے ایک شہر بناوین اور ایک برج جسکی چوٹی آسمان تک پہونچے اور یہان اپنا نام
کرین ایسا نہو کہ تمام روے زمین پر پریشان ہوجاوین۔ ۵ اور خداوند اوس شہر اور
برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اوترا۔ ۶ اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک
ہین اور اون سب کی ایک ہی بولی ہے اب وے یہہ کرنے لگے سو وے جس کام کا
ارادہ کرینگے اوس سے رک نسکینگے۔ ۷ آؤ ہم اوتریں اور اونکی بولی مین

اختلاف ڈالین تاکہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھین۔ ۸ تب خداوند نے اونکو وہان
سے تمام روے زمین پر پراگندہ کیا سو وے اوس شہر کے بنانے سے باز رہے۔

۹۔ اسلئے اوسکا نام بابل ہوا کیونکہ خداوند نے وہان ساری زمین کی زبانون مین
اختلاف ڈالا اور وہان سے خداوند نے اونکو تمام روے زمین پر پراگندہ کیا فقط
اسمین اتنی ہی بات قرین قیاس ہے کہ ابتداے آفرینش مین پرماتمانے اپنی خاص زبان
سکھلائی اور وہ بالیقین سنسکرت ہی تھی جسکو ہم دیوبانی اور سربانی کہتے ہین (اور جب وے
پورب سے روانہ ہوے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اول پیدایش آریاورت ہی مین
ہوئی اور یہان ہی سے لوگ اوس طرف کو روانہ ہوے اسیواسطے میکس مولر صاحب نے
لکچرس آن دی سائنس اوف لینگویج کے صفحہ ۱۵۲ مین لکھا ہے کہ لیبنٹز صاحب نے کہا
کہ مین از روے یقین بیان کرتا ہون کہ سب زبانون کی اصل ایک ہی زبان ہے اور
یہی آدم مشرق سے مغرب کو آے فقط باقی عبارت بالکل واہیات ہے کیونکہ اوس سے
لازم آتا ہے کہ ایشور محدود ہی جاتا آتا ہے اور اوترتا چڑہتا ہے آدمیون سے خوف کرتا ہے
اور ڈرتا ہے کہ مبادا انسان میرے داؤ سے باہر نکل جائین اور خودمختار ہو جائین مین
حیرت مین ہون کہ پادری صاحبان کس موںہہ سے ہندؤن کے دیوتاؤن پر جھوٹے اعتراض
کرتے ہین کہ جب کوئی شخص عبادت کرتا ہے تو اندر دیوتا خوفناک ہوتا ہے غور کرو کہ جب
تمہارے آسمانی ایشور کا یہہ حال ہے تو تم کو کیا مجال ہے کہ اندر پر زبان طعن دراز
کرو غرض کہ سربانی سنسکرت کے سواے دوسری زبان نہین ہے ہووے تو یہود
و نصاریٰ اور مسلمان اپنی کتابون سے نشان دین کہ فلانے ملک مین مروج تہی پہر
توریت اور میکس مولر صاحب کے اس مضمون سے کہ لوگ مشرق سے مغرب کو آے فقط
یہہ ہی جانا گیا کہ تمام روے زمین پر اول آریہ لوگون کی بود و باش تہی جبکہ آریہ ورت
مین انسانون کی کثرت ہوئی تو دوسرے ملکون مین جا بسے اسیواسطے کالیہ صاحب نے

تاریخ انگلستان کے صفحہ گیارہ مین لکہا ہے کہ قدیم مصری و یونانی و رومی و انگریز تناسخ یعنی
آواگون کو مانتے تہے اور ہمارے پرانے ڈرواد لوگ جو کہ ہمارے گرو تہے یہہ ہی سکہلاتے تہے
اور ہم لوگ مانتے تہے لیکن روشنی پہیلنے کے بعد اس پرانی تعلیم کو چہوڑ دیا فقط کتاب چیمبرس
انفارمیشن فار دی پیپل مین لکہا ہے کہ پیتہے گورس جو مشہور حکیم بلدہ سے اس کا تہا لوگون
کو مسئلہ تناسخ کی ہدایت کرتا تہا اور کہتا تہا کہ مین خبردار ہون کہ میرا پہلا جسم کیا تہا فقط اگر مشہور
نے چاہا تو کسی رسالہ مین تناسخ کی بحث تماما لکہی جاویگی چونکہ ابتدا مین تمام ولایتون کے لوگ آرین
کے اس عمدہ مسئلہ کے قایل تہے اس سے ثابت ہوا کہ آریون مین داخل تہے اور ویدانت
کی طرف مائل تہے اس تمام گفتگو سے یہہ ہی تحقیق ہوا کہ سنسکرت پرماتما کی زبان ہے کہ سرشٹی
کی آدی مین اوسنے بواسطہ وید اقدس کے بندگان خاص کو یاد کرائی اونکے وسیلہ سے
آجتک مروج ہے اور ساری دنیا کی زبانین اسی سے اخذ کی گئین چنانچہ الف رو ایم ای
اور ڈبلو ٹی ویب ایم اے صاحب نے کتاب ہنٹس آن دی سٹڈی آف انگلش مین صفحہ اول
سے لیکر سات تک جو کچھہ کہ لکہا ہے اوسکا یہہ ہی مدعا ہے کہ سو برس گذرے کہ اہل یورپ
کا ایسا اعتقاد تہا کہ سب زبانون کی اصل سریانی ہے لیکن جسوقت سنسکرت مین مہارت
حاصل کی یہہ ہی بات دریافت ہوئی کہ فارسی و یونانی و لیٹن و جرمنی وغیرہ سنسکرت سے
نکلی مین فقط یہان سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ تمام بولیون کی جڑ سنسکرت ہے کیونکہ جسوقت
سنسکرت بگڑی اوس سے طرح طرح کی زبان پیدا ہو گئی جیسے ماتا سے مان و مادر
و مام و مدر اول سنسکرت دوم بہاشا سوم و چہارم فارسی پنجم انگریزی اسیطرح پتا سے
پدر و فادر و پیٹر و ویٹر اول سنسکرت دوم فارسی سوم انگریزی چہارم یونانی و لیٹن
پنجم جرمنی اسیطرح پد و پاون و پا و پاڈ اس اول سنسکرت دوم بہاشا سوم فارسی
چہارم یونانی اسی قیاس پر ناسا و ناک و نیس و نوز اول سنسکرت دوم بہاشا
سوم لیٹن چہارم انگریزی اس قسم کے ہزارہا کلمات ہین کہ جن سے کچھہ تبدیل و تغیر

کے ساتھہ گوناگون الفاظ بن گئے ہین میکس مولر صاحب کی کتاب لیکچرس آن دی سائنس
آف لینگویج کے صفحہ ۱۸۵ مین لکھا ہے کہ لارڈ مان بڈو صاحب کہتا ہے کہ ہندوستان
کے برہمنون مین ایک ایسی زبان جاری ہے جو ہومر یونانی شاعر کی عبارت سے بطور بہتر
فصیح ہے سوائے اسکے مجھکو اور بہی اس زبان کا حال دریافت ہوا ہے اگر زندگی بخیر
رہی تو پایہ ثبوت کو پہنچاونگا کہ یونانی سنسکرت سے نکلی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۴
مین ہے کہ سر ولیم جونس نے لکھا ہے کہ سنسکرت کی وضع نہایت عجیب و غریب ہے یونانی سے
زیادہ کامل ہے اور لیٹن سے بڑہکر وسیع ہے اور دونون کی نسبت شستہ تر ہے اوسی
کتاب کے صفحہ ۱۸۳ مین ہے کہ ہیل ہڈ صاحب اپنی بنگالی گرامر کے دیباچہ مین لکھتا ہے
کہ سنسکرت کے الفاظ کی عربی و فارسی و یونانی و لیٹن سے بہت مشابہت ہے اور یہہ مشابہت بہت ہی
مصطلحات کے درمیان نہین ہے کہ جس سے یہہ قیاس کیا جاوے کہ جب ایک قوم نے دوسری
قوم سے علوم و فنون لئے اوسکے ساتھہ ہی مصطلحات بہی اخذ کرلین بلکہ مشابہت زبان کے اصلی
لفظون مین ہے جیسا کہ اسماے اعداد اور اون چیزونکے نام جن کی ضرورت ہر ایک قوم کو کچھہ
شایستگی ہونے پر بہی ہوتی ہے فقط چونکہ سنسکرت سب زبانون سے پہلے ہے اس سے
معلوم ہوا کہ تمام زبانین سنسکرت ہی سے نکلی ہین اب چاہیے جاننا کہ جو زبان سب سے
پہلے ہوگی وہی ایشور کی زبان ہوسکتی ہے کیونکہ جسوقت ایشور نے انسان پیدا کئے
وے بے تعلیم ایشور کے کوئی بات از خود ایجاد نہین کرسکتے پس جو بولی کہ اونکو ایشور نے
وید معظم کے ذریعہ سے سکھلائی وہ سنسکرت ہے اور لا کلام وہی آسمانی زبان و ربانی کلام ہے
وہ کسی ملک کی بولی نہین ہے اور پہلے بہی نہ تہی کہ جس زمانے مین وید مقدس کا ظہور
ہوا فی الفور اوس سے ہر ملک کے لوگون نے اپنی اپنی زبان بنائی اگر سنسکرت آریاورت
کی بولی ہوتی تو رشیون اور منیون کو کہ روز اول سے آریاورت کے رہنے والے تہے
اوسکے پڑہنے کی ہرگز ضرورت نہ پڑتی کیونکہ اپنے ملک کی زبان کوئی پڑہکر نہین سیکھتا

بلکہ خود بخود وہ آجاتی ہے حالانکہ سنسکرت کو شروع ہی سے پڑھتے چلے آتے ہین بغیر
تعلیم کے کسی کو حاصل نہین ہوتی چنانچہ پتن جلی رشی نے مہابہاشیہ مین کہا ہے۔

वृहस्पतिः प्रवक्ता इंद्रोऽध्येता

یعنی اندر لی برہسپتی سے سنسکرت پڑہی فقط یہان سے واضح ہوا کہ سنسکرت دیوتون
کے لوک کی بھی زبان نہین ہے وگرنہ اندر دیوتا کسواسطے برہسپتی کی شاگردی اختیار
کرتا اور سنسکرت پڑہتا اگر سنسکرت آریاورت دیش کی بہاشا ہوتی تو ہم لوگون کو کسواسطے
اسکے پڑہنے اور پڑہانے کی ضرورت پڑتی کیونکہ اپنے ملک کی بولی خود بخود بڑہا دیسے
آجاتی ہے اوسکی تعلیم و تعلم کی کسیکو احتیاج نہین ہوتی چونکہ آریاورت کے لوگون نے
بہی بطناً بعد بطنٍ اور نسلاً بعد نسلٍ سنسکرت پڑہا اور پڑہایا اس سے جانا گیا کہ وہ آریاورت
کی زبان نہین ہے علاوہ اسکے کوئی اہل زبان اپنی زبان کی صرف و نحو اپنے ملک
کے باشندون کے تعلیم کے لئے وضع نہین کرتا مثلاً کسی اہل عرب نے اپنے ملک کے
لوگون کو عربی تعلیم کرنے کے واسطے عربی کی صرف و نحو نہین بنائی یہہ ہی حال فارسی وغیرہ
کا ہے بلکہ عربی کی صرف و نحو فارسی والون نے اپنے عربی خوان ہونے کے لیے بنائی
ہے اسیطرح یہان کے لوگون نے فارسی سمجھنے کے واسطے قواعد فارسی کی کتابین بنائین
مراد اس سے یہہ ہے کہ جسوقت ملک فارس پر عربون کا تسلط ہوا تو ایران مین عربی زبان
نے بڑی قدر و منزلت پائی پس اہل فارس نے عربی کی درس و تدریس کے لئے اوسکی
صرف نحو کی بنیاد ڈالی اسیطرح جب اس ملک مین فارسی کی ترقی ہوئی تو ہندوستانیون
نے اوسکے قواعد جمع کرنے شروع کئے بخلاف سنسکرت کے کہ اوسکی صرف و نحو جسکو
بیاکرن کہتے ہین پانینی و پتن جلی وغیرہ رشیون نے جو کہ وید کے زمانے کے قریب تہے
آریاورت کے رہنے والون کی آسانی کے لئے بنائی کہ آریاورت مین تعلیم و تعلم سنسکرت
بطریق سہل رواج پائے اگر کوئی کہے کہ ان رشیون نے سنسکرت کا بیاکرن اس

جہت سے بنایا کہ اور ملکون کے باشندہ بہی سنسکرت سے بہرہ مند ہووین تو جواب یہہ ہے
کہ ظہور وید مقدس ورشیان خدارس کے زمانہ مین سوائے آریاورت کے کوئی ملک آباد
نہ تہا کہ ابتدائے آفرینش برہماورت سے ہے جو کہ آریاورت کا ایک حصہ ہے پس اون
دنون مین دوسرے ملکون کی سنسکرت سے بہرہ مندی ممکن نہ تہی منکرین خود کہتے ہین
کہ عہد آدم سے پہلے نوع انسان کا وجود نہ تہا اور بعد پیدایش آدم سے ابتک چہہ ہزار
برس گذرے ہین پس رشیون کے زمانہ مین کہ عہد آدم سے بہت پہلا ہے یہود و نصارا
و مسلمان کے اعتقاد کے موافق نوع بشری معدوم محض تہی عرب و ایران وغیرہ کی آبادی
کا تو کیا ذکر ہے اس سے یہہ ہی لازم آیا کہ سنسکرت آریاورت کی زبان نہین ہے بلکہ
تمام ملکون کی زبانون سے نرالی ہے البتہ قدیم الایام سے آریاورت مین اوسکا رواج
بکثرت چلا آتا ہے مگر اس سے یہہ نہین جانا گیا کہ اس ملک کی زبان ہوگئی اب سمجہنا
چاہیے کہ دراصل سنسکرت کے جتنے الفاظ ہین سب شکت ہین اور سنسکرت مین
شکت کہتے ہین ایسے لفظ کو جو شکتی سے متعلق ہووے اور شکتی کہتے ہین پرمیشور
کے اس قسم کے ارادہ کو کہ فلانے لفظ سے فلانے معنی سمجہے جاوین اور یہہ ارادہ
انادی یعنی ازلی ہے پس روز ازل سے سنسکرت کے سارے الفاظ پرمیشور کی
شکتی سے ملصوق ہین اس مرحلہ کی بحث شبد شکتی پرکاشکا نامی کتاب مین مفصلاً
طے ہوئی ہے اس سے یہہ ہی برآمد ہوا کہ زبان سنسکرت کا واضع پرماتما ہے یہہ
خصوصیت سنسکرت کے سوائے دوسری زبان مین نہین ہے کہ اوسکے الفاظ اور
معانی کا پیوند پرمیشور کے ارادہ سے قایم ہووے یہود و نصارا و مسلمان تو خود کہتے
ہین کہ واضع زبان انسان ہے یا آواز سقوط مکان ہے انصاف کرو کہ جس دن
پرمیشور نے انسان کو پیدا کیا وہ بغیر تعلیم پرمیشور کے ہرگز گفتگو نہین کرسکتا تہا
پس جو زبان کہ اوسکو پرمیشور نے سکہلائی وہ دوسرے کی طرف ہرگز منسوب نہین ہوسکتی

بلکہ وہ پر مشیوری کی زبان ہے پس مسلمان جو کہتے ہین کہ سنسکرت جنّون کی بولی
ہے وہ اونکی عداوت قلبی و قساوت دلی ہے آجتک اونہون نے اس دعوے
کے ثبوت مین کوئی دلیل پیش نہین کی سنسکرت تو کلام زبان خالق زمین و آسمان ہے
اور کلام مالک انس و جان البتہ اگر عربی جنّون کی زبان ہووے تو قرین قیاس ہے کیونکہ
مفسرین محمد صاحب نے جنون کو دعوت اسلام کی اور قران سنایا جن تصدیق قران کرکے
دفعتہً ایمان لاے اگر عربی جنون کی بولی نہین ہے تو محمد صاحب نے اونکی گفتگو کیسے
سمجھی کہ اُمّی تھے اپنی فطری بولی کے سواے دوسری زبان سے واقف نہ تھے اور
جنّون نے قران کسطرح سمجھا آیا کسی سے عربی کی تعلیم پائی تھی یہان سے صریح جانا
جاتا ہے کہ محمد اور جنّون کی ایک ہی بولی ہے اگر ایسا نہوتا تو دونون کا مکالمہ ممکن نہ تھا
کہ دونون نے کوئی زبان نہ سیکھی تھی پس لا کلام دونون کی بولی واحد تھی اگر سنسکرت
جنّون کی زبان ہوتی تو آریاورت کے سواے دوسرے ملکون مین بہی رواج پاتی کہ
جن سب جگہہ آمد و رفت رکھتے ہین ہندوستان ہی کی تخصیص نہین ہے حالانکہ جہان
کہین سنسکرت کی ترقی ہوئی وہ بالکل آریاورت کی بدولت ہے چنانچہ جرمن اور انگلستان
وغیرہ کے لوگون نے یہان آکر اور پنڈتون سے تعلیم پاکر اپنے ملکون مین سنسکرت کا درس
و تدریس جاری کیا ناظرین اخبار پر کوئی بات مخفی نہین ہے انصاف کرو کہ اگر سنسکرت
جنون کی لسان ہوتی تو اشخاص جن گرفتہ سنسکرت ہی مین گفتگو کرتے کہ جبکہ سر جن
آتا ہے اوس سے اپنی ہی بولی بلواتا ہے مگر ایسا کبھی نہین دیکھا گیا کہ جن گرفتہ آدمی
نے سنسکرت مین بات کی ہووے علاوہ اسکے اگر سنسکرت جنون کی بولی ہوتی تو
کل مسلمان سنسکرت ہی بولتے کہ اونکو جنون سے بدرجہ غایت تعلق ہے کہ موافق
قران و حدیث کے جسوقت مسلمان اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو اول اوسکو
جن مس کرتا ہے ایک ایک مسلمان کے ساتھہ ایک ایک جن ہردم ہمنشین ہے انکو

دل مین وسوسہ ڈالنے والا بھی جن ہے جن ہی نے آدم کو بہشت سے گرایا جن ہی نے زکریا کو قتل کرایا جن ہی نے ایوب کو رنج والم بے پایان دیا جن ہی نے محمد صاحب کو مغلوب خواب گران کیا اس قسم کی بہت مثال ہین کہ مسلمانون اور جنون کی پیوستگی پر دال ہین یہان اسیقدر پر کفایت منظور ہے کہ طوالت سے خاطر رنجور ہے غرضکہ سنسکرت جنون کی اسان ہرگز نہین ہے بلکہ زبان رب العالمین ہے ابیات ہی یہہ بیشک زبان رب جلیل ٭ ہین مضامین عمدہ اوسکی دلیل ٭ ہے بلاغت عیان عبارت سے ٭ حسن تشبیہہ و استعارت سے ٭ قدرت خلق ہے کہان ایسی ٭ کہ عبارت کرے عیان ایسی سوال جبس صورت مین سنسکرت پرمیشور کی زبان ہے تو لازم آتا ہے کہ سنسکرت کی تمام کتابین مثل وید کے آسمانی ہووین جواب کتاب اوس شخص کی طرف منسوب ہوتی ہے کہ جس نے اوسکے الفاظ کو ترتیب دیا ہووے اور فقرات مرتب کئے ہووین مثلاً کوئی ہندوستانی عربی خوان زبان عربی مین کتاب تصنیف کرے تو یہہ کتاب اوس شخص باشندہ ہند کی طرف منسوب ہوگی اور وہی اوسکا مصنف قرار پاویگا ملک عرب کے رہنے والون سے اوسکا کچھہ تعلق نہین ہے باوجودیکہ اس شخص ہندوستانی نے عربون کی زبان مین کتاب بنائی مگر اوسکی تصنیف و تالیف عربون کے ساتھہ ہرگز منسوب نہوگی اور یہہ شخص ہندوستانی بھی عرب قرار نہ دیا جاویگا معترض کے طور پر تو لازم آتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف و مولف عرب لوگ ہووین کہ کتاب مذکور اونکی زبان مین ہے مگر ایسا کوئی تصور نہ کریگا غور کرو کہ اگر زید صرف قران کے الفاظ لیکر کوئی رسالہ بنادے تو اوسکو مسلمان کلام خدا ابداً نہ جانینگے زید ہی کی کتاب سمجھین گے باوصفیکہ زید نے ایسا التزام کیا ہووے کہ فقط الفاظ قران ہی سے اوسکو انجام دیا ہووے اسیطرح (نہ جا یتے مریتے وا وپشچت)

" नजायतेम्रियतेवाविपश्चित् "

یہہ شرتی ہے اور معنی اسکے یہہ ہین کہ جیو نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے فقط اس شرتی کے آخر کا ایک لفظ بدل کر مہابھارت والے نے اوسکو اسطرح نظم کیا ہے۔

(نہ جایتے مریتے وا کداچت)

"न जायते म्रियते वा कदाचित्"

اب مہابھارت کی اس منظومہ عبارت کو شرتی کوئی نہین کہتا سب پنڈت سمرتی کہتے ہین باوجودیکہ بجنسہ شرتی کے الفاظ ہین یہان سے واضح ہوا کہ اگرچہ سنسکرت پرمیشور کی زبان ہے لیکن وید مقدس کے سوا جتنی کتابین سنسکرت مین آج تک تصنیف کی گئین ہین وے اونکے مصنفون ہی کی جانب نسبت دی گئی ہین وید کی برابری وہمسری سے اونکو کچھہ مناسبت نہین ہے جیسے کہ مسلمان جھوٹا دعوی کرتے ہین کہ سنسکرت جنون کی زبان ہے اسیطرح کہتے ہین کہ ثقیل ترالسنہ تمام جہان ہے لیکن یہہ اونکی ادعا محض بے بنیان ہے اور ثبوت اسکا بر تر از حیطۂ امکان ہے اصل حقیقت یہہ ہے کہ ہر شخص اپنی ناواقفی و جہالت سے دوسرے زبان کو ثقیل جانتا ہے اگر ان لوگون کی تصدیق کیجاے تو لازم آے کہ ساری زبانین ثقیل ہووین سنسکرت کی کچھہ خصوصیت نہین ہے فی الواقع سنسکرت اخف السنہ ہی جیساکہ تجربہ اور روزانہ برتاو سے ظاہر ہے اگر کوئی ٹ اور ڈ وغیرہ حروف کی نسبت گفتگو کرے کہ یہہ ثقیل ہین تو اوسکا اتہام ہے کیونکہ جو شخص علم بیاکرن سے انک بہرہ مند ہے اور مخارج حروف سے واقف ہے بلا تکلف حروف مذکور کو ادا کرتا ہے بلکہ جرمن و انگلستان وغیرہ غیر ملکون کے لوگ بیاکرن مین گونہ مہارت پیدا کرکے فصاحت و بلاغت کے ساتھہ سنسکرت مین گفتگو کرتے ہین حتی کہ تصنیف و تالیف کی لذت سے بھی خبردار ہین میکس مولر اور ولسن ڈاکٹر کی گذارشات ہمارے دعوے کے شاہد عادل ہین علاوہ اسکے حروف متنازعہ سنسکرت سے مخصوص نہین ہین بلکہ لیٹن و انگریزی در دمی و گرنیک وغیرہ مین بھی داخل ہین پس لازم آیا کہ یہہ تمام زبانین ثقیل ہووین

سنسکرت کی کچھہ خصوصیت نہین ہے اگر کھہ اور گھہ ख घ وغیرہ حروف پر اعتراض ہے
تو وے اردو مین بھی موجود ہین حالانکہ اردو کو کوئی مسلمان ثقیل نہین سمجھتا بلکہ
میان محمد علی نے ظفر مبین کے صفحہ ۱۵ مین عرفی کے ایک قصیدہ فارسی کی نسبت
مرزا رفیع کے قصیدہ اردو کو از روے فصاحت و بلاغت کے بہتر اور بڑھکر لکھا ہے
باوجودیکہ مرزا رفیع کا قصیدہ کھہ اور گھہ ख घ وغیرہ حروف سے بھرا ہوا ہے پس حروف
مذکورہ پر ثقل کا بہتان لگانا انصاف سے بعید ہے غرضکہ حروف مذکور کے
ثقل کی بابت جو مسلمانون نے گفتگو کی ہے اور اونکو سنسکرت کے ساتھہ مخصوص
سمجھا ہے وہ بالکل اونکی بے شعوری و نادانی ہے کیونکہ وے حروف اکثر زبانون
مین مستعمل ہین ہان وہ فقین عرب کی زبان مین اونکا استعمال نہین ہے پس یہہ
اوس زبان کا قصور ہے نہ باعث اسکا ثقل حروف مذکور ہے علاوہ اسکے ثقل
حروف مذکور کا بسبب مخارج کے ہے یا بسبب صفات استعلاء و اطباق کے برتقدیر
اول جو مخرج (ک) کا ہے وہی (کھہ) و (گھہ) کا ہے پس اسکے کیا معنی کہ (ک)
ثقیل نہووے اور (کھہ) اور گھہ مین ثقالت پائی جاوے اسی پر دوسرے حروف
کے مخارج کو قیاس کر لیجیے برتقدیر دوم جسقدر استعلاء و اطباق کہ حاے حطی و عین
مہملہ و غین معجمہ و قاف وغیرہ احرف کے اداکرنے مین عارض ہوتا ہے حروف
سنسکرت وغیرہ کے بولنے مین اوسکا عشر عشیر بھی متصور نہین ہے پس عربی کی برابر
کوئی زبان ثقیل نہین ہے کہ خود اہل عرب جسوقت حاے حطی بولتے ہین حلق پھاڑ ڈالتے
ہین اور منھہ بگاڑتے ہین ہرگاہ عین و غین اداکرتے ہین زبان نکالتے ہین اور
جھاگ ڈالتے ہین جبکہ قاف زبان پر لاتے ہین آثار کراہیت جتلاتے ہین اسیطرح
عربی کے دوسرے احرف بھی نہایت غیر مانوس و ثقیل ہین قطع نظر ازین عربی کی ثقالت
پر تو باب اعلال و تخفیف گواہ ہے کہ اس زبان کو ثقل اعرابی و حرفی اسقدر لاحق

ہی کہ ہرچند علماے صرف اوسکے رفع کرنے کی تدبیرین کرتے ہین مگر وہ کہان جاتا ہے کہ وصف ذاتی وجبلی زبان عربی کا ہے علت وہوے دہاے جاے عادت کبھی نہ جاے مخفی نرہے کہ کلام عرب مین حروف علت کو کہ واو والف دیا مین ثقیل جانتے ہین سب سے زیادہ ثقیل (واو) ہے اوسکی بہ نسبت (یا) کم ثقیل ہے اور (یا) کی بہ نسبت (الف) کی ثقالت کم ہے اسیطرح اعراب مین ضمہ سب سے زیادہ ثقیل ہے اوسکی بہ نسبت کسرہ کی ثقالت کچھہ کم ہے اس ثقالت کے دور کرنے کے لئے کبھی ایک کو دوسرے سے بدل کرتے ہین کبھی حرکت کو گرا دیتے ہین کبھی درپے حذف حرف ہوتے ہین مگر اس سے کچھہ نتیجہ نہین نکلتا کیونکہ اگر واو الف سے بدل کیا گیا تو بہی ثقالت قایم رہی کہ الف خود ثقیل ہے علاوہ اسکے جس صورت مین حروف علت وغیرہ بذاتہ ثقیل سمجھے گے ہین تو زبان عربی سے ثقالت اوسی صورت مین دور ہو سکتی ہے کہ قطعاً اونکا استعمال ترک کیا جاوے اور یہہ محال ہے پس ثقالت زبان عربی لازوال ہے بلکہ مین دعوی کرتا ہون کہ کوئی اہل عرب ایک فقرہ بہی ایسا نہین کہہ سکتا کہ جو بالکل ثقالت اعرابی وحرفی سے خالی ہووے قران کہ جسکی فصاحت پر مسلمان نازان ہین دونون قسم کی ثقالت سے بہرا ہوا ہے جیسے کہ قران کا حرف اول وآخر مکسور ہے اسیطرح درمیان مین بہی ثقالت کا انبار ہے کہین اعرابی کہین حرفی چار ناچار ہے ایک آیت بہی ایسی نہ نکلیگی کہ دونون طرح کے ثقل سے بری ہووے اسیواسطے مصنف قران نے اپنے کلام کو قول ثقیل کہا ہے دیکھو سورہ مزمل مین ہے۔

انا سنلقی علیک قولا ثقیلا یعنی ہم اوتارینگے تجھہ پر ایک قول ثقیل فقط ابواب اعلال وتخفیف سے بلکہ خود قران شریف سے ثابت ہوگیا کہ زبان عربی سراسر ثقیل ہے اگر کوئی بحوالہ امام فخرالدین رازی وغیرہ کے کہے کہ آیت مین ثقل سے عظمت وقدر مراد ہے تو جو مسلمان کہ سنسکرت کو ثقیل کہتے ہین اون سے اونکی مراد بہی یہی

کو سنسکرت کی قدر عظیم ہے کہ زبان خداے کریم ہے دراصل ثقالت حروف مراد ہے
گرانی و دشواری تلفظ سے مثلاً تاے مثلثہ کا تلفظ اسقدر مشکل و دشوار ہے کہ اکثر
اہل زبان و مسلمان بھی اوسکو سین مہملہ اور صاد مہملہ کے تلفظ سے ممتاز و مشخص نہین
کرسکتے دوسرے ملک کے رہنے والون اور غیر قوم کا تو کیا ذکر ہے اسیطرح تاے
فوقانی و طاے مہملہ کے اور حاے حطی و ہاے ہوز کے تلفظ مین کوئی شخص شاذ و نادر
ہی تمیز کرسکتا ہوگا زاے معجمہ و ذال معجمہ و ضاد معجمہ و ظاے معجمہ کے تلفظ مین امتیاز
دینا تو سخت مشکل ہے سنسکرت کے حرفون کو تو آریہ اور مسلمان بآسانی و سہولت
ادا کرتے ہین اور ایک ایک کو جیسا کہ چاہیے جدا جدا پڑھتے ہین مثلاً (ک)
کی جگہہ (ک) بولتے ہین اور (کھہ) کی جگہہ (کھہ) علیٰ ہذا القیاس پس جو کوئی کہتا ہے
کہ زبان سنسکرت ثقیل ہے اوسکا دعویٰ بیدلیل ہے عربی و فارسی وغیرہ کے حرف
کی تعلیم بھی عقل کو پراگندہ کرنے والی ہے کہ جسوقت ان زبانون کے حروف مفردہ مبتدی
کو پڑہاے جاتے ہین تو اوسکے سامنے لکھا ہوا ایک ایک حرف ہوتا ہے اور تلفظ
دو دو یا تین تین حروف کا کرایا جاتا ہے مثلاً جسوقت لکھی ہوئی ایسی صورت (ا)
ہوتی ہے بروقت تلفظ کی اوسکو تین حرف جداگانہ کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین یعنے
الف کہتے ہین اور جب لکھی ہوئی اسطرح کی شکل (ب) ہوتی ہے تو حالت تلفظ
مین اوسکو دو حرف جداگانہ کے ساتھہ ادا کرتے ہین یعنے (بے) کہتے ہین اسی
قیاس پر اورون کو بھی سمجھہ لو اہل عقل فکر کرین کہ ایک حرف لکھنا اور دو یا تین
حرف کے ساتھہ اوسکا تلفظ کرنا فضول محض ہے کہ انجام کار وہ عبارت مین ایک
ہی حرف کا فائدہ دیتا ہے پس یہہ تمام ان زبانون کے واضعین کی عقل کا فتور ہے
یہی اسی مضمون کا خلاصہ صولت ہند کے شروع مین درج کیا تھا میان محمد علی اپنی
عقل کی کوتاہی سے اوسکے حقیقت کو دریافت نہ فرماکر بقول شخصے اوٹا چور کوتوال کو

ڈانٹے فقیر اندرمن پر بے شعوری کا بہتان لگاکر درپے اعتراض ہوئے
ہین **اعتراض** حروف کے مسمیات اور اسمار مین بہی تفرقہ نہین کرسکے ملفوظ
حرف اور چیز ہے اور اوس حرف کا نام لینا دوسری چیز ہے حروف مبسوطہ جن سے
کلمات مرکب ہوتے ہین مسمیات ہین اور وہ الفاظ کہ جن سے اون حروف کو
تعبیر کرتے ہین اسمار ہین حروف مذکور سے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اپنے مسمیات
کے الخ **جواب** مہربانمن حروف عربی و فارسی وغیرہ کے مسمیات و اسمار
مین جسقدر کہ مغایرت ہے اوس سے ہم کماحقہ واقف ہین اس بارہ مین
ہم پر کوئی امر مخفی نہین ہے ہمارا اعتراض اوس مغایرت اور تفرقہ ہی پر ہے
جو کہ عربی وغیرہ کے مسمیات حروف اور اسمائے حروف مین واقع ہے کیونکہ وہ
ایک امر فضول ہے مسمیات اور اسمائے حروف مین اتحاد ہونا چاہیئے جیسے کہ
زبان سنسکرت کے حروف اور اونکے نامون مین ہے کہ جس حروف کا جو اسم
ہے وہی اوسکا مسمی ہے یعنے ہر ایک حرف کا جو نام مقرر ہے وہ حرف اوسیکا
فائدہ دیتا ہے جیسے क وغیرہ کہ انکے نام اور مسمی مین کسی طرح کا تفرقہ
و مغایرت نہین ہے یہہ میان محمد علی جو کہتے ہین کہ اسمائے حروف اور مسمیات حروف
مین مغایرت عربی ہی کے ساتھہ مخصوص نہین ہے بلکہ فارسی اور انگریزی سنسکرت
مین بہی ایسا ہی ہے مثلاً انگریزی مین (ایچ) ایم) نام ہین (ہ) اور (م)
کے۔ اور سنسکرت مین (رِرا) نام ہے (ر) کا وہ اونکا قول محض بیجا ہے
کیونکہ فارسی و عربی و انگریزی وغیرہ پر تو ہمارا اعتراض ہی ہے اور سنسکرت مین
(رِرا) کسی حرف کا نام نہین ہے ہمنے تو ایسا جہالت آمیز کلام آجتک کسی سنسکرت
دان کی زبان سے نہین سنا سنسکرت مین تو جو حرف (ر) کا نام ہے وہی مسمی
ہے دونون مین کچہہ فرق نہین ہے اگر کوئی کہے کہ سنسکرت مین بہی حرفون کے

سنسکرت مین جنکو [illegible] اور [illegible] کہتے ہین ۱۲

نام اور مسمیات مغائر ہین جیسے ابرن اور اکار نام ہین حرف अ کے تو جواب یہہ ہے
کہ ابرن اور اکار حرف आ کے نام نہین ہین بلکہ حرف (ا) کے آخر کلمہ برن اسواسطے
لگاتے ہین کہ ممدودہ اور مقصورہ دونون طرح کے حرف (ا) کا فایدہ دیوے اور
کلمہ کار اگر ممدودہ کے آخر لگاتے ہین تو وہ صرف ممدودہ ہی کا فائدہ دیتا ہے اور اگر مقصورہ
کے آخر لگاتے ہین تو فقط مقصورہ ہی کا پس لفظ برن اور کار حروف سنسکرت کے آخر غرض
ہذا کے لیے لگاے جاتے ہین جو کوئی ان دونونکو حرف (ا) کا نام کہتا ہے اوسکی
ناواقفی مین کچھہ شک نہین ہے جبکہ حروف عربی و فارسی کے مسمیات اور اسمار مین مغایرت
اور تفرقہ متحقق ہے تو لازم آتا ہے کہ دونون مین سے ایک کو تقدم ذاتی ہووے اور دوسرے
کو تاخر اصلی یعنی مسمیات حروف از اسماے حروف اول ہووین یا اسماے حروف مسمیات
حروف سے پہلے ہووین اور یہہ ناممکن و محال ہے تفصیل اسکی عنقریب آنے والی ہے
قطع نظر ازین فرماے کہ واضع زبان عربی وغیرہ نے اول کس حرف کا اسم وضع
کیا اگر کہو کہ الف کا تو غلط محض ہے کیونکہ اسم الف کا بغیر وضع اسم لام اور فا کے غیر ممکن
ہے لہذا اگر کہا جاوے کہ اول اسماے لام اور فا وضع کئے تو بہی درست نہین ہو سکتا
کسواسطے کہ اسم لام اور فا کا بغیر الف کے محال ہے کہ اسم لام کے درمیان اور اسم فا کے
آخر مین الف موجود ہے اگر جواب سوال ہذا کا کہ اول کس حرف کا اسم بنایا گیا آپ کے
پاس ہووے تو پیش کیجیے اگر کوئی کہے کہ زبان عربی وغیرہ کے واضع نے اول مسمیات
حروف وضع کرکے بعدہ اسماے حروف بناے تو بہی غلط ہے کیونکہ مسمیات حروف
کہ مراد خط و نقش حروف سے ہے دلالت کرتے ہین الف وغیرہ اسماے حروف پر جیسے
منار و شاہراہ انگریزی کے پتہر دال ہوتے ہین مسافت مقررہ پر اور مدلول کے
لیے تقدم زمانی ضرور ہے کسواسطے کہ جب تک مدلول نہوگا دال کی اصلا ضرورت نہ
ہوگی بعد وجود مدلول کے دال تجویز کیا جاتا ہے چنانچہ جسوقت مسافت معینہ ٹہرائی گئی

تب اوسپر دلالت کرنے کے لئے منار و سنگ قایم کے گئے تقدم دالی ہرگز نہین ہو سکتا کیونکہ جب تک مسافت مقررہ بذریعہ پیمایش کے معین نہوگی تعمیر منار و نصب سنگ ہیکار و عبث ہے اگر اس دلیل سے قطع نظر کرکے وضع مسمیات حروف کو وضع اسمائے حروف پر تقدیم دیجاوے تو بھی غلط ہے کیونکہ اس صورت مین یہہ ہی لازم آتا ہے کہ بروقت بنانے اسم الف کے لام اور فا کا اسم نہین بنایا گیا تھا بس اسم الف مین بعد خط مستقیم کے ترکیب لام اور فا کی کیا خصوصیت تھی کہ کسی اسم کے ساتھہ مسمی نہین ہوے تھے بلکہ خط و نقش محض تھے مثل دوسرے نقوش اور خطوط کی جو کہ اسوقت مسمیات حروف مین شمار کئے جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ اول اسم فا و لام ہی وضع کیا گیا تو ایک کے وسط اور دوسرے کے آخر مین ترکیب خط مستقیم کی کیا تخصیص تھی کیونکہ ہنوز وہ کسی اسم کے ساتھہ مسمی نہین ہوا تھا بلکہ محض نقش و خط تھا مانند دوسرے نقوش و خطوط کی غرضکہ اسماے حروف مین سے تم نہین کہہ سکتے کہ پہلے کونسا اسم وضع کیا گیا اور یہہ بھی آپ نہین کہہ سکتے کہ اول مسمیات حروف وضع کئے یا پہلے اسماے حروف بنائے کسواسطے کہ مسمی بغیر اسم کے نہین ہو سکتا مثلا جب تک کہ اول خط مستقیم کا اسم قایم نہ کیا جاویگا وہ مسمی قطعا نہوویگا اسیطرح اسماے حروف بدون مسمیات کے مستنع ہین مثلا الف کہ اسم خط مستقیم کا ہے ترکیب دیا گیا ہے مسمیات ثلاثہ سے اگرچہ السنان وغیرہ مین تقدیم اسم کی مسمی پر اور تقدیم مسمی کی اسم پر دونون طرح ممکن ہے مگر حروف عربی وغیرہ مین نہ تقدم اسم بن سکتا ہے اور نہ تقدم مسمی اسواسطے کہ ایک دوسرے کا محتاج ہے چنانچہ الف کہ جب تک اول اوسکا اسم وضع نہ کیا گیا تھا وہ مسمی نہ بنا تھا اسیطور پر جب تک کہ اول مسمی الف کا موضوع نہوا تھا وضع اسم ممتنع تھا اگر کوئی کہے کہ مسمیات و اسماے حروف دونون ایک ہی وقت مین موضوع ہوے تھے تو بھی غلط ہے کیونکہ آن واحد مین دو فعل نہین ہو سکتے بلکہ ممتنع و محال ہین ایک

ایک وقت مین ایک ہی فعل ہوسکتا ہے اور بحث اسکی دور و دراز ہے کسی جگہہ مفصل لکہی
جاویگی علاوہ اسکے سماے الف مقتضی اسکا ہے کہ اول اسم الف ہووے کہ مسمی بغیر
اسم کے نہین ہوسکتا ہمنے فرض کیا کہ خط مستقیم سب کے اول موضوع ہوا مگر اوسوقت اوسکو
مسمی نہین کہہ سکتے تہے کہ اوسکے لیے کوئی اسم مقرر نہوا تہا اور اسم الف مقتضی اسکا ہے
کہ پہلے مسمی ہووے کہ مسمی کے بغیر وجود اسم کا فضول و عبث ہے یہہ تمام اشکال عربی وغیرہ
کے اسماے حروف اور مسمیات حروف مین واقع ہے سنسکرت مین چونکہ اسم و مسمی ایک ہے
کوئی اعتراض وارد نہین ہوتا جو کوئی زبان سنسکرت سے اندک بہی بہرہ رکہتا ہے بخوبی
جانتا ہے عربی و فارسی وغیرہ زبانون کے نفس حروف مین اعراب کا نہ داخل ہونا اور اکثر
حروف کے درمیان صرف نقطہ ہی کا فرق اور تفاوت رکہنا مبتدی کو حیرت مین ڈالنے
والا ہے اور اہل شرارت بہی تغیر و تبدیل اشکال الفاظ و حروف کے اپنی ہواے
نفسانی کے موافق جعلسازی کرسکتے ہین مثلا ایسی (تر) صورت کے نقط کو باعتبار
نقاط و حرکات حرف اول و دوم کے دو سو (۲۰۰) سے زیادہ طرح پر پڑہ سکتے ہین اسی قیاس
پر ایسی (حر) شکل کا لفظ دو سو طرح کے قریب پڑہا جا سکتا ہے اسی طور پر دوسرے
الفاظ کو بہی جان لو اور باعث اس ساری سرگردانی و حیرانی کا ان زبانون کے واضعین
کی کوتاہی عقل و درایت ہے کہ اونہون نے اپنی بیوقوفی سے اکثر حروف کی صورت مین
صرف نقاط ہی کا فرق رکہا اور اعراب کو نفس حروف مین داخل نہ کیا چونکہ سنسکرت کے
حروف اس قسم کے نقصانات سے منزہ ہین کل الفاظ جیسے کے تیسے پڑہے جاتے
ہین کوئی بہی مشتبہ نہین ہے اسکا تو کیا ذکر ہے کہ ایک لفظ متعدد طور پر پڑہا جاوے
جو کوئی زبان سنسکرت سے گو نہ خبردار ہے اوسپر کوئی امر پوشیدہ نہین ہے ہمنے یہہ ہی
مضمون مختصر طریق پر صولت ہند مین درج کیا تہا میان محمد علی اوسکو مطلق نہ
سمجہکر بقول شخصے ہرنے کو ہراہی سوجہتا ہے ہماری عبارت کو مہمل کہنے لگے اب

مین اونکی گفتگو نقل کرکے جواب مناسب دیتا ہون **محمد علی** ناظرین کی جناب
مین التماس ہے کہ صولت ہند کی عبارت پر غور فرماوین کہ کس قدر مہمل ہے یہہ بہی نہین
جانتے کہ اعراب کیا چیز ہے اور اوسکی تعریف کیا ہے اور وہ نفس حروف معربہ مین کیونکر
داخل ہوسکتا ہے **جواب** صولت ہند کی عبارت تو بالکل مطلب خیز ہے مگر سمجہنے
کے لئے عقل چاہئے لا کلام آپ نہین جانتے کہ اعراب کیا شئے ہے اور اوسکی بحث
کسواسطے ہے اگر جناب اوسکی حقیقت سے کچہہ بہی خبر رکہتے تو اسقدر بیہودہ ورانی
مین اوقات بسر نہ کرتے بلا شبہہ اب اعراب نفس حروف معربہ مین داخل نہین ہوسکتا
واضعین زبان عربی وغیرہ پر یہہ ہی ہمارا اعتراض ہے اگر عربی وغیرہ کے واضع کچہہ
بہی سلیقہ رکہتے تو روز اول ہی ایسے حروف وضع کرتے کہ اعراب جنکے نفس مین داخل
ہوتا جیسے کہ سنسکرت مین اعراب نفس حروف سے غیر نہین ہے اور اعراب کو سنسکرت
مین ماترا کہتے ہین اور وے گویا عین حروف ہین ذات حروف سے اصلا مغایرت
نہین رکہتے اسیواسطے سنسکرت مین جیسا لکہا ویسا پڑہا جاتا ہے ایک لفظ مین دوسرے
لفظ کا ہرگز شبہہ نہین پڑتا اگر اہل عرب وغیرہ کو کچہہ اپنی عزت و آبرو کا پاس ہووے
تو ان حروف معربہ کو بالکل محو کرکے ازسرنو دوسرے ایسے حروف ایجاد کرین
کہ اعراب جنکی ذات سے مغایر نہوین جبتک کہ ایسا نہ کرینگے ہمارے اعتراض سے
محفوظ نہووینگے۔ **محمد علی** اگر صولت ہند کی اس عبارت مہمل سے مقصود یہہ ہے
کہ حرکات کو حروف کے ساتہہ نہین لکہا جاتا تو یہہ ایک بیہودہ بات ہے بلکہ جن خطوط
مین حرکات کو حروف کے ساتہہ لکہا جاتا ہی اونکے پڑہنے مین ہمیشہ دقت رہتی ہے
جواب صولت ہند کی عبارت تو نقص لفظی و معنوی سے بری ہے البتہ آپ ہی
کی عبارت مہمل ہے کہ ان دونون فقرون مین لفظ حرکات کے بعد کلمہ کو بمعنی
لاتے ہو اور اسیطرح دونون جگہہ لفظ لکہا جاتا ہے آپ کی سبکسری پر دلالت

کرتاہے اوسکی جگہہ لکھی جاتین مناسب نہ معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ بحث لفظی ایک
امر فضول وعبث ہے لہذا اصل مطلب عرض کرتاہون کہ آپ کی یہہ عبارت مہمل بھی
ہمارے ہی اعتراض کی تائید کرتی ہے کیونکہ آپ کی عبارت مذکورہ کا مطلب یہ ہے
کہ حرکات کا حروف کے ساتھہ لکھا جانا دقت سے خالی نہین ہے پس فی الحقیقت
یہہ ایک اعتراض ہے عربی وغیرہ کے حروف اور حرکات کے واضعین پر کہ اونہون نے
کار بیفائدہ کیا کہ حروف اور حرکات مین مغایرت وتفرقہ قایم رکہا اونکو یہہ ہی لازم
تہا کہ حرکات کو ذات حروف مین داخل کرلیتے کہ ایک لفظ دوسرے لفظ کے ساتھہ مشتبہ
نہوتا اب ہمارا اور میان محمد علی کا اتفاق ہوا بلکہ وے عربی وغیرہ کے واضعین پر
اعتراض کرنے مین ہم سے بھی گوے سبقت لیکر کہتے ہین کہ جن خطوط مین حرکات کو
حروف کی ساتھہ لکھا جاتا ہی الخ دیکھو یہان میان محمد علی نے واضع حروف وحرکات عربی کی
غلطی پر خود گواہی دی کہ جن خطون مین اوسکی وضع پر عمل کرکے حروف کے ساتھہ حرکات
کو لکھتے ہین اونکے پڑہنے مین ہمیشہ دقت رہتی ہے فقط صد آفرین میان محمد علی کی راست
گوئی پر کہ رسم خط قران کی ابتری کی خود مقر ہوئے کہ کتابت قران مین لابد حرکات حروف
کے ساتھہ لکھی جاتی ہین پس لاجرم قران کے پڑہنے والون کو مدام دقت پیش آتی
ہوگی اس دقت کا علاج وہی ہے کہ کل اہل عرب متفق ہوکر حروف وحرکات
مروجہ کو نسیامنسیا کروادین اور کسی سنسکرت خوان کے مشورہ سے ایسے حروف
ایجاد کرین کہ حرکات اونکی ذات مین داخل ہودین۔ **محمد علی** علاوہ بران حرکات
اور چیز ہین اور حروف اور چیز دونون کو ملا دینا ہرآئینہ خلاف اصل وضع کے
ہے اور سراسر کجروی اور گمراہی ہے **جواب** بلاشک حرکات غیر ہین اور حروف
غیر اور دو مغایر چیزون کو مخلوط کرنا خلاف عقل ہرگز نہین ہے اکثر دو چیزین ملکر
نیا رنگ پیدا کرتی ہین جیسے شیر وشکر کہ دونون کی آمیزش سے لذت دوبالا

جو حق مارتی ہے پس جو کوئی دو شئے مغایر کے خلط سے انکار کرے اوسکی برابر بیوقوف کون ہے البتہ عربی وغیرہ کے حروف اور حرکات اب مخلوط نہین ہوسکتے اگر انکا واضع اول ہی اخلاط کی رعایت کرتا تو ممکن تہا اسواسطے اوسکی وضع ہی پر ہمارا اعتراض ہے کہ اوسنے حروف وحرکات ایسے بنائے کہ جو لوگون کو وقت مین ڈالنے والے ہین۔

محمد علی اور تغیر وتبدیل ہوائے نفسانی کے موافق ہر ایک خط مین ہوسکتی ہے جیل سازبنئے اپنی بہیون مین ہمیشہ اس قسم کی کاٹ پہانٹ کرکے بے ایمانی کرتے رہتے ہین **جواب** جیسے کہ عربی وفارسی وغیرہ کے حروف تردد مین ڈالنے والے مین اسی قسم کے بنیون کی بہیون کے خطوط مین ہم عربی وغیرہ کے خطوط پر بنیون کی بہیون کے خط کو ترجیح نہین دیتے دونون برابر ہین بلکہ بنیون کی بہیون کے حروف حرکات ہی نہین رکہتے حرکات کا حروف سے مغایر اور مخلوط ہونا تو دوسری بات ہے علاوہ اسکے تغیر وتبدیل الفاظ وحروف وحرکات سے تو ہر ایک خط کچہہ کا کچہہ ہوسکتا ہے لاکن عربی وغیرہ کے خطوط سب سے مرجح ومخصص ہین کہ اون مین بغیر تبدیل وتغیر کے کچہہ کا کچہہ پڑہا جاتا ہے بلکہ اکثر الفاظ کو صدہا طرح پڑہ سکتے ہین ثبوت اسکا اوپر گذرا۔

محمد علی اشومیدہ پرب مہابہارت مین لکہا ہے کہ کسی امیر نے اپنے بیٹے کی نام اس مضمون کی چٹہی لکہکر ایک شخص کے حوالہ کی کہ حامل خط ہذا ہمارا (اہت) ہے اسکو بش دیدیجیو یعنی حامل خط ہذا ہمارا دشمن ہے اسکو زہر دیدیجیو (اہت) زبان سنسکرت مین دشمن کو کہتے ہین اور (بش) زہر کو جبکہ حامل خط شہر کے قریب پہونچا تو کسل راہ سے ایک درخت کے نیچے سو گیا اتفاقیہ بش نامی دختر اوس امیر کی باغ مین سیر کرتے کرتے حامل خط کے نزدیک پہونچی چونکہ وہ جوان خوبصورت تہا اوسپر مائل ہوگئی اور اوسکی جیب سے وہ نامہ نکالکر دیکہا تو مضمون مذکور پایا پس حرف اول (اہت) کا محو کیا اور بش کے آخر مین الف بڑہا دیا غرضکہ اس محو اور اثبات کے

بعد عبارت اسطرح ہوگئی کہ یہہ نامہ بر ہمارا اہت ہے اسکو بشا دیجیو یعنی جال خطہا ہمارا دوست ہے اسکے ساتھہ بشا کا بیاہ کر دیجیو پس اوس امیر کے بیٹے نے نامہ بر کے ساتھہ اپنی بہن کا بیاہ کر دیا چنانچہ اس مضمون کی طرف ایک شاعر نے اشارہ کیا ہے ۔ جن پاین پنہین نہین اونہین دیت گجراج ہا بش دیتے بشا ملی ہر بہے گریب نواج ہا ۔ یعنے جنکے پانون مین جوتا نہین اونکو ہاتھی ملتا ہے اور زہر دیتے ہوئے بشا ملی پر ماتما بڑا غریب نواز ہے دیکھو جس زبان کو آپ بڑی مصئون اور محفوظ سمجھتے ہین یہہ تبدیل و تغیر اوسی مین ہوئے **جواب** میان محمد علی کی سعی کئی وجہہ سے مردود ہے وجہہ اول آنکہ قصہ مذکور مہابہارت مین کہین نہین ہے اشومیدہ پرب کا تو کیا ذکر ہے البتہ آپ کی متندہ بیت دہاقین ہند مین مشہور ہے وجہہ دوم آنکہ کمی و بیشی حروف و الفاظ کی جہت سے تو ہر ایک خطوط مین کچھہ کا کچھہ ہوجاتا ہے عربی مین مثلاً جسوقت غلام کے اول الف زیادہ کرین اغلام پڑہا جاے اور جب اغلام کے اول کا الف محو کیا جاے غلام رہجاے اس بارہ مین کسی زبان کی خصوصیت نہین ہے ہان عربی و فارسی وغیرہ مین بغیر کمی و بیشی و تبدیل و تغیر حروف کے ہر ایک لفظ متعدد طرح پڑہا جاتا ہے بلکہ اکثر الفاظ کو صدہا طور پر پڑہ سکتے ہین یہہ ہی ہمارا عربی وغیرہ پر اعتراض ہے اور یہہ ہی بے ایمانی و جعلسازی کی بنیاد ہے پس قصہ مذکورہ ہمارے اعتراض کا جواب نہین ہوسکتا وجہہ سوم آنکہ آپ کی متندہ بیت کا مصرع دوم موزون نہین ہے شاید کہ بشا کی جگہہ بش ہا ہووے پس بش کے آخر ہا زیادہ کیا گیا اور بش ہا کہتے ہین زہر کی دور کرنیوالی کو اور عورت کا یہہ ہی نام مناسب ہے یہانتک ہم نے عربی وغیرہ زبانون کے نقصانات کی تشریح کی اور سنسکرت کو سب پر ترجیح دی اب ہم آریون کے مذہب کے اصول بیان کرینگے اور اصول جمع ہے اصل کی اور اصل کے معنی ہین بنیاد و جڑ

پس آریون کے مذہب کے اصول سے مراد وہ باتین ہین کہ جنکے اقرار کرنے سے انسان آریون مین داخل ہوتا ہے اور جن سے انکار کرنے کے بسبب آریون کے گروہ سے خارج ہوکر دسیو ہوجاتا ہے پرماتما بچاوے اس آفت سے اور وہ اصول چار ہین پہلے یہہ ہے کہ ایک پربرہم + پرماتما - قادر مطلق - عادل رحیم ابتدا و انتہا سے منزہ - سب کا مالک - ذات وصفات سے محیط کل اشیا سب مخلوق کا خالق - صفات حمیدہ کے ساتھہ موصوف اور صفات ذمیمہ سے پاک وہی اوپاسنا کی لایق ہے اور ارتھہ دہرم کام موکش کا دینے والا ہے ۔ دوسری یہہ ہے کہ روح و پرکرتی وغیرہ بھی انادی اور انست یعنی حبیب وقدیم ہین - تیسری یہہ ہے کہ روح یعنی جیو آتما ایک قالب سے دوسرے قالب مین جاتا ہے - اور ہر ایک جیو کے قالب یعنی شریر بیشمار گذرے ہین ابتدا و انتہا نہین رکھتے اس سے سلسلۂ دنیا کی قدامت بھی برآمد ہوتی ہے - چوتھی یہہ ہے کہ نجات ابدی یعنی مکتی پرماتما کی ذات وصفات کے گیان سے ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے اور اپنی روح کا گیان اوسکا ذریعہ و وسیلہ ہے اسکے سوا مکتی کی دوسری تدبیر نہین ہے کرم اور اوپاسنا وغیرہ جیو اور پرمیشور کے گیان کے کارن ہین پس یہہ سب بواسطہ و بلاواسطہ مکتی کے سادہن ہین آریون کے مذہب کی اصل الاصول یعنی بنیادون کی بنیاد اور جڑون کی جڑ جسکو سنسکرت مین مہامول کہتے ہین ایک ہے اور وہ وید مقدس کو کہ کلام یزدانی اور صحیفہ نورانی ہے باقرار دل وزبان صحیح جاننا ہے اب چاہیے جاننا کہ دیانند سرسوتی نے جو اپنے رسایل مین آریون کے مت کے دس اصول قایم کئے ہین وہ بالکل بے بنیاد ہین اون مین سے پہلی اور دوسری اصل ہے اور تیسری اصل الاصول ہے باقی فروع ہین فروع جمع فرع کی ہے فرع کہتے ہین

شاخ کو جتنی باتین کہ اصل کے سواے ہین اونکو فرع کہتے ہین مت باونیون کی
اصطلاح مین اصل وہ ہے کہ جسکے اقرار سے اوس مذہب مین داخل ہوتا ہے اور جسکے
انکار سے اوس مذہب سے خارج ہوتا ہے اور فرع وہ ہے کہ جسکی تعمیل سے ثواب ہووے
اور جسکو ترک کرنے سے گناہ جیسے راست گفتاری وغیرہ کیونکہ جو کوئی سچ بولیگا اوسکو
ثواب ہوگا اور جو کوئی دروغگوئی اختیار کریگا وہ گنہگار ہوگا آریہ پن اوسکا نہین جائیگا
پس راست گوئی وغیرہ آریون کے مذہب کے فروع ہین بعض فروع ایسی ہین کہ اونکے
کرنے مین ثواب ہے اور نہ کرنے مین گناہ نہین ہے جیسے سنسار کا اوپکار کرنا یعنی
رفاہ عام مین مشغول ہونا مثمر ثواب ہے اور اوس سے یکطرف رہنا گناہ نہین ہے پس
راستگاری ورفاہ عام وغیرہ کو جو دیانندیون نے اصول مین داخل کیا ہے وہ اونکی
بیخبری ہے کیونکہ ہر ایک مذہب کی اصول وہ ہی باتین ہین کہ جن پر اعتقاد کرنے
سے انسان اوس مذہب مین داخل ہوتا ہے اور جن سے منکر ہونے کی بجہت اوس
مذہب سے برگشتہ شمار کیا جاتا ہے مثلاً جسوقت کوئی شخص اصول چہارگانہ اور ایک اصل الاصول
مذکورہ بالا پر ایمان لائیگا اوسکے آریہ ہونے مین کچھہ شک نہین ہے اور جبکہ ان
پانچون باتون سے انکار کریگا اوسکی دسیو ہونے مین کیا تامل ہے جو کوئی ان
پانچون باتون مین سے کسی کا مقر ہوگا اور کسی سے منکر تو اوسکا آریہ پن کامل نہین ہے
اور وہ بالکل دسیو بھی نہین ہے بلکہ آریون اور دسیون کے درمیان ہے کہ دونون
کی صفت کے ساتھہ موصوف ہے دیانندیون نے جو دس اصول لکھے ہین
اونکا ان چار ہی مین انتہاد ہے اونکو الگ الگ دس شمار کرنا ہو و نصاریٰ کی پیروی
ہے کہ جیسے اونکے یہان دس حکم ہین ایسے ہی دیانند جی بھی دس اصول کے تابع
ہین آریون کو چاہیئے کہ طرفداری چھوڑ کر فکر کرین کہ جیسے وے بشر ہین ایسے ہی
دیانند سرسوتی بھی انسان ہین جب تک کہ سوامی جی کی بات دلیل کے ساتھہ نہو یگی

کیونکر لایق تسلیم ہوسکتی ہے کہ رشیون اور منیون کے نزدیک جو کچھہ با دلیل ہے وہی

معتبر ہے چنانچہ بششٹ رشی نے کہا ہے۔

युक्तियुक्तमुपादेयं वचनं बालकादपि ॥ अन्यत्तृणमिवत्याज्यं अयुक्तं पंडितैरपि ॥१॥

یعنی جو بات کہ دلیل کے ساتھہ ہووے وہ لیسر نا بالغ کی بہی مقبول ہے اور بغیر دلیل

کے پنڈتون کی بات بھی شایان اعتبار نہین ہے منو نے بہی کہا ہے۔

आर्षं धर्मोपदेशं च वेदशास्त्राविरोधिना ॥ यस्तर्केणानुसंधत्ते स धर्मं वेद नेतरः ॥

یعنی جو کوئی وید کے ارتھہ اور دہرم کے اوپدیش کو وید نامی شاستر کے موافق دلیل

کے ساتھہ تحقیق کرتا ہے وہی دہرم کو جانتا ہے دوسرا نہین فقط یہان سے واضح

ہوتا ہے کہ جو یکتی اور ترک یعنے دلیل کہ وید کے موافق ومطابق نہین ہے وہ ممنوع

ونامشروع ہے اسیواسطے ویدانت سوتر کے دوسرے ادہیاے کے پہلے پاد کے

گیارہوین سوتر مین جو ترک کی تکذیب کی ہے اوس سے وہی ترک مراد ہے جو کہ

وید کے مخالف ہے وید کے انوکول ترک کی کہین ممانعت نہین ہے شرتی اور

سمرتی مین وید کے برعکس ترک کی مذمت کی ہے وہ شرتی کٹھوتی اوپنشد کے پہلے

ادہیاے مین ہے۔

नैषा मतिस्तर्केणापनेया

یعنی پرمیشور کی دی ہوئی اس عقل کو وید کے مخالف دلیل سے آلودہ نہ کرنا چاہیے

فقط وہ سمرتی یہہ ہے۔

अचिंत्याः खलु ये भावा न तांस्तर्केण योजयेत्

یعنی اکثر باتین ایسی ہین کہ عقل سے برتر ہین اونکو وید پر و وہی دلائل سے متعلق

نہ کرے فقط دید انوکول ترک اور یکتی کی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے چنانچہ

आत्मावारे द्रष्टव्यो मंतव्यो निदिध्यासितव्यः

یعنی آتما کا درشن اور منن اور دہیان کرنا واجب ہے فقط منن بہ وزن چمن کہتے ہین دلائل عقلی کے ساتہہ غور کرنے کو مطلب یہ ہے کہ وید کی موافق قلبنی یکتیان کہ کہتا ہووے کل کو آتما کے حصول مین صرف کرے یہان لفظ آتما جیو آتما اور پرماتما دونون کا دال ہے برہسپتی رشی نے تو یکتی کی اشد ضرورت سمجہی ہے کہ یکتی کے بغیر کسی بات کی تحقیق نہین ہوتی ہے وہ برہسپتی کا بچن یہہ ہے۔

केवलं शास्त्रमाश्रित्य न कर्तव्यो हि निर्णयः॥ युक्तिहीन
विचारेतु धर्महानिः प्रजायते॥

یعنی یکتی سے قطع نظر کرکے صرف شاستر سے کسی بات کی تحقیق نہ کرنی چاہیے کیونکہ یکتی سے خالی گفتگو مین دہرم کی ہانی ہوتی ہے فقط اسواسطے کل آریہ بہائیون کو مناسب ہے کہ جو بات دیانند سرسوتی کی بہی یکتی اور شرتی کے خلاف ہووے اوس سے دستبردار ہووین اب ہم دیانند سرسوتی کے دسون اصول کو میرٹہہ سماچار پتر سے بجنسہ نقل کرکے میزان انصاف مین تولتے ہین اور ایک ایک کا حسن و قبح علانیہ کہولتے ہین وے اصول یہہ ہین۔ سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتہہ جانے جاتے ہین اون سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۱ ایشور ست چت آنند سروپ۔ نراکار۔ انوپم۔ سروادہار۔ سروایشور۔ سرو بیاپک۔ سروانترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابہی۔ نتہ۔ پوتر۔ سرشٹی کرتا ہے اوسیکی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔ ۲ وید ستیہ ودیاؤن کی پستک ہے وید کا پڑہنا اور پڑہانا اور سننا اور سنانا آریون کا پرم دہرم ہے ۳۔ ستیہ کے اختیار کرنے اور استیہ کے چہوڑنے مین ہمیشہ کمربستہ رہنا چاہیے ۴۔ سب کام دہرم کے موافق یعنے ستیہ اور استیہ کو خیال کرکے کرنے چاہین۔

۵ سنسار کا اوپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہے ارتہات شاریرک اور آتمک اور سماجک اونتی کرنا ۶ سب سے محبت کے ساتہہ دہرم کے موافق علی قدر حیثیت برتنا چاہیے ۷ اودیا کا ناش اور ودیا کی ترقی کرنی چاہیے ۸ ہر ایک کو اپنی ہی ترقی پر قانع رہنا چاہیے بلکہ سب کی ترقی مین اپنی ترقی سمجھنی چاہیے ۹ سب لوگون کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے مین خود مختار رہنا نہ چاہیے اور ہر ہتکاری نیم مین سب خود مختار رہین - ۱۰ اب ہم سرسری طور پر ان اصول دہ گانہ پر نظر کرتی ہین پہلی اصل ویدک آریون کے خلاف ہے کہ جسصورت مین ودیا یعنی علم سے جانے گئی پدارتہہ یعنی اشیا کی مول یعنی علت پرمیشور ہے تو جیو آتما اور پرکرتی اور پرمانو وغیرہ اناد اور ازلی نہ ہے بلکہ دوسری مخلوق کی مانند حادث اور سادی ٹھہرے حالانکہ یہہ کبہی آریہ کا مذہب نہین ہے چنانچہ خود سوامی جی نے جیو آتما اور پرکرتی وغیرہ کو وید پہوپکا وغیرہ کتابون مین قدیم مانا ہے علاوہ اسکے جبکہ پرماتما کل اشیا کی آدی مول ہے تو مخلوق اور پرمیشور مین فرق اتنا ہی ہے جتنا کہ درخت کی بنیاد اور شاخ مین فاصلہ ہے پس لازم آیا کہ جیو اور پرکرتی وغیرہ کی پرمیشور علت مادی ہے اور پرمیشور متغیر و متبدل ہے کیونکہ بنیاد ہی تغیر و تبدیل قبول کر کے ہمورت فروع پکڑتی ہے اور سب طرف کو بڑہتی ہے پہلی اور دوسری اصل مین کچہہ فرق نہین ہے دونون کا مفہوم واحد ہے کیونکہ پرمیشور موصوف ہے اور ست چت وغیرہ اسکی صفات مین صفت اور موصوف کی علیحدگی کسیوقت ممکن نہین ہے پس انکو دو شمار کرنا دیانند سرسوتی کے علم و فضل کا نتیجہ ہے شاید کہ سوامی جی یہہ ہی سمجہے ہین کہ پرمیشور کی ذات و صفات مین گاہے گاہے جدائی بہی ہوتی ہے مگر یہہ محض غلط ہے کیونکہ پرمیشور کی ذات و صفات دونون انادی اور اننت ہین اور ان دونون مین جو گن گنی بہاو سمبندہ ہے وہ بہی انادی و اننت ہے علاوہ اسکے جبکہ سوامی جی کے نزدیک

پرماتما سروانتر یامی ہے تو جیو انتریامی بھی ضرور ہوگا کیونکہ جیو سروپدارتھ سے غیر نہین
ہے پس جیو پرمیشور ٹھہرا لہذا سوامی جی جو جیو کو سومنتر مانتے ہین خود اونہی کی دوسری اصول کے
خلاف ہے تیسری اصل اصل الاصول ہے چوتھی سے لیکر دسوین تک کل فروع ہین اونکو
اصول مین داخل کرنا سوامی جی کی عقلمندی کا ثمرہ ہے چوتھی اور پانچوین مین صرف لفظی
تفاوت ہے مفہوم دونون کا ایک ہے مضمون واحد دو عبارتون مین ادا کرنے سے متعدد
نہین ہو سکتا شاید کہ سوامی جی کی یہہ ہی راے ہے کہ فرق لفظی و معنوی ایک ہی
چیز ہے اے آریہ بھائیون جن کے راے پر تم نے اپنی آخرت کی بھلائی منحصر رکھی ہے
اونکو اتنی بھی تمیز نہین ہے کہ فرق معنوی کیا ہے اور تفاوت لفظی کسکو کہتے ہین چھٹے
اصل کے دو فقرے سوامی جی نے قایم کئے ہین لفظ سنسار سے لیکر کلمہ منشا تک
پہلا فقرہ متن ہے اور لفظ ارتھات سے لیکر اونتی تک دوسرا فقرہ شرح ہی
لاکن یہہ شرح متن کے خلاف ہے کیونکہ متن مین سنسار کا اوپکار کرنا قایم کیا ہے
اور شرح مین اوسکے برعکس سماجک اونتی قایم کرتے ہین اور سماجک اونتی کہتے
ہین سماج کے متعلقون کی ترقی کو اور ظاہر ہے کہ سنسار عام ہے اور سماج خاص پس
سنسار کا اوپکار کہکر اوس سے سماج کے متعلقون کی ترقی مراد رکھنا بے تمیزی سے
خالی نہین ہے ۔ آٹھوین اصل مین بھی ہم کو گفتگو ہے کہ اودیا کے ناش کو مقدم
اور علیحدہ بیان کرنا بے شعوری ہے کیونکہ جسوقت ودیا کی ترقی ہوگی اودیا کا ناش
خود ہو جاویگا جیسے کہ روشنی کے موجود ہوتے ہی تاریکی راہ فرار لیتی ہے کہ وجود روشنی
اور عدم تاریکی دونون لازم و ملزوم ہین یہہ ہی حال ودیا کی ترقی اور اودیا کے
ناش کا ہے کہ جسدم ودیا ترقی پکڑیگی ممکن نہین کہ اودیا راہی عدم نہووے جبکہ
یہ بات ٹھہری تو اودیا کے ناش کو علیحدہ ذکر کرنا اور ودیا کی ترقی پر تقدیم دینا بالکل
غلط ہے نوین اصل بھی لغو ہے کیونکہ ممکن نہین ہے کہ ہر ایک آریہ عیسائی و مسلمان

وغیرہ کی ترقی مین اپنی ترقی چاہے اگر بالفرض کوئی شاذ ونادر ایسا ہی ہووے اور خدانخواستہ اوسکی درخواست کی موافق عیسائی وغیرہ ترقی بھی پاوین اور وہ آریہ اونکی ترقی کو اپنی ترقی ہی خیال کرے تو اوسکا آریہ پن کہان رہیگا وہ تو اون عیسائی اور مسلمان وغیرہ ہی مین شامل ہو جاویگا شاید کہ سوامی جی کا آریہ پن اسی مبنا وپر قایم ہے اگر لفظ سب سے کہ تمام افراد بشر پر حاوی ہے گروہ خاص مراد رکھا جاوے تو بھی سوامی جی کی پانڈتہ ظاہر ہے کہ عام وخاص کی تمیز سے بے بہرہ ہین اور نہین جانتے کہ لفظ سب کا استعمال کس جگہہ ہوتا ہے اور اوسکا مفہوم کیا ہے علاوہ اسکے نوین اصل چھٹی ہی مین شامل ہے اوسکو علیحدہ اصل قایم کرنا فضول وعبث ہے کیونکہ چھٹی اور نوین کا ایک مدعا ہے اور ایک منشا دسوین اصل بھی گفتگو سے خالی نہین ہے کہ اوسکے آخر مین جو لکھا ہے کہ (ہر ایک ہتکاری نیم مین سب خود مختار رہین) وہ محض غلط ہے کیونکہ کوئی اہل مذہب کسی کام مین خود مختار نہین رہ سکتا ہر ایک کام مین اپنے مذہب کی شریعت کا پابند ہے اپنے دین کی کتاب آسمانی کا بات بات مین مقید ہے مثلاً آریہ لوگ دمبدم ہر ایک کاروبار مین وید اور شاستر کے تابع ہین بعض یا کل کام مین خود مختاری کا حیلہ وہی نکالیگا جو کوئی وید وشاستر کے حکم کو پس پشت ڈالیگا پس وہ آریہ نہین بلکہ پورا دسیو ہے دیکھو نکتی کہ جسکے لئے آریہ لوگ سارے کرم اور دہرم اور جپ اور تپ کرتے ہین وہ دیانندیون کی اصول سے خارج ہے گویا ان لوگون نے ایسی ادنی چیز قرار دی کہ اصول ومگانہ سے باہر شمار کی صد آفرین دیانند سرسوتی کے علم وفضل پر۔ اب ہم آریون کے اصل الاصول بیان کرتے ہین وہ اصل الاصول وید مقدس ہے جو کہ ایک کتاب قدیم ہے اور شری برہما کے وسیلہ سے پرماتما کی جناب سے ہم کو ملی ہے جسمین کرم اور گیان وغیرہ کے مضامین مین اور آریون کے دہرم کے قانون اور احکام مین جیو اور پرمیشور کے علاقون کی تشریح کی گئی ہے اور مکتی کے اوپائے

آریون کو تفریح دیگئی ہے اب ہم ان باتون کی تشریح کا انتظام کرتے ہین اور ایک ایک
کو واضح رائے خاص و عام - مخفی نرہے کہ وید مقدس دراصل ایک ہی کتاب ہے تعدد
وید کا باعتبار رسالون کے ہے جن کے نام رگ و یجر و سام و اتھرب ہین دراصل
چارون وید کتاب واحد ہے اگر کتاب پرماتما متعدد ہووین تو پرمیشور کی کتاب اور
زید و بکر کی کتاب مین کیا فرق ہے شاید کہ جیسے زید و بکر اول ایک کتاب تصنیف
کرتے ہین جب اوس سے پوری کاربرآری متصور نہین ہوتی تو دوسری کتاب کی
بنیاد ڈالتے ہین اسیطرح پرمیشور بھی وقتاً فوقتاً کتابین نازل کرتا ہے جب ایک
کتاب سے کاربرآری نہین ہوتی تو دوسری بھیجتا ہے اسیطرح دوسری کے بعد تیسری
اور تیسری کے بعد چوتھی علی ہذا القیاس پس لازم آیا کہ پرمیشور کی کتاب بھی زید و بکر کی
مصنفہ کتاب کی مانند کامل و تمام نہین ہے اب چاہیے جاننا کہ سرشٹی کی آدی سے
لیکر آجتک جتنے رشی و منی و پنڈت و آچاریہ گذرے ہین سب یہی مانتے چلے
آئے ہین کہ وید اقدس کتاب واحد ہے اور تعدد اوسکا باعتبار رسالون کے ہے
جنکے نام رگ وغیرہ ہین آجکل دیانند سرسوتی نے ایک نیا مذہب چلایا ہے کہ رگ
وغیرہ چارون وید بذات خود جداگانہ اور مستقل چار کتابین ہین اور باوقات مختلفہ
اگنی وغیرہ چار رشیون پر نازل ہوئے ہین مگر یہہ مسلمانون کے مذہب سے ماخوذ ہی
اور محض غلط ہے کیونکہ جس صورت مین وید متعدد کتابین ہین تو لازم آتا ہے کہ پرمیشور
کی کتاب بھی زید و بکر کی کتاب کی مانند پوری اور کامل نہین ہوتی بلکہ پرماتما کو بھی
ایک کتاب کے بعد دوسری کی ضرورت پڑتی ہے جائے تعجب کہ چار کے بعد پانچوین
کی احتیاج نہوئی چار ہی پر خاتمہ بالخیر ہوگیا علاوہ اسکے مختلف وقتون مین کسی
کتاب کا آنا اوسی صورت مین ہوسکتا ہے کہ جب ایک سے کاملاً و تماماً کاربرآری ہووے
تو باقی ماندہ مضمون و مفہوم دوسری مین مرقوم کیا جاوے یا پہلی کی دوسری ناسخ

ہووے مگر ان دونون حالت مین پرمیشور کے علم وعقل کا فتور ثابت ہوگا کہ انجام
کار سے واقف نہین ہے اگر ہر ایک کام کے انجام سے خبردار ہوتا تو اول ہی ایسی
کتاب نازل کرتا کہ جس سے پوری پوری کار برآری ہوتی و دوسری کتاب کی ضرورت
نہ پڑتی اور ایسا مضمون و مطلب کہ جسکا چند روز بعد نسخ بہتر گردانا گیا اول ہی
نازل نہ کرتا دونون طرح پرمیشور کے گیان مین کوتاہی پائی جاتی ہے اگنی
وغیرہ کا رشی اور منی ہونا بھی صرف دیانند سرسوتی کا ساختہ اور پرداختہ ہے کسی کتاب
قدیم و جدید سے ثابت نہین ہے اور سوامی جی نے بھی اس بارہ مین کوئی سند
پیش نہین کی وید معظم تو پرماتما نے شری برہما جی پر نازل کیا ہے اور اون ہی
ذریعہ سے ہم کو ملا ہے اور کل متقدمین اور متاخرین کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے
اسکی مخالفت سواے دیانند سرسوتی کے کسی نے آجتک نہین اختیار کی۔
تفصیل اس امر کی وید و دار پرکاش نامی رسالہ مین کی گئی ہے جو کہ متقدمین نے
وید اور اوپنشد سے ایک طریق اپنی قایم کیا ہے بے سبب و عبث اوسکی برعکس
نئی بات اپنی طرف سے اختراع کرنی سوامی جی کی ہٹ ہے کوئی آریہ اوسکو
تسلیم نہ کریگا اب ہم تعدد وید کے چند سوال نقل کرکے ایک ایک کا جواب
دیتے ہین **سوال** کسی شے کے اجزا کو مستقل اور جداگانہ نام کے ساتھہ کوئی
نہین بولتا پس جس صورت مین رگ وغیرہ اجزاے وید ہین تو جداگانہ اور
مستقل نام سے کیونکر مذکور اور مشہور ہین **جواب** اکثر اشیا ایسی ہین کہ
اونکے اجزا جداگانہ اور مستقل نام کے ساتھہ بولے جاتے ہین جیسے انسان
وغیرہ کا جسم کہ اوسکے اجزا خاک و آب و باد وغیرہ جداگانہ مستقل نام کے
ساتھہ کہے جاتے ہین مگر پھر انسان وغیرہ اپنی ذات مین شی واحد ہے اسی
طرح توریت کے اونتالیس ۳۹ حصے جداگانہ و مستقل نام سے مشہور ہین پہلے حصہ کا

نام سفر الخلیفہ ہے اور دوسرے کا نام سفر الخروج اور تیسرے کا نام کتاب قوانین علی ہذا لقیاس
پہر توریت ایک ہی کتاب شمار کیجاتی ہے کسی کو اوسکی وحدت مین شبہ نہین ہے یہہ ہی
حال وید مقدس کا ہے کہ ہر چند اوسکے چار حصے اسماے اربعہ کے ساتھہ دنیا مین مذکور و
مشہور ہین ولیکن پہر بہی وید کتاب واحد ہے اوسکے ایک ہونے مین سواے دیانند
سرسوتی کے کسی آریہ کو گفتگو نہین ہے **سوال** جبکہ خود وید اور اوپنشد مین چارون
وید کے نام درج کئے گئے ہین تو کیونکر کہتے ہو کہ وید کتاب واحد ہے **جواب** بلا شبہہ
وید اور اوپنشد مین وید کے چارون حصون کے نام آئے ہین وے ذات وید کے نام نہین
ہین کہ اجزا کے نام ذی اجزا کی طرف منسوب نہین ہو سکتے کسی چیز کے اجزا اور شئی ہین
اور ذی اجزا وہ چیز اور شئے ہے وید نام اوس چیز ذی اجزا کا ہے اور رگ وغیرہ
اسماے اجزا ہین پس کوئی قباحت وارد نہین ہوتی جیسے ہاتہہ اور پانوٗن وغیرہ
جسم کے اجزا ہین اور جسم ذی اجزا ہے ہاتہہ اور پانوٗن کو کوئی عقلمند از روے حقیقت
و اصلیت کے ذی اجزا جسم نہین کہتا کیونکہ اجزا اور ذی اجزا مین تفاوت ظاہر ہے
جیسے کہ موکش دہرم وغیرہ شانتی پرب کے اجزا ہین اور شانتی پرب وغیرہ بہارت
کے اجزا ہین ایسی ہی رگ و یجر و سام و اتہرب وید کے حصے ہین دراصل وید ایک ہی
کتاب ہے جن لوگون کا مقولہ ہے کہ وید چار ہین وے اعتراضات مذکورۂ بالا کے
زیر بار ہین۔ **سوال** وید چار ہی ہین اسیواسطے وید اور اوپنشد وغیرہ مین لفظ وید
بصیغہ جمع آیا ہے **جواب** زبان سنسکرت مین قاعدہ ہے کہ کبھی بجاے مفرد
کے صیغہ جمع کا استعمال کرتے ہین چنانچہ یجر وید کے اکتیسوین ادہیای مین لفظ
رگ اور یجر اور چہند س کہ مراد اتہرب وید سے ہے بصیغہ جمع آئے ہین حالانکہ رگ
وغیرہ کی جمعیت اور کثرت کا کوئی قائل نہین ہے وہ یجر وید کا بچن یہہ ہے۔

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुत ऋचः सामानि जज्ञिरे छन्दांसि
जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत ०

یعنے اوس پرماتما سب کے معبود سے رگ ظاہر ہوتے ہین اور سام ظہور کرتے ہین
اور چھندس یعنے اتھرب آشکار ہوتے ہین اوسی سے یجر نمودار ہوتا ہے فقط یہہ یجر
وید کے چونتیسوین ۳۴ ادہیای مین ہے۔

यस्मिन्नृचः साम यजूंषि

यस्मिन् प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः

یعنی جس من مین رگ قرار پکڑتے ہین اور سام قیام پذیر ہوتے ہین اور یجر جاے گیر ہوتے
ہین جیسے رتھہ کے پہیے کی ناہی مین آرے ٹہیرے رہتے ہین کیونکہ سارے گیان
من ہی سے متعلق ہین فقط اتھرب وید کے اونیسوین ۱۹ کانڈ مین ہے۔

कालादृचः समभवन् यजुः कालादजायत ॥

یعنی کال سے رگ ظاہر ہوتے ہین کال سے یجر صورت پکڑتا ہے فقط یہان اس شُرتی
مین کال سے مراد پرماتما ہے کیونکہ کال ہی پرماتما کے ناموں مین سے ایک نام ہے
کہ بلغت سنسکرت مین کال اوسکو کہتے ہین کہ سب کی حرکات و سکنات جسکے اختیار مین
رہتی ہین اور اوسکو بھی کہتے ہین جو کل کی شمار کما حقہ جانتا ہووے یا اپنی ذات
اور صفات سے کل کا احاطہ کر رہا ہووے کیونکہ سنسکرت مین لفظ کال کل دہاتو یعنی
مصدر سے بنتا ہے جو کہ معنی حرکت دینے اور شمار کرنے اور احاطہ کرنے وغیرہ مین
مستعمل ہے تیتر یہہ سنہتا مین ہے

परिमितानि सामानि परिमितानि

नि यजूंषि अथ तस्यैवान्तो नास्ति यद्ब्रह्म ७-३-२५

یعنے سام محدود ہین اور یجر محدود ہین وہی غیر محدود ہے جو برہم ہے فقط
دیکھو چونکہ رگ و سام و یجر وغیرہ الفاظ بصیغہ جمع وارد ہوے ہین تو لفظ وید کے
بصیغہ جمع واقع ہونے مین کیا جاے شگفت ہے کیونکہ رگ وغیرہ کی تعداد کا
کوئی قایل نہین ہے بلکہ جتنے لوگ تعدد وید کے معتقد ہین وے بھی اس بات پر
قایم ہین کہ اگرچہ وید چار ہین تا رگ وغیرہ فی نفسہ کتاب واحد ہین اس صورت

مین اگر صیغہ کے جمع ہونے پر مدار ہوتا تو دیانندی لوگ رگ وغیرہ کی جمعیت پر بھی مصر ہوتے اور کہتے کہ رگ وغیرہ بھی متعدد ہین یعنی جیسے وید چار ہین ویسے ہی رگ وغیرہ بھی تین تین سے کم نہین ہین کیونکہ سنسکرت مین عموماً صیغہ جمع تین سے کم مین مستعمل نہین ہوتا اور زیادہ کی حد معین نہین ہے علاوہ اسکے اگر صیغہ ہی کے مفرد و جمع ہونے پر حصر ہے تو ہزارہا مقام پر لفظ وید بصیغہ مفرد استعمال کیا گیا ہے اب صیغہ جمع کو دلیل گرداننے والون پر لازم ہے کہ جیسے صیغہ جمع کے بنے سے ویدون کو متعدد مانتے ہین ویسے ہی اونکو چاہیئے کہ صیغہ مفرد کے مستعمل ہونے سے ویدون کو کتاب واحد بھی سمجھین اتہرب ویدکی مہا اوپنشد مین ہے کہ چار حصے وید کے برہماجی کے چار مونہہ سے متعلق ہین چنانچہ۔

अथ: पुनरेव नारायण: सोन्यत्कामो मनसा ध्यायेत तस्य ध्यानान्त: स्थस्य ललाटात्स्वेदो पतत् ताइमा: आप ता आ पस्तासु तेजो हिरण्मयमण्डं तत्र ब्रह्मा चतुर्मुखो: जायत सो ध्यायत पूर्वाभिमुखो भूत्वा भूरिति व्याहृतिर्गायत्रं छन्द ऋग्वेद: पश्चिमाभिमुखो भूत्वा भुवरिति व्याहृतिस्त्रैष्टुभं छन्दो यजुर्वेद:। उत्तराभिमुखो भूत्वा स्वरिति व्याहृतिर्जागतं छन्द: सामवेद: दक्षिणा

پھر دیانندی لوگ جو متعدد منہہ کا ہونا محال قرار دیتے ہین اوسکا جواب یہہ ہے کہ انسان کے حق مین البتہ غیر ممکن ہے دیوتون کے لئے کچھہ محال نہین ہے اور اس بارہ مین کل آریہ ہمارے شریک ہین بلکہ یہود و عیسائی و مسلمان وغیرہ کو بھی ہماری تائید کے سوا چارہ نہین ہے تفصیل اس امر کی تحفۃ الاسلام وغیرہ کتب مین کی گئی ہے سرسائیل وغیرہ فرشتون کی سرگذشت دیکھہ لیجیے پھر دیانندی جو کہتے ہین کہ انسان ہی دیوتا ہین انسان سے غیر نہین ہین وہ محض غلط ہی پرمانا نے جاتا تو کسی رسالہ مین یہہ بحث بھی مفصل لکھی جائیگی پورانک لوگ جو کہتے ہین کہ پراشر رشی کے بیٹے کرشن دوپائن نے وید کے رسالو

کو جدا جدا کردیا اس سبب سے اونکا نام ویدبیاس پڑا کہ ویدبیاس کہتے ہین وید کے
تقسیم کرنے والے کو وہ غلط ہے کہ وید مقدس کے رسالے قدیم الایام سے باہم
جداگانہ مقسوم ہین اور خود وید مین باسماے رگ و یجر و تہرب و سام موسوم ہین کرشن
دوی پاین کو اونکی تقسیم و تفریق مین کچھہ دخل نہین ہے اگر پراشر کے بیٹے
ہی نے وید کے الگ الگ رسالے کئے ہوتے تو خود وید مین کہان سے چارون کے
حوالہ دئے ہوتے اونکا ویدبیاس نام اسواسطے ہوا کہ اونہون نے شہر بشہر وید کے
ارتہہ کے بیاکہیان دئے اور وقتاً فوقتاً معنی وید اقدس بیان کئے بعضے اہل تحقیق
نے لکھا ہے کہ پراشر کے بیٹے کو ویدبیاس اس سبب سے کہتے ہین کہ اونہون نے
وید معظم کی شاکہا کہ ایک قسم کی شرح ہین بنائین اور شاکہاؤن کے ذریعے سے وید کو
ملک بہ ملک و شہر بشہر پہیلایا بعض کا قول یہہ ہے کہ پراشر کے پسر کو ویدبیاس اسوجہ
سے کہا جاتا ہے کہ اونہون نے وید کا مفہوم لیکر ویدانت سوتر اور یوگ بہاشہ وغیرہ
بہت کتابین بنائین اور اونکے وسیلہ سے روے زمین پر وید ارتہہ کو رواج دیا لہذا
وے ویدبیاس مشہور ہوئے کیونکہ ویدبیاس کہتے ہین وید کے پہیلانے والے کو
ویدبیاس کے یہہ بہی معنی ہوسکتے ہین کہ جسکی عقل ویدون مین پہیلی ہوئی ہووے چونکہ
کرشن دوی پاین نے ویدون کو پڑہکر دنیا مین پہیلایا لہذا اونکا نام ویدبیاس مشہور ہوا
پورانک لوگ کہتے ہین کہ اونکا نام ویدبیاس اسطرح ہوا ہے کہ اونہون نے وید کا
آشئے لیکر اٹھارہ پران بنائے اور اس حیلہ سے وید کو پہیلایا پہر یہہ لوگ اپنا مطلب
ثابت کرنے کے لئے یہہ آدہا شلوک سند دیتے ہین۔

ष्टादश पुराणानां कर्त्ता सत्यवती सुत:॥

یعنی اٹھارہ پران کا بنانے والا ستیوتی کا بیٹا ہے فقط مگر یہہ محض غلط ہے کہ کسی کو
معلوم نہین کہ اس آدہے شلوک کا دوسرا آدہا ٹکڑا کسطرح ہے اور یہ کس کتاب سے

ماخوذ ہے اور کس کا بنایا ہوا ہے پس ایسے مجہول قول پر بھروسہ کرنا شایان عقل نہین ہے اصل یہ ہے کہ پرانون کے بنانے والے اشخاص خاص ہین متسہ پران کے ادہیای آخر مین اونکے نام جدا جدا مذکور ہین منجملہ اون شلوکون کے دو شلوک

वराह कल्पवृत्तांतमधिकृत्य पराशरः यत्
प्राह धर्मानखिलान् विष्णोस्तद्वैष्णवं विदुः ॥१॥ یہان مین
यत्रतीशान कल्पस्य वृत्तांतमधिकृत्य च कल्पितं लैंग
मित्युक्तं पुराणं ब्रह्मणा स्वयं ॥२॥

یعنی پراشر رشی نے جس پران مین براہ کلپ کی سرگذشت شروع کرکے بشنو کے سارے دہرم کہے ہین اوسکا نام بشنو پران ہے اور برہما جی نے ایشان کلپ کا حال شروع کرکے جو پران بنایا ہے اوسکا نام لنگ پران ہے فقط ان دونون شلوکون کا حاصل یہہ ہے کہ بشنو پران پراشر رشی نے تصنیف کیا ہے اور لنگ پران برہما کا بنایا ہوا ہے اسیطرح لنگ پران کے ادہیای شصت و سوم مین ہے کہ پلست رشی نے پراشر کو دعا دی کہ تو بشنو پران کا بنانے والا ہوگا اور پرماتما کی حقیقت کو کما حقہ جانیگا من بعد بششٹ نے دست دعا اوٹھایا کہ جو کچھہ پلست نے تیرے حق مین کہا ہی وہ ویسے ہی ہوگا بعد ازین لنگ پران کا مصنف کہتا ہے کہ پلست اور بششٹ کی دعا سے پراشر نے بشنو پران بنایا جسکی ضخامت ۶ ہزار شلوک ہین یہہ مطلب لنگ پران مین اس شلوک سے شروع کیا ہے۔

त्वयास्मात्समस्तानिभवाञ्छास्त्राणिवेत्स्यतीति ॥
اس شلوک تک
प्रसादाद्वैष्णवं चक्रे पुराणं वै पराशरः षट्सहस्रप्रमाणं
च समस्तार्थस्य साधकं ॥१॥

لنگ پران کے تمام مضمون کا حاصل یہ ہے کہ بشنو پران کا مصنف پراشر رشی ہے شب پران مین بھی اٹھارہ پران کے بنانے والون کے نام مندرج ہین اور آغاز اوس مضمون کا اس شلوک سے ہے۔

ब्राह्म्यं तु ब्रह्मणा प्रोक्तं पाद्म्यं नैनैव वैष्णवं पराशरेण कथितं वैष्णवं मुनि पुंगवा : शैवं शैलादिना प्रोक्तमि-
त्यादि ॥

یعنی براہم پران اور پدم پران برہمانے بنائے ہین اور بشنو پران پراشر کا مصنفہ ہے اور شیلاری نے شب پران کہا ہے الخ غرضکہ خود پرانون سے ثابت ہے کہ پرانون کے بنانے والے بہت اشخاص ہین کرشن دوئی پاین کا ساختہ کوئی پران نہین ہے لہذا جو کوئی کہتا ہے کہ پران بنانے کی جہت سے اونکا نام بیاس ہوا ہے وہ بالکل جہوٹ ہے بلکہ اونکو بیاس اس سبب سے کہتے ہین کہ اونہون نے ویدارتہہ کا پرکاش کیا تہا اب چاہیے جاننا کہ پرانون مین جو لکہا ہے کہ برہماجی اور رشیون نے پران بنائے وہ بہی جہوٹ ہے کیونکہ برین تقدیر پرانون مین ویداتہس کے خلاف مضامین ہرگز نہوتے کہ برہماجی اور رشی لوگ بات بات مین وید کے تابع ہین مخالفت ویداونکی شان سے بعید ہے یہانتک یہہ بات ثابت کی گئی کہ وید کتاب واحد ہے اور رگ وغیرہ اوسکے چار رسالے ہین اور یہہ چارون حصہ پرمیشور ہی نے جداگانہ قایم کردئے ہین بیاس کو اونکی تقسیم مین کچہہ دخل نہین ہے کیونکہ اگر یہہ تقسیم بیاس ہی سے متعلق ہوتی تو خود وید مین رگ وغیرہ نام نپائے جاتے اب مخفی نرہے کہ اریون مین سے بعض لوگ ایسے ہین کہ وید کو حادث جانتے ہین اور اکثر لوگ قدیم مانتے ہین حادث ماننے والے ایک نیایک ہین وہ کہتے ہین کہ وید پورشیہ ہے یعنی پرش کا بنایا ہے یہان لفظ پرش سے پرماتما لیا جاتا ہے یعنی وید بنایا ہوا ہے فقرون کا مجموعہ ہونے سے بہارت وغیرہ کی مانند کیونکہ جو جو فقرون کا مجموعہ ہوگا بیشک کسی کا ساختہ ہوگا کہ فقرات الفاظ سے مرکب ہوتے ہین اور الفاظ حروف سے ترکیب دیے گئے ہین جسقدر مرکبات ہین وہ بالکل حادث ہین کہ کسی وقت کسی نے اونکو ترکیب دیا ہے جیسے کہ مرکب کے حدوث مین کلام نہین ہے اسیطرح اوسکی فنا بہی

ضروری ہے کیونکہ جو چیز حادث ہے لابد فانی ہے پس لازم آیا کہ پرماتما تمام
مخلوق کی مانند وید کو بھی خلق کرتا ہے اور انجام کار ساری مخلوق کی طرح طاق
فنا پر دھرتا ہے شنکراچاریہ کے مت والے یعنی وجودیہ لوگ کہتے ہین کہ وید آکاش
وغیرہ مخلوق کی مانند سرشٹی کال مین پیدا ہوتا ہے اور پرلے کال مین آکاش
وغیرہ مخلوق کی طرح فنا قبول کرتا ہے پھر ان لوگون کا قول ہے کہ جس آنپوربی
یعنی ترتیب کے ساتھہ اس سے پہلی پہلی سرشٹی مین انادی کال پرنیت یعنی لاانتہا
زمانہ تک وید تھا ویسی ترتیب کے مانند ترتیب کے ساتھہ ہر ایک سرشٹی یعنی پیدایش
کے شروع مین پرمیشور وید کو ترتیب دیتا ہے پہلی پہلی ترتیب کے مخالف ترتیب کے
ساتھہ ہرگز وید کو مرتب نہین کرتا اسی کا نام انکے یہان اپورشیہ ہے یعنی وجودیہ لوگ
اس سبب سے وید کو اپورشیہ اور انادی کہتے ہین کہ پرمیشور ہر ایک سرشٹی کے شروع
مین پہلی پہلی سرشٹی کی ترتیب کی مانند ترتیب کے ساتھہ وید کو مرتب کر کے برہما
جی کو تعلیم کرتا ہے اب خیال کرنا چاہیئے کہ جس صورت مین پہلی ترتیب کی مانند ترتیب
ہوگی تو فی الحقیقت وہی پہلی ترتیب نہوگی بلکہ پہلی ترتیب سے غیر دوسری ترتیب ہوگی مثلاً
خشت پز ایک خشت بناوے اور پھر اوس خشت کو توڑ کر اوسی کی مانند بناوے تو لاکلام
یہہ خشت پہلی خشت سے غیر ہوگی جیسی کی تیسی پہلی ہرگز نہوگی اور دونون خشتون کا
فاعل خشت پز ہی قرار پایگا اس سے یہہ ہی ظاہر ہوا کہ ہر ایک سرشٹی کے اول
پرمیشور نیا ہی وید تصنیف کرتا ہے اسواسطے وجودیون کے یہان وید پورشیہ ٹھیرا پس
وے لوگ جو وید کو اپورشیہ کہتے ہین وہ محض بے بنیاد ہے بلکہ اس بارہ مین نیائکون
اور ویشیشک درشنون کا مت برابر ہے آریون کے عقیدہ مین تو وید قدیم اور
اپورشیہ اور لازوال ہے کہ پرماتما کے گیان مین شامل ہے یعنی اوسکے گیان
اور علم کا ایک شعبہ اور ایک ودیش ہے کہ وید ودگیانی دیا تو یعنی مصدر سے سنسکرت

مین اخذ کیا گیا ہے پس لفظ وید کے معنی یہہ ہین کہ جس سے پرماتما اور جیو آتما کی
ذات وصفات کا اور دونون کے درمیان تعلقات کا کماحقہ گیان ہووے اور داؤ
کو بای موحدہ سے بدلکر لفظ مذکور کو اہل فارس بہی اسی معنی مین استعمال کرتے ہین چنانچہ
بیدار مقابل خفتہ اوس شخص کو کہتے ہین جو علم و ہوش رکہتا ہووے کیونکہ بید بہ معنی
علم وہوش ہے اور آر کلمہ نسبت ہے بہار جسم مین دیکہہ تو خیال کرو کہ پرمیشور کا گیان
کسی وقت پیدا نہین ہوا جیسی کہ اوسکی ذات کبہی مخلوق نہین ہوئی بلکہ واجب
وقدیم ہے پرماتما کا گیان وعلم حواس اور اندریون کے اختیار نہین ہے کیونکہ
پرمیشور حواس اور اندریہ وغیرہ سے منزہ و پاک ہے یہان شوتیا شوتر اوپنشد
کی یہہ شرتی سند ہے

नतस्यकार्यंकरणंचविद्यतेनतत्सम
श्चाभ्यधिकश्चदृश्यते ॥ परास्यशक्तिर्विविधैवश्रूयते
स्वाभाविकीज्ञानबलक्रियाच ॥

معنی آنکہ اوسکے جسم وحواس نہین ہین نہ کوئی اوسکی برابر ہے اور نہ کوئی اوس
بڑہکر ہے اوسکی شکتی یعنی قدرت برتر ہے اور طرح طرح کی ہے اور اوسکی گیان کریا
اور بل کریا یعنی علم وقوت وبید وشاستر مین ازلی وابدی سنی جاتی ہے حاصل آنکہ
پرماتما کے علم وقوت ابتدا اور انتہا سے منزہ ہین اگر کوئی کہے کہ وید فقرات کا
مجموعہ ہے اور فقرے لفظون سے مرکب ہین اور الفاظ حروف سے ترکیب دئے
گئے ہین لہذا وید قدیم نہین ہوسکتا کیونکہ جو چیز مرکب ہے وہ حادث ہے تو جواب
یہہ ہے کہ آریہ لوگ وید مین اس قسم کی قدامت وازلیت ثابت کرتے ہین کہ پرماتما
انادی کال سے یعنی روز اول سے ہر ایک سرشٹی کی ابتدا مین ایک ترتیب کے
ساتہہ برہماجی کو وید اوپدیش کرتا ہے یعنی پرماتما نے جس ترتیب کے ساتہہ اس سرشٹی
کی ادی مین وید نازل کیا ہے یہہ ہی ترتیب شرتیون کی اس سے پہلے سرشٹی مین تہی

اور یہہ ہی اوس سے پہلی سرشٹی مین اور یہہ ہی اوس سے پہلی مین اسی قیاس پر
اناد ی کال تک سمجہو اور ازل سے ہر ایک سرشٹی مین آیات وید کی ایک ہی ترتیب ہوناآریون
کے نزدیک اوسکی قدامت اور ازلیت ہے شرتیون کی ترتیب کو الفاظ اور حروف کی ترتیب
پر بھی حاوی سمجھنا چاہیے یعنے ابتدا زمانہ سے لیکر پرماتما وید کے حروف والفاظ
وآیات کی ایک ہی ترتیب مرعی رکھکر برہماجی کو اوسکی تعلیم کرتا چلا آیا ہے اور لاانتہا
وقت تک وہی ترتیب ملحوظ رکھیگا یہہ ہی وید کا انادی اور اننت ہونا ہے اور یہہ ہی وید کا اپورشیہ
ہونا ہے سانیاچاریہ کہتے ہین کہ جو کتاب کسی انسان کی بنائی ہوئی ہے وہ پورشیہ ہے
اور جو پرماتما کی ساختہ ہے وہ اپورشیہ ہے وید پرمیشور کی صنعت ہونے سے اپورشیہ ہی
فقیر مولف عرض کرتا ہے کہ اس قول کی صحت مین بھی تامل ہے کیونکہ زبان سنسکرت مین پورشیہ
کہتے ہین پرش کے بنائے ہوئے کو اور پرش کے دو معنی ہین ایک جیو دوسرا پرمیشور وید
اور اوپنشد مین بھی لفظ پرش پرمیشور کے لیے آیا ہے چنانچہ یجروید کے اکتیس[۳۱] ادہیای مین ہے

सहस्त्रशीर्षा पुरुषः + वेदाहमेतं पुरुषंमहान्तमादित्यवर्णं तमसः परस्तात् ॥

پُरुषान्न परंकिंचित् — کٹھولی اوپنشد کے دوسرے ادہیای مین ہے،

پہلی شرتی کے معنی یہ ہین کہ ہم لوگون کے بیشمار سر ہین جس پرش مین فقط دوسری شرتی کے
معنی یہہ ہین کہ مین اوس بڑے پرش کو جانتا ہون جو کہ نورانی ہے اور اگیان سے پرلی طرف
ہے فقط تیسری شرتی کے معنی یہ ہین کہ پرش سے پرلی طرف کچھہ نہین ہے فقط سنسکرت
مین پرش کے معنی ہین پورن اور بیاپک چونکہ پرماتما محیط کل عالم ہے اسواسطے اوسکو پرش
کہتے ہین اور جیو آتما پرش اس سبب سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے گیان اور علم کے ذریعہ
سے اس جسم کا احاطہ کر رہا ہے غرضکہ جس صورت مین سانیاچاریہ کے عقیدہ کے موافق
وید پرمیشور کا بنایا ہوا ہے تو اوسکے پورشیہ ہونے مین کیا کلام ہے کہ پورشیہ پرش کے ساختہ
کو کہتے ہین اور پرش نام پرماتما کا ہے ع پرش پرماتما ابیہ نیتانیاے کاری ہے پ دراصل

ویدکا انادی اور اپورشیہ ہونا اوسی طور پر ہے جیسے کہ آریون کی طرز پر ہندکو ہوا اسوال

برہدارنہ اونپشد کی شرتی سے جانا جاتا ہے کہ وید حادث ہے وہ شرتی یہہ ہے ۔

अस्य महतो भूतस्य निःश्वसितमेतद्यदृग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्वाङ्गिरसः॥

६३

یعنی رگ وغیرہ وید کے چارون حصے اس علت اولی یعنی جگت کے کارن پرماتما کے نشواس

اے سانس ہین فقط اب سانس کے حدوث وفنا مین کسی کو کلام نہین ہے کیونکہ منہہ اور

ناک سے پران وایو کے نکلنے کو نشواس اور سانس کہتے ہین جواب یہان نشواس سے

مراد بچن ہے جیسے کہ نفس عربی مین بہی کلام مستعمل ہے یہہ ہی حال سنسکرت مین اوسکے

مرادف لفظ نشواس کا ہے پس برہدارنہ کی شرتی کا حاصل یہہ ہے کہ وید پرماتما کا کلام ہے

اس شرتی مین حدوث وفنائے وید کی بحث نہین ہے سوال مذکور کا دوسرا جواب یہہ ہے

کہ وید کو پرماتما کا نشواس اسواسطے کہا کہ جیسے جاندار بلا محنت ومشقت کے سانس

لیتا ہے اسیطرح پرماتما کو وید کے اوپدیش کرنے مین کسیطرح کی محنت ومشقت نہین ہوتی

بلکہ بغور ارادہ کے ابتدائے پیدائش مین برہما جی کو وید اوپدیش کراتا ہے فی الحقیقت

پرماتما سانس لینے سے منزہ ہے کہ جسم وجسمانی نہین ہے بغور وتامل دیکہئے کہ کوئی جاندار

نشواس اور سانس خود خلق نہین کرتا بلکہ باد موجود ہی براہ دہن اور بینی کے

برآمد ہوتا ہے اوسیکو نشواس وسانس ونفس ودم کہتے ہین اسیطرح پرماتما سب

سرشٹیون کی آدی مین ترتیب قدیم کے ساتہہ وید کا پرکاش کرتا ہے یہہ ہی ویدکا اپورشیہ

ہوتا ہے اور یہہ ہی وید کی قدامت ہے پہر وید کو نشواس اور سانس کی مانند کہنے سے

یہہ ہی ملحوظ ومنظور ہے کہ پرماتما مجسم نہین ہے کہ سانس لیتا ہووے اسیواسطے

کہا گیا کہ وید کا پرماتما سے ایسا تعلق ہے جیسا کہ انسان وغیرہ جاندار سے سانس کا

تعلق ہے کہ باد موجودہ ہی اوسکے منہہ اور ناک سے نکلتی ہے اسی قیاس پر یجروید کی

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुतः ऋचः सामानि जज्ञिरे छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत

اس شرتی کا ارتہہ سمجھنا چاہئے کیونکہ یہان دو فعل واقع ہین ایک جاگرہ اور دوسرا جاتہ
اور دونون فعل جنی پرا اور بہاوے دہاتو یعنی مصادر سے بنے ہین اور پرا اور بہاو کہتے ہین
ظاہر ہونے کو اور ظہور اشیاے موجودہ ہی کا ہوتا ہے پس اس شرتی سے یہی یہہ ہی آشکار
ہوا کہ پرماتما شروع پیدایش مین وید موجودہ ہی کو برہما جی پر نازل کرتا ہے یعنی ترتیب قدیم
ہی کے ساتہہ اونکے دل مین ڈالتا ہے سوال تم کیونکر وید کو قدیم اور اپورشیہ کہتے ہو بیاس
رشی نے تو ویدانت سوتر مین وید کو برہم کا معلول اور کاریہ کہا ہے وہ سوتر یہہ ہے۔

शास्त्रयोनित्वात्

اس سوتر کا ارتہہ یہہ ہے کہ شاستر یعنی وید کا کارن ہونے سے پرماتما دانا ے جز و کل ہے
کہ اگر وہ یہہ دان نہوتا تو ایسا وید کیونکر بناتا پس جبکہ وید پرماتما کا کاریہ ہے اور پرماتما وید کا
کارن ہے تو وید قدیم اور اپورشیہ کہان رہا جواب اس سوتر کے وہ معنی غلط ہین صحیح
یہہ ہین کہ اونیشد ہی ہے یونی یعنی پرمان اوسکا جسمین وہ پرماتما ہے اس سوتر مین شاستر
سے مراد اونیشد ہی غرض کہ پرماتما مین صرف وید ہی پرمان ہے نہ پرتیکش اور انومان
کہ پرماتما صورت و رنگ و نشان وغیرہ سے منزہ ہے پس یہہ طنز ہے نیایک پر کہ وہ
انومان سے پرماتما کو ثابت کرتے ہین ویدانتیون کا تو یہہ ہی قول ہے کہ پرماتما کے ثبوت مین
پرتیکش وغیرہ پرمان کو کچھہ دخل نہین ہے صرف اونیشد ہی سے وہ جانا جاتا ہے اسیواسطے
اونیشد مین وارد ہے۔

तंत्वौपनिषदं पुरुषं पृच्छामि

یعنی مین اوس پرش اے محیط کل اشیا کو دریافت کرتا ہون جسکی کہ اونیشد مین تشریح
کیگئی ہے فقط لفظ یونی کے معنی سنسکرت مین ذریعہ اور سبب اور وسیلہ اور کارن ہین
اور لغوی معنی لفظ شاستر کے یہہ ہین کہ جو ہدایت کرنے والا ہووے اور وہ وید اور اونیشد
وغیرہ ہے پس چونکہ صرف اونیشد ہی برہم کے گیان کا ذریعہ اور کارن ہے اسواسطے

پرماتما کو اونپشد پرش کہتے ہین یعنی اونپشد وغیرہ شاستر کو برہم کے گیان کا وسیلہ اور
کارن ہونے سے پرہم یولی اس سوتر مین کہا گیا ہے حاصل یہہ ہے کہ پرماتما بدرجہ غایت
لطیف اور سوکشم ہونے سے حواس خمسہ سے اور پرتکش پرمان سے دور تر ہے اور بے
نشان اور لنگ شونیہ ہونے سے انومان یعنی شکل منطقی کو بھی وہان رسائی نہین ہے
لہذا صرف وید اور اونپشد ہی کسیقدر اوسکی تفسیر کر سکتے ہین اسیواسطے تولکار اونپشد
مین آیا ہے۔

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि

یعنی جسکو کہ کلمہ اور کلام ظاہر نہین کر سکتے اور جس سے سارے کلمہ اور کلام ظاہر ہوتے
ہین اوسی کو تو برہم جان فقط یعنی وید اور اونپشد کے سوا ے پرماتما تک کسی کلمہ اور
کلام کی رسائی نہین ہے اسیطرح تیتریہ اونپشد مین آیا ہے۔

यतो वाचो निवर्त्तन्ते अप्राप्य मनसा सह

یعنی من کے ساتھہ کلام جسکو نپاکر واپس آتے ہین وہ برہم ہے فقط یعنی یوتھر من اور وید
اور اونپشد کے کلام کے سوائے پرماتما تک کوئی نہین پہنچ سکتا اسلئے صرف وید اور
اونپشد ہی اوسکی ذات وصفات کے علم کا وسیلہ اور ذریعہ ہین اس تقریر کا خلاصہ یہہ ہے
کہ ویدانت سوتر مین وید کو پورشیہ اور حادث کہین نہین کہا ہے بلکہ بیاس رشی نے ویدانت
سوتر کے پہلے ادھیای کے تیسرے پاد مین صریح نتیہ اور انادی اور قدیم وازلی کہا ہے
وہ سوتر یہہ ہے۔

अत: एव च नित्यत्वं

یعنی چونکہ ہرایک سرشٹی کی آدی مین پرجاپتی یعنی برہما وید کے لفظون کے ارتھہ کو یاد کرکے
تمام ذیروح اور غیر ذیروح کی پیدایش کا ذریعہ اور وسیلہ بنتا ہے اس سے وید کی
قدامت وازلیت ثابت ہوئی اب چاہیئے جانتا کہ آریون کو دہرم اور ادہرم کی تحقیقات
مین وید سند بالذات ہے کہ اوسکو دوسری سند کی ضرورت نہین ہے اور ایسی سند کو

سنسکرت مین سوتہ پرمان کہتے ہین جس سند کو دوسری سند کی احتیاج ہوتی ہے
وہ خود سند نہین ہے بلکہ اوس دوسری سند کے ذریعہ سے سند ہو ایسی سند کو پرتہ پرمان
کہتے ہین جیسے کہ رشیون کے اقوال کہ وید کے موافق ہونے سے سند ہین سوتہ پرمان ہی کو
پرمان تم کہتے ہین لہذا وید پرمان تم ہے کہ دوسرے پرمان کا محتاج نہین ہے جسکو دوسرے
پرمان کی ضرورت ہوتی ہے وہ پرمان تر کہلاتا ہے جو پرمان تر کا محتاج ہے وہ صرف
پرمان کہلاتا ہے مثلا سوتہ پرمان وید ہے منو نے کہا ہے۔

धर्मजिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः

یعنی جو لوگ کہ دہرم کے جاننے کا ارادہ کرتے ہین اونکو وید پرمان تم ہے۔ یعنی دوسرے
پرمان کی حاجت نہین ہے فقط ویدانت سوتر وغیرہ پرمان تر ہین کہ اونکے لئے صرف وید
کی مطابقت درکار ہے ویدانت سوتر پر جو آچاریون نے بہاشیہ بنائے ہین وے پرمان
ہین کہ پرمان تم اور پرمان تر کے محتاج ہین اور نیای وغیرہ شاستر کارون کی اصطلاح

प्रमाकरणं प्रमाणं

مین پرمان کہتے ہین پرما یعنی علم کے آلہ اور ذریعہ کو
یعنی جس سے کسی چیز کا علم اور گیان ہووے وہ پرمان ہے یہہ بحث دور و دراز سے بدہ
کے مذہب مین صرف ایک پرتکش پرمان ہے کنا در شی کے انویائیون نے ۲ دو پرمان
مانے ہین پرتکش اور انومان پتنجلی منی نے یوگ شاستر مین ۳ تین پرمان تسلیم کئے
ہین پرتکش اور انومان اور شبد گوتم رشی کے مطیعون نے چار پرمان قبول کئے ہین
پرتکش اور انومان اور اپمان اور شبد میمانسک لوگ ۶ چہہ پرمان مانتے ہین
پرتکش [1] انومان [2] اپمان [3] شبد [4] ارتہاپتی [5] انوپلبدہی [6] آریون کے
یہان تو پرتکش اور انومان اور شبد تین ہی پرمان ہین دیانند سرسوتی نے
پران والون کی پیروی کرکے وید بہومیکا وغیرہ مین تمام شاستر کارون کی خلاف
آٹھہ پرمان لکھے ہین کسی موقع پر اسبارہ مین بخوبی اونکی تکذیب کیجاوے گی

سوال جبکہ سوتہ پرمان اپنا ثابت کرنے والا آپ ہے تو آتما شری دوش آیا
کہ وہ اپنا محتاج آپ ٹھیرا حالانکہ کوئی اپنا پرمان آپ نہین ہو سکتا **جواب** اگرچہ
آنکھہ کو دوسری روشنی کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی روشن اور ظاہر کرنے والی آپ
نہین ہے ولیکن آفتاب وغیرہ اپنے اور دوسری اشیا کے روشن اور ظاہر
کرنے والے ہین اسواسطے اونکو سوپرکاشک اور پر کاشک کہتے ہین آنکھہ مین
یہہ بات نہین ہے کہ جب تک چراغ وغیرہ کی روشنی نہووے آنکھہ کسی چیز کو نہین
دیکھہ سکتی مثلاً حالت تاریکی مین انسان کو کوئی چیز نظر نہین آتی پس آنکھہ کی روشنی
اشیا کے ظاہر کرنے مین سورج وغیرہ کی روشنی کی محتاج ہے بغیر اوسکے کچھہ نہین کر سکتی
لیکن سورج وغیرہ اپنے تئین بھی اور دوسری اشیا کو بھی پرکاشت کرتے ہین اور
سوا اپنے کسی روشنی کی ضرورت نہین رکھتے اسیطرح وید بھی سوپرکاشک اور
پرپرکاشک ہی یعنی اپنا پرمان بھی آپ ہی ہے اور دوسرون کا پرمان بھی وہی ہے
لہذا اوسکو دوسری سند کی احتیاج نہین ہے کہ وہ خود سند بالذات ہے اور سورج
وغیرہ کی تشبیہ سے آتما شری دوش بھی نہین آتا کہ جیسے کہ سورج وغیرہ
اپنے اور غیر کے ظاہر کرنے والے ہوتے ہین ایسے ہی وید اپنی سند بھی آپ ہے
اور دوسری کتابون کی بھی ہے اسیواسطے جس کتاب مین وید کی سند قایم نہین
ہے وہ کتاب درجۂ اعتبار سے خارج ہے اگر کوئی کہے کہ پرمیشور مجسم نہین ہے
اور دست و دہان و کام و زبان وغیرہ اعضا سے بری ہے پس وید اوسکا کلام
کیونکر ہو سکتا ہے تو جواب یہہ ہے کہ ہر چند پرماتما کام و دہان وغیرہ اعضا سے منزہ ہے
مگر تمام اعضا کے کام کرنے پر قادر ہے کہ اوسکی قدرت بے انتہا ہے چنانچہ شویتاشوتر
اونپشد مین آیا ہے ۔

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्य त्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः ॥

یعنی پرماتما ہاتھہ اور پانون نہین رکھتا مگر ہاتھہ اور پانون کا کام کرتا ہے آنکھہ سے
منزہ ہے اور دیکھتا ہے وہ کان نہین رکھتا اور سنتا ہی فقط چونکہ پرمیشور قادر مطلق ہے
اسواسطے اوسکو کلام کرنے مین زبان کی ضرورت نہین ہے کہ وہ زبان کی زبان ہے
چنانچہ تولکار اونشد مین ہے۔

श्रोत्रस्य श्रोत्रं मनसोमनोयद् वाचो ह वाचं स उ प्राणस्य प्राणः
चक्षुषश्चक्षुः ।।

یعنی پرماتما کان کا کان ہے من کا من ہی زبان کی زبان ہے پران کا پران ہے آنکھہ کی
آنکھہ ہے یعنی کل حواس اوسی کی عطا کی ہوئی قوت سے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین فقط
جبکہ یہہ حال ہے تو وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہے بلکہ تمام حواس اپنے اپنے کام
مین اوسکی احتیاج رکھتے ہین اور اوسکے بغیر کچھہ نہین کرسکتے فقط علاوہ اسکے انسان
بھی بغیر مدد دہان وزبان کے کلام کرسکتا ہے کہ اکثر اوقات ہر شخص بیحرکت کام ودہان
کے دل ہی مین وظیفہ پڑھتا ہے دل ہی مین حمد وشکر کرتا ہے دل ہی مین کسی کو گالی
دیتا ہے جبکہ انسان کی یہہ شان ہے تو پرماتما کا کیا بیان ہے کہ بغیر سعی ہاتھہ پانون
وغیرہ کے زمین وآسمان کا خالق ہے جو کوئی کہتا ہے کہ پرمیشور دہان وزبان کے
بغیر کلام نہین کرسکتا ہم اوس سے دریافت کرتے ہین کہ پرمیشور نے ہاتھہ اور پانون
وغیرہ اعضا کے بنا جگت کس طرح بنایا غرضکہ جیسے دست وپا وغیرہ عضو کے بغیر پرماتما
ساری سنسار کا خالق ہے ویسے ہی منہہ اور زبان کے بنا گفتگو بھی کرتا ہے اور وید
اوسکا کلام ہے **سوال** یہہ کسطرح جانا گیا کہ وید پرمیشور کا کلام ہے شاید کہ برہما
جی نے اپنی فضیلت ثابت کرنے کے لیے اپنی مصنوعی کتاب پرمیشور کی طرف منسوب
کی ہووے۔ **جواب** اپنی فضیلت جتلانے اور شریعت پہیلانے کے لیے اون
ہی لوگون کو مکر وفریب کرنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ جن کے عہد مین دوسرے لوگ
علم وفضل وعزت وآبرو مین اونکی بہ نسبت زیادتی رکھتے ہوویں کیونکہ اس صورت

ہین اونکو یہہ ہی خواہش وہوس دامنگیر ہوتی ہے کہ جیسے فلانے اور فلانے کی
بات سب لوگ مانتے ہین اور تعظیم وتکریم کرتے ہین ایسے ہی کسیطرح ہم کو بھی عزت
وثروت حاصل ہووے کہ ہماری بھی دنیا مین شہرت پہیلے اور نام وری باقی رہے
چنانچہ جسوقت موسی وغیرہ نے نبوت کا دعوی کیا تہا ہزارہا اشخاص اونکی بہ نسبت
علم وفضل ودولت وعزت مین برابر اور بڑہکر تھے اور اطراف وجوانب مین اپنے دعوی
رسالت کے سبب سے نبی وپیغمبر مشہور ومذکور تہے اور لوگ اونکے نام پر اپنا مال وجان
نثار کرتے تہے پس جائے احتمال ہے کہ موسی وغیرہ نے اپنے زمانہ کے اشخاص کی ترقی
جاہ وحشمت پر نظر کرکے خیال کیا ہووے کہ کوئی حیلہ پیش کرنا چاہئے کہ جس سے ہم کو
فلان اور فلان کی برابر مراتب ومناصب حاصل ہووین اور عوام وخواص ہماری طرف
رجوع کرین چنانچہ اب بہی دیکہا جاتا ہے کہ بہت لوگ عزت وامتیاز پانے کے لیے اپنے تئین
اہل کرامت وولایت ظاہر کرتے ہین علی الخصوص محمد صاحب کے زمانہ مین زرتشت وموسی
وعیسی وغیرہ کی نعت وستائش گرد ونواح کے باشندون کی زبان پر جاری تہی اور ملک ایران و
شام کے لوگ اونکو مقرب جناب کبریا جانکر پرستش کرتے تھے تواریخ سے ثابت ہے کہ محمد صاحب
اکثر ملکون مین چالیس برس کی عمر تک سوداگری کے لئے جاتے رہے اور یہہ سارا حال بنظر
خود ملاحظہ فرماتے رہے پس ظن غالب ہوتا ہے کہ اونکے دل مین یہہ ہی سمایا ہووے کہ جیسی تعظیم وتکریم
زرتشت وموسی وعیسی کی ہو رہی ہے ایسی ہی عزت وعظمت مجکو ملے لہذا اونہون نے اپنی
خواہشات کو رواج دینے کے لئے بدروغ دعوی نبوت کیا ہووے اور اپنی مصنفہ کتاب کو خدا کی
طرف منسوب فرمایا ہووے چالیس برس کی عمر مین اپنے لئے رسول ظاہر کرنے سے ہمارا ظن مبدل
بیقین ہوتا ہے ورنہ محمد صاحب مین کیا خصوصیت تہی کہ اوتعالی نے اونکو اپنا رسول قایم کیا کہ اوسوقت
حسب ونسب وفہم وفراست مین اون سے افضل واکمل لوگ ملک حجاز مین موجود تہے چنانچہ اس بات کا تذکرہ
اوسوقت کے لوگون نے بہی کیا تہا تفاسیر قران مین دیکہہ لو شاید کہ خدا محمد نے ترجیح بلا مرجح پسند کی ہووے

جنکی نبوت و رسالت کے ہم لوگ قائل ہین اونکی طرف اس قسم کا احتمال ابدًا نہین ہوسکتا کہ
برہماجی کے ظہور کے وقت اونکی برابر مرتبہ و منصب و علم و ادراک مین کوئی نہ تہا کل کی نسبت
فوقیت و برتری ظاہری و باطنی اون مین نمایان و عیان تھی کہ وے تمام دیوتا اور انسان کے
جد بزرگوار تہے سب اون ہی سے پیدا ہوئے تھے اور سب نے اون ہی سے تعلیم پائی
تھی بلکہ جس کسیکو جو کچھہ مرتبہ و منصب حاصل ہوا وہ اون ہی کے ذریعے اور وسیلہ سے
تہا اپنے پسر و نبیرہ و شاگرد و مرید و مطیع و پرستار و خدمتگار پر بزرگی و عزت پانے کی
لئے کوئی متنفس تدبیر نہین کرتا کیونکہ ایسے اشخاص پر خود ہی عزت و عظمت ثابت ہوتی ہے
تحصیل حاصل کی مشقت مین کون پڑتا ہے پس برہماجی کس عزت و شوکت کے حاصل
کرنے کے واسطے جھوٹا دعوی کرتے کہ ساری بزرگیان اون مین روز پیدایش سے
خداداد مہیا تہین کسی عزت و شان کی اونکو پرواے نہ تھی لہذا ترجیح بلا مرجح کا
بہی امکان نہین ہے کیونکہ اوتعالیٰ نے اونکے اعمال حسنہ کی موافق جو کہ پہلی سرشٹی
سے باقی رہگئے تہے برہماجی کو ساری بزرگیون اور عزتون کے ساتہہ پیدا کیا تہا اور منصب
نبوت و رسالت دیا تہا پس لاجرم اونکے تئین تمام مخلوق پر ترجیح حاصل تھی علاوہ
اس تمام کے وید مقدس مین اونکے مطلب کا کوئی مضمون نہین ہے بخلاف قرآن کے
کہ نصف کے قریب محمد صاحب کی حظ نفس یعنی اکرنی کی لئے رقمزدہ ہوا اس تمہید سے محقق ہے کہ صرف برہماجی پیغمبر
کے وقت یعنی پیغمبر ہین اور موسی وغیرہ کی رسالت مخدوش ہے اسیطرح ایک وید
اقدس ہی کتاب آسمانی ہے اور توریت وغیرہ کی سماویت مشکوک ہے اب جاننا چاہیے
جاننا کہ سوامی دیانند سرسوتی نے ستیارتہہ پرکاش کے صفحہ ۲۴۴ سو چوالیس وغیرہ مین دربارہ
وید گفتگو سے پریشان کی ہے اب ہم بطور خلاصہ اونکی عبارت نقل کرکے جواب دیتے ہین
ستیارتہہ پرکاش کی عبارت کی شروع مین قلم جلی سے لفظ سوامی جی ہے اور ابتدائی
پاسخ مین کلمہ جواب ہے **سوامی جی** وید کسی مجسم جیو کا رچا ہوا نہین ہے یہ مشہور ہی

رچا ہے مگر اپورشیہ ہی اور پوریشیہ بہی ہے کیونکہ پورش مجسم جیو کو کہتے ہین اور پورن ہونے سے پرمیشور
کا بہی نام پرش ہے وید اپورشیہ اس سے ہے کہ کسی دیہہ دہاری جیو کا رچا ہوا نہین ہے
اور پورشیہ اس سبب سے ہے کہ پورن پرش پرمیشور نے رچا ہے اور اس کارن سے
بہی وید اپورشیہ ہے کہ پرمیشور کی سناتن ودیا ہے کہ پرمیشور کی ودیا کی نہ کبہی اوتپتی ہوتی
ہے اور نہ ناش جواب جبکہ وید پرمیشور نے رچا ہے تو اپورشیہ کہان رہا بلکہ پورشیہ ہی
ٹہیرا کیونکہ پورشیہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی پرش نے بنایا ہووے اور پرش کہتے ہین جیو
آتما اور پرماتما کو تحقیق اسکی اوپر گذری پس وید اپورشیہ کسطرح پر نہین ہوسکتا کہ بقول سوامی
جی کے پرش کا بنایا ہوا ہے لہذا سوامی جی کا یہہ کہنا کہ وید اپورشیہ بہی ہے محض غلط ہے
شاید کہ وے پورشیہ اور اپورشیہ کے معنی نہین جانتے علاوہ اسکے جبکہ وید پرماتما کا رچا ہوا ہے
تو وہ پرمیشور کی سناتن ودیا کہان سے ہوا بلکہ پرمیشور کا ساخت اور اسناتن ٹہیرا کیونکہ
جو چیز کسی وقت بنائی جاتی ہے وہ سناتن اور جاودانی ہرگز نہین ہوسکتی شاید کہ سوامی
جی (رچا ہے) اپنے اس لفظ کے معنی نہین جانتے بغیر جانے بوجہے وید کے بارہ مین
اوسکا استعمال کر بیٹہے ہین سوامی جی کی عجب عقل ہے کہ وید کو پرمیشور کا رچا ہوا بہی کہتے
ہین اور پہر اوسی وید کو پرمیشور کی ودیا اور گیان بہی قرار دیتے ہین شاید کہ اونکے عقیدہ
مین اول پرمیشور ودیا اور گیان نرکہتا تہا بلکہ ودیا شونیہ اور مورکہ یعنی بے علم و جاہل تہا
پس اوسنے اپنے گیان اور ودیا کو خود رچا اور گیان دان اور عالم ہوا اگر یہہ ہی بات
ہے تو ایک دن پہر حالت اصلی پر آجاویگا اور بے علم و بے عقل رہجاویگا کیونکہ جو شئے
حادث ہے وہ بالیقین فانی ہے چنانچہ شاستر کارون کا مشہور مقولہ ہے

यद्यज्जन्यं
तदनित्यं

یعنی جو جو حادث ہے وہ وہ فانی ہے پس وید کیونکر اپورشیہ اور پرمیشور کی ودیا ہے
اگر بفرض محال پرمیشور کی ودیا ہی ہے تو بقول سوامی جی کے اوسکی اوتپتی اور ناش مین
کیا شک ہے کہ عنقریب سوامی جی زبان مبارک سے فرما چکے ہین کہ وید پرمیشور نے

رچا ہے اگر سوامی جی اپنے اسی قول پر قایم ہین تو لا کلام اونکی راے مین پرمیشور کی
ودیا اور علم کسی روز پیدا ہوتا ہے اور جبکہ اوسکے پیدایش ہے تو ایک دن فنا بھی ضرور
ہوگا کہ حادث کی فنا واجبات سے ہے ع کہ حادث کو فنا لازم ہے ہر دم ؛ بقا واجب کو
لابد ہے مسلم ؛ اگر کوئی دیانندی کہے کہ سوامی جی نے لفظ (رچا ہے) اور ہی معنی
مین استعمال کیا تو محض غلط ہے کہ اسی بحث مین ستیارتھ پرکاش کے صفحہ دو سو چھیالیس
وغیرہ مین اکثر جگہ خود سوامی جی لفظ رچا بمعنی بنایا لاے ہین پس لاجرم سوامی جی کی عقل
مین فتور ہے کہ جا بجا کہتے ہین کہ وید پرمیشور نے رچا ہے اور اکثر جا دعوی کرتے ہین کہ
وید پرمیشور کی ودیا ہے اور اوتپتی اور ناش سے مبرا ہے **سوامی جی** بھاگوت مین جو
لکھا ہے کہ بیاس جی نے وید رچے ہین وہ ویدون کی نندا یعنی مذمت ہے
اور غرض اوس سے یہہ ہے کہ جس نے وید رچے ہین اوسی نے بھاگوت رچا ہے
اور ویدون کے رچنے سے بیاس جی کی شانتی نہوئی مگر بھاگوت کے رچنے سے اونکو
شانتی ہوئی اسواسطے بھاگوت ویدون سے بہتر ہے **جواب** یہان سے سوامی جی
کی پانڈتہ اور علمیت بخوبی ظاہر ہے کہ اونہون نے گاہے بھاگوت بھی نہین دیکھا اگر دیکھا
یا سنا ہوتا تو عبث کاغذ سیاہ نہ کرتے اور غلطی صریح مین نہ پڑتے اسی بیہودہ گوئی پر
دعوی یکتائی ہے ع شیشہ ہم بغل مین پنہان ہے ؛ پھر بھی دعوی ہے پارسائی کا
حالانکہ بھاگوت مین مضمون مذکور کہین نہین ہے البتہ پہلے سکندہ کے تیسرے ادھیائے
مین یہہ لکھا ہے کہ بیاس جی نے کلجگ کے لوگون کی کم استطاعتی پر نظر کرکے ایک
وید کے چار حصے کردے ۔

चातुर्होत्रं कर्म शुद्धं प्रजानां वीक्ष्य वैदिकं
व्यदधाद्यज्ञसंतत्यै वेदमेकं चतुर्विधं ॥१॥

اسکے بعد بھاگوت مین یہہ مضمون ہے کہ بیاس جی نے بھارت بنایا اور اونکی تسکین
نہوئی اسواسطے اونہون نے بھاگوت تصنیف کیا فقط اتنے پر ہی اگر دیانندی لوگ سوامی

جی کی ہر ایک بات کو سچ مانینگے تو انکی فہم و فراست پر افسوس ہے **سوال** پرماتما نے
وید مقدس سنسکرت زبان مین کسواسطے نازل فرمایا شاید کہ پرمیشور کی زبان سنسکرت
ہی ہے اگر دیش بھاشا مین ہوتا تو بآسانی لوگون کی سمجھہ مین آتا **جواب** بلاشبہ
سنسکرت دیوتاؤن اور پرمیشور کی زبان ہے لہذا اوسکو دیوبانی اور سربانی کہتے ہین کہ
لفظ دیو اور سر سنسکرت مین بمعنی پرمیشور اور دیوتا کے مستعمل ہے اسوجہہ سے وید کا
نزول سنسکرت ہی مین مناسب ہے اگر دیش بھاشا یعنی زبان ملک مین وید نازل ہوتا
تو پرمیشور پر ترجیح بلا مرجح لازم آتی کہ دیش بھاشا سیکڑون ہین حسب دیش کی زبان مین
کتاب نازل ہووے اور انمین دوسری زبان کی بہ نسبت کوئی خصوصیت ہونی چاہیے
اگر کسی زبان مین بہ نسبت کل زبانون کے تخصیص نہین ہے تو ہر ایک ملک کی زبان
مین جداگانہ کتاب کا نزول ضروریات سے ہے پس پرمیشور کی صدہا کتابین ہونی چاہین
حالانکہ تین چار ملک والون ہی کو دعوی ہے کہ ہمارے دیش کی زبان مین پرمیشور
نے کتاب بھیجی ہے مثلاً باشندگان عرب کہتے ہین کہ عربی زبان مین خدا نے محمد صاحب
پر قران نازل کیا اب جو لوگ کہ قران کو کلام الہی جانتے ہین اونپر واجب ہے کہ زبان
عربی مین بہ نسبت دوسری زبانون کے کسی طرح کی خصوصیت ثابت کرین ورنہ جناب
الہی پر ترجیح بلا مرجح سے بری نہین ہے گویا خدا کو عربون کی رعایت منظور تھی کہ
اونپر تعلیم و تعلم قران آسان کیا مگر یہہ بات غلط محض ہے کہ پرمیشور کا دامن عاطفت و رحمت
خار تعصب سے منزہ ہے اسواسطے اوسنے وید اقدس اپنی ہی زبان مین برہماجی پر نازل
فرمایا غرض یہ ہے کہ سنسکرت کو کل زبانون پر ترجیح حاصل ہے کہ پرمیشور کی زبان ہے
لہذا اوسی مین نزول وید مناسب ہے جو کچھہ کہ سوامی دیانند سرسوتی نے اس سوال کا
جواب دیا ہے اوسکو بجنسہ نقل کرکے نظر انصاف سے دیکھتے ہین **سوامی جی** سنسکرت
مین اس سبب سے وید رچے گئے ہین کہ چھوٹی کتاب مین سارے علم آجاوین اگر بھاشا

مین رچے جاتے توبڑی بڑی کتابین ہوجاتین اور ایک ہی ملک کا اوپکار ہوتا اگر جتنی دیش بہاشا ہین اون مین رچتے توکتابون کی انتہا ہی نہوتی اسواسطے پرمیشور نے ہمہ دان بہاشا مین وید رچے ہین **جواب** (رچے گئے ہین۔ رچے جاتے۔ رچتے۔ رچے ہین) سوامی جی کے ان چارون لفظ سے اونکا عقیدہ ظاہر ہے کہ وہ وید کی اوتپتی کے قایل ہین اور ظاہر ہے کہ جوکوئی کسی چیز کی اوتپتی کا قایل ہوگا تو وہ اوسکے ناش پر بہی اقرار کریگا پس سوامی جی کے عقیدہ کا خلاصہ یہہ ہوا کہ اونکے نزدیک وید حادث وفانی ہے پس وہ کس منہہ سے جابجا کہتے ہین کہ وید پرمیشور کی ودیا ہے اور اوتپتی اور ناش سے منزہ ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ اگر بہاشا مین وید رچے جاتے تو بڑی بڑی کتابین ہوجاتین وہ محض غلط ہے کیونکہ جسقدر عبارت سنسکرت کی جتنی جگہہ پر سماتی ہے وتنی ہی جگہہ پر اوسیقدر عبارت بہاشا کی لکہی جاتی ہے مثلاً

देवदत्तस्यपुत्र:

یہہ عبارت سنسکرت کی ہے اور اسمین مفرد اور مرکب آٹہہ حرف ہین اگر اسکی بہاشا کیجاوے تو اوسمین بہی آٹہہ ہی حرف ہوونگے چنانچہ

देवदत्तकाबेटा

اگر بالفرض سنسکرت کی بہ نسبت بہاشا مین ایک دو حرف کی کمی وبیشی بہی ہووے تو وہ قابل لحاظ نہین ہے کہ اسقدر تفاوت سے ضخامت کتاب اندک وبسیار نہین ہوسکتی البتہ سنسکرت اور بہاشا کی بہ نسبت اردو مین کم جگہہ گہرتی ہے یعنی اگر یہہ ہی عبارت سنسکرت اور بہاشا کی اردو مین تحریر کیجاوے تو کم جگہہ گہیریگی اور کاغذ تہوڑا خرچ ہوگا یہہ ہی حال فارسی کا ہے ان زبانون مین جگہہ تہوڑی گہرنے اور کاغذ کم لگنے کا سبب یہ ہے کہ اعراب نفس حروف مین داخل نہین ہوتے اسیواسطے انکے پڑہنے مین دقت پڑتی ہے تفصیل اسکی اوپر ہوچکی پس سوامی جی کے جواب کی بنیاد پر وید اردو یا فارسی مین نازل ہونا چاہتا تہا کہ ذرا سی عبارت طویل اندک کاغذ مین سماتی ہے

مگر یہہ سوامی جی کا خیال خام ہے کہ کاغذ کا کم خرچ ہونا اور تہوڑی جگہہ مین
بہت عبارت کا آجانا اچہوتگی اور عمدگی نہین ہے بلکہ ندرت و غرابت اوسمین ہے کہ
جیسا کا تیسا پڑہا جاوے لہذا نزول وید سنسکرت ہی مین مناسب ہوا گو کاغذ زیادہ خرچ
ہوتا ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ اگر جتنے دیش بہاشا ہین اونمین رچتے تو کتابون کی
انتہا ہی نہوتی وہ محض غلط ہے کہ تمام دیش بہاشا محدود و معدود ہین بے انتہا
ہرگز نہین ہین جس صورت مین کل دیش بلکہ کل انسان معلوم و معدود ہین تو اونکی بہاشا
اور بولی کے معدود و محدود ہونے مین کیا کلام ہے سوامی جی کی عقل و دانش پر
افسوس ہے کہ اتنا بہی نہین جانتے کہ دنیا مین انسانون کی بولی اور زبان معدود
ہین یا بے انتہا ہین بڑے افسوس کی بات یہہ ہے کہ دیانند سرسوتی کی رائے مین
انسانون کی بولیان تو بے انتہا ہین مگر انس و جان و دد و دام و چرند و طیر وغیرہ کی
ارواح کے بے انتہا ہونے مین قباحت ہے پہر سوامی جی کی یہہ گفتگو کہ (اسمو
پرمیشور نے ہمہ دان بہاشا مین وید رچے) سراسر لغو ہے کہ کوئی زبان اور بہاشا ہمہ
دان اور ہیچدان نہین ہو سکتی کیونکہ یہہ دانی اور ہیچدانی خاصہ جاندار ہے کہ گیان
اور علم چیتن ہی کا دہرم ہے بولی اور بہاشا جاندار و چیتن نہین ہو سکتی بلکہ غیر
ذیروح اور جڑ ہے پس یہہ سوامی جی کی دانائی اور پانڈتہ کا ثمرہ ہے کہ جڑ او چیتن
مین امتیاز نہین دیسکتے اب مخفی نرہے کہ جیسے دیانند سرسوتی نے ستیارتہ پرکاش مین
وید کے حدوث و قدامت کے بارہ مین گفتگو سے پریشان کی ہے ویسے ہی بہومیکا مین
بہی اکثر جگہہ لکہتے ہین کہ وید پرمیشور نے رچے ہین اور اونہین کے ہین باوصف اسکے
پہر کہتے ہین کہ وید انادی اور قدیم ہین ہم سوامی جی کے اقوال اول کو بسبب
کثرت کے قلم انداز کرکے اقوال دوم پر نظر غور ڈالتے ہین سوامی جی پتنجلی
وغیرہ رشی کہتے ہین کہ سارے شبد ازلی و قدیم ہین کہ اونکے جتنے حروف وغیرہ

اجزا ہین وے سب جا وید انی وغیر فانی ہین اور شبد اونکو کہتے ہین کہ جنکا کان سے
گرہن ہوتا ہے اور جو عقل سے جانے جاتے ہین اور جو زبان سے نکلنے کے بسبب ظاہر ہوتے
ہین اور جنکی رہنے کی جگہہ آکاش ہے جواب پتنجلی وغیرہ نے جو کچہہ کہا ہے اوسکے
سمجہنے کے لیے غور چاہیے آپ کہیے کہ شبد ازلی و قدیم کیونکر ہین جبکہ تم خود کہتے ہو
کہ شبد ذی اجزا ہین اور اجزا اونکے حروف وغیرہ ہین تو اونکا ازلی و قدیم ہونا غیر ممکن
و محال ہے کیونکہ جو جو اشیا ساودیو یعنی ذی اجزا ہین وہ وہ حادث و فانی ہین جیسے قلم
و دوات وغیرہ ذی اجزا بہی ہین اور حدوث و فنا بہی رکہتے ہین سوامی جی کی عقل پر
افسوس ہے کہ اجزا کے قدیم ہونے کو ذی اجزا کے قدیم ہونے کی دلیل ٹہیرائی ہین اور کہتے ہین کہ تمام
شبد قدیم ہین کہ اونکے حروف وغیرہ اجزا جاوید انی ہین اے مہاراج اگر آپ کی دلیل کافی ہووے
اور تمہارے مطلب کو مدلل کرے تو تمام اشیا خشت و سنگ وغیرہ غیر حادث و قدیم ثابت
ہوونگی کہ آپ کے عقیدہ مین انکے اجزا بہی جنکو سنسکرت مین پرمانو اور عربی مین جزو لایتجزی
اور جوہر فرد کہتے ہین قدیم و غیر حادث ہین پہر سوامی جی نے اسکے بعد جو شبد کی تعریف
لکہی ہے وہ بہی محض غلط ہے کہ (جو عقل سے جانے جاتے ہین اور جو زبان سے نکلتے ہین
اور جنکے رہنے کی جگہہ آکاش ہے) یہہ تینون قیدین فضول ہین کیونکہ واسطے کہ عقل سے
ساری چیزین جانی جاتی ہین شبد کی کچہہ خصوصیت نہین ہے اگر یہہ قید بہی شبد کی
تعریف مین شامل کیجاوے تو ساری چیزین شبد مین داخل ہوونگی کہ عقل سے جانی
جاتی ہین حالانکہ اونکو کوئی دانا شبد نہین جانتا اسیطرح آکاش مین کل اشیا
رہتی ہین پس اگر آکاش مین رہنا شبد ہونے کا سبب ہووے تو تمام اشیا کو شبد
کہنا چاہیے کہ سب کے رہنے کی جگہہ آکاش ہے پس یہہ تعریف مانع نہین ہے یعنی
شبد سے غیر مین بہی صادق آتی ہے اسکا نام سنسکرت مین اتی بیاپتی ہے پہر شبد کے
بارے مین زبان سے نکلنے کی قید بہی غلط ہے کیونکہ اکثر شبد ایسے ہین کہ زبان سے

برآمد نہین ہوتے مثلاً ہاتھہ پر ہاتھہ مارنے سے جو آواز نکلتی ہے وہ بہی شبد ہے
مگر زبان سے اوسکا کچہہ تعلق نہین ہے لہذا سوامی جی نے جو شبد کی تعریف لکھی ہے
وہ جامع بھی نہین ہے یعنے کل شبدون پر صادق نہین آتی اسکا نام سنسکرت مین
ابیاپتی ہے تعریف ایسی چاہیئے کہ جامع اور مانع ہووے یعنی ابیاپتی اور اتی بیاپتی سے
بری ہووے پس شبد کی تعریف یہہ ہی مناسب ہے کہ جسکا کان سے گرہن ہووے
یعنی قوت سامعہ سے جسکا علم ہووے اسیواسطے نیاے شاستر کی کتابون مین
کہاہے ॥ श्रोत्रग्राह्यो गुणः शब्दः॥
یعنی شبد و آواز اوسکو کہتے ہین کہ جو قوت سامعہ سے مدرک ہووے اگر فرض کیا جاے
کہ سوامی جی کا مصطلحہ شبد قدیم ہووے تو وید اقدس مین کوئی خصوصیت ثابت نہین
ہوتی کیونکہ جس صورت مین سارے شبد قدیم وازلی ہین تو وید وانجیل وقران و
آلہا وطوطی نامہ وغیرہ سب برابر ہین بلکہ خرس و خنزیر و خر وغیرہ کی آواز بہی کم
نہین کہ وہ بہی زبان سے نکلتی ہے عقل سے جانی جاتی ہے آکاش مین رہتی ہے
اسی عقل و ادراک پر سوامی جی وید کے حامی بنے ہین زیادہ تر افسوس ہے ویانند
پنتھیون کی عقل پر کہ ایسے ایسے مسایل واہیہ پر دل و دین نثار کرتے ہین جنکا
انجام یہہ ہے کہ کوتے اور گدہے کی آواز بہی وید کی برابر ہے کہ قدامت مین یہہ
کل مساوی ہین جیسے وید قدیم ہے اسیطرح وہ بہی قدامت سے خالی نہین ہین
حقیقی آریون کے مذہب مین تو وید اوسی طور پر قدیم وازلی ہے کہ پرماتما انادی
کال سے ہر ایک سرشٹی کے شروع مین اسی ترتیب کے ساتھہ برہما جی پر وید نازل
کرتاہے جو کہ فی زمانہ موجود ہے پس قدامت وید کا حاصل یہہ ہوا کہ کل سرشٹیون
کی آدی اور شروع مین ایک ہی آنوپوربی اور ترتیب کے ساتھہ وید کا نازل ہونا
اوسکی ہمیشگی اور ازلیت ہے فی الحقیقت تو کوئی کلام قدیم وازلی نہین ہے کہ مرکب

ہوتا ہے الفاظ سے اور الفاظ مرکب ہین حروف سے مرکب کے حدوث مین کسی دانا وعاقل کو کلام نہین ہے سنی مسلمانون نے جو کلام الہی کو دو طور پر بیان کیا ہے ایک لفظی دوسرا نفسی وہ بھی عقلمندی کی بات نہین ہے اور صوفت ہند مین اوسکی بخوبی تکذیب کی گئی ہے زیادہ تر کسی رسالہ مین پہر بھی کیجاویگی **سوامی جی** شبد آکاش کی مانند سب جگہ پر ہو رہے ہین مگر جب تک تلفظ عمل مین نہین آتا ظاہر اسنائی نہین دیتے جیسے (گو) اسکے تلفظ مین جب تک تلفظ گاف مین رہتا ہے واو مین نہین ہے اور جب واو مین ہے تب گاف مین نہین اسی قیاس پر تلفظ کی اوتپتی اور ناش ہوتا ہے شبد ونکا نہین آکاش مین شبد کے حاصل ہونے سے شبد اکھنڈ ایک رس سب جگہہ بھرے ہین مگر جب تک زبان اور ہوا کی حرکت نہین ہوتی تب تک شبدون کا تلفظ وتسمع نہین ہوتا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ شبد آکاش کی مانند قدیم ہین **جواب** (شبد آکاش کی مانند سب جگہہ پر ہو رہے ہین) یہہ فقرہ غلط محض ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ آکاش مظروف ہے اور سب جگہہ ظرف ہے کیونکہ جو چیز کہین پر ہوتی ہے وہ پر ہونے والی چیز مظروف ہے اور جسمین پر ہوتی ہے اوسکا نام ظرف ہے جبکہ شبد آکاش کی طرح سب جگہہ بھرے ہین تو اس سے واضح ہوا کہ آکاش بھی جابجا بھرا ہوا ہے حالانکہ یہہ سراسر غلط ہے کیونکہ آکاش نہ کسی جگہہ بھرا ہے اور نہ کسی کا مظروف ہے بلکہ کل اشیا آکاش مین بھری ہین اور آکاش کل اشیا کا ظرف ہے حقیقت اشیا کو اوسکے برعکس سمجھنا سوامی جی کی علمیت کا نتیجہ ہے یہہ سوامی جی کا مطلب اصلی کہ (شبد سب جگہہ پر ہو رہے ہین) بالکل غلط ہے کیونکہ اگر شبد سب جگہہ پر ہوتے تو ہر وقت کل اشخاص کو مسموع ہوتے کہ قوت سامعہ کا استماع ہی کام ہے عجیب بات ہے کہ شبد جابجا پر ہین اور قوت سامعہ اپنے کام مین مصروف ہے پھر بھی شبد سنائی نہین دیتے مگر اوسیوقت کہ فعل تلفظ عمل مین آتا ہے پس معلوم ہوا کہ شبد وقت تلفظ خلق کئے جاتے ہین اور جبکہ فعل تلفظ کا خاتمہ ہوتا ہے فی الفور شبد بھی

راہ فنا لیتے ہین مثلاً لفظ گو مین جو کہ تلفظ گاف کا ہے وہی اوسکی پیدایش ہے کہ تلفظ کے ساتھہ ہی گاف پیدا ہوتا ہے اور چونکہ تلفظ گاف کا نیست و نابود ہوتا ہے وہی اوسکا مفقود ہوتا ہے کہ جسوقت تلفظ گاف کنارہ گیر ہوتا ہے فوراً گاف بہی فنا پذیر ہوتا ہے پس گویا تلفظ گاف کی اوتپتی اور ناش ہی گاف کا وجود اور عدم ہے دوسری بات ہرگز نہین ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ (آکاش مین شبد کے حاصل ہونے سے شبد سب جگہہ بہرے ہین) وہ بہی غلط ہے کہ آکاش مین شبد کا حاصل ہونا اوسکی سب جگہہ بہرے ہونے کی دلیل ہرگز نہین ہو سکتی بلکہ اسبات کی دلیل ہے کہ شبد اور آکاش کے درمیان کچہہ تعلق ہے اور وہ سواے اسکے نہین ہے کہ شبد آکاش کا گن ہے اور دونون کے تعلق کو سنسکرت مین گن گنی بہاو کہتے ہین پہر سوامی جی کا یہہ قول کہ (اس سے یہہ ثابت ہوا کہ شبد آکاش کی مانند قدیم ہین) محض غلط ہے کہ اس سے قدامت شبد ہرگز ثابت نہین ہوتی بلکہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ شبد حادث ہین کہ جبتک کام و زبان متحرک نہین ہوتے شبدون کا تلفظ و سمع وقوع مین نہین آتا اس سے معلوم ہوا کہ حرکت کام و زبان ہی سے شبد حادث ہوتے ہین و اگر نہ حرکت مذکور کے بغیر شبد کے ظہور کا کون مانع ہے قطع نظر ان تمام دلایل سے اگر شبد آکاش کی مانند قدیم بہی ہووین تو وید اقدس مین کسطرح کی خصوصیت ثابت نہین ہوتی بلکہ توریت انجیل قران وغیرہ بہی قدامت مین وید کی برابر ہین کہ وے بہی شبد روپ ہین حتی کہ سوامی جی کے عقیدہ کے موافق سگ و خر کی آواز بہی قدامت کے بارہ مین وید سے کم نہین ہے ان ہی عقاید فاسدہ کی اشاعت کے لئے سوامی جی حامی وید ہے ہین جس طور پہ کہ آریون کے یہان وید قدیم ہے وہ طریق انیق اوپر مفصل مرقوم ہوا دوبارہ کی ضرورت نہین ہے اسکے بعد سوامی جی نے بحوالہ جیمنی منی کے شبد کی قدامت مین جو کچہہ گفتگو کی ہے اوسکا جواب یہہ ہے کہ جیمنی منی کے مطلب و معنی کے سمجہنے کے لئے عقل و ادراک چاہئے اگر سوامی جی

سوجنم تک بہی وست دیا مار ینگے جیمنی کی بات سمجہنے کا سلیقہ و شعور خواب مین بہی دستیاب نہوگا پس ازین سوامی جی نے کناد منی کے سوتر کا ارتہہ غلط کیا ہے تفصیل اسکی اسطرح پرہے سوامی جی اسیطرح بیشیشک شاستر مین کناد منی نے بہی کہا ہے۔

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यं

ارتہہ یہہ ہے کہ ویدیہ پرمیشور کے کہے ہوے ہین ان مین ستہ ودیا اور دہرم کا پرتپادن یعنی بیان ہے اس سے چارون وید قدیم ہین ایساہی سب لوگون کو ماننا سبب ہے کیونکہ پرمیشور قدیم ہے اس سے اوسکی ودیا بہی قدیم ہے جواب البتہ بیشیشک شاستر کے پہلے ادہیاے کا یہہ تیسرا سوتر ہے لیکن اسمین قدیم ہونے وید کی بحث نہین اسیواسطے معنی قدامت سے خالی ہے یعنی اس سوتر مین ایسا کوئی لفظ مندرج نہین ہے کہ جو معنی قدامت پر دال ہووے دیانند سرسوتی نے بیوقوفون کو دہوکہا دینے کے لئے سوتر مذکور کی تفسیر مین (چارون اور قدیم) یہہ دونون لفظ اپنی طرف سے بڑہائے ہین اور بجاے مفرد کے صیغہ جمع بہی اونہی کا تصرف ہے سوتر مذکور کا اصلی ترجمہ اسطرح پر ہے کہ پرمیشور کا بچن ہونے سے وید پرمان یعنی سند ہے کناد سوتر کی بہاشیہ کار نے بہی اسیطرح پر سوتر مذکور کی تفسیر کی ہے اصل عبارت وہا کی یہ ہے

तदित्यनुपक्रान्तमपि प्रसिद्धिसिद्धितयेश्वरं परामृशति यथा तद्प्रामाण्यमस्मतमाप्ता त पुनरुक्त दोषेभ्य इति गौतमीय सूत्रे छन्द वेदनानुपक्रान्तोऽपि वेद: परामृश्यते तथा चतद्वचनात्तेनेश्वरेण प्रणयनादाम्नायस्य वेदस्य प्रामाण्यमिति

یعنی اگرچہ اوپر پرمیشور کا ذکر نہین ہے مگر چونکہ پرمیشور مشہور و معروف ہے اسواسطے بغیر مرجع کے بہی ضمیر اوسکی طرف راجع ہے جیسے کہ گوتم رشی کے سوتر مین بغیر مرجع کے ضمیر وید کی طرف بسبب اوسکی شہرت کے راجع ہے معنی آنکہ اوسکا یعنی پرماتما کا

کہا ہوا ہونے سے وید پرمان ہے فقط وضکہ بیشیشک شاستر کے سوتر مین
نہ وید کی قدامت کا ذکر ہے نہ وید کے بارہ مین جمع کا صیغہ ہے بلکہ (آمنایسیہ) صاف
صیغہ واحد ہے جوکہ وید کی وحدت کا اشارہ ہے پس دیانند سرسوتی جو کہتے ہین کہ
(ویدون مین ستہ ودیا اور دہرم کا بیان ہے اس سبب سے چارون وید قدیم ہین)
وہ محض غلط ہے کیونکہ کسی کتاب مین ستہ ودیا اور دہرم کا ہونا اوسکی قدامت کا سبب
ہرگز نہین ہوسکتا کہ ویداقدس کے سوا اور بہی اکثر کتابون مین ستہ ودیا اور دہرم
کا بیان بخوبی ہے حالانکہ اونکو سوامی جی بہی قدیم نہین مانتے جیسے کنادمنی کے سوتر جنکو
بیشیشک شاستر کہتے ہین ہر چند ستہ ودیا اور دہرم کے بیا کہیان اور بیان پر مبنی
ہین چنانچہ کنادمنی نے پہلے ہی سوتر مین دہرم کے پرتی پادن کا عہد کیا ہے
لیکن بیشیشک شاستر کو دیانند سرسوتی ہرگز قدیم نہین مانتے بلکہ کنادرشی کا
ساختہ و پرداختہ قرار دیتے ہین اور حق بہی یہی ہے بیشیشک شاستر کا پہلا سوتر
یہہ ہے

अथातो धर्म्मं व्याख्यास्यामः १

یہان (اتہہ) شبد کا ارتہہ منگل ہے جسکو عربی دان و فارسی خوان لوگ ثنا وستایش
کہتے ہین یعنی کنادمنی عہد کرتے ہین کہ ہم پرماتما کی ثنا وستایش کرکے اس کتاب مین
دہرم کا اوپدیش کرینگے فقط اب چاہیے جاننا کہ ستہ ودیا ارتہات تتوگیان یعنی
حقیقت اشیا کا علم دہرم کا نتیجہ وثمرہ ہے چنانچہ دوسرے سوتر مین خود کنادمنی
نے دہرم کی تعریف کے طریق پر اس مطلب کی بخوبی تفسیر کی ہے ۔

यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिः सधर्म्मः २

یعنی جس سے تتوگیان حاصل ہووے اور بالتمام رنج والم زایل وہ دہرم ہے فقط
حاصل آنکہ بتعمیل دہرم سے تتوگیان ہوتا ہے اور تتوگیان سے نجات ابدی ملتی ہے
جو کچہہ تعریف دہرم کی دیانند سرسوتی نے ستیارتہہ پرکاش مین کی ہے وہ کنادوغیرہ

تمام رشی و منی کے خلاف ہے کسی رسالہ مین اوسکی کیفیت تمامًا و کاملًا لکھی جاوے گی

قطع نظر اس تمام سے سوامی جی کی تصنیف وید بہومیکا وغیرہ کتابون مین ستہ ودیا اور دہرم

کا بیان اور ہیا کہیان ہے یا نہین ہے بر تقدیر اول وے کتابین بہی قدیم ہونی چاہئین

کیونکہ علت قدامت کہ ستہ ودیا اور دہرم کا بیان ہے اون مین موجود اور مہیا ہے پس

سوامی جی کو لازم ہے کہ اونکو اپنی طرف منسوب نہ کرین بلکہ پرمیشور کا کلام کہین بر تقدیر

دوم سوامی جی کی کتابین تقویم پارینہ ہین اور جعفر زٹلی کا سفینہ کہ ستہ ودیا اور دہرم کے

بیان سے خالی ہین اور اونکے وید بہومیکا وغیرہ اسمار جہوٹے و جعلی ہین پہر سوامی

جی کا یہ کلیہ کہ (پرمیشور قدیم ہے اس سے اوسکی ودیا بہی قدیم ہے) غلط محض ہے

کیونکہ اگرچہ پرماتما کی ودیا اور گیان وغیرہ صفات قدیم ہین مگر یہہ قید نہین ہے کہ

قدیم کی صفت قدیم ہی ہو دیکہو واسطے کہ ہر چند آکاش قدیم ہے مگر اوسکی صفت شبد

قدیم نہین اسیطرح اگرچہ پرماتما صانع عالم ہے اور عالم اوسکی صنعت ہے و لیکن عالم

قدیم نہین ہے بلکہ حادث و فانی ہے اس تمام تقریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ سوامی جی کا قول

ستیارتھ پرکاش کے ساتھ ہی ودیا دہنی کے سوتر مین قدامت وید پر دلالت کرنے والا کوئی لفظ نہین ہے

کہ تمام سوتر مین تین پد ہین پہلا (تدبچنات) ہے یعنی اوسکا بچن ہونے سے سنسکرت

مین قاعدہ ہے کہ شیٔ معروف و مشہور کی طرف بغیر تذکرہ مرجع کے ضمیر عائد یا راجع

کرتے ہین لہذا ہر چند سوتر مذکور سے پہلے پرماتما کا ذکر نہین تہا مگر چونکہ وہ معروف

و مشہور ہے بغیر تذکرہ اوسکے بہی ضمیر ایراد کی گئی کناد سوترون کے بہاشیہ کے

ٹیکے مین لکہا ہے کہ (تت) پرماتما کے خاص نامون مین سے ایک نام ہے جیسا

سمرتی مین آیا ہے۔

ओम् तत्सदितिनिर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधः स्मृतः ॥

یعنی یہہ تین پرماتما کے نردیش ہین اول - اوم - دوم - تت - سوم ست - مقصود

آنکہ یہ منیون الفاظ خاص پرماتما کے نام ہین دوسرا (آمنایسیہ) یعنی وید تیسرا پراماہ
یعنی لائق سند ماننے کے ہے پس لفظ بلفظ سوتر کا ترجمہ یہ ہوا کہ پرمیشور کا بچن ہونے سے
سند ماننے کے لایق ہے فقط بیہان سے ظاہر ہے کہ دیانند سرسوتی نے سوتر کا ارتھہ بیجا کیا اور
لوگون کو دہوکا دیا جیسے دیانند سرسوتی نے کناد منی کے سوتر کا ارتھہ غلط کیا اسیطرح سے
گوتم رشی کے سوتر کا جہوٹا ارتھہ کرتے ہین سوامی جی ویسہی نیاے شاستر مین
گوتم منی بہی شبد کو قدیم کہتے ہین۔

मंत्रायुर्वेदप्रामाण्यवच्चतत्प्रामाण्यमाप्तप्रामाण्यात्

ارتھہات ویدون کو قدیم ہی ماننا چاہیے کیونکہ سرشٹی کے شروع سے لیکر آجتک برہمادی
جتنے آپت ہوے ہین وہ سب ویدون کو قدیم مانتے آئے ہین اور ان آپتون کا ضرور پرمان
کرنا چاہیے کیونکہ آپت لوگ وے ہوتے ہین کہ جو مکر و فریب نہین کرتے اور جہوٹ نہین
بولتے **جواب** اس سوتر کے ارتھہ مین بہی سوامی جی نے لوگون کو دہوکہا دیکے
اپنی طرف سے الفاظ زیادہ کیے ہین گوتم رشی نے شبد کو ہرگز قدیم نہین مانا اور
نہ وے وید کی قدامت کے قائل ہین سوامی جی کے مستندہ گوتم سوتر مین بہی نہ شبد کی
قدامت کا ذکر ہے نہ وید کی ازلیت مذکور ہے اگر سوتر مذکور کا کوئی لفظ سوامی جی کے قول
کی تصدیق کرتا ہووے تو بیان کرین سوتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے وید کا پرمان ہونا سب کو
ماننا چاہیے کہ برہمادی ساری آپت لوگون نے پرمان مانا ہے منتر اور طب کی طرح
یعنی جسطرح منترون اور طب کے احکامات کا نتیجہ و ثمرہ دیکہکر اہل دنیا اونکو سند مانتے ہین
اسی طرح برہمادی آپتون نے وید مین کہے ہوے عملون کا پہل دیکہہ کر اوسکو سند
مانا ہے لہذا اسب کو لازم ہے کہ وید کو سند مانین یہان سے دیانند سرسوتی کی بناوٹ
اور جعل سازی ظاہر ہے کہ گوتم کے سوتر مین جن باتون کا نشان ہی نہین ہے سوامی جی
اونکو گوتم سوتر سے منسوب کرتے ہین سوامی جی یوگ شاستر کے ایجاد کرنے والے

پتنجلی منی بھی وید کو قدیم مانتے ہین چنانچہ اونہون نے یوگ شاستر کے پہلے ادھیائ
کے پرتھم پاد مین کہا ہے ۔

सएष : पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥

یعنی جو کہ پراچین اگنی اور بایو اور سورج اور انگرا اور برہما دی پرش سرشٹی کی ابتدا
مین پیدا ہوئے تھے اون سے لیکر ہم لوگون تک اور ہم لوگون سے آگے جو ہونیوالے
ہین ان سب کا گرو پرمیشور ہی ہے کیونکہ وید کے ذریعے سے سچی باتون کی ہدایت کرنے
سے پرمیشور کا نام گرو ہے وہ پرمیشور واجب بالذات ہے کہ اوسمین زمانہ کا تصرف اصلا نہین
ہے اوسی پرمیشور کے رچے ویدون کی سچائی اور قدامت بھی متحقق ہے اسیطرح سب
لوگون کو جاننا چاہیے **جواب** جو کوئی کہ زبان سنسکرت سے کچھ بھی واقف ہے وہ
بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ جو کچھ سوامی جی نے پتنجلی رشی کے سوتر کی شرح کے بہانہ سے
لکہا ہے اوسکا پتنجلی رشی کے سوتر سے کچھ تعلق نہین ہے سوتر مین نہ وید کی قدامت کا ذکر ہی
اور نہ وید کی سچائی کی بحث ہے سوتر کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ پرمیشور پہلون کا بھی گرو ہی
اور زمانہ کا اوسمین تصرف نہین ہے اور لفظ بھی سے یہ مراد ہوا کہ جیسے پرماتما پہلے لوگون کا
گرو ہے اسیطرح زمانہ حال کے اور زمانہ استقبال کے لوگون کا بھی پرمیشور گرو ہے ہم اس
بات کی کہ پرمیشور سب لوگون کا گرو کس طرح ہے اور گرو کے معنی کیا ہین آئندہ تشریح
کرینگے اب اول دیانند سرسوتی کی کی ہوئی سوتر کی شرح کے نکات بیان کرتے ہین ۔
سوامی جی فرمائین کہ پراچین اگنی و بایو و سورج وغیرہ کونسے ہین پراچین کہنا تو اوس صورت
مین بن سکتا تھا کہ ایک اگنی اور بایو اور سورج وغیرہ نوین یعنی نئے ہوتے اور دوسرے
پراچین یعنی پرانے حالانکہ ایک ہی اگنی ہے اور ایک ہی بایو ہے اور علی ہذا القیاس
سورج وغیرہ بھی ایک ہی ایک ہین ان مین نئے اور پرانے اور جدید و قدیم کی تقسیم
ہرگز نہین پس لفظ پراچین کے ایراد کرنے سے سوامی جی کی ناواقفی ظاہر ہے پھر اگنی

اور بایو اور سورج وغیرہ الفاظ کے معنی کئے گئے ہین ایک آتش و ہوا و آفتاب کو
کہتے ہین دوسرے انکے موکل دیوتا کا نام بہی یہہ ہی ہے تیسرے یہ تینون لفظ پرماتما
کے معنی مین بہی استعمال کئے جاتے ہین کسی رسالہ مین اسکی تشریح مفصلاً کیجاویگی
مگر دیانند سرسوتی جو کہتے ہین کہ اگنی اور بایو اور سورج رشی اور منی ہین وہ محض غلط
ہے کسی کوش یعنی لغت سے اوسکا ثبوت نہین ہے پہر سوامی جی جو کہتے ہین کہ
(اگنی اور بایو اور سورج اور انگرا سرشٹی کی ابتدا مین پیدا ہوئے تہے) وہ غلط محض ہی
کہ اگنی وغیرہ سرشٹی کے شروع مین ہرگز پیدا نہین ہوئے بلکہ مہتتو وغیرہ اچیتن
اور برہما دی چیتن کی پیدایش کے بعد پیدا ہوئے تہے چیتنون یعنی ذی روحون
مین سب سے پہلے برہما جی پیدا ہوئے ہین چنانچہ منڈک اونیشد کے شروع مین ہے

ब्रह्मा देवानां प्रथमः संबभूव विश्वस्य कर्त्ता

یعنی برہما جی جسکے طفیل سارا جگت پیدا ہوا ہے سب دیوتون سے پہلے پیدا ہوئے
ہین فقط پہر شوتیا شوتر اونیشد مین ہے۔

यो ब्रह्माणं विद धाति पूर्वं

یعنی پرماتما نے برہما جی کو کل ذی روح سے پہلے پیدا کیا فقط پہر اوسی اونیشد
کے دوسرے مقام پر بہی آیا ہے۔

हिरण्य गर्भं जनया मास पूर्वं

یعنی پرماتما نے سب کے اول برہما جی کو پیدا کیا فقط دیکہو جیسے کہ ہم نے برہما
جی کے کل مخلوق سے پہلے پیدا ہوئے مین اونیشدون سے پرمان دیا آیا دیانند
سرسوتی نے اگنی وغیرہ کے سرشٹی کی اوی مین پیدا ہونے کا کوئی بچن بہی سند
دیا یعنی پران کا شلوک تک بہی سند دیا وید اور اونیشد کا توکیا ذکر ہے سوامی جی
کے تمام عقائد اسطرح از خود ایجاد کئے ہوئے ہین وید اور اونیشد وغیرہ سے

اونکو کچھ تعلق نہین ہے غرضکہ نہ وہ اگنی اور بایو وغیرہ جوکہ عناصر مین شامل ہین انہ رشی کی
ابتدا مین پیدا ہوے ہین اور نہ انکے موکل دیوتا سب سے پہلے خلق کیے گئے بلکہ
اگنی وغیرہ عناصر مہتتو اور اہنکار وغیرہ کی پیدایش کے بعد ایجاد کیے گئے ہین اور
اونکے موکل دیوتا برہما دی کی اوتپتی کے بعد پیدا ہوئے ہین اور انگرا رشی تو برہما
جی سے بلکہ منو سے بھی کئی درجے کے بعد موجود ہوے ہین دیکھو منڈک اوپنشد مین اور
نیز منوسمرتی کے پہلے ادہیاے کے ۳۴ اور ۳۵ شلوک کو ملاحظہ کرو وہ اسطرح پر ہے

अहं प्रजाः सिसृक्षुस्तु तपस्तप्त्वा सुदुश्चरम् पतीन् प्रजामसृजं महर्षीनादितो दश ३४ मरीचिमत्र्यङ्गिरसौ पुलस्त्यं पुलहं क्रतुम प्रचेतसं वशिष्ठं च भृगु नारदमेव च ॥ ३५ ॥

یعنی اولاد کے خواہشمند منو نے تپ کرکے اول دس مہرشی پرجاپتی پیدا کیے
جنکے نام یہ ہین (۱) مریچی (۲) اتری (۳) انگرا (۴) پلستیہ (۵) پلہہ
(۶) کرتو (۷) پرچیتا (۸) بششٹھہ (۹) بھرگو (۱۰) نارد فقط غرضکہ رشی وغیرہ
ہین سب سے اول برہما جی پیدا ہوے ہین اور غیر ذی روحون مین مہتتو پیدا ہوا ہے
لہذا سوامی جی کا قول کسی طرح پر لائق التفات نہین ہے پھر سوامی جی جو بحوالہ
یوگ سوتر کے لکھتے ہین کہ اوسی پرمیشور کے رچے ہوے ویدون کی قدامت متحقق ہے
وہ محض اتہام ہے پتنجلی رشی پر کہ سوتر مذکور مین وید کا اصلا ذکر نہین ہے نہ قدامت
اور رچنے کے معنی کا کوئی لفظ ہے سوامی جی کا قاعدہ ہے کہ اپنی جانب سے الفاظ بڑہاکر
رشیون اور منیون سے منسوب کرتے ہین پھر سوامی جی کو اتنا سلیقہ بھی نہین ہے کہ جانا
کیا چیز ہے اور قدیم کسکو کہتے ہین ورنہ زمین و آسمان وغیرہ بھی قدیم ہووین کہ وے بھی
پرمیشور کے رچے ہوے ہین ویدون کی کیا تخصیص ہے اب چاہیے جاننا کہ پرمیشور زمانہ
ماضی و حال و استقبال کے لوگون کا گرو اسطرح پر ہے کہ اوسکی ذات و صفات مین

زمانہ کا دخل نہیں ہے وہ تینون زمانہ مین حاضر وناظر ہے پس پرمیشور ہر وقت اپنے کلام اقدس یعنی وید مقدس کے ذریعے سے زمانہ ثلاثہ کے لوگون کو ہدایت کرتا ہے اور ہادی ہی کو گورو کہتے ہین کسواسطے کہ سنسکرت مین لفظ گورو گری نگرنے دہاتو سے بنتا ہے جیسے

गिरत्य ज्ञानं यः स गुरुः

یعنی اگیان اور جہل کے دور کرنے والے کو گورو کہتے ہین اور گری شبدی دہاتو سے بھی بنتا ہے جیسے

गृणाति उपदिशति धर्म्मं यः स गुरुः

یعنی دہرم کے اوپدیش کرنے والے کا نام گورو ہے چونکہ پرماتما نے وید مقدس کی بدولت دہرم اور ادہرم کی تمیز بخشی ہے لہذا فی الواقع گورو وہی ہے پہر یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ گورو دو لفظون سے مرکب ہوئے یعنی (گو) اور (رو) سے کیونکہ سنسکرت مین گو بہ معنی چرک مستعمل ہے اور یہان اوس سے مراد تاریکی و اگیان ہے اور رو کہتے ہین دور کرنے والے کو چنانچہ مشہور ہے۔

गुशब्द स्त्वंध कारः स्या द्रुश ब्दस्त न्निरोधकः ऽंधकार निरोधि त्वाद्गु रुरित्य भिधीयते

یعنی لفظ گو بمعنی تاریکی ہے اور لفظ رو بمعنی دور کنندہ) تاریکی جہل کے دفع کرنے کے بسبب اوپدیش کرنے والے کو گرو کہتے ہین فقط اب جاننا چاہیئے کہ یہہ تاریکی جہل وہ اگیان ہے کہ جو جیو اور پرماتما کے درمیان ہے یعنی جس اگیان و جہل کے بسبب انسان اپنے خالق و مالک سے واقف نہین ہے اوس اگیان اور نادانی کو جو کوئی اپنے سچے اوپدیش سے دور کردے وہ گورو ہے فی الحقیقت ایسا پرماتما ہی ہے کہ اوسنے وید کے ذریعے سے انسان کو اپنی ذات وصفات سے آگاہ کیا ہے اگر اوسی وید کا اوپدیش سنا کر کوئی انسان بھی لوگون کا اگیان دور کرے اور اونکو پرمیشور کی طرف راہ دکہلاوے تو وہ بھی گرو ہی ہے یہان سے ظاہر ہے کہ اکثر لوگ جو عوام

کے گلے مین کنٹھی باندہ کر اور کان پہونک کر گورو ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنی تعریف
مین اس مضمون کے شلوک پڑہتے ہین کہ گورو ہی پرمیشور ہے اور گورو ہی برہم ہے اور
مانند اسکی وہ اونکی بے ایمانی ہے کیونکہ گورو وہی ہوتا ہے کہ جو اگیان کا ناش
کرتا ہے اور پرمیشور کی راہ دکہلاتا ہے اور وہ شلوک ان ہی لوگون کے ساختہ
اور مصنفہ ہین وید اور شاستر کے مخالف ہین مخفی نہ رہے کہ جیسے سوامی جی نے یوگ سوتر
کے معنی مین اپنا تصرف کیا ہے اسیطرح اب سانکہہ سوتر کے ارتہہ مین اپنی جانب سے
الفاظ زیادہ کر کے ناواقف لوگون کو دہوکہا دیتے ہین سوامی جی اسی پرکار سے
سانکہہ شاستر مین کپلاچارج یہ بہی کہتے ہین ـــ

निजशक्त्यभिव्यक्तेः स्वतः प्रामाण्यम् ॥५१॥

ارتہات پرمیشور کی سوابہاوک جو ودیا شکتی ہے اوس سے ظاہر ہونے سے ویدون
کی قدامت اور سوتہ پرمان سب لوگون کو تسلیم کرنا چاہیے **جواب** سوامی جی کی
عبارت کا حاصل یہ ہے کہ سانکہہ شاستر مین کپل رشی نے کہا ہے کہ وید قدیم اور سوتہ پرمان
ہے کہ پرمیشور کی قدرت علمی سے ظاہر ہوا ہے فقط مگر یہ غلط محض ہے اور غلطی کی دو وجہ
ہین اول آنکہ کپل رشی کے سوتر کا یہ مطلب نہین ہے اور نہ سوتر مذکور مین قدامت وید کی
بحث ہے بلکہ سوتہ پرمان اور پرتہ پرمان کا مباحثہ ہے دیانند سرسوتی نے جاہلون کو
فریب دینے کے لئے قدامت وید کا تذکرہ اپنی جانب سے زیادہ کیا ہے کپل منی کے سوتر
مرقوم کے معنی حقیقی یہ ہین کہ وید سوتہ پرمان ہے کہ اوسمین ٹہیک گیان پیدا کرنے
کی شکتی پائی جاتی ہے یعنی جو کوئی وید کو صدق دل سے پڑہتا ہے اور اوسکے مضمون
اور مطلب کو کماحقہ پہنچتا ہے اوسکو خالق و مخلوق وغیرہ کا ٹہیک ٹہیک گیان حاصل
ہوتا ہے چونکہ وید مین اسطرح کی شکتی موجود ہے اسواسطے وہ سوتہ پرمان ہے یعنی
خودبخود سند ہے اوسکو دوسری سند کی احتیاج نہین ہے دوسری وجہ غلطی کی یہ ہے

کہ اگر دیانند سرسوتی کے غلط معنی سوتر کے قبول کئے جاوین تو لازم آتا ہے کہ زمین
و درخت و انسان و حیوان وغیرہ کل چیزین قدیم ہو وین کہ جملہ اشیا پرمیشور کی
قدرت علمی سے ظاہر ہوئی ہین کیونکہ خالق اوسی صورت مین خلق اشیا کریگا کہ اول اوسکو
اون اشیاے مخلوقہ کا کچہ نہ کچہ علم ہوگا مثلاً کلال خم و کوزہ وغیرہ مین سے جسکو
بناتا ہے اول اوسکا کلال کو علم ہوتا ہے پس اگر پرمیشور کی قدرت علمی سے ظاہر ہونا ہی
قدامت کا باعث ہے تو ساری مخلوق قدیم ہونی چاہیے مگر یہ خیال باطل ہے اب
پوشیدہ نرہے کہ جو ارتہہ کپل رشی کے سوتر کا ہم نے لکہا ہے وہی وگیان بہکشو
بہاشیہ کار نے حوالہ قلم کیا ہے اصل عبارت ان کی یہ ہے۔

निजशक्त्यभिव्यक्तेः स्वतः प्रामाण्यं ५१

वेदानांनिजास्वाभाविकीयायथार्थज्ञानजननशक्तिस्तस्यांमंत्रा
युर्वेदादावभिव्यक्तेरुपलंभादखिलवेदानामेवस्वतएवप्रामा
ण्यंसिध्यतिनवक्तृयथार्थज्ञानमूलकत्वादिनेत्यर्थः ॥

یعنی ویدون کی اپنی ذاتی جو ٹہیک گیان پیدا کرنے والی شکتی یعنی قدرت ہے
اوسکے منتر اور آیوروید مین حاصل ہونے سے سارے ویدون کا سوتہ پرامانیہ ثابت
ہوتا ہے نہ ویدون کے مصنف پرمیشور کے ٹہیک ٹہیک گیانا ہونے کی جہت سے فقط
حاصل آنکہ وید کا سوتہ پرامانیہ خود وید ہی کی ذاتی شکتی کی جہت سے ہے اوسکے
مصنف پرمیشور کی راستگوئی کی جہت سے نہین ہے پس یہ میمانسک شاستر کے
موجد کناد رشی پر طنز ہے کہ وے وید کا سوتہ پرامانیہ پرمیشور کا کہا ہوا ہونے کی جہت
سے مانتے ہین اور کہتے ہین کہ وید پرمیشور کا کہا ہوا ہونے کی جہت سے سوتہ
پرمان ہے دونون رشیون کے مذہب مین فرق باریک ہے یہان سے ظاہر
کہ سوامی دیانند سرسوتی کی مصنوعی تقریر قابل التفات نہین ہے کہ دلیل عقلی اور تحریر
وگیان بہکشو کے مخالف ہے پوشیدہ نرہے کہ جیسے دیانند سرسوتی نے کناد رشی اور

کپل منی وغیرہ پر اتہام کیا اور اونکے سوترون کی تشریح مین خیال خام کیا ویسے ہی
اب بیاس رشی پر بہتان کرتے ہین اور اونکے سوتر کا غلط بیاکہیان سوامی جی
اسیطرح ویدون کے قدیم ہونے کے بارہ مین بیاس جی نے بہی لکہا ہے۔

शास्त्रयोनित्वात्

اس سوتر کے معنی مین شنکر اچاریہ نے بہی ویدون کو قدیم مانکر بیاکہیان کیا ہے
کہ رگ وغیرہ چارون وید سچے ارتہون کے پرکاش کرنے والے ہین اونکا بنانے
والا ہمہ دانی وغیرہ صفتون کے ساتہہ موصوف پربرہم ہے کیونکہ ہمہ دان برہم کے
سواے ان ویدون کو کوئی جیو نہین بنا سکتا البتہ وید کے ارتہہ پہیلانے کے لیے
کسی جیو سے اور شاستر کا بنانا ممکن ہے جیسے پانی نی وغیرہ منیون نے بیاکرن وغیرہ
شاستر بنائے ہین علاوہ اسکے پرمیشور کے بنائے ویدون کو پڑہکر انسان جی اور سب
علم حاصل کرتے ہین ایسا شنکر اچاریہ نے بہی کہا ہے اس سے لازم آیا کہ ویدون
کے قدیم ہونے مین سب آچاریون کی شہادت ہے پہر چونکہ پرمیشور قدیم اور ہمہ دان
ہے اوسکے بنائے وید بہی قدیم اور ہمہ دان ہونیکے لایق ہین اور کا بنایا ایسا گرنتہہ
کبہی نہین ہو سکتا دیکہو بہومیکا صفحہ ۳۵ جواب ہرچند بیاس رشی وید کو
نتیہ اور قدیم مانتے ہین جیسے کہ ہم نے اوپر تشریح کی ہے مگر اس سوتر کو قدامت
وید سے کچہہ تعلق نہین ہے یہ سوامی جی کی دہوکہ بازی ہے اسیواسطے سوتر کو
مین قدامت کے معنی کا کوئی کلمہ نہین ہے یہ ہی محض بے اصل ہے کہ شنکر اچاریہ
نے اس سوتر کے معنی مین قدامت وید کا بیاکہیان دیا ہے وگرنہ شنکر بہاشیہ
قلمی ومطبوعہ کے ہزارون نسخے موجود ہین شاید کہ سوامی جی نے یہ ہی خیال کیا
ہووے کہ شنکر اچاریہ کی تصنیف بیاس کے سوترون کا بہاشیہ کسی نے نہین دیکہا
ہے البتہ ہم اس بنا پر کہہ سکتے ہین کہ سوامی جی کو آجتک شنکر بہاشیہ کے مطالعہ

کی شکتی نہوئی ورنہ اسقدر خلاف واقع تحریر نہ کرتے بلکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ اگرچہ
سوامی جی شنکراچاریہ کے مذہب کے کسی سیناسی کے چیلے بہی ہوے اور اونکے مت
کی دوچار کتابین بہی پڑہین مگر اونکے مذہب سے محض ناواقف ہین کیونکہ شنکراچاریہ
کے مذہب مین ایک برہم کے سواے کوئی چیز نتیہ اور قدیم نہین ہے البتہ وید وغیرہ
چند چیز اونکے مذہب مین انادی اور ازلی ہین مگر آخر کار وے بھی فنا ہونے والی
ہین کسواسطے کہ اگر شنکراچاریہ برہم کے سواے کسی چیز کو نتیہ اور قدیم مانین تو اونکا
یہ مقولہ کہ انجام کار ایک برہم حق ہے اور باقی کل باطل ہین ہرگز پایہ ثبوت کو
نہ پہونچے کیونکہ نتیہ اور قدیم کی صفت یہ ہے۔

त्रिकालाबाध्यंनित्यं

یعنی جو کہ تینون زمانہ مین معدوم نہووے اوسکو نتیہ اور قدیم کہتے ہین اسصورت
مین اگر شنکراچاریہ وید کو نتیہ مانینگے تو اونکا مت ہی زمین کا پیوند ہوجاویگا لہذا
جو کچہ دیانند سرسوتی نے شنکراچاریہ کے حوالے سے لکہا ہے وہ بالکل افترا ہے اور اونکی
افترابندی پر اونہی کی تحریر گواہ ہے کہ آپ ہی سوامی جی ایک جگہ پہ شنکراچاریہ
کی زبانی نقل کرتے ہین کہ چارون وید سبہے ارتہون کے پرکاش کرنے والے
ہین اونکا بنانے والا ہمہ دانی وغیرہ صفتون کے ساتہ موصوف پربرہم ہے)
دوسری جگہہ لکہتے ہین کہ (پرمیشور کے بناے ویدون کو پڑہکر انسان حتی الوسع
علم حاصل کرتے ہین) دیکہو جس صورت مین بقول سوامی جی کے شنکراچاریہ کا یہ عقیدہ
ہے کہ وید پرمیشور کے بناے ہوے ہین تو قدیم کہان رہے کیونکہ جو چیز بنائی جاتی
ہے تو اوسکا قدیم ہونا تو ایک طرف رہا وہ تو انادی وازلی بہی نہین ہوسکتے سوامی
جی کی یہہ ہی یاددشتہ ہے اسی علم وفضل کے بہروسے اونہون نے دگ بجے کیا ہے پہر سوامی
جی کے اس فقرہ سے (چونکہ پرمیشور قدیم اور ہمہ دان ہے اسلئے بنائے وید بہی قدیم اور ہمہ دان ہونے کے

ہین) لازم آتا ہے کہ زمین و آسمان وغیرہ عناصر بھی قدیم اور ہمہ دان ہونے کے
لایق ہووین کہ یہ بھی پرمیشور ہی کے بنائے ہوئے ہین اسی قیاس پر مور دگس وغیرہ
کیڑے مکوڑے بھی قدیم ہونے اور ہمہ دان ہونے کے لایق ہووین مگر یہہ محض غلطی ہی
کہ جو چیز بنائی جاتی ہے وہ قدیم ہرگز نہین ہوتی اسیطرح ہمہ دان ہونا خاصۂ ذی روح
ہے اور وید وغیرہ ذیروح نہین ہین علاوہ اسکے وید تو پرماتما کی بدیا اور گیان ہے
اور گیان کے لیئے گیان والا قرار دینا سوامی جی کی دانائی کا ثمرہ ہے کیونکہ ہمہ دان
کہتے ہین سب کے جاننے والے کو جبکہ وید ہمہ دان ہوگا تو اوسکے نئے سب کا گیان
ہوگا پس دیانند سرسوتی کا مت سب سے نرالا ہے کہ اونکے نزدیک گیان بھی گیان
والا ہے ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ بیاس رشی نے سوتر مذکور مین قدامت وید کی
بحث لکھی ہے اور نہ شنکراچاریہ نے اوسکے بھاشیہ مین وید کے قدیم ہونے کا بیا کہیان
دیا ہے یہ تمام سوامی جی کی غلط بیانی ہے اسلیئے اب ہم سوتر مذکور کے شنکر بھاشیہ کا خلاصہ
درج پرچہ کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ ویدانت شاستر کا پہلا سوتر یہ ہے ۔

अथातो ब्रह्म जिज्ञासा

اس سوتر کا حاصل شنکر بھاشیہ کے موافق اسطرح پر ہے کہ چار سادھن کے حاصل ہونے
کے بعد برہم کے جاننے کا ارادہ کرنا چاہیئے کسواسطے کہ اگنی ہوتر وغیرہ کرمون
کا پھل فانی ہے اور برہم گیان کا نتیجہ جاودانی ہے خلاصہ معنی یہ ہین کہ سب لوگون
کو لازم ہے کہ برہم کے جاننے کا ارادہ کرین کہ اوسکا ثمرہ نجات ابدی ہے جسکو اصلا
تنزل نہین ہے اب بیاس جی کو برہم کے لکشن لکہنے کی ضرورت پڑی کہ برہم کیا شئی
ہے اور اوسکا لکشن یعنی تعریف کیا ہے لہذا بیاس جی نے دوسرا سوتر بنایا اور وہ یہ ہے

जन्माद्यस्य यतः २

یعنی جو کوئی اس جگت کو پیدا کرتا ہے اور اوسکی حفاظت کرتا ہے اور آخر کار اسکو فنا کرتا ہے

وہ برہم ہے اوسکو پرماتما اور پرمیشور و نارائن و ایشور اور آنند اسکے کہتے ہین
اب چاہئے جاننا کہ جس صورت مین برہم عالم کا خالق و رازق و مالک ہے تو لابد عالم الغیب
و ہمہ دان بھی ہوگا کہ بغیر ہمہ دانی و عالم الغیبی کے خلق جہان ممکن نہین ہے اسی عالم الغیبی
و ہمہ دانی کے دوبارہ ثابت کرنے کے لئے بیاس جی نے تیسرا سوتر بنایا اور وہ یہ ہے

शास्त्रयोनित्वात् ३

یعنی انگرشاستر یعنی وید کا کارن ہونے سے بھی برہم عالم الغیب و دانائے کل ہے
اگر ایسا نہوتا تو وید کو کیونکر بناتا وید کے بنانے پر عالم الغیب و دانائے کل کے سوائے
کوئی قادر نہین ہو سکتا کہ وید ساری ودیاؤن کی اصل ہے بر این تقدیر اس سوتر
مین لفظ شاستر سے وید مراد لیا جاویگا اور یہ ممکن ہے کیونکہ شاستر کہتے ہین ہت
یعنی فایدہ دنیا و آخرت کے جتلانے والی کتاب کو سو وید ایسا ہی ہے لہذا اوسکو
شاستر کہنا مناسب ہے بیاکرن والے لفظ شاستر سے معنی مذکور اسطرح پر نکالتے ہین

शिष्यते ऽनेन हितं तच्छास्त्रं

یعنی جس کتاب کے ذریعے سے فایدہ دنیا و آخرت کی ہدایت کیجاوے وہ شاستر ہے
اسیواسطے کسی نے کہا ہے۔

**प्रवृत्तिश्च निवृत्तिश्च पुंसां येनोपदिश्यते तद्धर्माश्चोपदिश्य
न्ते शास्त्रं शास्त्रविदो विदुः**

یعنی جس سے لوگون کو امرونہی کی ہدایت کیجاتی ہے اور اونکے دہرم کی تعلیم دیجاتی ہے
اوسکو شاستر کے جاننے والے شاستر کہتے ہین فقط اب مخفی نرہے کہ دیانند سرسوتی کا مستند
بیاس جی کا سوترا سبارہ مین ٹہیرا کہ پرماتما عالم الغیب و دانائے آغاز و انجام ہے
اور وید اوسکا کلام ہے پس سوتر مذکور مین قدامت وید کا کچہ ذکر نہین ہے بلکہ اوسکے
خلاف حدوث وید مذکور ہے کیونکہ جس صورت مین بقول شنکر اچاریہ اور دیانند سرسوتی

کے وہ کسی وقت بنایا گیا ہے تو اوسکے حادث ہونے مین کیا شک ہے اور حادث کے
لئے فنا لازمی و ضروری ہے لہذا شنکراچاریہ اور دیانند سرسوتی کے عقیدہ کی مطابق
کسی روز وید فنا بھی قبول کریگا چونکہ حدوث وید شنکراچاریہ کے مذہب کے مخالف تہا کہ
اونکے عقیدہ مین وید انادی اور ازلی ہے اسواسطے شنکراچاریہ نے سوتر مذکور کے بہاشیہ
مین دیانند سرسوتی کے مستندہ معنی و مطلب سے قطع نظر کرکے سوتر مذکور کے دوسرے معنی
لکہے ہین اور وہ یہہ ہین کہ اس سے پہلے سوتر مین کہا گیا کہ برہم اوسکو کہتے ہین کہ جو
کوئی جگت کی سرشٹی اور پالن و سنہار کرتا ہے اب اگر کہا جاوے کہ اوس برہم کے
ہونے مین کیا پرمان ہے اسواسطے بیاس جی نے تیسرا سوتر اس مضمون کا بنایا کہ برہم
کی ہستی و وجود مین صرف شاستر ہی پرمان ہے اور شاستر سے مراد وید اور اونپشد ہی
اور یہہ طعنہ ہے نیائے شاستر کے کرتا گوتم رشی وغیرہ پر کہ وہ پرمیشور کا ہونا انومان
یعنی شکل منطق سے ثابت کرتے ہین اب خیال کرنا چاہئے کہ بیاس جی کے سوتر مذکور کا سچا
ارتہہ یہی ہے وید کی قدامت و حدوث سے اوسکو کچہہ تعلق نہین ہے پس ہماری رائے
مین تینون سوتر کا آپسمین ربط و ضبط اسطرح پر ہونا چاہئے کہ دیا یکت کرم کرنے کے
بعد اس سبب سے کہ کرمون کا پہل محدود اور فانی ہے برہم کے جاننے کی فکر کرنی چاہئے
کہ برہم کے گیان کا پہل غیر محدود اور جاودانی ہے جو لوگ کہ اس سوتر کے معنی مین کہتے
ہین کہ چار سادہن کے حاصل ہونے کے بعد ایسا اور ویسا کرنا چاہئے اونکے مطلب کو وہی
جانتے ہونگے ہمارے نزدیک تو اوسکی صحت مین تامل ہے کہ اون چار سادہن مین پہلا
سادہن ستیا ستیہ بیبیک ہے یعنی ستیہ اور استیہ کے درمیان تمیز حاصل کرنا ستیہ
سے مراد برہم ہے اور استیہ سے مراد ماسوائے برہم اسیکا نام برہم گیان ہے جبکہ یہہ
گیان حاصل ہوگیا کہ برہم حق ہے اور ماسوائے باطل پس اسکے بعد انسان کس برہم
کے جاننے کا ارادہ کرے شاید کہ اون لوگون کی رائے مین کوئی دوسرا برہم ہے لہذا

پہلے سوتر کے معنی ٹہیک نہین ہوتے کیونکہ اس صورت مین حاصل یہہ ہی ہوگا کہ برہم کے
جاننے کے بعد برہم کے جاننے کا ارادہ کرنا چاہئے اور یہہ مہمل ہے کہ جب ایک چیز کو جان
لیا اور کماحقہ اوسکا علم ہوگیا پس اوسکے جاننے کا ارادہ کرنا بیمعنی و تحصیل حاصل ہے
اسواسطے پہلے سوتر مین جو لفظ اتہہ ہے اوسکے معنی یہ نہین کہ (چار سادہن کے حاصل
ہونے کے بعد) بلکہ یہہ معنی ہین کہ (ویدوکت کرم کرنیکے بعد) اور یہہ ہی معنی مقتضی مقام ہین
کہ یگ وغیرہ کرم کرنیکے بعد ہی پرماتما کے گیان کی شایستگی پیدا ہوتی ہے فقط اب دیا یہ
جاننا کہ پہلے سوتر کے معنی سمجھنے کے بعد انسان اس کشمکش مین پڑتا ہے کہ برہم کیسا ہے
اور اوسکی تعریف کیا ہے لہذا بیاس جی نے ویدانت کا دوسرا[2] سوتر بنایا کہ برہم اوسکو
کہتے ہین کہ جو جگت کا خالق اور حافظ اور مالک ہے یعنی اول جگت کو پیدا کرتا ہے پھر قایم
رکہتا ہے آخرکار فنا کرتا ہے دوسرے سوتر کے معنی سمجھنے کے بعد انسان کو یہ تلاش ہوتی
ہے کہ برہم کی ہستی مین ثبوت کیا ہے آیا شکل منطقی ہے یا اوسکے سوائے کوئی اور دوسرا ثبوت
ہے اسواسطے بیاس جی نے تیسرا سوتر بنایا کہ برہم کے ہونے مین وید اور اوپنشد ہی سند
ہے انومان اوسکو جیسا کہ چاہئے ثابت نہین کر سکتا ساری تقریر کا حاصل وہی ہے کہ دیانند
سرسوتی کی مستندہ بیاس جی کے سوتر کو قدامت و حدوث وید سے ہرگز تعلق نہین ہے
اس سے ہماری یہ غرض نہین ہے کہ بیاس جی کو قدامت وید سے انکار ہے لاریب وے وید کو
قدیم مانتے ہین چنانچہ اونہون نے ویدانت سوتر کے پہلے ادہیاے کے تیسرے پاد مین
علانیہ وید کے قایم ہونے کے ثبوت مین سوتر بنایا ہے جسکی ہم اوپر تفصیل کر چکے مگر قدامت
وید کی کیفیت وہی ہے کہ پرماتما انادی کال سے ہر ایک سرشٹی کی ابتدا مین ایک ہی
آن پوربی یعنی ترتیب کے ساتہہ وید کو برہما جی کے لئے اوپدیش کرتا چلا آتا ہے اور
اسیطرح اننت کال تک اوسی ترتیب کے ساتہہ اوپدیش کرتا رہیگا غرضکہ وید کی
شرتیون کی جو ترتیب کہ اب موجود ہے یہہ ہی ازل سے ابد تک رہیگی ایک نقطہ کی

ہی تقدیم وتاخیر مہوہ کی جملون اور فقرون کی تقدیم وتاخیر کا تو کیا ذکر ہے جس قسم کی قدامت
کہ آریہ لوگ وید مین تسلیم کرتے ہین وہ خود وید سے ثابت ہے یجروید کا چالیسوان
ادہیاے دیکھو۔

स्वयंभूर्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः

یعنی پرماتما ہر ایک سرشٹی کی شروع مین اپنی برابر چلی آنیوالی دیوتا وغیرہ مخلوق کے لئے
وید کے ذریعہ سے ایک ہی انداز سے پدارتہون کا اوپدیش کرتا ہے فقط اب مخفی نرہے کہ
یہانتک ہمنے اون شرتی اور سوترون کے معنی اصلی لکہے جنکو دیانند سرسوتی نے
اپنی خواہش کی موافق درہم برہم کیا تہا اسکے بعد سوامی جی نے دو تین دلیل عقلی بہی
وید کی قدامت مین تحریر کی ہین حالانکہ اونکو وید کے قدیم ہونے سے اصلا علاقہ نہین ہے بلکہ
دیانند سرسوتی کے مدعا کے برعکس وے حدوث وید پر قایم ہین یہہ ساری سوامی جی کی
دانائی اور پانڈتہ کی خوبی ہے اب ہم اون مین سے ایک دلیل نقل کرکے حوالۂ قلم حق
رقم کرتے ہین سوامی جی جیسے شاستر کے پرمانون سے وید نتیہ ہین ویسے ہی یکتی یعنی
دلیل عقلی سے بہی اونکا نتیہ ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ عدم سے وجود کا ہونا ہرگز نہین
ہوسکتا ایسے ہی وجود کا عدم بہی اصلا نہین ہوسکتا جو ستیہ ہے اوسی سے آگے
پرورتی بہی ہوسکتی ہے اور جو چیز ہی نہین اوس سے دوسری چیز کسیطرح نہین ہوسکتی اس قاعدہ
سے بہی ویدون کو قدیم ہی ماننا ٹہیک ہے کیونکہ جسکی اصل ہی نہین ہوتی اوس کی
شاخ و برگ و شگوفہ وغیرہ کبہی نہین ہوسکتی اسیطرح جب پرمیشور مین بے انتہا ودیا
ہے تب ہی لوگون کو ودیا کا اوپدیش ہی کیا ہے اور جو پرمیشور مین بے انتہا ودیا ہو
تو وہ اوپدیش کسطرح کر سکتا اور جگت کو ہی کسطرح بنا سکتا کیونکہ دنیا مین بے اصل کا
ہونا اور بڑہنا غیر ممکن ہے اس سے یہ جانا گیا کہ پرمیشور سے وید ودیا کی اصل ہے
جواب اگر یہہ ہی قدامت وید کی سوامی جی کے پاس دلیل عقلی ہے تو اونکی راے

مین خس و خاشاک و زمین و افلاک و انسان و جان سب ہی قدیم ہین کہ کل کی اصل پرمیشور
سے ہے پرماتما کے بغیر کوئی چیز نہین ہے ہر ایک شے و ہمہ دم پرماتما کی محتاج ہے کہ وہ
مبداے کل اشیا ہے پس وید کی کیا خصوصیت ثابت ہوئی کہ جسطرح تمام چیز کی اصل
پرمیشور سے ہے اسیطرح بقول دیانند سرسوتی کے وید کی اصل پرمیشور ہی سے قرار پائی
لہذا وید بھی دیانند سرسوتی کے نزدیک خس و خاشاک وغیرہ کی مانند ناچیز ٹھہرا قدامت
اور ازلیت وید کا تو کیا ذکر ہے سوامی جی نے خوب وید کی حمایت کی کہ جس سے علانیہ اہانت
نکلی اسی قسم کی سوامی جی نے دو تین یکتی اور وید کی قدامت مین لکھی ہین جن سے
مذمت وید برآمد ہوتی ہے اسواسطے طبیعت حق طویت اونکی نقل اور تکذیب سے کشیدہ
ہے کہ خاطر سامعین اونکے استماع سے رنجیدہ ہے اب ہم وہ فقرہ نقل کرکے رد کرتے ہین
جسکو دیانند سرسوتی نے سب دلائل کے آخر مین لکھا ہے اور کل لب لباب سمجھا ہے۔
سوامی جی پرمیشور کے گیان مین ویدون کو سدا موجود رہنے سے سچے ارتھ والا
اور نتیہ سب لوگون کو ماننا مناسب ہے صفحہ ۳۹ اور ام بھومیکا کے آخر مین دیکھو
جواب اگر پرمیشور کے علم مین ہمیشہ موجود رہنا ہی قدامت اور سچائی کا سبب ہے تو تمام
اشیا بھی اور ہری قدیم و سچی ہوئین کہ اتما پرماتما کے گیان مین موجود و مہیا ہین
یعنی جو کچھ ازل سے ابد تک وجود پکڑے گا وہ ابداً پرمیشور کے علم مین موجود ہے یعنی
اوسکا علم ہمیشہ کل ذرات پر حاوی ہے ایسا ایک ذرہ بھی نہین ہے جسپر ہر وقت
پرماتما کا گیان محیط نہووے ع ذرہ نیست در زمین و زمان ٭ کہ نہ علمش بود محیط
بآن ٭ اس صورت مین اگر پرمیشور کے علم مین سدا موجود رہنا ہی قدامت کا باعث
ہے تو کوئی چیز حادث نہین ہے سب قدیم ہین پس وید کی کیا خصوصیت ہے اسیطرح
اگر پرمیشور کے گیان مین ہمیشہ مہیا رہنا ہی سچائی کا کارن ہے تو جھوٹون کا جھوٹ
بھی سچ ہی ہووے کہ اوسپر پرماتما کا گیان سدا احاطہ کر رہا ہے بلکہ سوامی جی کی اس

کلیہ سے لازم آتا ہے کہ حادث اور جھوٹ کا وجود ہی نہین ہے بلکہ کل کے لئے قدامت اور سچائی لازم ہے پس وید کے واسطے کسیطرح کی تخصیص ثابت نہوئی اگر اس صورت مین سوامی جی کہین کہ وید کے سواے کوئی چیز پرمیشور کے گیان مین سدا نہین رہتی تو محض غلط ہے کہ پرماتما کی عالم الغیبی و ہمہ دانی مین نقصان آتا ہے کہ وہ خس و خاشاک اور جھوٹ دروغ وغیرہ اشیاء کو ہر وقت نہین جانتا بلکہ کسی وقت جانتا ہے اور کسی وقت نہین جانتا کیونکہ اشیاے مذکورہ ہر وقت اوسکے گیان مین نہین رہتی ہین پس وہ نہ عالم الغیب ہے اور نہ ہمہ دان غرضکہ سوامی جی نے جسقدر دلائل وید کی قدامت او سچائی مین لکھے ہین اون تمام سے وید کی حقارت ثابت ہے اب مخفی نرہے کہ جس صورت مین ہم وید کو بدلائل عقلی پرمیشور کا کلام ثابت کر چکے اور مخالفین کو از آغاز تا انجام ساکت تو وید کے قدیم اور برحق ہونے مین کیا شک ہے کیونکہ کلام صفات مین داخل ہے اور یہہ بات عقلاے زمان کی مسلمہ ہے کہ قدیم کی صفتین قدیم ہوتی ہین اور حادث کی صفات حادث جبکہ پرماتما کی کل صفات برحق و قدیم ہین تو بالضرور اوسکا کلام بھی برحق و قدیم ہی ہوگا وید کے قدیم و برحق ہونے مین یہ ہی دلیل کافی ہے کہ جسکی ذات قدیم ہے اوسکی صفات بھی قدیم ہین اور جسکی ذات حادث ہے اوسکی صفات بھی حادث ہین اگر کوئی قدیم کی صفات کو حادث قرار دے تو غلط ہے کہ قدیم محل حوادثات نہین ہوسکتا اسیطرح حادث کے محل کا قدیم ہونا ناممکن و محال ہے اب آریہ بھائیون کی راے بیضا ضیاے پر واضح ہووے کہ قدیم اوسکو کہتے ہین کہ حدوث و فنا سے مبرا ہووے یعنی نہ پیدا ہووے اور نہ فنا قبول کرے بلکہ دایم قایم رہے پیدا ہونے سے ہماری غرض حالت کثافت و سطبری کو پہنچنا ہے مثلاً پیپل کا درخت اپنے تخم مین مع شاخ و برگ و پھول و پھل کے اول ہی موجود و مہیا ہوتا ہے پس اوسکی پیدایش و فطرت یہ ہی ہے کہ حالت لطافت کو چھوڑ کر حالت کثافت اختیار کرے چنانچہ پر اشر رشی نے پرماتما

کی ستایش وثنا مین کہا ہے۔

यथा वटः सुमहान्सूक्ष्मे यथा बीजे व्यवस्थितः संयमे विश्व मखिलं बीज भूते तथा त्वयि १

یعنی جیسے بیپل کا درخت بلند اپنے خرد بیج مین موجود رہتا ہے ایسے ہی پرلے کال مین سارا جگت بیج کے قایم مقام پر ماتما مین مہیا ہوتا ہے فقط مقصود یہ ہے کہ جتنی چیزین پیدا ہوئی ہین اون مین سے معدوم محض کوئی نہ تہی بلکہ کل کی اول مین حالت لطیف تہی وہی حالت لطافت ساتہ عدم کے تعبیر کیجاتی تہی معدوم محض کا وجود پکڑنا اور ظہور کرنا تو ناممکن و محال ہے چنانچہ کسی بزرگ نے کہا ہے۔

पयोद पानं खनन्नान् नीयते न जलो नरंः सदेव नीयते व्यक्तिमसतः संभवः कुतः १

یعنی جیسے کنوان کہودنے سے وہی پانی برآمد ہوتا ہے کہ جو موجود تہا دوسرا نہین نکلتا کیونکہ جو معدوم محض ہے اوسکا توکسیطرح پر موجود ہونا ممکن ہی نہین ہے فقط گیتا کی دوسرے ادہیاے مین ہے۔

नासतो विद्यते भावो ना भावो विद्यते सतः

یعنی معدوم محض کا موجود ہونا نہین ہو سکتا اور موجود کا معدوم مطلق ہونا بہی محال ہے فقط پس کسی چیز کا پیدا ہونا یہہ ہی ہے کہ بہت سے اجزا ملکر ایک صورت کثیف پکڑ لیتے ہین مثلاً کپڑا کیا چیز ہے سواے اسکے کچہ نہین ہے کہ بہت سے تارون نے ملکر ایک صورت کثیف اختیار کی ہے یہہ ہی کپڑے کی پیدایش ہے اور بس یہ ہرگز نہین ہے کہ اول مین کپڑا معدوم مطلق تہا اور مین بعد موجود ہوگیا بلکہ اوسکے مادہ یعنی تارون مین یہ ہیئت مجموعی صورت لطیف اور باریک کے ساتہہ اول ہی موجود تہی تارون کے ملتے ہی ظاہر ہوگئی اسیطرح سے عناصر کی فطرت اور آفرینش ہے مثلاً زمین کیا چیز ہے بہت سے اجزاے لا یتجزی نے ملکر ایک صورت پکڑلی ہے اسیطرح قیاس پر پانی وغیرہ کی

پیدایش ہے یہ ہرگز نہین ہے کہ عناصر اول مین معدوم محض تھے عدم سے وجود
مین آئے ہین اگر اوس حالت لطافت کا نام جو کہ اول مین ہر ایک چیز کی ہوتی ہے عدم
رکھا جاوے تو ہم کو اوس سے کچھ انکار نہین ہے غرضکہ تبدیل صورت و ہیئت ہی کو
اوتپتی اور آفرینش کہتے ہین جو چیز کہ بالکل معدوم ہے اوسکا ظہور پکڑنا تو خلاف دانشمندی
ہے جیسے انسان کے سینگ اور عقیمہ کا بیٹا اور ناشدنی کیونکہ انسان کے سینگ محض
باطل ہین کسی وقت نہین ہوسکتے نہ ہونگے عقیمہ کے بیٹے کا بھی یہی حال ہے کہ معدوم
محض ہے کسواسطے کہ اگر اوسکے بیٹا ہوتا تو عقیمہ کیونکر ہوتی اسی قسم کی اور بھی اکثر اشیا
ہین کہ باطل مطلق ہین جیسے رسی کا سانپ اور مرگ ترشنا کا پانی حاصل اس تمہید کا
یہ ہے کہ آفرینش و فطرت کسی چیز کی اسکے سواے نہین ہے کہ اجزاے لایتجزی حالت
کثیف حاصل کرتے ہین اب چاہیے جاننا کہ فنا اور ناش ہونا اشیا کا کیا ہے بالضرور اور
بالیقین حالت کثافت و سطبری کو چھوڑکر حالت لطیف و باریک کو پہنچنا ہے جیسے کپڑے
کا تھان اگر جلایا جاسے تو لاجرم اوسکے اجزا باقی رہینگے گو نظر نہ آوین نظر نہ آنے ہی کو
سنسکرت مین ناش کہتے ہین اور یہ لفظ (نسش ادرشنی دہاتو) یعنی مصادر سے مشتق
ہوتا ہے غرض اس سے یہ ہے کہ معدوم محض کوئی چیز نہین ہوتی صرف حالت لطیف کو
پہونچنے کا نام ناش و فنا ہے جسوقت مٹی کے پیالہ کو توڑکر اوسکے ٹکرون کو باریک
پیسکر اوڑا دوگے تو وے کہین نہ کہین رہینگے یہ ہرگز نہین ہے کہ معدوم محض ہوجاوین
جو لوگ کہ اوتپتی اور ناش کی کیفیت سے واقف ہین وے بخوبی جانتے ہین کہ پیدا ہونے
والی اور ناش ہونے والی چیزون مین سے نہ کوئی اول مین معدوم محض تھی اور نہ
کوئی آخر مین معدوم محض ہوگی بلکہ حالت کثیف اور لطیف کو پہنچنا ہی اوتپتی اور ناش
کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے اب پوشیدہ نرہے کہ جس وقت اجزاے لایتجزی کی ترکیب
سے کوئی چیز حادث ہوتی ہے تو نظر آتی ہے کہ سطبری و غلاظت سے اوسکو چارہ نہین ہے

اور جبکہ کسی چیز کے اجزا الگ الگ ہوتے ہین تو وہ نظر سے غائب ہوتی ہے کہ اوسکی
کثافت و سطہری پایہ لطافت و باریکی کو پہونچ جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت
سطہری و غلاظت کا نام اوتپتی اور آفرینش ہے اور حالت لطافت و باریکی کو فنا او رناش کہتے ہین جو
چیز کہ پیدا ہو کر غائب ہو جاتی ہے اوسی کو غیر قدیم کہتے ہین جو کوئی اس پیدایش
اور فنا سے بری ہے وہ قدیم اور نتیہ ہے از روئے دلائل عقلی و نقلی کے اکثر پدارتہہ
نتیہ اور قدیم ہین جیسے پرماتما اور جیوا ور پرکرتی وغیرہ کسی جگہہ یہ مطلب تفصیلوار
مرقوم ہوگا اب چاہئے جاننا کہ جو پدارتہہ اجزا سے کے ملنے سے وجود پکڑتا ہے اوسکو
سنسکرت مین کاریہ کہتے ہین اور جتنے کاریہ ہین اونکا کرتا یعنی فاعل ضرور ہوتا ہے
اجزاے لایتجزی کے ملانے اور اونکے الگ کرنے پر ایک پرماتما ہی قادر ہے دوسرا
کوئی نہین ہے کیونکہ جو شئے انکے ملنے سے پیدا ہوتی ہے وہ اونکے ملانے کی اور
جدا کرنے کی اصلا طاقت نہین رکھتی لہذا انسان و جن وغیرہ کو پرکرتی اور پرمانو
کے سنیوگ اور بیوگ کرنے کی ہرگز تاب و توان نہین ہے کیونکہ جن و انسان خود
پرمانون کے سنیوگ سے موجود ہوئے ہین اور اجزاے لایتجزی و جوہر فرد کے درمیان
ترکیب دینے والا اور پراگندگی لانے والا اونکی بہ نسبت لطیف تر ہونا چاہئے
مثلاً چونکہ پانی مٹی کی بہ نسبت لطیف تر ہے اسواسطے اوسکے اجزا مین داخل ہوکر
اونکا سنیوگ اور بیوگ کر سکتا ہے اسیطرح آگ چونکہ بہ نسبت آہن وغیرہ کے
سوکشم ہے اونکے اندر دخول کرکے آمیختگی اور پراگندگی اجزا پر قادر ہے چونکہ
پرماتما پرکرتی اور پرمانو کی بہ نسبت سوکشم تر اور لطیف تر ہے لہذا اونکے سنیوگ
اور بیوگ پر وہی قدرت رکھتا ہے دوسرے کی مجال نہین ہے کہ ایسا کر سکے
اسیواسطے پرماتما کو کل مخلوق کا خالق اور کرتا کہتے ہین معدوم محض کو وجود مین
لانا اور موجود کو معدوم مطلق کرنا محالات سے ہے اور جو کچہ محال ہے وہ باطل

محض ہے اگر کوئی کہے کہ پرماتما بیکنٹھ مین بیٹھا ہے یا آسمانون کے درمیان عرش
پر جلوہ گر ہے مگر اوسکی شکتی اور قدرت کل جگہہ موجود ہے اپنے ید قدرت سے
سارے کام کرتا ہے اسکی کیا ضرورت ہے کہ خود پرماتما بذات خود کامون مین پرورت
اور مشغول ہووے ایسا کونسا کام ہے کہ جسکو پرماتما اپنی جگہہ بیٹھا ہوا اپنے دست قدرت سے
نہین کرسکتا تو جواب یہہ ہے کہ قدرت گن اور عرض ہے اور پرماتما دروبہ اور
جوہر ہے یعنی پرماتما بذات خود قایم ہے اور قدرت قایم بالغیر ہے پس فقط قدرت ہر مقام
پر حاوی نہین ہوسکتی کہ بغیر ذات کے اوسکا انتقال ممتنع و محال ہے کیواسطے کہ عرض
اور گن اپنے جوہر اور دروبہ سے علیحدگی ہرگز نہین اختیار کرسکتا پس ممکن نہین
ہے کہ قدرت بدون صاحب قدرت کے آمد و شد کرسکے جبکہ تنہا قدرت کا انتقال
عقل کے خلاف ہے تو پرماتما بیکنٹھ وغیرہ مین بیٹھا ہوا اپنے دست قدرت سے سب
جگہہ سارے کام نہین کرسکتا بلکہ بیکنٹھ وغیرہ ہی کا انتظام اوس سے ممکن ہے اگر
کوئی پیرو پران یا تابع موسیٰ و سلیمان یا کرسٹان یا مسلمان کہے کہ بعضے گن اور عرض
ایسے بھی ہین کہ بغیر جوہر کے انتقال کرسکتے ہین جیسے ہرچند چراغ و آفتاب و ماہ وغیرہ ایک
جگہہ قایم رہتے ہین و لیکن انکی روشنی دور تک پھیلتی ہے تو جواب یہہ ہے کہ روشنی اور
پرکاش عرض و گن نہین ہے بلکہ جوہر اور دروبہ ہے اسی لیئے چراغ و آفتاب کی روشنی مین
گرمی محسوس ہوتی ہے اور ماہ وغیرہ کی چاندنی مین خنکی پائی جاتی ہے کیونکہ گن مین گن نہین
رہتا اور عرض مین عرض نہین ورنہ تسلسل اور الوستھا تسلیم کرنی پڑے گی اور یہہ جملہ عقلا کے
خلاف ہے یہانتک قدامت وید مین گفتگو ہوئی اور دیانند سرسوتی کی جھوٹی تفسیر کی تکذیب
بخوبی ہوئی اب اسبات کا بیان ہے کہ وید کی تعلیم کس کے لیئے جایز ہے ہم کو ثابت ہوا ہے کہ کل
مرد و زن و دیوتا اور دیتہ وغیرہ کے واسطے وید پڑھنا چاہیئے البتہ شردھا اور اعتقاد شرط ہے
غرض اسکی جو کوئی معتقد وید ہووے اوسکو وید کا پڑھنا روا ہے کسی قوم کے لیئے وید خوانی

کی تخصیص و ترجیح نہین ہے کیونکہ وید پرمیشور کی ستایش وگیان ہے اور پرمیشور کے گیان
وتنا مین سب کو اوپکار ہے کہ کل لوگ دنیا وعقبی مین بہلائی حاصل کرنے کے لیے کوشش کرین
اور پرمیشور کو جانکر اپنے دہرم وکرم مین مشغول رہین چنانچہ یجروید کے چہبیسوین[٢٦] ادہیاے
کی دوسری شرتی ہے۔

यथेमांवाचङ्कल्याणीमावदानिजनेभ्यः ब्रह्मराज न्याभ्यां
शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय प्रियोदेवानां दक्षिणा
यै दातुरिह भूयासमयं मे कामः समृध्यतामुपमादोनमतु
॥२॥

یعنی پرماتما کہتا ہے کہ جیسے یہہ کلیان کرنیوالی بانی یعنی وید اقدس سب لوگون کے
لیے مین کہتا ہون براہمن اور کشتریون کے لئے اور شودر کے لئے اور ویشیہ کے لئے
اور اپنے نیے لیے یعنی جو لوگ کہ پرمیشور کو دوست رکہتے ہین اونکے لیے اور دشمن کے
لیے یعنی جو لوگ کہ پرمیشور کے احکام کی مخالفت پر آمادہ ہین اونکے لیے ویسے ہی یہان
یعنی دنیا کے درمیان دیوتون یعنی وید کے پڑہانے والون کا مین عزیز ہوتا ہون اور
دکشنا دینیوالون کا یعنی جو لوگ کہ وید پڑہتے ہین اور من اور دولت سے گورو کی خدمت
کرتے ہین اونکا بہی مین پیارا ہوتا ہون یعنی وید پڑہانے والے اور پڑہنے والے دونون
مجہہ سے محبت کرتے ہین اس بارہ مین کوشش کرو کہ میرا یہہ مطلب ترقی پکڑے اور سارا
جگت مجہسے محبت کرے فقط اب مخفی نہ ہے کہ اس شرتی مین لفظ (چارنا ی) مین چکار
عطف کے لیے یعنی اور کے معنی مین ہے اور لفظ (آرن) بمعنی دشمن ہے کہ اسمین
الف واسطے نفی کے ہے اور (رن) بمعنی آواز ہے اور مراد اوس سے گفتگو ہے یعنی
ایسا شخص کہ جسکے ساتہہ گفتگو ترک کی گئی ہووے مراد اوس سے دشمن ہے پس دیانند
سرسوتی نے جو (چارن) بمعنی اتی سودر ایک لفظ قرار دیا ہے وہ اونکی غلطی ہے کہ
یہان چارن ایک لفظ نہین ہے بلکہ مرکب ہے جیم فارسی اور (آرن) سے اور جو

لفظ (ریاں) کہ سنسکرت مین غیر مرکب مستعمل ہے اوسکے معنی اتی شودر کے نہین ہین بلکہ لوگون کی صفت وثنا بیان کرکے اوقات بسر کرنے والے کو کہتے ہین جیسے بہاٹ وغیرہ دیانند سرسوتی سے اس شرتی کی معنی مین اور بھی چند غلطیان سرزد ہوئی ہین تفصیل اونکی کسی مقام پہ کیجاویگی اب چاہیے جاننا کہ لفظ (ارناے) کے بعد کلمہ (تتھا) محذوف ہے کہ زبان سنسکرت مین قاعدہ ہے کہ اگر کہین لفظ (یتھا) واقع ہووے تو اوسکے مقابلہ مین (تتھا) بھی بالضرور آتا ہے خواہ لفظا ہووے خواہ معنی یہان لفظا نہین ہے مگر معنی مین ملحوظ ہے لفظ (دکتنا) مین چوتھی تتھی کے ارتھہ مین ہے اور لفظ داؤد اگرچہ مفرد ہے مگر اوس سے دینیوالون کی جماعت مراد ہے یہ ساری باتین ہمنے متقدمین کی تحقیقات سے نقل کی ہین دیانند سرسوتی کو کچھہ بھی معلوم نہین کہ معاملہ کیا ہے اور کونسا لفظ کس معنی مین مستعمل کیا گیا ہے اب ہم شرتی مذکورہ کی تفسیر کا خلاصہ از سر نو پیش کرنے مین پر آتا کہتا ہے کہ اے لوگو جسطرح مین نے وید کا اوپدیش کیا ہے اوسیطرح تم بھی وید کو پڑہکر براہمن کشتریہ ویشیہ شودر دوست دشمن وغیرہ کل انسان کو پڑہاؤ اور سناؤ کہ وید ایسی بانی ہے کہ سب کے واسطے کلیان کرنے والی ہے کسی کے لئے ترجیح وتخصیص نہین ہے پس جو لوگ کہ کہتے ہین کہ تعلیم وید صرف دو تین جاتیون یعنی براہمن کشتریہ ویشیہ کے لئے ہے دوسرے کیواسطے نہین ہے وے اہل تعصب ہین باقی شرتی کی تفسیر اسطرح پر ہے کہ پرمیشور کہتا ہے کہ جیسے مین وید کو اوپدیش کرکے وید پڑہانے والون اور وید پڑہنے والون کا پیارا ہورہا ہون ایسے ہی تم لوگ بھی طرفداری چھوڑکر درس وتدریس وید کے ذریعہ سے سب لوگون کے عزیز ہو تاکہ دنیا مین وید رواج پاوے اور سب لوگون کو وید کی ودیا آجاوے اس مسئلہ مین ہمارا اور دیانند سرسوتی کا اتفاق ہے مگر اونہون نے بھومیکا کے صفحہ تین سو دس اور گیارہ مین اسی مسئلہ کے بارہ مین جو یہہ کا یہ

ٹھہرایا ہے کہ جو جو پدارتھ پرمیشور سے پرکاشت ہوئے ہین سو سب کے اوپکار کے لیئے ہین) وہ محض غلط ہے کہ بہت سی مخلوق ایسی ہین کہ اون سے کسی کا فایدہ متصور نہین ہے بلکہ اکثر جاندار کے حق مین باعث نقصان و زیان ہین جیسے شیر و گرگ وغیرہ اب سوامی جی اور اونکے پیرو لوگ جواب دیوین کہ شیر کس کے لیئے فایدہ مند ہے اور گرگ سے کون خرسند ہے چونکہ ہمارا اعتقاد یہہ ہے کہ وید کا سب کے لیئے اودھکار ہے لہذا دیانند سرسوتی کے رد مین زیادہ گفتگو نہین کرتے مطلب اصلی کی طرف متوجہ ہوتے ہین منو سمرتی کے دوسرے ادھیاے مین ہے ۔

अन्त्यादपि परं धर्मं

یعنی پرم دھرم کو چانڈال سے بھی سیکھ لے فقط پرم دھرم سے مراد مکتی کا اوپای آتم گیان ہے اور آتم گیان وید اور اونشد سے ہی ہو سکتا ہے دوسری کتاب سے ہرگز نہین پس جبتک کہ چانڈال وید اور اونشد کو نہ پڑھیگا تو آتم گیان سے کسطرح بہرہ ور ہوگا اور براہمن وغیرہ دوسرا شخص اوس سے کیونکر آتم گیان کا اوپدیش لے سکیگا اس سے جانا گیا کہ چانڈال تک کو بھی وید اور اونشد کا اودھکار ہے شودر وغیرہ کا تو کیا ذکر ہے یہہ ہی مطلب شانتی پرب کے ادھیاے ایک سو چوالیس مین ہے ۔

प्राप्य ज्ञानं ब्राह्मणात् क्षत्रियान् वा वैश्याच्छूद्रादपि
नीचादभीक्ष्णं श्रद्धातव्यं श्रद्दधानेन नित्यं न श्रद्धिनं
जन्म मृत्यू विशेतां ॥८८॥

یعنی براہمن و کشتریہ و ویشیہ و شودر اور نیچ سے بھی گیان پاکر شردھا وان کو چاہیئے گیان مین شردھا کرنی چاہیئے کہ شردھا کرنے والے پر جنم لینا اور مرنا تصرف نہین کرتے یعنی جو کوئی گیان مین شردھا کرتا ہے وہ نہ جنم لیتا ہے نہ مرتا ہے یعنی وہ اجر اور امر ہے ایسا گیان سواے آتم گیان کے نہین ہو سکتا لہذا یہان گیان سے آتم گیان مراد ہے کیونکہ شانتی پرب مین جہان یہہ شلوک واقع ہے وہان اوپر سے موکش کے ذریعہ آتم

گیان ہی کا ذکر چلا آتا ہے چنانچہ اس سے پہلا یہہ شلوک ہے۔

ज्ञानान्मोक्षो जायते राजसिंह नास्त्यज्ञानादेव नाहुर्नरेन्द्र तस्मा
ज्ज्ञानं तत्त्वतो न्वेषितव्यं येनात्मानं मोक्षयेज्जन्म मृत्यो: ॥

یعنی اے راجون مین جوانمرد اور انسانون مین سردار گیان سے موکش ہوتی ہے
اگیان سے نہین اسیطرح رشی اور منی کہتے ہین لہذا اصلیت کے ساتھہ گیان کو
تلاش کرنا مناسب ہے جسکو وسیلے سے آتما یعنی جیو جنم لینے اور مرنے سے رہائی پاے
فقط مخفی نرہے کہ شلوک مذکورۂ بالا مین لفظ نرپ سے مراد چانڈال ہے پس جبکہ چانڈال
سے بہی گیان لینے کا حکم ہے تو خود ثابت ہوگیا کہ سب کو وید پڑہنے بلکہ پڑہانے کا بہی ادہکار
ہے اگر چانڈال وغیرہ وید اور اوپنشد نہ پڑہینگے تو وے دوسرون کو کیونکر آتم گیان کا اپدیش
کرینگے اور آتم گیان وید اور اوپنشدون کے سواے دوسری جگہہ سے اصلا حاصل
نہین ہوسکتا پس اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ عورت اور شودر وغیرہ کو وید منع ہے
وہ محض غلط ہے کیونکہ نشادون کے لئے کہ چانڈال کی قسم سے ہے رگ وید کے براہمن کی
شرتی مین وید کا ادہکار لکہا ہے وہ شرتی یہہ ہے۔

॥ निषादस्थपतिं याजयेत् ॥

یعنی اوس نشاد کو کہ جو اپنی قوم کا رئیس وسردار ہووے یگیہ کرانا چاہئے فقط اور یگیہ وہی
کرسکتا ہے کہ جو وید پڑہا ہووے کیونکہ یگیہ کرنے کے وقت وید کی بعضی شرتیون کی تلاوت
واجبات سے ہے لہذا بدون وید پاٹھہ کے یگیہ کرنا ناممکن ہے اگرچہ شرتی مذکورے کے
یہہ معنی بہی ہوسکتے ہین کہ نشادون کے سردار و رئیس کو کہ دو جاتیون مین سے ہووے
یگیہ کرانا چاہئے اور یہہ معنی اوس صورت مین ہین کہ لفظ (نشادستھپتی) مین
تتپورش سماس تسلیم کیا جاوے مگر نیاے شاستر کے بڑے بڑے آچاریون نے تتپورش
سماس کو رد کرکے (کرم دہاریہ) سماس ہی اختیار کیا ہے اور (کرم دہاریہ) سماس

کی صورت مین لفظ (نشادستہ ہتی) کے وہی معنی ہین کہ جونشاد اپنی قوم کا سردار

ورئیس ہووے اور اوسکو اوتنے وید کی کہ جسقدر رگیمیہ ہین پڑہایا جاوے اجازت

دیگئی ہے پس یہہ قول کہ شودر اور عورت کو وید پڑہنے کا ادہکار نہین ہے لائق اعتماد

واعتبار نہین ہے سبہاپرب کے ادہیاے پچاسی مین ہے کہ جو کچہ اندر دیوتا نے

اپنے گوروسے پڑہاتہا بدر اوس سب کو جانتا ہے چنانچہ ۔

देवर्षिवासव गुरुर्देव राजाय धीमते यत् प्राह शास्त्रं भगवान्
बृहस्पतिरुदार धी: न ह्येद विदुः सर्वे सरहस्यं महा कविः ९

یعنی بڑے عقلمند اندر کے گورو دیوتون کے رشی برہسپتی نے جو کچہ شاستر دیوتون

کے راجا اندر کو پڑہایا اوس سب کو معہ پوشیدہ باتون کے بڑے پنڈت بدرجی جانتے

ہین فقط غرضکہ جو کچہ اندر دیوتا نے اپنے گورو برہسپتی سے پڑہا تہا اوس تمام سے بدرجی

بہی خبردار تہے حالانکہ بدرجی شودر تہے اگر اندر دیوتا وید اور شاستر پڑہا ہے تو بیشک

بدر بہی پڑہا تہا حالانکہ شودر تہا پس جو کوئی کہتا ہے کہ شودر کے لیے وید کا ادہکار

نہین ہے وہ حقیقت حال سے خبردار نہین ہے اسیطرح بن پرب کے ادہیاے

دو سو پانچ سے لیکر دو سو پندرہ تک مذکور ہے کہ کوشک رشی دہرم بیادہ کے پاس

گیان لینے گیا جو کہ شودر سے بہی نیچ تہا اور دہرم بیادہ نے اوسکو گیان اوپدیش

کیا اور درمیان اوپدیش کے دہرم بیادہ نے جا بجا ویدکی شرتیون کے حوالے دیے

کہ وید مین ایسا ایسا لکہا ہے آخرکار کوشک رشی نے کہا کہ شودر سناتن دہرم سے

واقف ہووے یہہ بات دشوار ہے اسواسطے مین تجہکو براہمن جانتا ہون فقط

ہم کہتے ہین کہ اگر دہرم بیادہ وید نہ پڑہا تہا تو کیونکر ویدک دہرم کا آچار یہ بن بیٹہا

اور کس طرح اوس نے کوشک رشی کو سارے وید کا خلاصہ تعلیم کیا اور کیواسطے کوشک

نے اوس کو اپنا گورو تسلیم کیا اس سے یہی لازم آیا کہ وید ودیا کے سب مستحق ہین

پھر دیکھو یجروید کے سوتر مین جسکو شروت سوتر کہتے ہین لکھاہے کہ یگیہ کرنیوالا اپنی عورت کو وید کی پستک دیکر پڑہوائے جب تک کہ ایسا نہ کریگا اوسکا یگیہ تکمیل کو نہ پہونچیگا وہ سوتر یہ ہے

वेदं पत्न्यै प्रदाय वाचयेत्

یعنی وید اپنی عورت کو دیکر پڑہوادے فقط اب مقام غور ہے کہ اگر عورت کو وید کا ادہیکار نہین ہے تو اس حکم کی تعمیل کیونکر ہوگی اس سے جانا گیا کہ وید مرد و زن و براہمن و شودر وغیرہ سب کے لیئے ہے اگر مرد کی تخصیص ہوگی تو تکمیل یگیہ تا ابدالاباد دشوار ہوگی کیونکہ جب تک یگیہ کرنے والا اپنی زوجہ سے وید نہ پڑہوا ویگا اوسکا یگیہ کامل نہ ہوگا پس جس نے کہ عورت کے لئے وید پڑہنے کی ممانعت کی وہ یگیہ مین کہ عبادت خاص ہے خلل انداز ہوا برہدارنہ اوپنشد مین ہے کہ ایک عورت گارگی نام بچکنو کی بیٹی نے یاگیولکیہ رشی سے سوال کئے اور یاگیولکیہ نے اوسکے سوالون کے برابر جواب دئے اور وے سوال و جواب خود برہدارنہ اوپنشد مین منقول ہین اور برہدارنہ اوپنشد یجر وید کے شت پتھہ براہمن مین داخل ہے اور جو لوگ کہ عورت کے لئے وید پڑہنے کی ممانعت کرتے ہین اونکی راے مین شت پتھہ براہمن عین وید ہے چنانچہ اون لوگون کا قول ہے کہ

मंत्रब्राह्मणात्मकत्वं वेदत्वं

یعنی سنہتا اور براہمن دونون کا نام وید ہے فقط افسوس ہے ان لوگون کے تعصب اور بے انصافی پر کہ جس صورت مین انکے عقیدہ کی موافق عورت کے سوالات اعادی جواب خود وید مین نقل ہین تو کیونکر کہتے ہین کہ عورت کے واسطے وید پڑہنا جایز نہین ہے جبکہ گارگی نے یاگیولکیہ رشی سے سوال کئے تو اونہون نے عین وید اور براہمن اور اوپنشد کے مضمون و مفہوم اوسکو تعلیم دئے اگر عورت کے لئے وید کی ممانعت ہوتی یاگیولکیہ ایسا ہرگز نہ کرتے پس معلوم ہوا کہ عورت کے واسطے بھی وید منع نہین ہے مگر لیاقت و اعتقاد شرط ہے یعنی جو عورت کہ معتقد وید اور اوسکے اوپدیش کی لائق سمجھی جاوے لاکلام اوسکو وید کی

تعلیم کرنا ضروریات و واجبات سے ہے اور جو عورت بلکہ مرد بھی ایسا نہین ہے اوسکے
لیے اوپدیش وید اور اونپشد کا ممنوع ہے اس قسم کے مرد اور عورتون کے لیے رشی اور
منیون کی بنائی سمرتی اور اتیہاس وغیرہ پڑہانے مناسب ہین جب تک کہ اونکو اعتقاد
ولیاقت سے بہرہ وری نہووے اسیواسطے منڈک اونپشد مین لکہا ہے کہ برہم گیان
کے اوپدیش کی لایق وہ شخص ہے کہ جسنے چت کو قابو مین کیا ہووے اور شم رکہتا
ہووے وہ شرتی یہ ہے۔

तद्विज्ञानार्थंसगुरुमेवाभिगच्छेत्समित्पाणि:श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठं ॥१२॥

तस्मैसविद्वानुपसन्नाय सम्यक्प्रशान्तचित्ताय शमान्विताय येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तां तत्त्वतो ब्रह्मविद्यां ॥१३॥

یعنی برہم گیان کا طالب اپنی حیثیت کی موافق ہاتہہ مین پیشکش و نذر لیکر گورو کے پاس
جاے کہ وید اور ویدانت پڑہا ہووے اور پرماتما پر پورا اعتقاد رکہتا ہووے وہ برہم کا
جاننے والا گورو نزدیک آے ہوے اور پرشانت چت اور شم والے شاگرد
کے لیے کماحقہ برہم ودیا اور برہم کا گیان اوپدیش کرے جس ودیا اور گیان سے
وہ لازوال برحق پرش جانا جاے فقط (پرشانت چت) اوسکو کہتے ہین کہ جسنے
انتہ کرن یعنی حواس باطنی کو قابو مین کیا ہووے (شم والا) وہ شخص ہے کہ
جسکے حواس ظاہری بس مین ہووین غرضکہ واسطے تعلیم برہم ودیا اور برہم گیان
کے کہ عین وید اور اونپشد مین وہ انسان لایق و سزاوار ہے کہ جسنے حواس باطنی
اور ظاہری کو قابو مین کیا ہووے شنکر اچاریہ نے اس شرتی کے بہاشیہ مین
لکہا ہے کہ پرشانت چت وہ شخص ہے کہ جو غرور و تکبر و غصہ وغیرہ صفات ذمیمہ
سے منزہ ہووے پرماتما کو پورن ہونے اور پوری یعنی کل موجودات مین شامل

کرنے یعنی بیاپک ہونے سے پرش کہتے ہین اور جیوآتما کا نام پرش اس سبب سے ہے
کہ پوری یعنی جسم مین نشین کرتا ہے یعنی بود و باش رکہتا ہے دیکہو ویداور اونپشد کی لیاقت
و تمیت اور تذکیر و تانیث پر موقوف نہین ہے بلکہ چیت کی شانتی اور شم وغیرہ صفات
پر محصور ہے پس جو کوئی کہتا ہے کہ عورت کے لئے وید منع ہے اوسکا کلام تعصب سے
خالی نہین ہے اب ہم برہدارنہ اونپشد کی وے شرتیان نقل کرتے ہین جن کو یاگو
لکیہ رشی نے گارگی عورت کے واسطے تعلیم کیا تہا۔

एतस्यवाक्षरस्य प्रशासने गार्गि सूर्य्याचन्द्रमसौ विधृतौ तिष्ठतः ॥

یعنی اے گارگی اس لازوال پرمیشور کے حکم مین آفتاب و ماہ رُکے ہوے موجود ہین فقط

एतस्य वाक्षरस्य प्रशासने गार्गि द्यावा पृथिव्यौ विधृते तिष्ठतः ॥

یعنی اے گارگی اس لازوال پرماتما کے حکم مین زمین و آسمان رُکے ہوے موجود ہین فقط

एतस्य वाक्षरस्य प्रशासने गार्गि निमेषा मुहूर्त्ता अहोरात्राण्यर्द्धमासा मासा ऋतवः संवत्सरा इति विधृतास्तिष्ठन्ति ॥

یعنی اے گارگی اس لازوال پرمیشور کے حکم مین پل مہورت یعنی دو گہڑی رات دن
آدہا مہینا مہینا ریتو سال یہ کل رُکے ہوے موجود ہین فقط اس قسم کی بہت شرتیان
یاگیولکیہ رشی نے (بچکنو) کی بیٹی گارگی کو اوپدیش کین ہین ہمنے بطور نمونہ کے تین
ہی شرتیون پر اکتفا کیا اگر عورت کے لئے وید منع ہوتا تو کیونکر یاگیولکیہ رشی گارگی
کو عین وید اور اونپشد کے مضامین تعلیم کرتے اس سے معلوم ہوا کہ وید کی تعلیم کے سب
مستحق ہین بشرطیکہ شانتی وغیرہ رکہتے ہوں وین پہر برہدارنہ اونپشد بتین ہے۔

अथह याज्ञवल्क्यस्य द्वे भार्य्ये बभूवतुर्मैत्रेयी च कात्यायनी च तयोर्ह मैत्रेयी ब्रह्मवादिनी बभूव ॥

یعنی یاگیولکیہ رشی کے دو زوجہ تہین ایک کا نام میتری ہے اور دوسرے کا نام کتاینی ہے

ان دونون مین سے میتری برہم بادنی تہی فقط اب غور کرو کہ لغت سنسکرت مین لفظ
برہم کے دو معنی ہین ایک وید دوسرے پرماتما پس برہم بادنی کے معنی ہوے ویدکی
کہنے والی یا پرماتما کی کہنے والی بر تقدیر اول ہمارا مطلب بخوبی حاصل ہے کہ یاگیو
لکیہ کی ایک زوجہ جسکا نام میتری ہے وید کا بیاکہیان دینے والی اور اوپدیش کرنے
والی تہی غرض یہہ ہے کہ وید کا پڑہنا تو ایک جانب رہا وہ وید کی پڑہانے والی اور
سنانے والی تہی اگر پڑہنے ہی پر منحصر ہے تو پڑہانا بدون پڑہنے کے ناممکن ہے
کیونکہ جو کوئی پڑہیگا وہی پڑہائیگا پس پڑہنا خود ثابت ہوگیا حاصل تقریر یہہ ہے
کہ برہدارنہ اوپنشد سے جو کہ یجروید کے براہمن شت پتہہ کا ایک پارہ ہے واضح و آشکار
ہے کہ یاگیولکیہ رشی کی عورت خود وید پڑہی تہی اور دوسرون کو پڑہاتی تہی بر تقدیر
دوم بہی ہمارا مقصود کہین نہین گیا ہے کہ پرماتما کی ذات و صفات کا بیان کرنا اور
بیاکہیان دینا بغیر علم وید کے ممتنع و محال ہے کیونکہ وید اور اوپنشدہی مین کماحقہ پرماتما
کی تفسیر و تشریح ہے دوسری کتاب مین ہرگز نہین اگر کسی کتاب مین کوئی بات آگئی
ہے تو وہ وید سے ماخوذ ہے جیسے قرآن کے اول مین الم ہے اگرچہ اسوقت کے مسلمانون
کو مطلق خبر نہین ہے کہ ان حروف سے کیا غرض ہے اسواسطے اون کو متشابہات
مین داخل کرکے کہتے ہین کہ انکے معنی خدا ہی جانتا ہے ولیکن ہماری دانست مین
ان حروف سے اوم مراد ہے کیونکہ اوم (الف و میم و واو) ان تین حروف سے
مرکب ہے الف سے مراد پرماتما ہے اور میم سے مقصود جیو ہے اور واو بمعنی واسطے
کے ہے کہ پرماتما اور جیو کے درمیان جو تعلق ہے اوسکو ظاہر کرتا ہے یعنی جیو واسطے
پرماتما کے ہے یعنی اوسکی اوپاسنا اور عبادت کے لئے ہے یہہ ہی اوم کے معنی ہین
اور بس کسی رسالہ مین اس مضمون کی تشریح کیجاوے گی پس صاحب قرآن نے الف
و میم کو بجنسہ قایم رکہا مگر واو کا ترجمہ لام کردیا کیونکہ سنسکرت مین پوربہ ہیمان کے

ستہان پرمان سے ثابت ہے کہ واؤ بمعنی واسطے کے ہے اور عربی مین واسطے
کے لئے لام مستعمل ہے لہذا ہم کہہ سکتے ہین کہ قرآن کے اول مین (الم) ترجمہ
اوم ہے - مہابہارت کے موکش دہرم کے ادہیاے ۵ ۱۴۱ مین ہے کہ ایک
عورت سلبہا نام سنیاسنی جو کہ پردہان نام راج رشی کے خاندان مین تہی موکش
کے دہرمون مین راجا جنک کا امتحان کرنے کے لئے اوسکے پاس گئی برہم ودیا
کے مباحثہ مین راجا پر غالب آئی اور آخرکار اوسکو تتو کا اوپدیش کیا مہابہارت مین
اس مضمون کا شروع شلوک ہذا سے ہے -

अत्राप्युदाहरंतीममितिहासं पुरातनं जनकस्य च संवादं सुल
भायाश्च भारत ॥१॥

غرض یہ ہے کہ راجا یدہشٹہر نے بہشم پتامہ سے سوال کیا تہا کہ گرہستہا شرم کے
بغیر ترک کیے ہوئے بہی کسی نے موکش حاصل کی ہے اس مطلب کی تشریح کیجئے
اسواسطے بہشم نے راجا جنک اور سلبہا عورت کے مباحثہ کی تفسیر کی بہان سے
ثابت ہے کہ وہ وید اور اوپنشد سے بخوبی واقف تہی وگرنہ اوسنے برہم ودیا مین
راجا سے کسطرح بحث کی اور کیونکر اوسکو تتو کا اوپدیش کیا یہہ کام وید خوان اور اوپنشد
دان کا ہے دوسرے کا ہرگز نہین اور سلبہا کی کتہا سے یہ بہی ثابت ہے کہ عورت کو سنیاس
کا بہی ادہکار ہے کہ وہ سنیاسنی تہی اگر عورت کے لئے سنیاس کا حکم نہین ہے تو
اوسوقت کے سنیاسیون نے اوسکو کسواسطے سنیاس دیا تہا بہر شانتی پرب کے
راج دہرم کے ادہیاے اٹہارویں مین ہے کہ جسوقت راجا جنک سنیاسی ہونے
پر آمادہ ہوا تو اوسکی عورت نے راجا سے موکش دہرمون مین مباحثہ کرکے ادہر ادہر
سے راجا کو باز رکہا اگر وہ عورت وید اور اوپنشد نہ پڑہی تہی تو اوس نے موکش

دہرموں مین راجا سے کسطرح بحث کی کہ یہہ بحث وید اور اوپنشدہی کے گیان پر موقوف و منحصر ہے اسیطرح راج دہرم کے چودہوین اودہیاے مین ہے کہ دروپدی نے راجا یدہشٹہر کو دہرم کا اوپدیش کیا اوسی جگہہ دروپدی کی صفت وثنا مین یہہ الفاظ واقع ہین۔

धर्मज्ञा धर्मदर्शिनी

یعنی دروپدی دہرم کی جاننے والی بلکہ دہرم کی دیکھنے والی ہے یعنی گویا دروپدی نے دہرم کو بچشم سر دیکھہ لیا غرض یہ ہے کہ حقیقت دہرم سے کما حقہ واقف ہے اور یہ وید کے جاننے پر موقوف ہے کہ سارے دہرمون کی مول وید ہے اور بس اسیطرح اودیوگ پرب کے ایک سو تینتیسوین اودہیاے مین ہے کہ ایک عورت بدولا نام نے اپنے بیٹے کو راج دہرمون کا اوپدیش کیا اور یہہ کام بڑہی لکھی شاستر جاننے والی کا ہے کپل رشی نے جو کہ سانکہہ شاستر کے کرتا ہین اپنی مان دیوہوتی کو برہم ودیا اوپدیش کی اور برہم ودیا عین وید اور اوپنشد ہی اگر عورت کیلئے وید وغیرہ کی ممانعت ہوتی تو کپل رشی کسواسطے دیدہ و دانستہ مخالف حق مین پڑتے پس معلوم ہوا کہ اس قسم کی اکثر باتین متعصب لوگون کی تراشی ہوئی ہین سوال جبکہ عورت کے لئے وید کا پڑہنا روا ہے تو چاہئے کہ یگیوپویت یعنی زنار بندی بہی عورت کے واسطے جایز ہووے حالانکہ گیتا کی اودہیاے نہم مین عورت اور ویشیہ اور شودر کو پاپ یونی کہا ہے جواب بلاشبہ عورت کے لئے یگیوپویت جایز ہے اور بہارت ورش تک اوسپر عمل رہا ہے من بعد غفلت و ناواقفی سے متروک کر بیٹہے ہین آجتک اوسی مدہوشی مین پڑے ہین چنانچہ ہارت رشی کی سمرتی ہین ہے۔

द्विविधा स्त्रियो ब्रह्मवादिन्यो सद्योवध्वश्च तत्र ब्रह्मवादिनीनामुपनयनमग्नीन्धनं वेदाध्ययनं स्वगृहे भैक्ष्यचर्य्येति सद्योवधूनामुपनयनं कृत्वा विवाहः कार्य्य इति ॥

ترجمہ عورتین دو طرح کی ہین ایک (برہم بادنی) دوسری (ستدیو بدہو) اون دونون قسم
کی عورتون مین سے برہم بادنیون کو اوپنین یعنی زناربندی اور اگنی ہوتر اور وید پڑہنا
وغیرہ چاہئے اور دوسری قسم کی عورتون کا اوپنین کرکے بیاہ کرنا مناسب ہے فقط یم رشی
نے بہی خبر دی ہے کہ ایام سابق مین اس حکم پر عملدرآمد ہوتا تہا یم رشی کا وہ قول یہ ہے

पुराकल्पेषुनारीणां मौंजी वंधन मिष्यते ऽध्यापनं च
वेदानां सावित्री वचनं तथा ॥ १॥

ترجمہ پہلے زمانہ مین عورتون کا یگیوپویت کرتے ہے اور اونکو وید پڑہاتے تہے اور
گایتری منتر سکہاتے تہے فقط آجکل کے مصنف جیسے دہرم سندہو وغیرہ کی کتاب جو کہتے
ہین کہ اس قسم کے قولون کا منشا یہ ہے کہ اور یگیون مین عورتون کے لئے یگیوپویت وغیرہ جائز
تہا کلی یگ مین روا نہین ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ ان اقوال مین کسی یگ کی خصوصیت
کے معنی کا کوئی لفظ نہین پایا جاتا بلکہ ابتدا عورتون کے واسطے یگیوپویت کی اجازت دی
گئی ہے پس کلی یگ کی عورتون نے کیا خطا کی کہ اس نعمت سے محروم رہین لا کلام
اسطرح کے جملہ مسائل بے اصل متعصبین نے ایجاد کئے ہین اسیطرح جو کوئی بیشیہ
وغیرہ کو پاپ یونی کہتا ہے وہ جہوٹون کا جہوٹا ہے کہ اوسکی گفتگو چہاندوگیہ اپنشد کے
خلاف ہے چہاندوگیہ اپنشد کی وہ شرتی یہ ہے

तद्य इह रमणीयचरणा अभ्याशो ह यत्ते रमणीयां योनिमाप
द्येरन्ब्राह्मण योनिं वा क्षत्रिय योनिं वा वैश्य योनिं वा अथ य
इह कपूय चरणा अभ्याशो ह यत्ते कपूयां योनिमापद्येरन्
श्वयोनिं वा शूकर योनिं वा चं डाल योनिं वा ॥७॥

ترجمہ نیک کام کرنے والون کو اچہی یونی ملتی ہے جیسے براہمن کی یونی یا کشتری کی یونی
یا بیشیہ کی یونی اور بد کام کرنے والون کو بری یونی ملجاتی ہے جیسے کتے کی یونی یا

سودر کی یونی یا چنڈال کی یونی فقط دیکھو اس شرتی مین بیشیہ کو پوتر یونی شمار کیا ہے
اور پاپ یونی صرف چنڈال کو قرار دیا ہے اس سے جانا گیا کہ شودر اور براہمن وغیرہ
کی عورتین بہی پوتر یونی ہی ہین پاپ یونی فقط چنڈال ہین یا اونکی مانند جس کسی کے
اعمال ہین پس گیتا کے شلوک کا ارتہہ اوپنشد کی موافق کرنا چاہیئے یہان سے واضح
ہے کہ جو لوگ تعلیم نسوان پر اعتراض کرتے ہین وے حق سے اعراض کرتے ہین لہذا
اب ہم اونکے بعض اعتراض نقل کرکے جواب دیتے ہین پہلا اعتراض عورتون کو پڑہنا نچاہئے
کہ وید اور اتہاس و پران وغیرہ مین کوئی عورت پڑہی ہوئی نہین سنی جاتی جواب بہت
عورتین پڑہی لکہی گذری ہین جنکا وید کے براہمنون اور اتہاس وغیرہ مین ذکر ہے جیسے
گارگی اور میتیری اور ساوتری اور دیو ہوتی اور سرسوتی اور پاروتی اور سیتا اور سلبہا
اور اہلیا اور انوسویا اور دیوکی اور مدالسا اور دروپدی اور کنتی اور ارندہتی اور
سوبہدرا وغیرہ دوسرا اعتراض پڑہنا لکہنا واسطے روزگار کرنے کے ہے لڑکیون
کو پڑہا کر کیا اون سے روزگار کرانا اور اونکی کمائی کہانی ہے جواب پڑہنا لکہنا
صرف روزگار ہی کے لئے نہین ہے بلکہ دہرم اور برہم کے گیان کے واسطے ہے کیونکہ
حق شناسی فقط علم پر منحصر ہے اگر تحصیل علم روزگار ہی کے لئے ہوتی تو امیر زمیندار
حتی کہ راجا اور بادشاہ کسواسطے نوشت و خواند کی مشقت مین پڑتے علاوہ اسکے
دنیا کے کامون کی درستی بہی علم ہی سے ہے خواندہ لوگ دستکاریون مین علم کے
زور سے طرح طرح کی ترقی کرتے ہین سوا اسکے کتنے ہی بوڑہے اور لڑکے اور
اندہے وغیرہ بہی پڑہتے ہین جنکو روزگار کرنے کی خواب مین بہی امید نہین ہے اسیطرح
اکثر سپاہی اور اہل حرفہ و پیشہ جیسے آہنگر و درزی وغیرہ نوشت و خواند مین طبیعت
آزماتے ہین کہ فوائد دنیا و آخرت سے بہرہ ور ہوون قطع نظر اس سے کتابین بہی طرح طرح
کی ہین لڑکیون کو وہی کتابین پڑہاو جنسے دہرم کا گیان ہووے اور پرماتما کی طرف

دل لگے اور برے کاموں سے بچیں تیسرا اعتراض لڑکیوں کو گہر کا کام سیکہنا ہی مناسب ہے اگر وے پڑہنے لکہنے میں مشغول رہینگی تو گہر کے کاروبار میں ہرج واقع ہوگا لہذا تعلیم نسوان ضروری نہیں ہے جواب پڑہنا گہر کے کام سیکہنے کا ہارج نہیں ہے لڑکیوں کو چاہئے کہ پڑہیں بہی اور گہر کا کام بہی سیکہیں پڑہنے سے گہر کے کام میں بہی ترقی ہو سکتی ہے کیونکہ علم سے ہر ایک کام کو مدد پہونچتی ہے مثلاً خواندہ اور ناخواندہ دو آدمی ایک ہی کام کو کریں تو بہرکیف خواندہ آدمی کا کام ناخواندہ کے کام سے عمدہ ہوگا۔ چوتہا اعتراض اگر لڑکیاں علم پڑہینگی تو انکو غرور ہو جاویگا گہر کے کام سے ہزار کوس بہاگینگی پس نرباہ مشکل ہوگا۔ جواب ودیا پڑہنے سے تو غرور دور ہو جاتا ہے اور رکہا حقہ تہذیب کا ظہور ہوتا ہے علاوہ اسکے تحصیل علم کرنے والے لوگ بڑے محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں اگر لڑکیاں علم پڑہینگی تو غرور کو ترک کرکے اپنے گہر کا کام محنت کے ساتہہ کرینگی اگر علم پڑہنے کا نتیجہ تکبر و غرور ہی ہے تو مردوں کو بہی علم سے دور ہی رہنا چاہئے اور لڑکوں کی تعلیم بہی مناسب نہیں ہے کہ علم پڑہکر مغرور و متکبر ہو جاینگے فقط غرض تعلیم نسوان کے بارہ میں لوگ اسی قسم کے اعتراض کیا کرتے ہیں چونکہ وے رسائل متذکرہ اولہ میں بالکل مندرج ہیں لہذا یہاں انکی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ✣

حصہ دوم آریتو پرکاش تمام ہوا اور اہل انصاف کی رائے میں

منتہی الکلام ہوا

فقط

مشتی نمونہ خروارے

دیانند سرسوتی نے جو رگ وید وغیرہ کی بہاشیہ بہومیکا مین لکہا ہے کہ

۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ سال اس سرشٹی اور ویدون کی پیدائش کو گذرے ہین اور

۲۳۳۳۲۲۷۰۲۴ سال اس سرشٹی کے باقی رہے ہین اونکا یہ لکہنا محض غلط ہے

دیکہو اونہون نے لکہا ہے کہ چارون یوگون کے ۴۳۲۰۰۰۰ سال ہوئے ہین

اور ایک ہزار چتر یوگیون کا براہم دن ہوتا ہے ایک سرشٹی کو ہزار چتر یوگی تک پرمیشور قایم

رکہتا ہے تو خیال کرو کہ ہزار چتر یوگی کے ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال ہوئے یعنی ایک

سرشٹی کا ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال تک قایم رہنا ثابت ہوا - اب دیکہو کہ سوامی جی نے

۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ سال سرشٹی کی پیدایش کو گذرے لکہے اور ۲۳۳۳۲۲۷۰۲۴

سال سرشٹی کے باقی رہے بیان کئے دونون کی میزان کی تو ۴۲۹۴۰۸۰۰۰۰ ہوئے

بدین حساب ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ زمانہ مذکورہ سرشٹی مین ۲۵۹۲۰۰۰۰ سال کی کمی

رہی اس غلطی کی تحقیقات اسطرح بہی ہو سکتی ہے کہ جب ایک سرشٹی ہزار چترویگی تک

قایم رہتی ہے اور بقول سوامی جی کے ایک منونتر اے چتر یوگی

کا ہوتا ہے تو ۱۴ منونتر کی ۹۹۴ چتر یوگی ہوین چہہ چتر یوگی

کا حساب کہ جسکے ۲۵۹۲۰۰۰۰ سال ہوتے ہین

سوامی جی سراسر بہول گئے سوامی جی کی

اس تحریر پر اور بہی چند اعتراض عاید

ہوتے ہین اہل انصاف بغور

ملاحظہ فرماوین

—

विज्ञापन

अद्य पर्यंत संपूर्ण शिष्टों का यही मत चला आ- या है कि परमात्मा ने सृष्टि की आदि में श्री ब्रह्मा जी के हृदय में वेदों का प्रकाश किया और उनके द्वारा समस्त ऋषि मुनि और अस्म- दादिकों को वेदों की प्राप्ति हुई अब स्वामी दयानंद सरस्वती ने जो अपने अज्ञान से यह कल्पना की कि सृष्टि की आदि में परमात्मा ने अग्नि वायु और आदित्य अंगिरा को वेद दिये उन से ब्रह्मा को प्राप्त हुए इस का समा- धान सत्शास्त्रानुसार इस ग्रंथ में किया गया मूल्य इस का =) है सज्जनों को उचित है कि पक्ष पात को छोड़ कर सत्य का ग्रहण और असत्य का त्याग करें जिस प्रकार स्वामी जी की यह बात मिथ्या है इसी प्रकार मुक्ति से पुनरा- वृत्ति १ देवता मनुष्यों से भिन्न नहीं हैं २ स्वर्ग नरक सुख दुःख के भोग ही का नाम है कोई लोक विशेष नहीं है ३ एक वृक्ष में अनेक जीव हैं ४ जीवों का अनंत न मानना ५ परस्पर नमस्ते का करना इत्यादि उनकी अनेक बातें अशुद्ध हैं इन का खंडन भी शीघ्र मुद्रित होगा

اطلاع

اب تک سب آچاریون کا یہی مت چلا آیا ہی کہ پرماتما نے ابتدا آفرینش مین برہماجی کو بطریق الہام وید کا اوپدیش کیا اور اونکے ذریعہ سے سب رشی منی وغیرہ کو وید حاصل ہوئے اب سوامی دیانند سرسوتی نے جو اپنی لاعلمی سے یہ بنائی کہ شروع دنیا مین پرماتما نے اگنی اور بایو اور آدتیہ اور انگرا کو وید دئے اون سے برہما کو حاصل ہوئے اسکا جواب بید دہرم شاستر کی موافق اس کتاب مین دیا گیا قیمت اسکی ۲ ہے اہل انصاف کو مناسب ہے کہ تعصب کو چھوڑکر حق کو حق اور باطل کو باطل جانین جسطرح سوامی جی کی یہ بات جھوٹ ہی اسیطرح مکتی سے پھر آنا ۱ دیوتا انسانون سے غیر نہین ہین ۲ بہشت اور دوزخ تکلیف و آرام کے ملنے ہی کا نام ہی کوئی جگہ خاص نہین ہی ۳ ایک درخت مین بہت روحین ہین ۴ جیو لا انتہا نہین ہین ۵ آپس مین نمستے کرنا ۶ اسکے سوا اور بہی اونکی بہت باتین غلط ہین انکا ردبہی عنقریب مطبوع ہوگا فقط

साम का हस्तामलक करने वाला
यजु में आदित्य का प्रतिनिधि और
अथर्व का हस्तामलक करने वाला
यजु से अंगिरा का प्रति निधि हुआ
करता सो कुछ भी नहीं है यदि स्वामी
जी और उनके शिष्य वर्ग वेद ब्राह्मण
उपनिषद् और मन्वादिक का यथार्थ
अर्थ समझते तो ऐसे भारि भ्रम में पड़
कर अन्यथा भाव ग्रहण न करते इस
लिये मुन्शी इन्द्र मणि उनके सन्मुख
प्रार्थना करता है कि अपनी हट छोड़
कर सत्य का ग्रहण करें **दोहा**
करें ग्रहण जो सत्य का है असत्य को
त्याग ॥ पावें सो शुभ लोक को छोड़
देय सद राग ॥ १ ॥ सत्य बराबर तप
नहीं नहीं असत्य सम पाप ॥
ग्रहण कीजिये सत्य को
नष्ट होंय त्रय
ताप
।२।

سام وید کا یاد کرنیوالا یگیہ میں
آدتیہ کے قایم مقام اور اتہرب
وید کا یاد کرنیوالا یگیہ مین انگرا
کے قایم مقام ہوا کرتا حالانکہ
کچھ بھی نہیں ہے- اگر دیانند سرستی
اور اونکے پیرو وید اور براہمن اور
اونپشد اور منوسمرتی وغیرہ
کتابوں کے مفہوم اور مقصود سے
آگاہی رکھتے تو ایسی بڑی
غلطی مین پڑکر وید اور شاستر
سے برگشتگی اختیار نکرتے
اسواسطے فقیر اندرمن اونکی
خدمت مین عرض کرتا ہے کہ
اپنی ہٹ چھوڑکر راستی اختیار
کرین **رباعی** راستی
اختیار کر بھائی یہی ہے
تیری عقل و دانائی ؀ جو
کوئی راستی سے ہو
روگرداں پاوے دونوں
جہان مین
رسوائی
فقط

की संगति की गई फिर स्वामी जी
ने जो यह लिखा है कि अब भी जो कोई
चार वेदों को पढ़ता है वही यज्ञ में
ब्रह्मासन को प्राप्त और उसी का
नाम ब्रह्मा भी होता है, इस से ये
ही विदित हुआ कि चारों वेदों का
ब्रह्मा जी के साथ एक संबंध विशेष
है दूसरे के साथ वैसा नहीं है और वह
यही है कि सृष्टि की आदि में परमात्मा ने
उन के हृदय में चारों वेदों का आप
ही उपदेश किया अतएव जो कोई
चार वेदों को अर्थ सहित यथार्थ
अभ्यास करके हस्तामलक करता है
वही यज्ञ में ब्रह्मा जी का प्रतिनिधि
गिना जाता है यदि परमात्मा ने
सृष्टि की आदि में अग्न्यादिकों को
वेदों का उपदेश किया होता तो
ऋग्वेद का हस्तामलक करनेवाला
यज्ञ में अग्नि का प्रतिनिधि और
यजुः का हस्तामलक करने वाला
यज्ञ में वायु का प्रतिनिधि और

کے بچن کو شویتا شوتر کی شرتی
کے ساتھ تطبیق دی گئی پھر
سوامی جی نے جو یہ لکھا ہی کہ
اب بھی جو کوئی چارو ویدون
کو پڑھتا ہی وہی یگیہ مین برہماسن
کو حاصل کرتا ہی اوسی کا نام
برہما بھی ہوتا ہی اس سے یہی
محقق ہوا کہ چارون ویدون
کو برہما جی کے ساتھ ایک طرح کی
خصوصیت ہے دوسرے کے ساتھ
ویسی نہیں ہی اور وہ یہی ہی
کہ شروع آفرینش مین پرماتما نے
اونکو چارون وید کا آپ ہی
اوپدیش کیا لہذا جو کوئی ویدون
کو معنی کما حقہ یاد کرتا ہی
وہی یگیہ مین برہما جی کا قایم مقام
شمار کیا جاتا ہی اگر پرماتما نے سرشٹی
کی آدی مین اگنی وغیرہ کو ویدون کا
اوپدیش کیا ہوتا تو رگ وید کو یاد کرنیوالا
یگیہ مین اگنی کے قایم
مقام اور یجر وید کو یاد کرنیوالا
یگیہ مین بایو کے قایم مقام اور

चिन्ह भी नहीं पाया जाता अत एव इस विषय में जो कुछ कि स्वामी जी का कथन है वह सर्वथा निर्मूल है फिर स्वामी जी ने जो यह लिखा है कि (श्वेताश्वतरोपनिषत् के वचन की संगति शतपथ और मनु जी के वचन से अविरुद्ध होनी चाहिये) यह बड़े अनर्थ की बात है क्योंकि श्रुति के अनुकूल स्मृति का अर्थ होना है न कि स्मृति के अनुकूल श्रुति का अर्थ क्योंकि स्मृति की अपेक्षा श्रुति बलवती है यथाहि श्रुति स्मृति पुराणानां विरोधोयत्र दृश्यते तत्र श्रौतं प्रमाणन्तु तयोर्द्वैधे स्मृतिर्वरा। १। यह व्यास स्मृति का वचन है अर्थात् जहां श्रुति और स्मृति और पुराण में विरोध देखा जाय वहां श्रुति प्रमाण है और जहां पुराण और स्मृति में विरोध होय वहां स्मृति प्रमाण है इस लिये श्रुति के अनुकूल स्मृति

نشان بھی نہین پایا جاتا لہذا اس بارہ مین جو کچھ سوامی جی کی گفتگو ہے وہ بے سرو پا ہے پھر سوامی جی نے جو لکہا ہے کہ (شویتا شوترا اوپنشد کی شرتی کی تطبیق شست پتھ اور منو سمرتی کے بچن سے ہونی چاہیے) وہ بالکل لغو ہے کیونکہ شرتی کی موافق سمرتی کا ارتھ ہوتا ہے نہ کہ سمرتی کے انوکول شرتی کا ارتھ کیونکہ سمرتی کی بہ نسبت شرتی کا اعتبار زیادہ تر ہے چنانچہ۔

श्रुति स्मृति पुराणानां विरोधोयत्र दृश्यते तत्र श्रौतं प्रमाणन्तु तयोर्द्वैधे स्मृतिर्वरा। १

یہ بیاس سمرتی کا بچن ہے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جسجگہہ شرتی اور سمرتی اور پران کے مضمون مین مخالفت نظر آوے وہان شرتی کا اعتبار کیا جاتا ہے اور جسجگہہ سمرتی اور پران مین اختلاف ہے وہان سمرتی معتبر ہے پس اسلئے شرتی

शून्य है किन्तु श्वेताश्वतर और
मुंडकोपनिषत् तथा सांख्य शास्त्र
और मनु स्मृति और पराशर सूत्र
तथा महाभारत के विरुद्ध है अथर्व
वेद को वृहदारण्यादि उपनिषदों
में जो आङ्गिरस कहा है उस का
कारण यह है कि अंगिरा ऋषि ने
पूर्वोक्त मुंडकोपनिषत के कथनानुसार
ब्रह्मा जी के बेटे के शिष्य के शिष्य
ने वेदों को पढ़कर अथर्व वेद को
ऐसा हस्तामलक किया कि उस
के नाम से संबद्ध होगया यदि
स्वामी दयानंद सरस्वती के कथ
नानुकूल अथर्व वेद का नाम इस
लिये आङ्गिरस होता कि अंगिरा
ऋषि के हृदय में ईश्वर ने उसका
प्रकाश किया तो स्वामी जी के
मतानुसार ऋग्वेद अग्नि के नाम
के साथ यजुः वायु के नाम के साथ
साम आदित्य के नाम के साथ
संबद्ध होता परंतु कहीं इस का

بے بنیاد ہی بلکہ شویتا شوتر
اپنشد اور منڈک اپنشد
اور سانکھیہ شاستر اور منو سمرتی
اور پراشر سوتر اور مہابھارت
کے خلاف ہی پھر اتھرب وید کو
برہدارنے وغیرہ اپنشدوں میں
جو انگرس کہا ہے اوسکا سبب
یہ ہی کہ منڈک اپنشد کے قول
مذکورہ بالا کی موافق انگرا رشی
نے برہما جی کے بیٹے کے
شاگرد کے شاگرد سے
ویدوں کو پڑھ کر اتھرب وید کو
ایسا ازبر کیا کہ اوسکے نام سے
منسوب ہو گیا اگر دیانند سرسوتی
کے قول کی مطابق اتھرب وید
کا نام اسلیے انگرس ہوتا کہ انگرا
رشی پر پرمیشور نے نازل کیا ہے تو
اونکے مذہب کی موافق رگ وید
اگنی کے نام کے ساتھ اور یجروید
بایو کے نام کے ساتھ اور سام وید
آدتیہ کے نام کے ساتھ منسوب ہوتا مگر کہیں اسکا

उत्पन्न हुआ और दक्ष प्रजा पति से अदिति नामिका कन्या उत्पन्न हुई उस से विवस्वान् अर्थात् आदित्य उत्पन्न हुआ यहां से प्रकट है कि अंगिरा ब्रह्मा जी की चौथी पीढ़ी में हुआ और आदित्य ब्रह्मा जी के पुत्र का धेवता है अंगिरा और आदित्य के जन्म से बहुत पहिले ब्रह्मा जी के पास चारों वेद विद्यमान थे और वह चतुर्मुख प्रसिद्ध थे उन्हों ही ने वेद के शब्दों से अंगिरा और आदित्य के पिता और पितामहादिकों के नाम रक्खे फिर क्योंकर होसकता है कि अंगिरा और आदित्य ने ब्रह्मा जी को अथर्व और सामवेद पढ़ाया स्वामी जी ने जो भूमिका के पृष्ट १६ । १७ और सत्यार्थ प्रकाश के पृष्ट २४१ · २४२ में लिखा है कि अग्नि वायु आदित्य और अंगिरा सृष्टि की आदि में हुए थे वह प्रमाण

پیدا ہوا اور دکش پرجاپتی سے
ادتی نامی لڑکی پیدا ہوئی اوا
سے آدتیہ یعنی سورج پیدا ہوا
یہان سے جانا گیا کہ انگرا برہماجی
کی چوتھی پشت مین ہوا اور آدتیہ
برہماجی کے بیٹے کا نواسہ ہی
انگرا اور آدتیہ کے ظہور سے بہت
پہلے برہماجی کے پاس چارون
وید مہیا تھے اور وہ چترمکھ مشہور
تھے اونہون ہی نے وید کے
شبدون سے انگرا اور آدتیہ
کے باپ اور دادا وغیرہ کے نام
رکھے پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ انگرا اور
آدتیہ نے برہماجی کو اتھرب وید
اور سام وید پڑھایا سوامی جی
نے جو بھومیکا کے صفحہ (۱۶) اور (۱۷)
اور ستیارتھ پرکاش کے
صفحہ (۲۴۱) اور (۲۴۲) مین
لکھا ہی کہ اگنی بایو آدتیہ
انگرا سرشٹی کی ابتدا
مین پیدا ہوئے وہ محض

अर्यात् ब्रह्मा जी ने यज्ञ के प्रचार करने के लिये अग्नि वायु और रवि के अर्थ तीनों सनातन वेद दिये अर्थात् पढ़ाये २३ इस से अगले श्लोक में है कि ब्रह्मा जी ने सूर्यादि ग्रह उत्पन्न किये यहां से विज्ञात हुआ कि सूर्य ब्रह्मा जी का पुत्र है और मनु के इसी अध्याय के श्लोक ३२ प्रभृति का यह अभिप्राय है कि ब्रह्मा ने १ स्त्री और १ पुरुष उत्पन्न किया इन दोनों से विराट नामी पुरुष उत्पन्न हुआ और विराट से मनु का जन्म हुआ मनु से अंगिरा उत्पन्न हुआ और पाराशर सूत्र में आदित्य को ब्रह्मा जी के पुत्र का धेवता लिखा है तथाहि (ब्रह्मणश्च दक्षिणां गुष्ट जन्मा दक्षः प्रजापतिर्द क्षस्या प्यदि ति रदितेर्विव स्वानिनि) अर्थात् ब्रह्मा जी के दक्षिण अंगुष्ट से दक्ष प्रजा पति

یعنی برہما جی نے اپنے او تپین کئے ہوئے یگیہ کے پرچار کرنیکے واسطی اگنی بایو روی کے لئے تینوں سناتن وید دے یعنی پڑہائے فقط اس سے اگلے شلوک مین ہی کہ برہماجی نے سورج وغیرہ گرہ پیدا کئے فقط یہان سے معلوم ہوا کہ سورج برہما جی کا بیٹا ہی اور منو کے پہلا ادہیا کے شلوک ۳۲ وغیرہ کا مطلب ہی کہ برہما جی سے ایک عورت اور ایک مرد پیدا ہوا ان دونون سے بیراٹ نامی شخص پیدا ہوا اور بیراٹ سے منو کا ظہور ہوا منو سے انگرا پیدا ہوا اور پراشر سوتر مین سورج کو برہما جی کے بیٹے کا نواسہ لکہا ہی چنانچہ۔

ब्रह्मणश्च दक्षिणां गुष्ट जन्मा दक्षः प्रजा पतिर्दक्षस्याप्य दिति रदितेर्विव स्वानिनि॥

یعنی برہما جی کے دائین انگشت نر سے دکش پرجاپتی

कि अग्नि वायु प्रभृति का देवता होना यजुर्वेद के चतुर्दशाध्याय की इस श्रुति से सिद्ध है (अग्नि देवता वातो देवता सूर्य्यो देवता चंद्रमा देवते-त्यादि) इस से स्पष्ट विदित हुआ कि देव गण की सृष्टि के साथ ब्रह्मा ने अग्नि वायु को भी उत्पन्न किया और वेदानुकूल उन के नाम रक्खे जब कि इन की उत्पत्ति और नाम रखने से पहिले ही ब्रह्मा जी के पास वेद विद्यमान थे तो क्यों कर हो सकता है कि अग्नि वायु ने ब्रह्मा जी को वेद पढ़ाये फिर इसी अध्याय का श्लोक २३ वह है जिस के अर्थ में हमारा और स्वामी जी का विवाद है पूर्वापर श्लोकों की संगति मिलने के लिये वह श्लोक और उस का तात्पर्य फिर भी निवेदन किया जाता है (अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् । दुदोह यज्ञ सिध्यर्थ मृग्यजुः सामलक्षण)

اگنی بایو وغیرہ کا دیوتا ہونا یجروید کے چودہوین ادہیای کی اس شرتی سے ثابت ہے۔

अग्निर्देवता वातो देवता सूर्य्यो देवता चंद्रमा देवतेत्यादि

اس سے صریحاً محقق ہوا کہ دیوتاؤن کے گروہ کے ساتھ برہماجی نے اگنی بایو کو بھی اتپن کیا اور وید کے انکول اونکے نام رکھی جبکہ پیدا ہونے اور نام رکھنے سے پہلے ہی برہماجی کے پاس وید موجود تھے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اگنی بایو نے برہماجی کو وید پڑہائے پھر اسی ادہیای کا تیئسوان شلوک وہ ہے جسکے معنی مین ہمارا اور سوامی جی کا اختلاف ہے اگلے اور پچھلے شلوکون مین تطبیق ہونیکے لئے وہ شلوک اور اسکا تاتپریہ پھر بھی عرض کیا جاتا ہے

अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनं दुदोह यज्ञ सिध्यर्थ मृग्यजुः साम लक्षण ॥ ॥ ॥ ॥

की व्यवस्था वेदानुसार निर्माण करते न कि ब्रह्मा जी इस से निश्चय है कि अग्नि वायु रविभ्यस्तु इस श्लोक का अर्थ जो कुछ हम ने निर्णय किया है वही ठीक है फिर इसी अध्याय का श्लोक २२ यह है

(कर्मात्मनां च देवानां सोऽसृजत् प्राणिनां प्रभुः साध्यानां च गणं सूक्ष्मं यज्ञं चैव सनातनं) अर्थात् उस प्राणियों के प्रभु ब्रह्मा ने कर्म है स्वभाव जिन का ऐसे देवताओं का समूह और साध्यों का समूह और सनातन यज्ञ को उत्पन्न किया २२

इस श्लोक में प्रभु शब्द ब्रह्मा का विशेषण है और अर्थ उस का जनक अर्थात् पिता है क्योंकि निरुक्ति उस की यह है प्रकर्षेण भवत्यस्मादिति अर्थात् जिस से जन्म हो वह प्रभु है यहां से विदित होता है कि अग्नि वायु आदि की गणना भी इसी देवगण में है इस से बाहर नहीं है

ویدکی موافق تعین کرتے نہ

کہ برہماجی اس سے بخوبی جانا گیا کہ

(اگنی بایو روی بھیستو)

अग्नि वायु रविभ्यस्तु

اس شلوک کا ارتھ جو کچھ ہم نے

تحقیق کیا ہی وہ ہی صحیح ہی پھر

منو کے ادھیا اول کا شلوک

بائیسواں یہ ہی ۲۲

कर्मात्मनां च देवानां सोऽसृजत् प्राणिनां प्रभुः साध्यानां च गणं सूक्ष्मं यज्ञं चैव सनातनं

یعنی اوس جانداروں کی پربھو برہماجی نے کرم ہی سوبھاؤ جن کا ایسے دیوتوں کے گروہ کو اور سادھیوں کی گروہ کو اور سناتن یگیہ کو پیدا کیا فقط اس شلوک میں پربھو شبد برہما کی صفت ہے اور پربھو اسکو کہتی ہیں کہ جس سے پیدا ہوں یعنی باپ یہاں سے ظاہر ہوتا ہی کہ اگنی بایو وغیرہ کی شمار بھی اسی دیوتاؤں کے گروہ میں ہوگی اس سے باہر اصلاً نہیں ہے

ब्रह्मा जी ने वेद के शब्दों से जानकर
सब के नाम और कर्म निर्माण किये
तो अवश्य है कि अग्नि का अग्नि
और वायु का वायु और आदित्य
का आदित्य नाम भी वेद के अनुकूल
ब्रह्मा ही ने रक्खा वह कौन सा वेद
था कि सब सृष्टि की आदि में अग्नि
की अग्नि संज्ञा और वायु की वायु
संज्ञा और आदित्य की आदित्य संज्ञा
होने से पहिले ब्रह्मा जी के पास था
जिस से उन्हों ने सब के नाम रक्खे
इस से येही विदित हुआ कि सारी
सृष्टि से पहले परमात्मा ने ब्रह्मा जी
ही के हृदय में वेदों का प्रकाश किया
और उन्हों ने सृष्टि की आदि में तदनु-
सार सब के नाम और काम नियत
किये यदि अग्नि वायु आदित्य अंगिरा
सृष्टि की आदि में उत्पन्न हुए होते
और ईश्वर ने प्रथम इन्हीं को वेदों
का उपदेश किया होता तो वही
सब के नाम और कर्म और लौकि

برہما جی نی وید کے شبدوں سے
جانکر سب کے نام اور کام ٹھیرائے
تو ضرور ہے کہ اگنی کا اگنی اور بایو
کا بایو اور آدتیہ کا آدتیہ نام بھی
وید کی موافق برہما جی ہی نے رکھا
وہ کون سا وید تھا کہ کل آفرینش
کے آغاز میں اگنی کی اگنی نام
ہونے اور بایو کی بایو نام ہوا اور
آدتیہ کے آدتیہ نام ہونے سے پہلی برہما جی
کے پاس موجود تھا جس سے
اونھوں نے سب نام رکھے اس سے
یہی واضح ہوا کہ ساری پیدائش
سے پہلے پرماتما نے برہما جی ہی
پر وید نازل کیا اور اونھوں نے
روز ازل اوسی کے مطابق
سب کے نام اور کام مقرر
کئے اگر اگنی بایو آدتیہ انگرا
ابتداء دنیا میں پیدا ہوئے
ہوتے اور پرمیشور نے روز اول
ان ہی کو وید کا اپدیش کیا
ہوتا تو وہ ہی سب کے نام اور کام وغیرہ

ब्रह्मा जी को उत्पन्न किया और उन
को सब लोक की उत्पत्ति का द्वार
बनाया तो अग्नि वायु आदि भी
ब्रह्मा ही की सृष्टि के अंतरगत हुए
इन से ब्रह्मा जी का वेद पढ़ना असंगत
है फिर पहले अध्याय का श्लोक
२१ यह है (सर्वेषां तु स नामानि
कर्माणि च पृथक् पृथक् वेदशब्दे
भ्य एवादौ पृथक् संस्थाश्च निर्ममे
अर्थात् ब्रह्मा ने सृष्टि की आदि में
सब के नाम और सब के कर्म वेद
के शब्दों से जान कर भिन्न २ बनाये
जैसा गो जाति का गो नाम रक्खा
और अश्व जाति का अश्व ब्राह्मण
का कर्म अध्ययन अध्यापनादि
ठहराया और क्षत्रिय का प्रजा रक्षण
आदि और लौकिक की व्यवस्था भी
पृथक् २ ठहराई जैसे कुलाल के
लिये घड़ा बनाना और जुलाहे
के लिये कपड़ा बुनना इत्यादि २०
देखिये जब कि सृष्टि की आदि में

برہما جی کو پیدا کیا اور اونکو
ساری جہان کی پیدائش کا ذریعہ
بنایا تو اگنی اور بایو وغیرہ بھی
اسی جہان کے انترگت ہونگی
جو کہ برہما جی کے وسیلہ سے موجود
ہوا پس اگنی اور بایو وغیرہ سے
برہما جی کا وید پڑہنا غیر ممکن ہے
پھر منوسمرتی کی پہلے ادہیا کا
اکیسواں ۲۱ شلوک یہہ ہے
सर्वेषां तु स नामानि क
र्माणि च पृथक् पृथक्
वेद शब्देभ्यः एवादौ
पृथक् संस्थाश्च निर्म
मे ॥२१॥
یعنی برہما جی نے ابتدا پیدائش مین سبکے
نام اور سبکے کام وید کی شبدون سے
جانکر جدی جدی بنائی جیسے گاہی کی
جاتی کا نام گو اور گھوڑے کی جاتی کا نام
اشو رکھا براہمن کا کام وید پڑہنا اور پڑہانا
وغیرہ کشتریہ کا کام دنیا کی حفاظت وغیرہ ٹھہرایا
اور عموماً حرفے اور پیشے بھی علیحدہ
علیحدہ ٹھہرائے جیسے کمہار کی لئی گھڑا
بنانا اور جولاہی کی واسطے کپڑا بننا
وغیرہ علی ہذا القیاس دیکھیے جبکہ سرشٹی کی شروع مین

पाठ आया है (अपने कार्यो अपि भातवो भवंति) अभिप्राय दोनों पाठ का समान है कुल्लूक भट्ट और उस के अनुयायी दयानंद सरस्वती ने जो (अग्नि वायु रविभ्यः) इस पद में पंचमी विभक्ति मानी है वह पूर्वा पर विचार से असंगत ज्ञात होती है क्योंकि (अग्नि वायुः रविभ्यस्तु) यह मनु के प्रथमाध्याय का २३ श्लोक है इसी अध्याय का श्लोक ९ यह है (तदण्डम भवद्धैमं सहस्रांशु सम प्रभम् तस्मिन् जज्ञे स्वयं ब्रह्मा सर्वलोक पितामहः) मनु अध्याय १ श्लोक ९ अर्थात् तब वह बीज सुवर्ण के सदृश पवित्र और सूर्य के समान प्रकाशित ईश्वर की इच्छा से अंड के आकार होगया उस में आप ब्रह्मा संपूर्ण लोक के पितामह उत्पन्न हुए ९ देखो जब कि सृष्टि की आदि में परमात्मा ने

واضح ہو اگنی بایو روی بھیہ

अग्नि वायु रविभ्यः

اس پد مین جو کلوک بھٹ اور اوسکے پیرو دیانند سرستی نے پنچمی بہکتی مانی ہو وہ محض غلط ہو کہ اگلے اور پچھلے شلوکون کے مضمون کی خلاف ہو کیونکہ (اگنی بایو روی بہیستو)

अग्नि वायु रविभ्यस्तु

یہ منو سمرتی کے ادہیا اول کا ۲۳ تیسوان شلوک ہو اسی ادہیا کا ۹ نوان شلوک یہہ ہو

तदण्डमभवद्धैमं सहस्रांशुसमप्रभम् तस्मिन् जज्ञे स्वयं ब्रह्मा सर्व लोक पितामहः ॥ ॥९॥

یعنی تب وہ تخم سونے کی مانند پاک اور سورج کی مانند روشن پرماتما کے ارادہ سے انڈے کی صورت ہوگیا اوس میں آپ برہما جی سب لوک کے جد پیدا ہوئی نقطہ دیکھو جبکہ سرشٹی کی آدی مین پرماتمانے

वास्तविक अर्थ यह है अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयम्ब्रह्म सनातनं दुदोह यज्ञ सिध्यर्थमृग्यजुः सामलक्षणं अर्थात् ब्रह्मा ने ऋग्यजुः साम यह नित्य तीन वेद यज्ञ की सिद्धि के लिये अर्थात् यज्ञ करने और कराने के लिये अग्नि वायु रवि नामक देवतों के अर्थ क्रम पूर्वक दिये अर्थात् अग्नि के लिये ऋग् वायु के लिये यजुः रवि के लिये साम क्योंकि वेदत्रय के बिना यज्ञ का संपादन होना असंभव है (अग्नि वायु रविभ्यः) इस पद में चतुर्थी विभक्ति है पंचमी नहीं है और दुदोह क्रिया ददौ के अर्थ में है क्योंकि धातु नाम नेकार्थत्वात् यह बात व्याकरण के ग्रन्थों में प्रसिद्ध है अर्थ इस का यह है कि धातुओं के अनेक अर्थ होते हैं और महा भाष्य के अध्याय १ पाद १ आह्निक १ में इस प्रकार

معنی حقیقی یہ ہین -

अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनं दुदोह यज्ञ सिध्यर्थ मृग्यजुः साम लक्षणं ॥१॥ ॥

یعنی برہما جی نے رگ یجر و سام یہ تین وید قدیم یگیہ کی تیاری کے لئے یعنی یگیہ کرنے اور کرانے کے لئے اگنی اور بایو اور روی نامی دیوتون کے لئے ترتیب وار دیئے یعنی اگنی کے واسطے رگ اور بایو کے واسطے یجر اور روی کے واسطے سام کیونکہ تین وید کے بنا یگیہ کا سامان غیر ممکن ہے (اگنی بایو روی بھیہ

अग्नि वायु रविभ्यः

اس پد مین چتہرتھی بہکتی ہے پنچمی نہیں اور (دودوہ) दुदोह کریا یعنی فعل ہے (ددی) کے معنی مین کیونکہ سنسکرت کی مصادر کے معنی متعدد ہوتے ہین یہ بیاکرن کی کتابون سے ثابت ہے اور مہابہاشیہ کے ادہیاۓ کے پہلے پاد کے پہلے آہنک مین بھی

क्या कथा है इस से बुद्धिमानों
को योग्य है कि श्वेताश्वतर की
श्रुति के साथ शतपथ ब्राह्मण
के वचन की संगति स्वीकार करें
जैसे कि ऊपर निवेदन की गई
हमारा अभिप्राय धर्म के यथार्थ
निर्णय में है किसी प्रकार का
आग्रह नहीं है यहां तक श्वेता
श्वतर और शतपथ ब्राह्मण की
श्रुति का यथा योग्य एकार्थ
किया गया अब स्वामीजी ने जो
मनु का वचन प्रमाण दिया है
उस की संगति भी श्वेताश्वतर
की श्रुति के साथ की जाती है
स्वामीजी मनु के टीका कार
कुल्लूक भट्ट को सर्वदा उल्लूक
भट्ट कहते रहे अब मनु के श्लोक
का वास्तविक अर्थ न समझ
कर उसी का कल्पित अर्थ सर्वथा
अशुद्ध श्रुति विरुद्ध स्वीकार कर
बैठे मनु का श्लोक और उस का

اس سے عقلمندون کو چاہئے
کہ شویتاشوتر کی شرتی کے ساتھ
شت پتھ براہمن کے بچن کی تطبیق
قبول کرین جیسے کہ مفصل قلمبند
کی گئی ہمارا مدعا محقّقہ دھرم
کی تحقیق مین ہے کسی طرح کا تعصب
وطرفداری منظور نہین ہے یہان تک
شویتاشوتر اور شت پتھ براہمن
کی شرتی کا جیسا کہ چاہئے
ایک ارتھ کیا گیا اب سوامی
جی نے جو منو کا بچن سند
دیا ہے اوسکی تطبیق بھی
شویتاشوتر کی شرتی کے ساتھ
کی جاتی ہے سوامی جی منو کی
ٹیکا کار کلوک بھٹ کو
ہمیشہ اولوک بھٹ کہتے رہے
اب منو کے شلوک کا اصلی
ارتھ نہ سمجھکر اوسی کا جھوٹا
ارتھ شرتی کے
خلاف قبول کر بیٹھے
منو کا شلوک اور اوسکے

ये ही प्रकट हुआ कि अग्न्यादि
की अपेक्षा ब्रह्मा जी पूर्ण विद्वान
हैं इसी लिये श्वेताश्वतरोपनिषत्
में आया है कि ब्रह्म तत्व के जान-
ने वालों में ब्रह्मा जी ही अग्रगामी
हैं तथाहि तद्वेद गुह्योपनिषत्
सुगूढं तद्ब्रह्मा वेदते ब्रह्म योनिं
अर्थात् जो परमात्मा वेद गुह्यो-
पनिषत् में संवृत्त है और ब्रह्मा
जी का उत्पन्न करने वाला है
उस को ब्रह्मा जी ही जानते हैं
जैसे कि ब्रह्मा जी का ब्रह्मज्ञान
उपनिषत् से प्रकट है ऐसे अग्नि
प्रभृति के ब्रह्म ज्ञान में कोई —
प्रमाण नहीं ब्रह्मज्ञान तो एक
ओर है अग्नि तो देवताओं में
भाग प्राप्ति के लिये ही प्रार्थना
करता है तथाहि अग्निर्वा अका
मयत अन्नादो देवानां स्यामिति
श्रुतेः अग्नि ब्रह्मा जी से अधिक
वा उन के समान हो इस की तो

یہی برآمد ہوا کہ اگنی وغیرہ کی
نسبت برہما جی پوری فضیلت
رکھتے ہیں اسی لئے شوتیا شوتر
اوپنشد میں آیا ہے کہ برہم کی
حقیقت کے جاننے والوں
میں برہما جی ہی افضل و اکمل
ہیں چنانچہ —

तद्वेद गुह्योपनिषत्सु
गूढं तद्ब्रह्मा वेदते ब्रह्मयोनिं

یعنی جو پرماتما وید کے سر اکبر
اوپنشد سے جانا جاتا ہے
اور برہما جی کا پیدا کرنے والا ہے اوسکو
برہما جی ہی جانتے ہیں فقط جیسے
کہ برہما جی کا برہم گیانی ہونا اوپنشد
سے ظاہر ہے ایسے اگنی وغیرہ کے
برہم گیان میں کوئی سند نہیں ہے
برہم گیان تو ایک طرف ہے اگنی
تو دیوتوں میں بھاگ حاصل کرنے کے لئے خود
درخواست کرتا ہے چنانچہ شرتی ہے —

अग्निर्वा अकामयत अन्ना
दो देवानां स्यामिति

اب اسکا تو کیا ذکر ہے کہ اگنی برہما
جی سے فائق یا اوسکی برابر ہو

और शिष्ठाचारविरुद्ध अपना
कपोल कल्पित व्याख्यान करते
हैं कि ईश्वर ने अग्नि वायु आदित्य
और अंगिरा के ज्ञान में वेदों का
प्रकाश किया और उन्हों ने ब्रह्मा
जी को वेद पढ़ाये इस में उन्हों ने
अपना क्या लाभ विशेष समझा
है फिर स्वामी जी के व्याख्यान के
अनुकूल एक बड़ा आश्चर्य यह
है कि परमात्मा ने अग्नि वायु
आदित्य और अंगिरा को एक २
वेद का उपदेश किया और उन के
द्वारा ब्रह्मा जी को चारों वेदों की
प्राप्ति कराई यदि परमात्मा ने
अग्न्यादि में से किसी एक को
चारों वेद का अधिकारी नहीं
समझा और ब्रह्मा जी को चारों
वेदों का अधिकारी जाना - तो
ब्रह्मा ही जी को स्वतः चारों वेदों
का उपदेश क्यों न किया निदान
स्वामी जी के व्याख्यान से भी

اور آچاریون کے عقائد کے
خلاف اپنا تراشیدہ مسئلہ پیش
کرتے ہین کہ ایشور نے اگنی اور بایو
اور آدتیہ اور انگرا پر وید نازل کئے
اور اونہون نے برہماجی کو پڑھائے
پرماتما جانے اونھون نے وید اور شاستر
کی مخالفت مین اپنا کیا فایدہ سوچا
ہے پھر سوامی جی کی قول کی موافق
جا تعجب یہ ہی کہ پرماتما نے اگنی اور
بایو اور آدتیہ اور انگرا کو ایک ایک
وید کا اوپدیش کیا اور اونکے بواسطہ
برہماجی کو چارون وید کی تحصیل
کرائی اگر پرماتما نے اگنی وغیرہ مین
سے کسی ایک کو چارون وید کے
لایق نہ سمجھا اور برہماجی کو چارون
وید کے اوپدیش کے لایق جانا
تو برہماجی ہی کو بلا واسطہ
چارون وید کا اوپدیش
کیون نہین کیا فی الجملہ
سوامی جی کی تقریر سے بھی

शिष्य के शिष्य से संस्कृत पढ़ी
और वह स्वामी जी का वाक्य यह
है (इन्द्र ने बृहस्पति से संस्कृत
पढ़ी और बृहस्पति ने अङ्गिरा
प्रजापति से उसने मनु से मनु
ने विराट से विराट ने ब्रह्मा से)
देखो जब कि स्वामी जी के कथ
नानुकूल संस्कृत भाषा में अंगिरा
ब्रह्मा जी के शिष्य का शिष्य
है तो यह कैसी अयोग्य बात है
कि ब्रह्मा जी को अंगिरा ने अथर्व
वेद पढ़ाया यह सब स्वामी जी
की विद्या का फल है अद्य पर्यन्त
संपूर्ण शास्त्र कारों और आचार्यों
का यही सिद्धान्त चला आया
है कि परमात्मा ने सृष्टि की
आदि में श्री ब्रह्मा जी को चारों
वेदों का उपदेश किया और
उन से ऋषि मुनियों के द्वारा
अस्मदादिकों को वेदों की प्राप्ति
हुई स्वामी जी जो श्रुति स्मृति

شاگرد کے شاگرد سے سنسکرت
پڑھی اور وہ سوامی جی کا قول
اسطرح ہے کہ (اندر نے برہسپتی
سے سنسکرت پڑھی اور برہسپتی
نے انگرا پرجاپتی سے اوس نے منو
سے منو نے براٹ سے براٹ نے
برہما جی سے) فقط دیکھو جبکہ سوامی
جی کے قول کے موافق سنسکرت
بھاشا میں انگرا برہما جی کے
شاگرد کا شاگرد ہے تو یہ کیسی
بیہودہ گفتگو ہے کہ برہما جی کو انگرا
نے اتھروید پڑھایا یہ سب دیانند
سرسوتی کی ودیا کا نتیجہ ہے آجتک
سب شاستر کار اور آچاریوں کا یہ
ہی مذہب چلا آیا ہے کہ پرماتما
نے شروع آفرینش میں
برہما جی کو چارون وید کا
اوپدیش کیا اور اوس سے رشی
منیون کے بواسطہ ہمکو ویدان
کی پراپتی ہوئی سوامی دیانند
سرسوتی جو شرتی اور سمرتی

अथर्वणेयां प्रवदेत ब्रह्माथर्वा तां पुरो वाचाङ्गिरे ब्रह्म विद्यां स भारद्वाजाय सत्य वाहाय प्राह भारद्वाजोङ्गिरसे परावरां ॥ २ ॥

अर्थात् ब्रह्मा जी ने वह वेद विद्या जिस के सब विद्या आश्रय हैं अपने ज्येष्ठ पुत्र अथर्व ऋषि को पढ़ाई ब्रह्मा ने जो विद्या अथर्व को पढ़ाई अथर्व ने वह ब्रह्म विद्या पूर्व अंगीर ऋषि को पढ़ाई अंगीर ने भारद्वाज गोत्री सत्य वाह को पढ़ाई उसने वह परावर विद्या अंगिरा को पढ़ाई ॥ २ ॥ धन्य है स्वामी जी के निर्णय पर कि श्रुति में तो अंगिरा को शिष्य परम्परा कर के ब्रह्मा जी का चतुर्थ शिष्य गिना है और वह कहते हैं कि अंगिरा ने ब्रह्मा जी को अथर्व वेद पढ़ाया स्वामी दयानंद सरस्वती ने सत्यार्थ प्रकाश मुद्रित सन १८७५ के पृष्ठ २५० में लिखा है कि अंगिरा ने ब्रह्मा के

अथर्वणेयां प्रवदेत ब्रह्मा
थर्वा तां पुरो वाचाङ्गिरे ब्रह्म
विद्यां स भारद्वाजाय सत्य
वाहाय प्राह भारद्वाजोङ्गिरसे
परावरां ॥ २ ॥

یعنی برہما جی نے وہ وید ودیا
جسکی کل ودیا محتاج ہین اپنے
بڑے بیٹے اتھرو رشی کو پڑھائی
برہما جی نے جو ودیا اتھرو رشی
کو پڑھائی اتھرو رشی نے وہ
ودیا پہلے انگیر نامی رشی کو پڑھائی
انگیر نے بھردواج گوتری ستیہ باہ
کو پڑھائی اوس نے وہ پراابر
ودیا انگرا کو پڑھائی فقط
افسوس ہے سوامی جی کی تحقیقات
پر کہ شرتی مین تو انگرا برہما
جی کا سلسلہ وار چوتھا شاگرد
شمار کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ
انگرا نے برہما جی کو اتھرب وید
پڑھایا پھر خود سوامی دیانند سرسوتی نے
ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء
کے صفحہ ۲۵۰ مین لکھا ہے کہ
انگرا نے برہما جی سے

श्वेत श्वतर औार मुंडकोपनिषत् औार सांख्यशास्त्र औार पराशर सूत्र में संपूर्ण देवताओं से प्रथम ब्रह्मा जी का उत्पन्न होना स्पष्ट लिखा है इसी प्रकार यदि स्वामी जी किसी श्रुति से अग्न्यादिक का सब देवताओं से प्रथम उत्पन्न होना और ब्रह्मा जी को वेदों का पढ़ाना सिद्ध करें तो उनकी बात स्वीकार करने योग्य होसकती है अन्यथा नहीं मुंडकोपनिषत् में उक्त श्रुति से आगे यह बात लिखी है कि ब्रह्मा जीने अपने बड़े बेटे अथर्व को ब्रह्म विद्या अर्थात् वेद विद्या जो सब विद्याओं की मूल है पढाई और अथर्व ने वही विद्या अंगीर को पढाई अंगीर ने भरद्वाजगोत्री सत्य वाह को पढाई उसने वही विद्या अंगिरा को पढाई तथाहि

स ब्रह्म विद्यां सर्व विद्या प्रतिष्ठामथर्वाय ज्येष्ठ पुत्राय प्राह॥१॥

شویتاشوتر اپنشد اور منڈک
اپنشد اور پراشر سوتر اور
مہابھارت وغیرہ میں سب
دیوتاؤں سے پہلے برہماجی
کا پیدا ہونا صریحاً لکھا ہے
اسیطرح اگر سوامی جی کسی
شرتی سے اگنی اور وایو
وغیرہ کا کل دیوتاؤں سے
پہلے پیدا ہونا اور برہماجی کو
وید پڑھانا ثابت کریں تو البتہ
اونکی بات قابل تسلیم ہوسکتی
ہے پھر منڈک اپنشد میں شرتی
مذکور کے آگے یہ بات لکھی ہے
کہ برہماجی نے اپنے بڑے بیٹے
اتھرو کو برہم ودیا یعنی وید ودیا
جو سب ودیاؤں کی اصل ہے پڑھائی
اور اتھرو نے وہی ودیا انگیر
کو پڑھائی انگیر نے بھردواج گوتری
ستیہ واہ کو پڑھائی اوس نے وہی ودیا
انگرا کو پڑھائی چنانچہ —

स ब्रह्म विद्यां सर्व विद्या प्रतिष्ठामथर्वाय ज्येष्ठ पुत्राय प्राह॥१॥

ब्रह्मा जी सृष्टि की आदि में
उत्पन्न हुए और परमात्मा ने उन
को वेद का उपदेश किया पराशर
ने भी अपने सूत्रों में ब्रह्मा जी
की उत्पत्ति सृष्टि की आदि में
लिखी है तथाहि सकलजगता
मनादिरादिभूत ऋग्यजुः सामादि
मयी भगवद्विष्णु मयस्य ब्रह्मणो
मूर्त्ती रूपं हिरण्यगर्भो ब्रह्मांडतो
भगवान् ब्रह्मा प्राग्बभूव ॥१॥
इस सूत्र की वृत्ति रत्नगर्भ भट्टा
चार्य ने इस प्रकार की है ब्रह्मांड
तो ब्रह्मा प्राग्बभूव किं विशिष्टः
जगतामादि मूलकारणं स्वयं
चानादिदृष्ट कारण शून्यः भगव
द्विष्णु मयस्य भगवद्विष्णोर्मूर्त्तिः
रूपम परिच्छिन्नं स्वरूपं हिरण्य
स्य ब्रह्मांडस्य गर्भरूपश्चेत्यर्थः १
अर्थात् सारे जगत् का कारण
हिरण्य गर्भ ब्रह्मा ब्रह्मांड से
पहिले उत्पन्न हुआ- जैसे कि

برہماجی شروع آفرینش میں پیدا
ہوئے اور پرماتما نے اونکو
وید کا اوپدیش کیا پراشر رشی نے
بھی اپنے سوتروں میں برہماجی
کی پیدائش سرشٹی کی آدی میں
لکھی ہے وہ سوتر یہ ہے

सकलजगतामनादिरादि
भूत ऋग्यजुः सामादि मयी भगव
द्विष्णु मयस्य ब्रह्मणो मूर्त्ती रूपं
हिरण्य गर्भो ब्रह्मांडतो भगवान्
ब्रह्मा प्राग्बभूव ॥१॥

اس سوتر کے معنی رتن گربھ بھٹاچاریہ
نے اسطرح پر لکھے ہیں -

ब्रह्मांड तो ब्रह्मा प्राग्बभूव
किं विशिष्टः जगतामादि
मूलकारणं स्वयं चानादि
दृष्ट कारण शून्यः भग
वद्विष्णु मयस्य भगवद्वि
ष्णोर्मूर्त्तिः रूपम परिच्छिन्न
स्वरूप हिरण्यस्य ब्रह्मांड
स्य गर्भ रूपश्चेत्यर्थः ॥१॥

اس سوتر کا مطلب یہ ہے کہ سارے
جہان کے کارن ہرنیہ گربھ
برہما برہمانڈ سے پہلے پیدا ہوئے
فقط اب غور کیجیے کہ جیسے

श्वेताश्वतर में दूसरी जगह भी आ· याहै यथाहि (यो देवानां प्रभवश्चो द्भवश्च विश्वाधिपो रुद्रो महर्षिः हिरण्यगर्भं जनयामास पूर्वं सनो बुद्ध्या शुभयासंयुनक्तु ॥ १॥)
अर्थात् जो परमात्मा इन्द्रादिक देवताओं के प्रभवका कारण है और विश्व का स्वामी और पापियों का रुलाने वाला और सर्वज्ञ है जिस ने (पूर्व) अर्थात् सृष्टि की आदि में श्री ब्रह्मा जी को उत्पन्न किया वह परमेश्वर हम को शुभ बुद्धि के साथ संयुक्त करे ॥ १ ॥
कपिल ऋषि ने सांख्य शास्त्र के तीसरे अध्याय में ब्रह्मा जी का सृष्टि की आदि में होना माना है यथाहि (आ ब्रह्मस्तम्बपर्यंतं तत्कृते सृष्टिरा विवेकात्) यहां ब्रह्मा जी का होना सृष्टि की आदि में स्पष्ट है महा भारत के शांति पर्व प्रभृति से भी प्रकट है कि

شوتیا شوتر اوپنشد مین دوسری جگہہ بھی آیا ہی دیکھو۔

यो देवानां प्रभवश्चोद्भवश्च विश्वाधिपो रुद्रो महर्षिः हिरण्यगर्भं जनयामास पूर्वं सनो बुद्ध्या शुभयासं युनक्तु ॥ ॥ ॥ ॥

یعنی جو پرماتما اندر آدی دیوتون کے جنم وغیرہ کا کارن اور دنیا کا مالک اور گنہگارون کو رولانیوالا اور عالم الغیب ہے اور جس نے سرشٹی کی شروع مین برہما جی کو پیدا کیا ہی وہ پرمیشور ہمکو اچہا گیان دے۔ فقط کپل رشی نے سانکہ شاستر کے تیسرے ادہیای مین برہما جی کا سرشٹی کی ابتدا مین ہونا مانا ہی کپل رشی کا وہ بچن یہہ ہی

आब्रह्मस्तम्बपर्यन्त तत्कृते सृष्टिरा विवेकात् " " "

یہان سے ظاہر ہی کہ ابتدای آفرنیش مین سب سے پہلے برہما جی ہی کا ظہور ہوا۔ مہابھارت کے شانتی پرب وغیرہ سے بھی ثابت ہی کہ

प्रकार मुंडकउपनिषद् में ब्रह्मा जी
के विषय में (प्रथम) शब्द लिखा है
(तथाहि ब्रह्मा देवानां प्रथमः संबभूव
विश्वस्य कर्त्ता भुवनस्य गोप्ता)
अर्थात् ब्रह्मा जी सब देवताओं से
प्रथम उत्पन्न हुए जो कि विश्व की
सृष्टि और पालन के द्वार हैं जब कि
ब्रह्मा सब देवताओं की आदि में
उत्पन्न हुए हैं और सारे विश्व की
सृष्टि के द्वार हैं तो अग्नि वायु आदित्या
दिक की उत्पत्ति ब्रह्मा जी के पश्चात्
स्वतः सिद्ध होगई इस से यही जाना
गया कि अग्नि वायु आदित्यादिक
को ब्रह्मा जी ने उत्पन्न किया और
उन को वेद पढ़ाया क्या अग्न्यादिक
सारे विश्व से बाहर हैं ऐसी प्रत्यक्ष
श्रुति के विरुद्ध स्वामी जी क्यों कर
कहते हैं कि अग्न्यादिक ने ब्रह्मा जी
को वेद पढ़ाया सृष्टि की आदि में
सबसे प्रथम परमात्मा ने श्री ब्रह्मा
जी को उत्पन्न किया यह अभिप्राय

طرح منڈک اپنشد میں برہماجی
کے بارہ میں (प्रथम) (پرتھم)
شبد لکھا ہے دیکھئے
ब्रह्मा देवानां प्रथमः संबभूव
विश्वस्य कर्त्ता भुवनस्य गोप्ता
یعنی برہما جی سب دیوتوں سے
پہلے پیدا ہوئے جو کہ تمام دنیا
کی پیدائش اور پرورش کے ذریعہ ہیں
فقط جبکہ برہماجی نے کل دیوتوں
سے پہلے ظہور کیا ہے اور وے
ساری سرشٹی کے ذریعہ ہیں تو اگنی
بایو سورج کی پیدائش برہما جی کے
بعد خود ثابت ہوگئی اس سے یہ
ہی جانا گیا کہ اگنی وغیرہ برہما
جی سے پیدا ہوئے اور برہماجی
نے ان کو وید پڑھایا کیا اگنی
وغیرہ کل دنیا سے خارج ہیں ایسی
صریح شرتی کے خلاف سوامی جی
کیونکر کہتے ہیں کہ اگنی وغیرہ نے برہماجی
کو وید پڑھایا ابتدا آفرینش میں سب سے
اول پرماتما نے برہماجی کو پیدا کیا یہ مطلب

है जिन का ऽर्थ पूर्व निवेदन किया
गया कि सृष्टि की ऽादि में परमा
त्मा ने ब्रह्मा जी ही के लिये वेदों का
उपदेश किया ऽन्य के लिये नही
फिर स्वामी जी ने जो ऽग्न्यादि को
महर्षि कहा है वह सर्वथा शास्त्र वाह्य
है किसी ग्रंथ में इन को महर्षि वा
ऋषि नही लिखा परंतु वेदादि
शास्त्रों में देवता कहा है देखो
यजुर्वेद के चतुर्दशाध्याय की बीस
वीं श्रुति (ऽग्निर्देवता वातो देवता
सूर्यो देवता चंद्रमा देवतेत्यादि)
दयानन्दानुयायी लोग पक्षपात
छोड़ कर विचार करें कि स्वामी
जी का यह कथन कि ऽग्न्यादिक
ने ब्रह्मा जी को वेद पढ़ाये श्वेता
श्वतर की श्रुति से लेश मात्र भी
नही निकलता केवल उन की
कपोल कल्पना है जैसे कि श्वेता
श्वतर उपनिषत् में ब्रह्मा जी के
लिये (पूर्व) शब्द ऽाया है इसी

ہی جنکے معنی سابق حوالۂ قلم کئے
گئے کہ ابتداے دنیا مین پرماتما
نے برہما جی ہی کے لئے ویدنازل
کئے دوسرے کے لئے نہین کئے پھر سوامی
جی نے جو اگنی وغیرہ کو مہرشی کہا ہی
وہ سربسر شاستر سے باہر ہی کہ کسی گرنتھہ
مین انکو مہرشی یا رشی نہین لکہا البتہ وید
وغیرہ شاستروں مین دیوتا کہا ہی دیکھیو یجر
وید کے چودہوین ادہیاے کی بیسوین شرتی

ऽग्निर्देवता वातो देवता
सूर्यो देवता चंद्रमा देवता

دیانندپنتھی تعصب چھوڑکر غور
کرین کہ سوامی جی کی یہ گفتگو
کہ اگنی وغیرہ نے برہما جی کو
وید پڑھایا ید شویتاشوتر
اوپنشد کی شرتی سے برآمد
نہین ہوتی صرف اون ہی
صاحب کی دنت کتہا ہی
اب سنئے کہ جیسے شویتاشوتر
اوپنشد مین برہما جی کے لئے
(پورب) شبد آیا ہے اسی

नहीं किया इस पक्ष में (वै) शब्द का
अन्वय तत् शब्द के साथ होगा जोकि
ब्रह्मा का वाचक है और जो (वै)
शब्द का अन्वय (यत्) शब्द के साथ
करें जो परमात्मा का वाचक है तो
यह तात्पर्य होगा कि ब्रह्मा जी को
वेदों का उपदेश परमात्मा ही ने
किया दूसरे ने कदापि नहीं किया
बुद्धिमान् विचार करें कि जैसा (वै)
शब्द अन्य योगव्यवच्छेद के लिये
श्वेताश्वतर की श्रुति में आया है
ऐसा कोई शब्द शत पथ की श्रुति
में भी है सो कोई नहीं स्वामी जी ने
जो श्वेताश्वतर की श्रुति के अर्थ
में यह बात बढ़ाई है कि (परमात्मा
ने अग्न्यादि महर्षियों के द्वारा
ब्रह्मा जी को वेदों की प्राप्ति कराई)
वह सर्वथा अशुद्ध है क्योंकि श्वेता
श्वतर की श्रुति में इस अर्थ का वा
चक कोई पद नहीं है किंतु इस के
विरुद्ध (पूर्व) शब्द और (वै) शब्द

نہین کیا اس صورت مین
(دی) (वै) شبد کا تعلق (تت)
شبد کے ساتھ ہوگا جسکو
معنی یہہ ہین کہ برہما جی کے لئے۔
اور اگر (دی) (वै) شبد کا تعلق
(یت) (यत्) شبد کے ساتھ ہوگا
جسکے معنی پرماتما کے ہین تو یہہ
مطلب ہوگا کہ برہما جی کو وید
کا اوپدیش پرماتما ہی نے کیا دوسرے
نے اصلا نہین کیا اہل حق
اور دانا لوگ خیال کرین کہ جیسا
(دی) (वै) شبد معنی مذکورہ
کے لئے شویتا شوتر کی شرتی مین
موجود ہے ایسا کوئی شبد شت پتہہ
کی شرتی مین کہین نہین ہے پس
سوامی جی نے جو شویتا شوتر کی شرتی
کے معنی مین یہہ بات بڑہائی ہے کہ پرماتما نے
اگنی وغیرہ مہرشیون کی وساطت برہما جی کو
ویدون کی تحصیل کرائی وہ بالکل غلط ہے
کیونکہ شویتا شوتر کی شرتی مین اس معنی کا
کوئی لفظ نہین ہے بلکہ اسکے خلاف
لفظ (پورب) ہے اور لفظ (دی) (वै)

स्वरूप आत्मज्ञान के प्रकाश करने वाले परमात्मा की मैं मुमुक्षु शरण होता हूं । देखो इस श्रुति में (पूर्व) शब्द है जिस से विदित है कि परमात्मा ने सृष्टि की आदि में ब्रह्मा जी के हृदय में वेदों को डाला और शत पथ की श्रुति में ऐसा कोई शब्द नहीं है कि जिस से सृष्टि की आदि में अग्न्यादि के जन्म का बोध हो और फिर श्वेताश्वतर की श्रुति में (वै) शब्द है जिस का अर्थ अन्य योगव्य वच्छेद है अर्थात सृष्टि की आदि में परमात्मा ने ब्रह्मा जी ही के लिये वेदों का उपदेश किया दूसरे के लिये नहीं किया क्योंकि अन्य योग व्यवच्छेद कहते हैं दूसरे के योग के पृथक करने को अर्थात दूर करने को इस से येही विज्ञात होता है कि सर्ग की आदि में परमात्मा ने केवल एक ब्रह्मा जी के हृदय में वेदों का प्रकाश किया अग्न्यादिक के हृदय में कदापि

روپ آتم گیان کے پرکاش کرنیوالے
پرماتما کی مین نجات کا چاہنیوالا
پناہ لیتا ہون - دیکھو اس شرتی مین
(پورب) شبد ہے جس سے جانا جاتا ہے کہ
پرماتما نے پیدائش کے شروع مین برہما جی
کے دل مین ویدون کو ڈالا اور
دیانند سرسوتی کی مستند شت پتھ
براہمن کی شرتی مین ایسا کوئی لفظ نہین
ہے کہ جس سے جانا جاوے کہ ابتدا پیدائش
مین اگنی اور بایو اور آدتیہ کا جنم ہوا پھر
شویتا شوتر اپنشد کی شرتی
مین (ویٔ) (वै) شبد ہے
جسکا مفہوم یہ ہے کہ پرماتما
نے سرشٹی کی آدی مین
برہما جی ہی کے لئے ویدون
کا اوپدیش کیا دوسرے کے
واسطے نہین کیا اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ روز
ازل پرماتما نے صرف ایک
برہما جی کے دل مین ویدون کا
پرکاش کیا اگنی وغیرہ کے دل مین ہرگز

होये कि सत्यही में जय है (सत्य से वज
यते नानृतम्) अर्थात् सत्य से जय होती
ती है अनृत से नहीं स्वामीजी ने अप
ना अभिप्राय सिद्ध करने के लिये श
तपथ ब्राह्मण के नाम से यह वचन
लिखा है (अग्नेर्वै ऋग्वेदो जायते
वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः) इस
से यह ही जाना जाता है कि स्वामीजी
ने शतपथ कभी नहीं देखा अथवा
देखा भी है तो भूल गये क्योंकि यह
श्रुति कई जगह अशुद्ध है प्रथम अ
ग्नि शब्द के आगे (वै) शब्द बढा
या है और ऋग्वेद के आगे (जाय
ते) यह शब्द बढाया है वास्तव य
ह दोनों शब्द मूल श्रुति में नहीं है फि
र श्रुति में यजुर्वेद के आगे सूर्यात य
ह पद नहीं है किंतु (आदित्यात्)
यह पाठ है यह स्वामीजी ने भ्रम से
श्रुति का पाठ अस्तव्यस्त लिखा है
इस श्रुति का पूर्ण पाठ वास्तव इस
प्रकार है (तेभ्यस्तप्तेभ्यस्त्रयो वेदा

که راستی ہی مین بزرگی اور بڑائی ہی
جیسا کہ منڈک ونیشد مین ہی
सत्यमेव जयते नानृतम् ॥
یعنی راستی ہی کی ہوتی ہی جھوٹ سے
نہین سوامی جی نے جو اپنا مطلب
حاصل کرنیکے لئے شت پتہہ براہمن
نام سے یہ بچن لکہا ہی ۔
अग्नेर्वै ऋग्वेदो जायते वायो
र्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः ॥
اس سے یہی جانا جاتا ہے کہ سوامی جی
نے شت پتہہ براہمن کبھی نہین دیکھا
اگر دیکھا بھی ہو تو بھول گئے کیونکہ
یہ شرتی کئی جگہہ سے غلط لکھی ہی اول
اگنی شبد کے آگے (وی) (वै) شبد
بڑہایا ہے اور رگ بید کے آگے (جایتی) شبد
بڑہایا ہے فی الحقیقت یہ دونوں لفظ
اصل شرتی مین نہین ہین پہر شرتی مین
یجروید کے آگے (سوریات) یہ پد نہین ہی بلکہ اس
جگہہ (آدتیات) (आदित्यात) یہ پاٹھ ہی
سوامی جی نے ناواقفی سے شرتی کی عبارت درہم برہم
کر کے لکھی ہی اس شرتی کا تمام و کمال اصل
پاٹھ شت پتہہ براہمن مین [illegible]
[illegible] دنیا مین مسطور ہی
तेभ्यस्तप्तेभ्यस्त्रयो वेदा

वेदांश्च प्रहिरोतितस्मै "इस श्वे
ताश्वतरोपनिषद् के वचन की सं
गति शतपथ और मनु जी के वच
न से अविरुद्ध होनी चाहिये किंतु
परमात्मा ने चारों महर्षियों के द्वारा
श्री ब्रह्मा जी को चार वेदों की प्रा-
प्ति कराई और अब भी जो कोई चा-
र वेदों को पढता है वही यज्ञ में ब्र
ह्मासन को प्राप्त और उसी का ना
म ब्रह्मा भी होता है यदि मुंशी इ-
न्द्रमणि जी और उन के शिष्य पं-
डित जगन्नाथ दास वेद और
तदनुयाई ब्राह्मण ग्रन्थों को
पढे होते तो ऐसे भारी भ्रम में पड
ऐसे २ अन्यथा भाषण वा लेख क्यों
करते इन को उचित है कि अपना
हठ छोड सत्य का ग्रहण अव-
श्य करें **उत्तर** पण्डित जगन्ना-
थदास ही की बात प्रमाण करने यो
ग्य है क्योंकि वह ही सत्य है और
सत्य से किसी को ना फिरना चा-

वेदांश्च प्रहिरोतितस्मै
اس شویتا شوترا اپنشد کے بچن
کی موافقت شت پتھہ اور منوجی
کے بچن سے اسطرح پر ہونی چاہیئے
کہ جس مین اختلاف نرہے لیکن
پرماتمانے چارون مہرشیون کے
ذریعہ سے برہماجی کو چارویدون
کی تحصیل کرائی اور اب بھی جو
کوئی چارویدون کو پڑہتا ہی وہ
ہی یگیہ مین برہماسن کو حاصل کرتا ہی
اور اوسی کا نام برہما بھی ہوتا ہی
اگر منشی اندرمن اور اونکے ششیہ پنڈت
جگناتھ داس وید اور براہمن وغیرہ
کتابین پڑہی ہوتے تو ایسے بہاری
شک مین پڑکر ایسی ایسی گفتگو یا تحریر
کیون کرتے انکو چاہئے کہ اپنا
ہٹ چھوڑکر ضرور راستی اختیار
کرین **جواب** پنڈت
جگناتھ داس ہی کی بات شایان
اعتبار ہے کہ وہ ہی حق ہے اور
حق سے کسی کو پھرنا نہ چاہیئے

से देवादि मनुष्य पर्य्यन्त को मि-
ला। दयानंद सरस्वती ने वेद शा-
स्त्र से विमुख होकर देशहितैषी
मासिक पत्र मुद्रित कार्त्तिक मास
संवत १९३९ में यह व्याख्यान
लिखवाया **स्वामी जी** यह
बात परिडत जगन्नाथ की प्रमा-
ण करने योग्य नहीं क्योंकि "अ-
ग्ने वै ऋग्वेदो जायते वायोर्यजु-
र्वेदः सूर्य्यात्सामवेदः" शतपथ
ब्राह्मण वचन "अग्निवायुरवि-
भ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् दुदो-
ह यज्ञसिद्ध्यर्थं ऋग्यजुः साम ल-
क्षणम्" मनुस्मृति का वचन॥ अ-
व देखिये अग्नि आदि महर्षियों
से ऋग्वेदादि का प्रकाश हुआ इ-
त्यादि ब्राह्मण वचनों के अनुसार
मनुजी महाराज कहते हैं कि ब्र-
ह्माजी ने अग्न्यादि महर्षियों के
द्वारा वेदों की प्राप्ति की अत एव
"योवै ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै

سے دیوتا اور منشیہ وغیرہ کو
حاصل ہوا سوامی دیانند سرستی نے
وید شاستر سے برگشتگی اختیار کرکے
دیش ہتیشی نامی رسالہ ماہوار مطبوعہ ماہ
کاتک سنبت ۱۹۳۹ میں یہہ مضمون
درج کرایا **سوامی جی** پنڈت
جگناتھ کی یہہ بات سند کرنے کے
لایق نہیں ہے کیونکہ

अग्नेर्वै ऋग्वेदो जायते वा-
योर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः

یہہ شتپتھ براہمن کا بچن ہے

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं
ब्रह्म सनातनम् दुदोह यज्ञ-
सिद्ध्यर्थं ऋग्यजुः सामल-
क्षणं ९

یہہ منو سمرتی کا بچن ہے اب دیکھیے اگنی
وغیرہ مہرشیوں سے رگ وید وغیرہ کا پرکاش
ہوا اس قسم کے براہمن بچنوں کی مطابق
منوجی مہاراج کہتے ہیں کہ برہماجی نے اگنی وغیرہ
مہرشیوں کے ذریعہ سے ویدوں کی تحصیل کی

योवै ब्रह्माणं विदधाति

ओ३म्

परमात्मा जयति

दोहा

नमस्कार उस ब्रह्म को जिस के नाम हज़ार ॥ पुरुष ईश परमात्मा अजर अमर अविकार ॥१॥ जो लोग कि सत्यासत्य के निर्णय में उद्यत हैं उन पर छुपा नहीं कि सृष्टि के आरंभ से ले कर आज तक सब ऋषि और मुनि और आचार्य यही सिद्धान्त करते चले आये हैं कि ऋगाद्यात्मक वेद हम को श्री ब्रह्मा जी के द्वारा परमात्मा से प्राप्त हुआ है और वास्तव यही सत्य है और इसी के अनुकूल पण्डित जगन्नाथ दास ने अपनी प्रश्नोत्तरी मे लिखा था कि परमात्मा ने सर्ग की आदि में ब्रह्मा जी को वेद का उपदेश किया उन
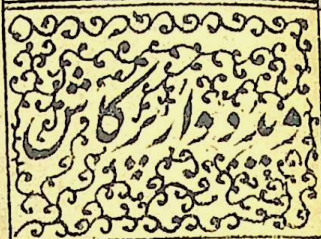
اوم

پرماتما جیتی

وید دوار پرکاش

بیت

بنام آنکہ نامش صد ہزار ست * پرکھو پرماتما اج ادم کارست * پس ازین طالب احقاق حق وابطال باطل کی رائے پر پوشیدہ نہیں کہ روز ازل سے جملہ رشی منی ویدانت و آچاریہ بالاتفاق یہی تحقیق کرتے چلے آئے ہین کہ وید مقدس ہمکو برہما جی کے ذریعہ سے ملا ہے اور یہہ ہی بجا ہے اسیکی مطابق پنڈت جگناتھ داس نے اپنی پرشنوتری مین لکھا تھا کہ پرماتما نے ابتداے آفرینش مین برہما جی کو بلمین بید اقدس کا پرکاش کیا ان

ओ३म्

اوم

परमात्मने नमः

پرماتمنے نمہ

वेदद्वारप्रकाश

وید دوار پرکاش

मुन्शी इन्द्रमणि रचित

مصنفہ منشی اندرمن

सुदर्शन यंत्रालय मुरादाबाद में मुन्शी नारायणदास के प्रबंध से मुद्रित हुआ

سودرشن پریس مرادآباد میں منشی نراین داس کے اہتمام سے چھپا

पहली बार १४०० मूल्य ।)

پہلی بار ۱۴۰۰ قیمت فی کاپی ۲

और शिष्टाचारविरुद्ध अपना
कपोल कल्पित व्याख्यान करते
हैं कि ईश्वर ने अग्निवायुआदित्य
और अंगिरा के ज्ञान में वेदों का
प्रकाश किया और उन्हों ने ब्रह्मा
जी को वेद पढ़ाये इस में उन्हों ने
अपना क्या लाभ विशेष समझा
है फिर स्वामी जी के व्याख्यान के
अनुकूल एक बड़ा आश्चर्य यह
है कि परमात्मा ने अग्नि वायु
आदित्य और अंगिरा को एक २
वेद का उपदेश किया और उन के
द्वारा ब्रह्मा जी को चारों वेदों की
प्राप्ति कराई यदि परमात्मा ने
अग्न्यादि में से किसी एक को
चारों वेद का अधिकारी नहीं
समझा और ब्रह्मा जी को चारों
वेदों का अधिकारी जाना तो
ब्रह्मा ही जी को स्वतः चारों वेदों
का उपदेश क्यों न किया निदान
स्वामी जी के व्याख्यान से भी

اور آچاریوں کے عقائد کے
خلاف اپنا تراشیدہ مسئلہ پیش
کرتے ہیں کہ ایشور نے اگنی اور بایو
اور آدتیہ اور انگرا پر وید نازل کئے
اور اونہوں نے برہماجی کو پڑھائے
پرماتما نے اونھوں نے وید اور شاستر
کی مخالفت میں اپنا کیا فایدہ سوچا
ہے پھر سوامی جی کی قول کی موافق
جا تعجب یہ ہے کہ پرماتما نے اگنی اور
بایو اور آدتیہ اور انگرا کو ایک ایک
وید کا اوپدیش کیا اور اونکے بواسطے
برہماجی کو چاروں وید کی تحصیل
کرائی اگر پرماتما نے اگنی وغیرہ مین
سے کسی ایک کو چاروں وید کے
لایق نہ سمجھا اور برہماجی کو چاروں
وید کے اوپدیش کے لایق جانا
تو برہماجی ہی کو بلا واسطہ
چاروں وید کا اوپدیش
کیوں نہیں کیا فی الجملہ
سوامی جی کی تقریر سے بھی

ये ही प्रकट हुआ कि अग्न्यादि
की अपेक्षा ब्रह्मा जी पूर्ण विद्वान
हैं इसी लिये श्वेताश्वतरोपनिषत्
में आया है कि ब्रह्म तत्व के जान-
नेवालों में ब्रह्मा जी ही अग्रगामी
हैं तथाहि तद्वेदगुह्योपनिषत्
सुगूढं तद्ब्रह्मा वेदते ब्रह्म योनिं
अर्थात् जो परमात्मा वेदगुह्यो-
पनिषत् में संवृत्त है और ब्रह्मा
जी का उत्पन्न करने वाला है
उस को ब्रह्मा जी ही जानते हैं
जैसे कि ब्रह्मा जी का ब्रह्मज्ञान
उपनिषत् से प्रकट है ऐसे अग्नि
प्रभृति के ब्रह्म ज्ञान में कोई —
प्रमाण नहीं ब्रह्मज्ञान तो एक
ओर है अग्नि तो देवताओं में
भाग प्राप्ति के लिये ही प्रार्थना
करता है तथाहि अग्निर्वा अका
मयत अन्नादो देवानां स्यामिति
अतः अग्नि ब्रह्मा जी से अधिक
वा उन के समान हो इस की तो

یہی برآمد ہوا کہ اگنی وغیرہ کی
نسبت برہما جی پوری فضیلت
رکھتے ہیں اسی لئے شویتاشوتر
اوپنشد میں آیا ہے کہ برہم کی
حقیقت کے جاننے والوں
میں برہما جی ہی افضل و اکمل
ہیں چنانچہ —

तद्वेदगुह्योपनिषत्सु
गूढं तद्ब्रह्मा वेदते ब्रह्मयोनिं

یعنی جو پرماتما وید کے سر اکبر
اوپنشد سے جانا جاتا ہے
اور برہما جی کا پیدا کرنیوالا ہے اوسکو
برہما جی ہی جانتے ہیں فقط جیسے
کہ برہما جی کا برہم گیانی ہونا اپنشد
سے ظاہر ہے ایسے اگنی وغیرہ کے
برہم گیان میں کوئی سند نہیں ہے
برہم گیان تو ایک طرف ہے اگنی
تو دیوتون میں بھاگ حاصل کرنیکے لئے خود
درخواست کرتا ہے چنانچہ شرتی ہے —

अग्निर्वा अकामयत अन्ना
दो देवानां स्यामिति

اب سکا تو کیا ذکر ہے کہ اگنی برہما
جی سے فائق یا اونکی برابر ہو

क्या कथा है इस से बुद्धिमानो
को योग्य है कि श्वेताश्वतर की
श्रुति के साथ शत पथ ब्राह्मण
के वचन की संगति स्वीकार करें
जैसे कि ऊपर निवेदन की गई
हमारा अभिप्राय धर्म के यथार्थ
निर्णय में है किसी प्रकार का
आग्रह नही है यहां तक श्वेता
श्वतर और शत पथ ब्राह्मण की
श्रुति का यथा योग्य एकार्थ
किया गया अब स्वामी जी ने जो
मनु का वचन प्रमाण दिया है
उस की संगति भी श्वेताश्वतर
की श्रुति के साथ की जाती है
स्वामी जी मनु के टीका कार
कुल्लूक भट्ट को सर्वदा उल्लूक
भट्ट कहते रहे अब मनु के श्लोक
का वास्तविक अर्थ न समझ
कर उसी का कल्पित अर्थ सर्वथा
अशुद्ध श्रुति विरुद्ध स्वीकार कर
बैठे मनु का श्लोक और उसका

کہ شویتا شوتر کی شرتی کے ساتھ
شت پتھ براہمن کے بچن کی تطبیق
قبول کرین جیسے کہ مفصل قلمبند
کی گئی ہمارا مدعا کھا حصہ دہرم
کی تحقیق مین ہی کسی طرح کا تعصب
وطرفداری منظور نہین ہی یہان تک
شویتا شوتر اور شت پتھ براہمن
کی شرتی کا جیسا کہ چاہیئے
ایک ارتھ کیا گیا اب سوامی
جی نے جو منو کا بچن سند
دیا ہے اوسکی تطبیق بھی
شویتا شوتر کی شرتی کی ساتھ
کی جاتی ہی سوامی جی منو کی
ٹیکا کار کلوک بھٹ کو
ہمیشہ اولوک بہٹ کہتے رہی
اب منو کے شلوک کا اصلی
ارتھ نہ سمجھکر اوسی کا جھوٹا
ارتھ شرتی کے
خلاف قبول کر بیٹھے
منو کا شلوک اور اوسکے

वास्तविक अर्थ यह है अग्नि
वायु रविभ्यस्तु त्रय ब्रह्म सना
तनं दुदोह यज्ञसिध्यर्थमृग्यजुः
सामलक्षणं अर्थात् ब्रह्मा ने
ऋग्यजुः साम यह नित्य तीन वेद
यज्ञ की सिद्धि के लिये अर्थात्
यज्ञ करने और कराने के लिये
अग्नि वायु रवि नामक देवतों के
अर्थ क्रम पूर्वक दिये अर्थात् अग्नि
के लिये ऋग् वायु के लिये यजुः
रवि के लिये साम क्योंकि वेदत्रय
के बिना यज्ञ का संपादन होना
असंभव है (अग्नि वायु रविभ्यः)
इस पद में चतुर्थी विभक्ति है पंचमी
नहीं है और दुदोह क्रिया ददौ के
अर्थ में है क्योंकि धातु नाम नेका
र्थत्वात् यह बात व्याकरण के
ग्रन्थों में प्रसिद्ध है अर्थ इस का
यह है कि धातुओं के अनेक अर्थ
होते हैं और महाभाष्य के अध्याय
१ पाद १ आह्निक १ में इस प्रकार

معنی حقیقی یہ ہین -
अग्नि वायु रविभ्यस्तु
त्रयं ब्रह्म सनातनं दुदो
ह यज्ञसिध्यर्थमृग्यजुः
सामलक्षणं ॥१॥ ॥
یعنی برہما جی نے رگ یجر وسام
یہ تین وید قدیم یگیہ کی تیاری
کے لئے یعنی یگیہ کرنے اور کرانے
کے لئے اگنی اور بایو اور روی
نامی دیوتون کے لئے ترتیب وار
دئے یعنی اگنی کے واسطے
رگ اور بایو کے واسطے یجر اور
روی کے واسطے سام کیونکہ
تین وید کے بنا یگیہ کا سامان
غیر ممکن ہے (اگنی بایو روی بھیہ

अग्नि वायु रविभ्यः
اس پد مین چترتھی بِبھکتی
ہے نہ پنچمی اور (دودوہ) दुदोह
کریا یعنی فعل ہے (ددی) کے معنی مین
کیونکہ سنسکرت کی مصادر کے معنی
متعدد ہوتے ہین یہ بات بیاکرن کی کتابون
سے ثابت ہے اور مہابھاشیہ کے ادھیا
کے پہلے پاد پہلے آہنک مین بھی

पाठ आया है (अने कार्या अपि धातवो भवंति) अभिप्राय दोनों पाठ का समान है कुल्लूकभट्ट और उस के अनुयायी दयानंद सरस्वती ने जो (अग्नि वायु रविभ्यः) इस पद में पंचमी विभक्ति मानी है वह पूर्वा पर विचार से असंगत ज्ञात होती है क्योंकि (अग्नि वायु रविभ्यस्तु) यह मनु के प्रथमाध्याय का २३ श्लोक है इसी अध्याय का श्लोक ९ यह है (तदण्डमभवद्धैमं सहस्रांशु समप्रभम् तस्मिन्जज्ञे स्वयं ब्रह्मा सर्वलोक पितामहः) मनु अध्याय १ श्लोक ९ अर्थात् तब वह बीज सुवर्ण के सदृश पवित्र और सूर्य के समान प्रकाशित ईश्वर की इच्छा से अंड के आकार होगया उस में आप ब्रह्मा संपूर्ण लोक के पितामह उत्पन्न हुए ९ देखो जब कि सृष्टि की आदि में परमात्मा ने

واضح ہو (اگنی بایو روی بھیہ

अग्निवायुरविभ्यः

اس پد مین جو کلوک بھٹ اور

اوسکے پیرو دیانند سرستی نے

پنچمی بی بہکتی مانی ہے وہ محض

غلط ہے کر اسکے اگلے اور پچھلے شلوکون

کے مضمون کے خلاف ہے کیونکہ

(اگنی بایو روی بہیستو)

अग्निवायुरविभ्यस्तु

یہ منوسمرتی کے ادہیاے اول کا

۲۳ تیئیسوان شلوک ہے اسی ادہیاے

کا ۹ نوان شلوک یہ ہے

तदण्डमभवद्धैमंस

हस्रांशुसमप्रभम्तस्मि-

न्जज्ञेस्वयंब्रह्मासर्व

लोकपितामहः ॥ ॥ ॥

یعنی تب وہ تخم سونے کی مانند

پاک اور سورج کی مانند روشن

پرماتما کے ارادے سے انڈے کی

صورت ہوگیا اوس مین آپ ہی

سب کے جد پیدا ہوئے فقط دیکھو

جبکہ سرشتی کی آدی مین پرماتما نے

ब्रह्मा जी को उत्पन्न किया और उन
को सब लोक की उत्पत्ति का द्वार
बनाया तो अग्नि वायु आदि भी
ब्रह्मा ही की सृष्टि के अंतरगत हुए
इन से ब्रह्मा जी का वेद पढ़ना असंगत
है फिर पहले अध्याय का श्लोक
२१ यह है "सर्वेषां तु स नामानि
कर्माणि च पृथक् पृथक् वेदशब्दे
भ्य एवादौ पृथक संस्थाश्च निर्ममे
अर्थात् ब्रह्मा ने सृष्टि की आदि में
सब के नाम और सब के कर्म वेद
के शब्दों से जान कर भिन्न २ बनाये
जैसा गो जाति का गो नाम रक्खा
और अश्व जाति का अश्व ब्राह्मण
का कर्म अध्ययन अध्यापनादि
ठहराया और क्षत्रिय का प्रजा रक्षण
आदि और लौकि की व्यवस्था भी
पृथक् २ ठहराई जैसे कुलाल के
लिये घड़ा बनाना और जुलाहे
के लिये कपड़ा बुन्ना इत्यादि २१
देखये जब कि सृष्टि की आदि में

برہماجی کو پیدا کیا اور اونکو
ساری جہان کی پیدائش کا ذریعہ
بنایا تو اگنی اور بایو وغیرہ بھی
اسی جہان کے انترگت ہونگے
جو کہ برہماجی کے وسیلے سے موجود
ہوا پس اگنی اور بایو وغیرہ سے
برہماجی کا وید پڑہنا غیر ممکن ہی
پھر منوسمرتی کے پہلے ادہیای کا
اکیسواں شلوک یہہ ہی

सर्वेषां तु स नामानि क-
र्माणि च पृथक् पृथक्
वेद शब्देभ्यः एवादौ
पृथक् संस्थाश्च निर्म-
मे ॥१॥

یعنی برہماجی نے ابتدا پیدائش میں سب کے
نام اور سب کے کام وید کے شبدون سے
جانکر جدی جدی بنائی جیسے گائی کی
جاتی کا نام گو اور گھوڑی کی جاتی کا نام
اشو رکھا براہمن کا کام وید پڑہنا اور پڑہانا
وغیرہ کشتریہ کا کام دنیا کی حفاظت وغیرہ ٹھہرایا
اور عموماً حرفی اور پیشے بھی علیحدہ
علیحدہ قرار دئے جیسے کمہار کے لئی گھڑا
بنانا اور جولاہی کے واسطے کپڑا بننا
وغیرہ دیکھئے جبکہ سرشٹی کی شروع میں

ब्रह्मा जी ने वेद के शब्दों से जानकर
सब के नाम और कर्म निर्माण किये
तो अवश्य है कि अग्नि का अग्नि
और वायु का वायु और आदित्य
का आदित्य नाम भी वेद के अनुकूल
ब्रह्मा ही ने रक्खा वह कौन सा वेद
था कि सब सृष्टि की आदि में अग्नि
की अग्नि संज्ञा और वायु की वायु
संज्ञा और आदित्य की आदित्य संज्ञा
होने से पहिले ब्रह्मा जी के पास था
जिस से उन्हों ने सब के नाम रक्खे
इस से ये ही विदित हुआ कि सारी
सृष्टि से पहले परमात्मा ने ब्रह्मा जी
ही के हृदय में वेदों का प्रकाश किया
और उन्हों ने सृष्टि की आदि में तदनु-
सार सब के नाम और काम नियत
किये यदि अग्नि वायु आदित्य अंगिरा
सृष्टि की आदि में उत्पन्न हुए होते
और ईश्वर ने प्रथम इन्हीं को वेदों
का उपदेश किया होता तो वही
सब के नाम और कर्म और लौकि

برہما جی نے وید کے شبدوں سے
جانکر سب کے نام اور کام ٹھیرائے
تو ضرور ہے کہ اگنی کا اگنی اور بایو
کا بایو اور آدتیہ کا آدتیہ نام بھی
وید کی موافق برہما جی ہی نے رکھا
وہ کون سا وید تھا کہ کل آفرینش
کے آغاز میں اگنی کی اگنی نام
ہونے اور بایو کی بایو نام ہونے اور آدتیہ
کے آدتیہ نام ہونے سے پہلے برہما جی
کے پاس موجود تھا جس سے
اونھوں نے سب نام رکھے اس سے
یہی واضح ہوا کہ ساری پیدایش
سے پہلے پرماتما نے برہما جی ہی
پر وید نازل کیا اور اونھوں نے
روز ازل وسی کے مطابق
سب کے نام اور کام مقرر
کئے اگر اگنی بایو آدتیہ انگرا
ابتداء دنیا میں پیدا ہوئے
ہوتے اور پرمیشور نے روز اول
ان ہی کو وید کا اویدیش کیا
ہوتا تو وہی سب کے نام اور کام وغیرہ

की व्यवस्था वेदानुसार निर्माण
करते न कि ब्रह्मा जी इस से निश्चय
है कि अग्नि वायु रविभ्यस्तु इस
श्लोक का अर्थ जो कुछ हम ने
निर्णय किया है वही ठीक है फिर
इसी अध्याय का श्लोक २२ यह है
कर्मात्मनां च देवानां सोऽसृजत्
प्राणिनां प्रभुः साध्यानां च गणं
सूक्ष्मं यज्ञं चैव सनातनं । अर्थात् उस
प्राणियों के प्रभु ब्रह्मा ने कर्म है
स्वभाव जिन का ऐसे देवताओं का
समूह और साध्यों का समूह और
सनातन यज्ञ को उत्पन्न किया २२
इस श्लोक में प्रभु शब्द ब्रह्मा का
विशेषण है और अर्थ उस का जनक
अर्थात् पिता है क्योंकि निरुक्ति उस
की यह है प्रकर्षेण भवत्यस्मादिति
अर्थात् जिस से जन्म हो वह प्रभु है
यहां से विदित होता है कि अग्नि
वायु आदि की गणना भी इसी
देवगण में है इस से बाहर नहीं है

ویدکی موافق تعین کرتے نہ
کہ برہماجی اس سے بخوبی جانا گیا کہ
اگنی بایو روی بہیستو
अग्नि वायु रविभ्यस्तु
اس شلوک کا ارتھ جو کچھ ہم نے
تحقیق کیا ہے وہی صحیح ہے پھر
منو کے ادہیا اول کا شلوک
بائیسواں ۲۲ یہ ہے۔
कर्मात्मनां च देवानां
सोऽसृजत् प्राणिनां
प्रभुः साध्यानां च गणं
सूक्ष्मं यज्ञं चैव सनातनं
یعنی اوس جانداروں کی پربہو
برہماجی نے کرم ہی سوبہاو جن کا
ایسے دیوتوں کے گروہ کو اور
سادہیوں کی گروہ کو اور سناتن
یگیہ کو پیدا کیا فقط اس شلوک
میں پربہو شبد برہما کی صفت ہے
اور پربہو اسکو کہتے ہیں جس سے پیدا ہوں
یعنی باپ یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگنی بایو
وغیرہ کی شمار بھی اسی دیوتاؤں کے گروہ
میں ہوگی اس سے باہر اصلا نہیں ہے

विज्ञापन

अद्य पर्यन्त संपूर्ण शिष्टों का यही मत चला आ-
या है कि परमात्मा ने सृष्टि की आदि में श्री
ब्रह्मा जी के हृदय में वेदों का प्रकाश किया
और उन के द्वारा समस्त ऋषि मुनि और अस्म-
दादिकों को वेदों की प्राप्ति हुई अब स्वामी
दयानंद सरस्वती ने जो अपने अज्ञान से यह
कल्पना की कि सृष्टि की आदि में परमात्मा
ने अग्नि वायु और आदित्य अंगिरा को वेद
दिये उन से ब्रह्मा को प्राप्त हुए इस का समा-
धान सत्शास्त्रानुसार इस ग्रंथ में किया गया
मूल्य इस का =) है सज्जनों को उचित है कि
पक्षपात को छोड़ कर सत्य का ग्रहण और
असत्य का त्याग करें जिस प्रकार स्वामी जी की
यह बात मिथ्या है इसी प्रकार मुक्ति से पुनरा-
वृत्ति १ देवता मनुष्यों से भिन्न नहीं है २ स्वर्ग नरक
सुख दुःख के भोग ही का नाम है कोई लोक विशेष
नहीं है ३ एक वृक्ष में अनेक जीव हैं ४ जीवों का
अनंत न मानना ५ परस्पर नमस्ते का करना
इत्यादि उन की अनेक बातें अशुद्ध हैं इन का
खंडन भी शीघ्र मुद्रित होगा

اطلاع

اب تک سب آچاریوں کا یہی مت
چلا آیا ہی کہ پرماتما نی ابتدا آفرینش سے
مین برہما جی کو بطریق الہام وید کا
اوپدیش کیا اور اونکے ذریعہ سے سب رشی
منی وغیرہ کو وید حاصل ہوئے اب
سوامی دیانند سرسوتی نے جو اپنی
لاعلمی سے یہ بات بنائی کہ شروع دنیا
مین پرماتما نے اگنی اور بایو اور
آدتیہ اور انگرا کو وید دئے اون سے
برہما کو حاصل ہوئی اسکا جواب بلحاظ
دھرم شاستر کی موافق اس کتاب مین
دیا گیا قیمت اسکی ۲ر ہین اہل انصاف
کو مناسب ہے کہ تعصب کو چھوڑ کر حق کو قبول
اور باطل کو باطل جانین جسطرح سوامی
جی کی یہ بات جھوٹ ہے اسیطرح مکتی سے واپس
آنا ۱ - دیوتا انسانوں سے غیر نہیں ہیں ۲ -
بہشت اور دوزخ تکلیف و آرام کے ملنے ہی کا نام ہے
کوئی جگہ خاص نہیں ہے ۳ - ایک درخت میں بہت
روحیں ہیں ۴ - جیو لا انتہا نہیں ہیں ۵ - آپس میں
نمستے کا کرنا ۶ - اسکے سوا اور بھی اونکی بہت باتین
غلط ہیں انکا رد بھی عنقریب مطبوع ہوگا
فقط

साम का हस्तामलक करने वाला यज्ञ में आदित्य का प्रतिनिधि और अथर्व का हस्तामलक करने वाला यज्ञ में अंगिरा का प्रतिनिधि हुआ करता सो कुछ भी नहीं है यदि स्वामी जी और उनके शिष्य वर्ग वेद ब्राह्मण उपनिषद् और मन्वादिक का यथार्थ अर्थ समझते तो ऐसे भारी भ्रम में पड़ कर अन्यथा भाव ग्रहण न करते इस लिये मुन्शी इन्द्रमणि उनके सन्मुख प्रार्थना करता है कि अपनी हठ छोड़ कर सत्य का ग्रहण करें

दोहा

करें ग्रहण जो सत्य का, दें असत्य को त्याग ॥ पावें सो शुभ लोक को, छोड़ द्वेष मद राग ॥ १ ॥ सत्य बराबर तप नहीं नहीं असत्य सम पाप। ग्रहण कीजिये सत्य को नष्ट होयं त्रय ताप ॥ २ ॥

سام وید کا یاد کرنیوالا یگیہ مین آدتیہ کے قایم مقام اور اتھرب وید کا یاد کرنیوالا یگیہ مین انگرا کے قایم مقام ہوا کرتا حالانکہ کچھ بھی نہین ہے۔ اگر دیانند سرستی اور اونکے پیرو وید اور براہمن اور اوپنیشد اور منو شمرتی وغیرہ کتابون کی مفہوم اور مقصود کی آگاہی رکھتے تو ایسی بڑی غلطی مین پڑکر وید اور شاستر سے برگشتگی اختیار نکرتے اسواسطے فقیر اندرمن اونکی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ اپنی ہٹ چھوڑکر راستی اختیار کرین

رباعی

راستی اختیار کر مہمانی ٭ یہی ہی تیری عقل و دانائی ٭ جو کوئی راستی سے ہو روگرداں ٭ پاوے دونون جہان مین رسوائی ٭

فقط

की संगति की गई फिर स्वामी जी
ने जो यह लिखा है कि अब भी जो कोई
चार वेदों को पढ़ता है वही यज्ञ में
ब्रह्मासन को प्राप्त और उसी का
नाम ब्रह्मा भी होता है इस से ये
ही विदित हुआ कि चारों वेदों का
ब्रह्माजी के साथ एक संबंध विशेष
है दूसरे के साथ वैसा नहीं है और वह
यही है कि सृष्टि की आदि में परमात्मा ने
उन के हृदय में चारों वेदों का आप
ही उपदेश किया अतएव जो कोई
चार वेदों को अर्थ सहित यथार्थ
अभ्यास करके हस्तामलक करता है
वही यज्ञ में ब्रह्माजी का प्रतिनिधि
गिना जाता है यदि परमात्मा ने
सृष्टि की आदि में अग्न्यादिकों को
वेदों का उपदेश किया होता तो
ऋग्वेद का हस्तामलक करनेवाला
यज्ञ में अग्नि का प्रतिनिधि और
यजुः का हस्तामलक करने वाला
यज्ञ में वायु का प्रतिनिधि और

کے بچن کو شوبیتا شوتر کی شرتی
کے ساتھ تطبیق دی گئی پھر
سوامی جی نے جو یہ لکھا ہے کہ
اب بھی جو کوئی چار ویدون
کو پڑھتا ہے وہی یگیہ مین برہماسن
کو حاصل کرتا ہے اوسی کا نام
برہما بھی ہوتا ہے اس سے یہی
محقق ہوا کہ چارون ویدون
کو برہما جی کے ساتھ ایک طرح کی
خصوصیت ہے دوسرے کے ساتھ
ویسی نہیں ہے اور وہ یہی ہے
کہ شروع آفرینش مین پرماتما نے
اونکو چارون وید کا آپ ہی
اوپدیش کیا لہذا جو کوئی ویدون
کو معہ معنی کے کماحقہ یاد کرتا ہے
وہی یگیہ مین برہما جی کا قایم مقام
شمار کیا جاتا ہے اگر پرماتما نے سرشٹی
کی آدی مین اگنی وغیرہ کو ویدون کا
اوپدیش کیا ہوتا تو رگ وید کو یاد کرنیوالا
یگیہ مین اگنی کے قایم
مقام اور یجر وید کو یاد کرنیوالا
یگیہ مین بایو کے قایم مقام اور

चिन्ह भी नहीं पाया जाता अत एव
इस विषय में जो कुछ कि स्वामी
जी का कथन है वह सर्वथा निर्मूल
है फिर स्वामी जी ने जो यह लिखा है
कि (श्वेताश्वतरोपनिषत् के वचन
की संगति शतपथ और मनु जी के
वचन से अविरुद्ध होनी चाहिये)
यह बड़े अनर्थ की बात है क्योंकि
श्रुति के अनुकूल स्मृति का अर्थ
होता है न कि स्मृति के अनुकूल
श्रुति का अर्थ क्योंकि स्मृति की
अपेक्षा श्रुति बलवती है यथाहि
श्रुति स्मृति पुराणानां विरोधो य
त्र दृश्यते तत्र श्रौतं प्रमाणन्तु तयो
र्द्वैधे स्मृतिर्वरा। १। यह व्यास स्मृति
का वचन है अर्थात् जहां श्रुति
और स्मृति और पुराण में विरोध
देखा जाय वहां श्रुति प्रमाण है
और जहां पुराण और स्मृति में
विरोध होय वहां स्मृति प्रमाण है
इस लिये श्रुति के अनुकूल स्मृति

نشان بھی نہیں پایا جاتا
لہذا اس بارہ میں جو کچھ سوامی
جی کی گفتگو ہے وہ بے سروپا
ہے پھر سوامی جی نے جو لکھا
ہے کہ (شویتا شوتر اوپنشد کی
شرتی کی تطبیق شت پتھ
اور منو سمرتی کے بچن سے بخوبی
ہونی چاہیے) وہ بالکل
لغو ہے کیونکہ شرتی کی موافق
سمرتی کا ارتھ ہوتا ہے نہ کہ
سمرتی کے انوکول شرتی کا
ارتھ کیونکہ سمرتی کی بہ نسبت
شرتی کا اعتبار زیادہ
تر ہے چنانچہ۔

श्रुति स्मृति पुराणानां
विरोधोय त्रदृश्यते
तत्र श्रौतं प्रमाणंतु त
योर्द्वैधे स्मृतिर्वरा।१।

یہ بیاس سمرتی کا بچن ہے اور معنی
اسکے یہ ہیں کہ جسجگہ شرتی اور سمرتی
اور پران سے مضمون میں مخالفت
نظر آوے وہاں شرتی کا اعتبار کیا جاتا
ہے اور جسجگہ سمرتی اور پران میں اختلاف
ہو وہاں سمرتی معتبر ہے فقط اسلئے سمرتی

शून्य है किन्तु श्वेताश्वतर और
मुंडकोपनिषत् तथा सांख्य शास्त्र
और मनु स्मृति और पराशर सूत्र
तथा महाभारत के विरुद्ध है अथर्व
वेद को बृहदारण्यकादि उपनिषदों
में जो आङ्गिरस कहा है उस का
कारण यह है कि अंगिरा ऋषि ने
पूर्वोक्त मुंडकोपनिषत के वचनानुसार
ब्रह्मा जी के बेटे के शिष्य के शिष्य
से वेदों को पढ़कर अथर्व वेद को
ऐसा हस्तामलक किया कि उस
के नाम से संबद्ध होगया यदि
स्वामी दयानंद सरस्वती के कथ-
नानुकूल अथर्व वेद का नाम इस
लिये आङ्गिरस होता कि अंगिरा
ऋषि के हृदय में ईश्वर ने उसका
प्रकाश किया तो स्वामी जी के
मतानुसार ऋग्वेद अग्नि के नाम
के साथ यजुः वायु के नाम के साथ
साम आदित्य के नाम के साथ
संबद्ध होना परंतु कहीं इसका

بے بنیاد ہے بلکہ شویتاشوتر
اپنشد اور منڈک اپنشد
اور سانکھیہ شاستر اور منو سمرتی
اور پراشر سوتر اور مہابھارت
کے خلاف ہے کیونکہ اتھرب وید کو
برہدارنہ وغیرہ اپنشدوں میں
جو انگرس کہا ہے اوسکا سبب
یہ ہے کہ منڈک اپنشد کے قول
مذکورہ بالا کی موافق انگرا رشی
نے برہما جی کے بیٹے کے
شاگرد کے شاگرد سے
ویدوں کو پڑھ کر اتھرب وید کو
ایسا ازبر کیا کہ اوسکے نام سے
منسوب ہوگیا اگر دیانند سرسوتی
کے قول کی مطابق اتھرب وید
کا نام اسلیے انگرس ہوتا کہ انگرا
رشی پر پرمیشور نے نازل کیا تھا
اونکے مذہب کی موافق رگ وید
اگنی کے نام کے ساتھ اور یجر وید
بایو کے نام کے ساتھ اور سام وید
آدتیہ کے نام کے ساتھ منسوب ہوتا مگر کہیں اسکا

उत्पन्न हुआ और दक्ष प्रजापति से अदिति नामिका कन्या उत्पन्न हुई उस से विवस्वान् अर्थात् आदित्य उत्पन्न हुआ यहां से प्रकट है कि अंगिरा ब्रह्मा जी की चौथी पीढ़ी में हुआ और आदित्य ब्रह्मा जी के पुत्र का धेवता है अंगिरा और आदित्य के जन्म से बहुत पहिले ब्रह्मा जी के पास चारों वेद विद्यमान थे और वह चतुर्मुख प्रसिद्ध थे उन्हों ही ने वेद के शब्दों से अंगिरा और आदित्य के पिता और पितामहादिकों के नाम रक्खे फिर क्यों कर हो सकता है कि अंगिरा और आदित्य ने ब्रह्मा जी को अथर्व और सामवेद पढ़ाया स्वामी जी ने जो भूमिका के पृष्ठ १६। १७ और सत्यार्थ प्रकाश के पृष्ठ २४१ - २४२ में लिखा है कि अग्नि वायु आदित्य और अंगिरा सृष्टि की आदि में हुए थे वह प्रमाण

پیدا ہوا اور دکش پرجاپتی سے ادتی نامی لڑکی پیدا ہوئی اوا سے آدتیہ یعنی سورج پیدا ہوا یہاں سے جانا گیا کہ انگرا برہما جی کی چوتھی پشت میں ہوا اور آدتیہ برہما جی کے بیٹے کا نواسہ ہے انگرا اور آدتیہ کے ظہور سے بہت پہلے برہما جی کے پاس چاروں وید مہیا تھے اور وہ چترمکھ مشہور تھے اونہوں ہی نے وید کے شبدوں سے انگرا اور آدتیہ کے باپ اور دادے وغیرہ کے نام رکھے پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ انگرا اور آدتیہ نے برہما جی کو اتھرب وید اور سام وید پڑھایا سوامی جی نے جو بھومیکا کے صفحہ (۱۶) اور (۱۷) اور ستیارتھ پرکاش کے صفحہ (۲۴۱) اور (۲۴۲) میں لکھا ہے کہ اگنی بایو آدتیہ انگرا سرشٹی کی ابتدا میں پیدا ہوئے وہ محض

अर्थात् ब्रह्मा जी ने यज्ञ के प्रचार करने के लिये अग्नि वायु और रवि के अर्थ तीनों सनातन वेद दिये अर्थात् पढ़ाये २३ इस से अगले श्लोक में है कि ब्रह्मा जी ने सूर्य्यादि ग्रह उत्पन्न किये यहां से विज्ञात हुआ कि सूर्य्य ब्रह्मा जी का पुत्र है और मनु के इसी अध्याय के श्लोक ३२ प्रभृति का यह अभिप्राय है कि ब्रह्मा ने १ स्त्री और १ पुरुष उत्पन्न किया इन दोनों से विराट नामी पुरुष उत्पन्न हुआ और विराट से मनु का जन्म हुआ मनु से अंगिरा उत्पन्न हुआ और पराशर सूत्र में आदित्य को ब्रह्मा जी के पुत्र का धेवता लिखा है तथाहि (ब्रह्मणश्च दक्षिणां गुष्ट जन्मा दक्षः प्रजा पतिर्द स्स्या प्यदि ति रदिनैर्विव स्वानिति) अर्थात ब्रह्मा जी के दक्षिण अंगुष्ठ से दक्ष प्रजा पति

یعنی برہما جی نے اپنے یگیہ کے پرچار کرنے کے واسطے اگنی وایو اور روی سے تینوں سناتن وید یعنی پڑھائے فقط اس سے اگلے شلوک میں ہے کہ برہما جی نے سورج وغیرہ گرہ پیدا کئے تو معلوم ہوا کہ سورج برہما جی کا بیٹا ہے اور منو کے پہلے ادھیائے کے شلوک بتیس وغیرہ کا مطلب ہے کہ برہما جی نے ایک عورت اور ایک مرد پیدا کیا ان دونوں سے ویراٹ نامی شخص پیدا ہوا اور ویراٹ سے منو کا ظہور ہوا منو سے انگرا پیدا ہوا اور پراشر سوتر میں سورج کو برہما جی کے بیٹے کا نواسہ لکھا ہے چنانچہ

ब्रह्मणश्च दक्षिणां गुष्ट जन्मा दक्षः प्रजा पतिर्द स्स्याप्य दिति रदिनैर्विव स्वानिति॥

یعنی برہما جی کے داہنے انگشت سے دکش پرجاپتی

कि अग्नि वायु प्रभृति का देवता होना यजुर्वेद के चतुर्दशाध्याय की इस श्रुति से सिद्ध है (अग्निर्देवता वातो देवता सूर्य्यो देवता चंद्रमा देवतेत्यादि) इस से स्पष्ट विदित हुआ कि देव गण की सृष्टि के साथ ब्रह्मा ने अग्नि वायु को भी उत्पन्न किया और वेदानुकूल उन के नाम रक्खे जब कि इन की उत्पत्ति और नाम रखने से पहिले ही ब्रह्मा जी के पास वेद विद्यमान थे तो क्यों कर हो सकता है कि अग्नि वायु ने ब्रह्मा जी को वेद पढ़ाये फिर इसी अध्याय का श्लोक २३ वह है जिस के अर्थ में हमारा और स्वामी जी का विवाद है पूर्वापर श्लोकों की संगति मिलने के लिये वह श्लोक और उस का तात्पर्य फिर भी निवेदन किया जाता है (अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् । दुदोह यज्ञ सिध्यर्थमृग्यजुः सामलक्षणम्)

اگنی بایو وغیرہ کا دیوتا ہونا یجروید کے چودھوین ادھیا کی اس شرتی سے ثابت ہے۔

अग्निर्देवता वातो देवता सूर्य्यो देवता चंद्रमा देवतेत्यादि

اس سے صریحًا محقق ہوا کہ دیوتاؤن کے گروہ کے ساتھ برہما جی نے اگنی بایو کو بھی اتپن کیا اور وید کے انکول اونکے نام رکھے جبکہ پیدا ہونے اور نام رکھنے سے پہلے ہی برہما جی کے پاس وید موجود تھے تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ اگنی بایو نے برہما جی کو وید پڑھائے پھر اسی ادھیا کا تیئسوان شلوک وہ ہے جسکے معنی مین ہمارا اور سوامی جی کا اختلاف ہے اگلے اور پچھلے شلوکون مین تطبیق دینے کیلئے وہ شلوک اور اوسکا تاپرج پھر بھی عرض کیا جاتا ہے

अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनं दुदोह यज्ञ सिध्यर्थं मृग्यजुः साम लक्षणं ॥ ॥ ॥ ॥

विज्ञापन

अब पर्यंत संपूर्ण शिष्टों का यही मत चला आ-
या है कि परमात्मा ने सृष्टि की आदि में श्री
ब्रह्मा जी के हृदय में वेदों का प्रकाश किया
और उनके द्वारा समस्त ऋषि मुनि और अस-
दादिकों को वेदों की प्राप्ति हुई अब स्वामी
दयानंद सरस्वती ने जो अपने अज्ञान से यह
कल्पना की कि सृष्टि की आदि में परमात्मा
ने अग्नि वायु और आदित्य अंगिरा को वेद
दिये उन से ब्रह्मा को प्राप्त हुए इस का समा-
धान सत्शास्त्रानुसार इस ग्रंथ में किया गया
मूल्य इसका ≥) है सज्जनों को उचित है कि
पक्षपात को छोड़ कर सत्य का ग्रहण और
असत्य का त्याग करें जिस प्रकार स्वामी जी की
यह बात मिथ्या है इसी प्रकार मुक्ति से पुनरा-
वृत्ति १ देवता मनुष्यों से भिन्न नहीं है २ स्वर्ग नरक
सुख दुःख के भोग ही का नाम है कोई लोक विशेष
नहीं है ३ एक वृक्ष में अनेक जीव हैं ४ जीवों का
अनंत न मानना ५ परस्पर नमस्ते का करना
इत्यादि उनकी अनेक बातें अशुद्ध हैं इनका
खंडन भी शीघ्र मुद्रित होगा

اطلاع

اب تک سب آچاریوں کا یہی مت
چلا آیا ہی کہ پرماتما نی ابتدای آفرینش
مین برہماجی کو بطریق الہام ویدون
کا اوپدیش کیا اور انکی ذریعہ سی سب رشی
منی وغیرہ کو وید حاصل ہوئے اب
سوامی دیانند سرستی نی جو اپنی
لاعلمی سی یہ بات بنائی کہ شروع دنیا
مین پرماتما نی اگنی اور وایو اور
آدتیہ اور انگرا کو وید دئے اور ان سی
برہما کو حاصل ہوئی اسکا جواب شاستر
و شاستر کی موافق اس کتاب مین
دیا گیا قیمت اسکی ۲ر ہین اہل انصاف
کو مناسب ہی کہ تعصب کو چھوڑ کر حق کو حق
اور باطل کو باطل جانین جسطرح سوامی
جی کی یہ بات جہوٹ ہی اسیطرح مکتی سی واپس
آنا ۱- دیوتا انسانوں سی غیر نہین ہین ۲-
بہشت اور دوزخ تکلیف و آرام کی ملنے ہی کا نام ہی
کوئی جگہ خاص نہیں ہی ۳- ایک درخت مین بہت
روحین ہین ۴- جیوا انتہا نہیں ہین ۵- آپس مین
نمستی کا کرنا ان سبکی سوا اور بہی انکی بہت باتین
غلط ہین انکا ردّ بہی عنقریب مطبوع ہوگا
فقط

साम का हस्तामलक करने वाला
यज्ञ में आदित्य का प्रतिनिधि और
अथर्व का हस्तामलक करने वाला
यज्ञ में अंगिरा का प्रति निधि हुआ
कहां से कुछ भी नहीं है यदि स्वामी
जी और उनके शिष्य वर्ग वेद ब्राह्मण
उपनिषद् और मन्वादिक का यथार्थ
अर्थ समझते तो ऐसे भारी भ्रम में पड़
कर अन्यथा भाष्य न करते इस
लिये मुन्शी इन्द्रमणि उनके सन्मुख
प्रार्थना करता है कि अपनी हट छोड़
कर सत्य का ग्रहण करें **दोहा**
कर ग्रहण जो सत्य का है असत्य को
त्याग ॥ पावें सो शुभ लोक को छोड़
दुःख भर राग ॥१॥ सत्य बराबर तप
नहीं नहीं असत्य सम पाप ॥
ग्रहण कीजिये सत्य को
नष्ट होयं त्रय
ताप
१२।

سام وید کا یاد کرنیوالا گیہ مین
آدتیہ کے قایم مقام اور اتھرب
وید کا یاد کرنیوالا یگیہ مین انگرا
کے قایم مقام ہوا کرتا حالانکہ
کچھ بھی نہین ہے۔ اگر دیانند سرستی
اور اونکے پیرو وید اور براہمن اور
اوپنشد اور منوسمرتی وغیرہ
کتابون کی مفہوم اور مقصود سے
آگاہی رکھتے تو ایسی بڑی
غلطی مین پڑکر وید اور شاستر
سے برگشتگی اختیار نکرتے
اسواسطے فقیر اندرمن اونکی
خدمت مین عرض کرتا ہے کہ
اپنی ہٹ چھوڑ کر راستی اختیار
کرین **رباعی** راستی
اختیار کر بھائی یہی ہے
تیری عقل و دانائی جو
کوئی راستی سے ہو
روتابے پاوے دونون
جہان مین
رسوائی
فقط

की संगति की गई फिर स्वामी जी
ने जो यह लिखा है कि अब भी जो कोई
चार वेदों को पढ़ता है वही यज्ञ में
ब्रह्मासन को प्राप्त और उसी का
नाम ब्रह्मा भी होता है इससे ये
ही विदित हुआ कि चारों वेदों का
ब्रह्मा जी के साथ एक संबंध विशेष
है दूसरे के साथ वैसा नहीं है और वह
यही है कि सृष्टि की आदि में परमात्मा ने
उन के हृदय में चारों वेदों का आप
ही उपदेश किया अतएव जो कोई
चार वेदों को अर्थ सहित यथार्थ
अभ्यास करके हस्तामलक करता है
वही यज्ञ में ब्रह्मा जी का प्रतिनिधि
गिना जाता है यदि परमात्मा ने
सृष्टि की आदि में अग्न्यादिकों को
वेदों का उपदेश किया होता तो
ऋग्वेद का हस्तामलक करने वाला
यज्ञ में अग्नि का प्रतिनिधि और
यजुः का हस्तामलक करने वाला
यज्ञ में वायु का प्रतिनिधि और

کے بچن کو شو یتا شوتر کی شرتی
کے ساتھ تطبیق دی گئی پھر
سوامی جی نے جو یہ لکھا ہے کہ
اب بھی جو کوئی چار وید ون
کو پڑھتا ہے وہی یگیہ مین برہما
کو حاصل کرتا ہے اوسی کا نام
برہما بھی ہوتا ہے اس سے یہی
محقق ہے کہ چارون ویدون
کو برہما جی کے ساتھ ایک طرح کی
خصوصیت ہے دوسرے کے ساتھ
ویسی نہین ہے اور وہ یہی ہے
کہ شروع آفرینش مین پرماتما
اونکو چارون وید کا آپ ہی
اپدیش کیا لہذا جو کوئی ویدون
کو معہ معنی کے کما حقہ یاد کرتا ہے
وہی یگیہ مین برہما جی کا قایم مقام
شمار کیا جاتا ہے اگر پرماتما نے سرشٹی
کی آدی مین اگنی وغیرہ کو ویدون کا
اپدیش کیا ہوتا تو رگ وید کو یاد کرنیوالا
یگیہ مین اگنی کے قایم
مقام اور یجر وید کو یاد کرنیوالا
یگیہ مین وایو کے قایم مقام اور

चिन्ह भी नहीं पाया जाता अत एव इस विषय में जो कुछ कि स्वामी जी का कथन है वह सर्वथा निर्मूल है फिर स्वामी जी ने जो यह लिखा है कि (श्वेताश्वतरोपनिषद् के वचन की संगति शतपथ और मनु जी के वचन से अविरुद्ध होनी चाहिये) यह बड़े अनर्थ की बात है क्योंकि श्रुति के अनुकूल स्मृति का अर्थ होता है न कि स्मृति के अनुकूल श्रुति का अर्थ क्योंकि स्मृति की अपेक्षा श्रुति बलवती है यथाहि श्रुति स्मृति पुराणानां विरोधो यत्र दृश्यते तत्र श्रौतं प्रमाणन्तु तयो र्द्वैधे स्मृतिर्वरा। १। यह व्यास स्मृति का वचन है अर्थात् जहां श्रुति और स्मृति और पुराण में विरोध देखा जाय वहां श्रुति प्रमाण है और जहां पुराण और स्मृति में विरोध होय वहां स्मृति प्रमाण है इस लिये श्रुति के अनुकूल स्मृति

نشان بھی نہیں پایا جاتا لہذا اس بارہ میں جو کچھ سوامی جی کی گفتگو ہے وہ بے بنیاد ہے پھر سوامی جی نے جو لکھا ہے کہ (شویتا شوترا اوپنشد کی شرتی کی تطبیق شت پتھ اور منو سمرتی کے بچن سے بخوبی ہونی چاہیئے) وہ بالکل لغو ہے کیونکہ شرتی کی موافق سمرتی کا ارتھ ہوتا ہے نہ کہ سمرتی کے انوکول شرتی کا ارتھ کیونکہ سمرتی کی بہ نسبت شرتی کا اعتبار زیادہ ہے چنانچہ

श्रुति स्मृति पुराणानां विरोधो यत्र दृश्यते तत्र श्रौतं प्रमाणन्तु तयो र्द्वैधे स्मृतिर्वरा। १।

یہ بیاس سمرتی کا بچن ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ جس جگہ شرتی اور سمرتی اور پران کے مضمون میں اختلاف نظر آئے تو وہاں شرتی کا اعتبار کیا جاتا ہے اور جس جگہ سمرتی اور پران میں اختلاف ہو تو وہاں سمرتی معتبر ہے فقط اس لئے شرتی

शून्य है किन्तु श्वेताश्वतर और
मुंडकोपनिषत् तथा सांख्य शास्त्र
और मनुस्मृति और पराशर सूत्र
तथा महाभारत के विरुद्ध है अथर्व
वेद को बृहदारण्यादि उपनिषदों
में जो आङ्गिरस कहा है उस का
कारण यह है कि अंगिरा ऋषि ने
पूर्वोक्त मुंडकोपनिषत के वचनानुसार
ब्रह्मा जी के बेटे के शिष्य के शिष्य
से वेदों को पढ़कर अथर्व वेद को
ऐसा हस्तामलक किया कि उस
के नाम से संबद्ध होगया यदि
स्वामी दयानंद सरस्वती के कथ
नानुकूल अथर्व वेद का नाम इस
लिये आङ्गिरस होता कि अंगिरा
ऋषि के हृदय में ईश्वर ने उसका
प्रकाश किया तो स्वामी जी के
मतानुसार ऋग्वेद अग्नि के नाम
के साथ यजुः वायु के नाम के साथ
साम आदित्य के नाम के साथ
संबद्ध होना परंतु कहीं इसका

بے بنیاد ہی ہے بلکہ شویتا شوتر
اپنشد اور منڈک اپنشد
اور سانکھیہ شاستر اور منو سمرتی
اور پراشر سوتر اور مہابھارت
کے خلاف ہے پھر اتھرب وید کو
برہدارنہ وغیرہ اپنشدوں میں
جو انگرس کہا ہے اوسکا سبب
یہ ہے کہ منڈک اپنشد کے قول
مذکورہ بالا کی موافق انگرا رشی
نے برہماجی کے بیٹے کے
شاگرد کے شاگرد سے
ویدوں کو پڑھ کر اتھرب وید کو
ایسا ازبر کیا کہ اوسکے نام سے
منسوب ہوگیا اگر دیانند سرسوتی
کے قول کی مطابق اتھرب وید
کا نام اسلیے انگرس ہوتا کہ انگرا
رشی پر پرمیشور نے نازل کیا تھا
اونکی مذہب کی موافق رگ وید
اگنی کے نام کے ساتھ اور یجروید
بایو کے نام کے ساتھ اور سام وید
آدتیہ کے نام کے ساتھ منسوب ہوتا مگر کہیں اسکا

उत्पन्न हुआ और दक्ष प्रजापति
से अदिति नामिका कन्या उत्पन्न
हुई उस से विवस्वान् अर्थात् आ
दित्य उत्पन्न हुआ यहां से प्रकट
है कि अंगिरा ब्रह्मा जी की चौथी
पीढ़ी में हुआ और आदित्य ब्रह्मा
जी के पुत्र का धेवता है अंगिरा और
आदित्य के जन्म से बहुत पहिले
ब्रह्मा जी के पास चारों वेद विद्यमान
थे और वह चतुर्मुख प्रसिद्ध थे
उन्हों ही ने वेद के शब्दों से अंगिरा
और आदित्य के पिता और पिता
महादिकों के नाम रक्खे फिर क्यों
कर होसकता है कि अंगिरा और
आदित्य ने ब्रह्मा जी को अथर्व और
सामवेद पढ़ाया स्वामी जी ने जो
भूमिका के पृष्ठ १६।१७ और सत्यार्थ
प्रकाश के पृष्ठ २४१ · २४२
में लिखा है कि अग्नि वायु
आदित्य और अंगिरा सृष्टि की
आदि में [illegible]

پیدا ہوا اور دکش پرجاپتی سے
ادتی نامی لڑکی پیدا ہوئی اور اُ
سے آدتیہ یعنی سورج پیدا ہوا
یہاں سے جانا گیا کہ انگرا برہما جی
کی چوتھی پشت میں ہوا اور آدتیہ
برہما جی کے بیٹے کا نواسہ ہے
انگرا اور آدتیہ کے ظہور سے بہت
پہلے برہما جی کے پاس چاروں
وید مہیا تھے اور وہ چترمکھ مشہور
تھے اونہوں ہی نے وید کے
شبدوں سے انگرا اور آدتیہ
کے باپ اور دادا وغیرہ کے نام
رکھے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ انگرا اور
آدتیہ نے برہما جی کو اتھرب وید
اور سام وید پڑھایا سوامی جی
نے جو بھومکا کے صفحہ (۱۶) اور (۱۷)
اور ستیارتھ پرکاش کے
صفحہ (۲۴۱) اور (۲۴۲) میں
لکھا ہے کہ اگنی بایو آدتیہ
انگرا سرشٹی کی ابتدا
میں پیدا ہوئے وہ محض

अर्थात् ब्रह्मा जी ने यज्ञ के प्रचार करने के लिये अग्नि वायु और रवि के अर्थ तीनों सनातन वेद दिये अर्थात् पढ़ाये २३ इस से अगले श्लोक में है कि ब्रह्मा जी ने सूर्य्यादि ग्रह उत्पन्न किये यहां से विज्ञात हुआ कि सूर्य्य ब्रह्मा जी का पुत्र है और मनु के इसी अध्याय के श्लोक ३२ प्रभृति का यह अभिप्राय है कि ब्रह्मा ने १ स्त्री और १ पुरुष उत्पन्न किया इन दोनों से विराट नामी पुरुष उत्पन्न हुआ और विराट से मनु का जन्म हुआ मनु से अंगिरा उत्पन्न हुआ और पराशर सूत्र में आदित्य को ब्रह्मा जी के पुत्र का धेवता लिखा है तथाहि (ब्रह्मणश्च दक्षिणां गुष्ठ जन्मा दक्षः प्रजा पतिर्दि ह्यस्या प्यदि ति रदितेर्विव स्वानिति) अर्थात् ब्रह्मा जी के दक्षिण अंगुष्ठ से दक्ष प्रजा पति

یعنی برہما جی نے اپنے اوتپن کیے
ہوئے یگیہ کے پرچار کرنے کے واسطے
اگنی بایو روی کے لئے تینوں ان
سناتن وید دیے یعنی پڑھائے
فقط اس سے اگلے شلوک میں ہے کہ
برہما جی نے سورج وغیرہ گرہ پیدا کیے
فقط یہاں سے معلوم ہوا کہ سورج برہما
جی کا بیٹا ہے اور منو کے پہلے ادھیائے
کے شلوک ۳۲ وغیرہ کا مطلب
ہے کہ برہما جی سے ایک عورت اور ایک
مرد پیدا ہوا ان دونوں سے ویراٹ
نامی شخص پیدا ہوا اور ویراٹ سے
منو کا ظہور ہوا منو سے انگرا پیدا ہوا
اور پراشر سوتر میں سورج کو برہما
جی کے بیٹے کا نواسہ لکھا ہے
چنانچہ۔

ब्रह्मणश्च दक्षिणां
गुष्ठ जन्मा दक्षः प्रजा
पतिर्दि ह्यस्याप्य दि
रदितेर्विव स्वानिति।

یعنی برہما جی کے دائیں
انگشت سے دکش پرجاپتی

कि अग्नि वायु प्रभृति का देवता होना
यजुर्वेद के चतुर्दशाध्याय की इस
श्रुति से सिद्ध है "अग्नि देवता वातो
देवता सूर्य्यो देवता चंद्रमा देवते-
त्यादि" इस से स्पष्ट विदित हुआ
कि देव गण की सृष्टि के साथ
ब्रह्मा ने अग्नि वायु को भी उत्पन्न
किया और वेदानुकूल उन के नाम
रक्खे जब कि इन की उत्पत्ति और
नाम रखने से पहिले ही ब्रह्मा जी
के पास वेद विद्यमान थे तो क्यों-
कर हो सकता है कि अग्नि वायु ने
ब्रह्मा जी को वेद पढ़ाये फिर इसी
अध्याय का श्लोक २३ वह है जिस
के अर्थ में हमारा और स्वामी जी
का विवाद है पूर्वापर श्लोकों
की संगति मिलने के लिये वह श्लोक
और उस का तात्पर्य फिर भी निवेदन
किया जाता है "अग्नि वायु रवि
भ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् । दुदोह
यज्ञ सिध्यर्थमृग्यजुः सामलक्षणम्"

اگنی، بایو وغیرہ کا دیوتا
ہونا یجروید کے چودھویں
ادھیائے کی اس شرتی سے
ثابت ہے۔
अग्निर्देवता वातो दे-
वता सूर्य्यो देवता
चंद्रमा देवतेत्यादि
اس سے صریحاً محقق ہوا کہ دیوتاؤں
کے گروہ کے ساتھ برہما جی نے
اگنی بایو کو بھی اتپن کیا
اور وید کے موافق ان کے نام رکھے
جبکہ پیدا ہونے اور نام رکھنے سے
پہلے ہی برہما جی کے پاس وید
موجود تھے تو کیونکر ہو سکتا ہے
کہ اگنی بایو نے برہما جی کو وید پڑھائے
پھر اسی ادھیائے کا تیئسواں شلوک
وہ ہے جس کے معنی میں ہمارا اور
سوامی جی کا اختلاف ہے اگلے اور
پچھلے شلوکوں میں تطبیق ہونے کے لئے وہ
شلوک اور اس کا تاثیر پھر بھی عرض کیا جاتا ہے
अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयं
ब्रह्म सनातनं दुदोह यज्ञ
सिध्यर्थ मृग्यजुः साम
लक्षणम् ॥ ॥ ॥ ॥

संस्कृत शब्द	फारसी श॰	अर्थ	معنی	الفاظ عربی و فارسی	الفاظ سنسکرت
मुष्टि	मुश्त	मुट्ठी	مٹھی	مشت	مشٹی
महिष	मेश	भैंस	چارپایہ معروف	میش	مہش
माष	माश	प्रसिद्ध अन्न	غلہ معروف	ماش	ماش
मास	माह	महीना	مہینہ	ماہ	ماس
मूषक	मूश	चूहा	چوہا	موش	موشک
महत्तर	मिहतर	सरदार	سردار	مہتر	مہت تر
मातृ	मादर	मां	ماں	مادر	ماتری
नाद	नारः	आवाज़	آواز	نعرہ	ناد
नाभि	नाफ़	प्रसिद्ध अवयव	ٹونڈی	ناف	نابہی
नील	नील	रंगविशेष	رنگ مشہور	نیل	نیل
नास्ति	नेस्त	नहीं है	نہین ہے	نیست	ناستی
नाम	नाम	प्रसिद्ध	معروف	نام	نام
नर	नर	पुरुष	مذکر	نر	نر
नख	नाखुन	नुंह	نہہ	ناخن	نکھہ
नारिकेल	नारजील	नारयल	ناریل	نارجیل	نارکیل
नव	नोह	नौ	عدد معروف	نُہ	نو
नव	नौ	नया	نیا	نو	نو
सप्त	हफ़्त	सात	سات	ہفت	سپت
हस्त	दस्त	हाथ	ہاتھہ	دست	ہست
सुमनस	यासमन	फूल	پہول	یاسمن	سمنس
एक	यक	एक	عدد معروف	یک	ایک
एकादश	याज़दह	ग्यारः	گیارہ	یازدہ	ایکادش

आर्यत्व प्रकाश का प्रथम भाग समाप्त हुआ दूसरा भाग नागरी और उर्दू में पृथक् २ छपेगा ॥

تمت
آریتو پرکاش کا حصہ اول تمام ہوا حصہ دوم ناگری مین علیحدہ اور اردو مین علیحدہ مطبوع ہوگا

संस्कृत शु०	फारसी श०	अर्थ	معنی	الفاظ عربی و فارسی	الفاظ سنسکرت
शकुन	शगुन, शगुं	शगुन	شگن	شگن و شگون	شگن
षष्ठ	शश	छः संख्या	چھ	شش	ششٹ
शत	सद	सौ संख्या	سو	صد	شت
शाखा	शाख	डाली	ڈالی	شاخ	شاکہا
शृगाल	शिगाल	गीदड़	گیدڑ	شغال	شرگال
शालि	शालि	धान	دہان	شالی	شالی
शिर	सिर	प्रसिद्ध	عضو معروف	سر	شر
जालम	ज़ालिम	अन्यायी	معروف	ظالم	جالم
गंधार	कंदहार	नगर प्रसि०	شہر مشہور	قندہار	گندہار
क्षीर	शीर	दूध	دودھ	شیر	کشیر
कर्पूर	काफ़ूर	प्रसिद्ध	مشہور	کافور	کرپور
कृपालु	करीम	दाता	سخی	کریم	کرپالو
कोटपाल	कोतवाल	प्रसिद्ध	حسب قاعدہ خبر گیر شہر	کوتوال	کوٹپال
कृमि	किर्म	कीड़ा	کیڑا	کرم	کرمی
काम	काम	प्रयोजन	مقصد	کام	کام
कुलाल	कुलाल	कुम्हार	کمہار	کلال	کلال
कृ	कारदन	करना	کرنا	کردن	کری
कर्षण	कशिश	खेंचना	کشیدگی	کشش	کرشن
खानि	कान	खान	کہان	کان	کہانی
गो	गाव	प्रसिद्ध	چارپایہ معروف	گاؤ	گو
गोधूम	गन्दुम	गेहूं	گیہوں	گندم	گودہوم
गोजिह्वा	गावज़बा	प्रसिद्ध	دوا ہے مشہور	گاؤزبان	گوجہوا
लक्ष	लक	प्रसिद्ध संख्या	لاکھ عدد مشہور	لک	لکش
लव	लमह	पल	پل اور سنے کی مقدار	لمحہ	لو

संस्कृत शब्द	फ़ारसी वा अरबी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی و فارسی	الفاظ سنسکرت
चतुर	चहार चार	संख्याविशेष	چار	چہار	چتر
खर	ख़र	गधा	گدہا	خر	کہر
शुष्क	ख़ुश्क	सूखा	سوکہا	خشک	شُشک
दाम	दाम	जाल की रस्सी	رسی جال کی	دام	دام
दन्त	दन्दां	दांत	دانت	دندان	دنت
द्वादश	द्वाज़दह	बारह संख्या विशेष	بارہ	دوازدہ	دوادش
दश	दह	दस १०	دس	دہ	دشش
दीनार	दीनार	मुद्रा	معروف	دینار	دینار
दुहिता	दुख़्तर	लड़की	لڑکی	دختر	دہتا
द्वि	दो	दो २	دو	دو	دوی
दुश्मन	दुश्मन	शत्रु	معروف	دشمن	دشٹ من
ज्ञाति	ज़ात	जन्म	معروف	ذات	جاتی
रूष	रूस	देशविशेष	ملک معروف	روس	روشش
रवि	रब	ईश्वर	خدا	رب	ربی
जिव्हा	ज़बां	जीभ	عضو مشہور	زبان	جہوا
सम्वत्	सन	वर्ष	برس	سنہ	سنبت
श्वेत	सुफ़ेद	सुफेद रं०	معروف	سفید	شویت
स्वामी	सामी	श्रेष्ठ	بزرگ	سامی	سوامی
सरल	सहल	सुगम	آسان	سہل	سرل
छाया	सायाह	छांह	معروف	سایہ	چہایا
शर्कर	शकर	मिसरी	معروف	شکر	شرکر
शाक	शाक	शुबह	شبہہ	شک	شک
शंका	शक	भ्रम	شبہہ	شک	شنکا

संस्कृत शब्द	फारसी अरबी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی وفارسی	الفاظ سنسکرت
वंश	वनी	घराना	خاندان	بنی	بنس
वेद	वेद-बेद	ज्ञान विद्या	علم وآگاہی چنانچہ بیدار ضد خفتہ مرکب از بید وار کہ کلمہ نسبت ہے	بید	وید وبید
विंशति	बिस्त	बीस २०	بیس ۲۰	بست	بنشتی
वात	बाद	वायु	ہوا	باد	بات
वर्षा	वारिश	मेंह	مینھہ	بارش	برشا
वर्णन	बयान	आख्यान करना	مشہور	بیان	برنن
बंध	बंद	बंधा हुआ	قید	بند	بندہ
वर्षाकाल	वर्षाकाल	बरसात	برسات	برشکال	برشاکال
वादित्र	बरबत	बाजा	باجا	بربت	بادتر
भूमि	बूम	धरती	زمین	بوم	بھومی
भीम	बीम	डर	خوف	بیم	بھیم
पुष्टि	पुश्ती	दृढ़ता	مضبوطی	پشتی	پشٹی
पितृ	पिदर	बाप	باپ	پدر	پتر
पंच	पंज	पांच	پانچ	پنج	پنچ
पंचदश	पांजदह	पंद्रह	پندرہ	پانزدہ	پنچدش
पदाति	प्यादः	प्रसिद्ध	معروف	پیادہ	پداتی
ताम्बूल	तम्बोल	पान	پان	تنبول	تامبول
तनु	तन	शरीर	جسم	تن	تنو
तर	तर	अधिक	زیادہ	تر	تر
युवा	जवान	प्रसिद्ध	مشہور	جوان	یوبا
यव	जो	प्रसिद्ध अन्न	غلہ معروف	جو	یو
चर्म्म	चर्म	चमड़ा	چمڑا	چرم	چرم
चंदन	चन्दन संदल	प्रसिद्ध लकड़ी	مشہور	صندل	چندن

संस्कृत शब्द	फ़ारसी व अरबी शब्द	अर्थ	معنی	الفاظ عربی وفارسی	الفاظ سنسکرت
आम्र	अंबा	आम	آم	انبہ	آمر
आदिम	आदम	प्रथम मनुष्य	مشہور	آدم	آدِم
आप्	आब	पानी	پانی	آب	آپ
आसक्त	आशिक़	प्रसिद्ध	مشہور	عاشق	آسکت
अश्व	अस्प	घोड़ा	گہوڑا	اسپ	اشو
भ्रु	अबरू	भौं	معروف	ابرو	بہرو
अस्ति	अस्त	है	ہے	است	استی
अंत	इन्तहा	समाप्ति	تمام	انتہا	انت
अभ्र	अब्र	बादल	بادل	ابر	ابہر
उष्ट्र	उश्तर	ऊंट	اونٹ	اشتر	اشٹر
अंतर	अंदर	भीतर	بہیتر	اندر	انتر
अल्ला	अल्लह	ईश्वर	خدا	اللہ	اللا
आपत्ति	आफत	प्रसिद्ध	مشہور	آفت	آپتی
आगमन	आमदन	आना	آنا	آمدن	آگمن
अंगुष्ट	अंगुश्त	उंगली	اونگلی	انگشت	انگشٹ
अष्ट	हश्त	आठ	آٹھہ	ہشت	اشٹ
विस्तार	बिस्यार	बहुत	بہت	بسیار	بستار
भार	बार	बोझ	بوجہہ	بار	بہار
भ्रातृ	बरादर	भाई	بہائی	برادر	بہراتری
विशेष	बेश	ज़्यादा	زیادہ	بیش	بیشیش

उपासना करते थे वल्कि आर्य्य पद का यही
वास्तविक अर्थ है क्योंकि संस्कृत में आर्य्य
पद ऋ गतौ धातु से बनता है और गति कहते
हैं ज्ञान और पहुंचने को इससे आर्य्य शब्द का
अर्थ हुआ ज्ञानी और परमेश्वर के समी
प पहुंचा हुआ क्योंकि आर्य पद की निरु
क्त यह है ऋच्छति अर्पात् गच्छति इति
आर्य्यः॥ मेक्षमलरसाहिब ने एक पुस्तक
के पृष्ठ २७५ में लिखा है कि आर्य्य शब्द
से देवतों के आदर करने वाले मुराद र-
क्खे जाते हैं क्योंकि यह पद दस्यु शब्द का
विरोधी है जोकि वेद विरोधी और सच्चे
मार्ग के भूलने वाले के अर्थ में है॥
अब मैं एक यंत्र इस ग्रंथ में लिखता हूं
जिससे विदित होवे कि अरबी और फ़ारसी
प्रभृति भाषा संस्कृत से निकली वल्कि
सारी बोलियां संस्कृत से बनी हैं जोकि यो
रुपदेश निवासी आप अपनी भाषाओं का
मूल संस्कृत को ठहराते हैं इस वास्ते हम
इस यंत्र में अंगरेज़ी प्रभृति भाषा के पद लि
खने से हाथ उठाते हैं और मुसलमानों
के चुप करने के लिये केवल अरबी
और फ़ारसी ही के पद लिखते हैं॥

اوپاسنا کرتے تھے بلکہ لفظ آریہ
کے یہی معنی تحقیقی و اصلی ہین
کیونکہ سنسکرت مین کلمہ آریہ رِی
گتو دہاتو سے بنتا ہے اور گتی
کہتے ہین گیان اور پہونچنے کو پس
آریہ کے معنی ہوئے گیانی و خدا رسیدہ
اسیلیے میکس مولر صاحب نے کتاب نذکور کے
صفحہ ۲۷۵ مین لکہا ہے کہ لفظ آریہ
سے دیوتاؤن کی تعظیم کرنے والے
لوگ مراد رکہے جاتے ہین کیونکہ
یہ کلمہ لفظ دسیو کی ضد ہے جوکہ بمعنی
کافر و ضال ہے اب مین ایک نقشہ
مندرج رسالہ ہذا کرتا ہون جس سے
معلوم ہووے کہ عربی و فارسی وغیرہ
کی ماخذ سنسکرت ہے بلکہ تمام زبانین
سنسکرت ہی سے برآمد ہوئی ہین چونکہ اہل
یورپ خود اپنی زبانون کی اصل سنسکرت
کو قرار دیتے ہین لہذا اس نقشہ مین انگریزی
وغیرہ کے الفاظ درج کرنے سے ہم
دست بردار ہوتے ہین واسطے سکوت مسلمانون کے
ایراد الفاظ عربی و فارسی ہی پر اکتفا کرتے ہین

थी यहां तक कि फ़ारसी भाषा में हि
न्दी पद तलवार के अर्थ में प्रसिद्ध हुआ
अर्थात् हिन्दुओं के साथ तलवार को ऐ
सी विशेषता थी कि दूसरे देश वाले हि
न्दी पद से कि हिन्दोस्तान के हर एक पदा
र्थ और हर मनुष्य को कह सक्ते हैं केवल
तलवार मुराद रखते थे यदि कोई पु
रुष हमारी बात में सन्देह करे तो उस
को चाहिये कि बुरहान क़ातअ में कि फ़ार
सी का कोष है देखले- कि हिन्दी पद
तलवार के अर्थ में प्रचरित है इसी सबब
से फ़िरदौसी कवि ने शाह नामा किता
ब में बहुधा तलवार और खंजर का
हिन्दुओं के साथ संबंध विशेष द्योतन
किया है- जैसे हमः जोशनो तर्की बर
गस्तवां ॥ चह गोपालो चह खंजरे हिन्दु
आं ॥ जिल्द प्रथम तफ़सीर अज़ीज़ी
में यह बैत लिखी है ॥ तेग़ हिन्दी व खंज
रे रूमी न कुनद उच्च इंतज़ार कुनद ॥
जैसे आर्य्य लोग शूर वीर हुये हैं वैसे ही
विद्वान् और ज्ञानी थे कि एक ब्रह्म की

تھی حتی کہ لفظ ہندی بمعنی خنجر
و شمشیر زبان زد اہل ایران
ہوا یعنی ہندوؤں کے ساتھہ
شمشیر کو ایسی خصوصیت تھی کہ
غیر ملک والے لفظ ہندی سے
کہ بمعنی ہر چیز و ہر انسان ہندوستان
کے ہو سکتا ہے صرف تلوار مراد
رکھتے تھے اگر ہماری گفتگو مین
کوئی شک کرے تو اوسکو چاہیے
کہ برہان قاطع مین کہ لغت فارسی
ہے دیکھہ لے کہ ہندی بمعنی شمشیر
ہے اسی سبب سے فردوسی نے
شاہنامہ مین اکثر جگہہ خنجر و شمشیر کو
ہندوؤن کی ساتھہ مخصوص کیا ہی
مثلاً ؎ ہمہ جوشن و ترگ براگستوان
چہ گوپال و چہ خنجر ہندوان ۞ جلد
اول تفسیر عزیزی مین یہہ شعر
مرقوم ہے ؎ تیغ ہندی و خنجر رومی
نکند انچہ انتظار کند ۞ جیسی کہ آریہ
لوگ بہادر و جوانمرد ہوے مین ویسے ہی
عارف و گیانی تھے کہ ایک برہم کی

इसी तरह के सहस्रों पद संस्कृत के हैं कि फ़ारसी वालों ने कुछ न्यूनाधिक कर के उनकी सूरत बदल डाली बल्कि ईरान पद ही आर्य्य से बनाया गया है ईरान देश के इतिहास से जाना जाता है कि ईरान पद इरच से संबंध रखता है और इरच फ़रीदूं राजा के बेटे का नाम है जिसको एरज भी कहते हैं और वस्तुतः इरच और एरज आर्य्य से बनाया गया है इसी वास्ते मेक्स मूलर साहिब ने किताब लेक चरस आन्दी साइन्स आफ़ लेंग्वेज के पृष्ठ २८१ में लिखा है कि ईरान और आरमीनियां यह दोनों पद आर्य्य से निकले हैं और एरी कि आर्य्य से बना है आरमीनियां देश की बोली में बहादुर के अर्थ में प्रचरित है - इति मैं कहता हूं कि एरी पद का उक्त अर्थ भी आर्य से निकला है क्यों कि आर्य्य लोगों की वीरता और शूरता और अस्त्र और शस्त्र विद्या सब देशों में प्रसिद्ध और विदित

اسی قسم کے ہزارہا الفاظ سنسکرت کے ہین کہ فارسی والون نے افراط و تفریط کر کے اونکی صورت بدل ڈالی ہے بلکہ خود لفظ ایران کلمہ آریہ سے وضع کیا گیا ہے فارس کی تاریخ سے جانا جاتا ہے کہ ایران منسوب ہے ایرج سے کہ نام پسر فریدون ہے کہ جسکو ایرج بھی کہتے ہین ظاہرا ایر اور ایرج آریہ کا بگڑا ہوا ہے اسیواسطے میکس مولر صاحب نے کتاب لیکچرس آندی سائنیس آف لینگویج کے صفحہ ۲۸۱ مین لکھا ہے کہ ایران و آرمینیہ یہہ دونون لفظ آریہ سے نکلے ہین اور ایری کہ آریہ سے بنا ہے آرمینیہ کی زبان مین بمعنی بہادر مستعمل ہے فقط مین کہتا ہون کہ ایری کے معنی مذکور بھی آریہ کے معنی سے ماخوذ ہین کیونکہ آریہ لوگون کی بہادری و دلاوری اور شمشیر زنی و تیر افگنی تمام ملکون مین مشہور و مذکور

की रामायण में है कि वह केकय देश के राजा की बेटी थी क्योंकि संस्कृत में केकय ईरान का नाम है और यहाँ के राजा को केकय कहते हैं इसी सबब से उसकी बेटी केकयी कहलाती है संस्कृत के व्याकरण से यह बात सम्यक विदित है फिर यहां से जाना जाता है कि केकय पद को फ़ारसी वालों ने बिगाड़ कर अपनी रीति पर कय बना लिया है इसी लिये ईरान देश के हर एक राजा का कय ही पदवी और उपनाम होता था जैसे कय ख़ुसरो कय कुबाद और कय काऊस प्रभृति - इसी तरह दुर्योधन की मा का नाम गांधारी है और संस्कृत में गांधारी गांधार की बेटी को कहते हैं और गांधार उसको कहते हैं जिसकी उत्पत्ति गंधार नगर में हो फ़ारसी वाले गांधार के गाफ़ को क़ाफ़ से बदल कर क़ंदहार बोलते हैं निदान इस पद को मूल संस्कृत है कि फ़ारसी वालों ने अपनी रीति पर बना लिया।

رامائن میں ہے کہ وہ کیکئی دیش کی راجا کی بیٹی تھی کیونکہ سنسکرت میں کیکئی ایران کا نام ہے اور وہان کے راجا کو کئی کہتے ہیں اور اوسکی مونث اولاد کی کیی کہلاتی ہے پھر یہان سے واضح ہوتا ہے کہ کلمہ کیکئی کو فارسیون نے بگاڑ کر اپنے طور پر کے بنا لیا چنانچہ پہلے زمانہ مین ایران کے ہر ایک بادشاہ کا یہہ لقب ہوتا تھا مثلا کیخسرو کیقباد و کیکاؤس اور زمانہ اسکے اسیطرح دریودھن کی مان کا نام گاندہاری ہی اور سنسکرت مین گاندہاری کہتے ہین گاندہار کی بیٹی کو اور گاندہار اوسکو کہتے ہین کہ جسکی پیدایش گندہار مین ہووے فارسی والے گندہار کے گاف کو قاف سے بدلکر قندہار بروزن چندہار بولتے ہین غرضکہ اس لفظ کی اصل سنسکرت ہی کہ اہل فرس نے اپنا تصرف کرکے اپنے طور پر وضع کر لیا

शब्द गाली नहीं है और न मुसलमानों
ने द्वेष से बनाया है परन्तु फिर भी हम लो
गों को उचित है कि अपने लिये दूसरी
भाषा के शब्द का प्रचार अच्छा न जाने
किन्तु उसकी जगह पर आर्य पद का वर्ता
व करें कि हमारा वास्तव और सनातन
नाम यही है हिन्दू पद से हमारा कुछ सं
बंध नहीं कि फ़ारसी भाषा का है दूसी
प्रकार हमको उचित है कि अपनी बोली
को आर्य भाषा और अपने देश को आ
र्यावर्त कहें हिन्दी और हिन्दोस्तान पद
के प्रचार से दूर रहें - कि दूसरी बोली
के शब्द हैं इस आख्यान से हमारा यह
अभिप्राय नहीं है कि फ़ारसी भाषा निषि
द्ध है और इसका सीखने वाला पापी
है क्यों कि पहिले फ़ारस देश में वेद मता
नुयायी ही बसते थे आर्यावर्त निवासी
और फ़ारस के रहने वालों में परस्पर वि
वाहादिक संबंध भी होते थे - जैसे रा
जा दशरथ की एक स्त्री का नाम कैके
यी है जो कि भरत की माता थी वाल्मी

گالی نہین اور مسلمانون کی بدسگالی
سے نہین مگر پہر بہی ہم لوگون کو لازم ہے
کہ اپنے حق مین غیر زبان کا لفظ روا
نہ رکہین بلکہ اوسکی جگہ لفظ آریہ کا
برتاو کرین کہ ہمارا اصلی و حقیقی لقب
یہی ہے لفظ ہندو سے ہمارا کچہ
تعلق نہین ہے کہ غیر زبان کا لفظ ہی
اسیطرح ہمکو مناسب ہے کہ اپنی بولی
کو آریہ بہاشا اور اپنے ملک کو آریاورت
کہین ہندی اور ہندوستان کی استعمال
سے کنارہ گیر ہو دین کہ غیر زبان کے
الفاظ ہین اس بیان سے ہماری یہ
غرض نہین ہے کہ فارسی زبان ناجایز
و ممنوع ہے کیونکہ ہمیشہ ملک
فارس مین تابعان وید اقدس
ہی آباد تہے اور آریون اور پارسیون
کے درمیان سلسلۂ رشتہ داری
و برادری بہی جاری تہا
چنانچہ راجا دشرتہ کی ایک
زوجہ کا نام کیکئی ہے جو کہ
بہرت کی مان تہی بالمیکی

पद प्रचरित है वह भंगी के अर्थ में है
और मुसलमान जो कुरान के भागों को
सुअर कहते हैं उसका अर्थ प्रसिद्ध प
शु है अब जानना चाहिये कि यदि
किसी जगह मुसलमानों की वार्ता में
तरसा से काफ़िर अभिप्रेत होवे तो यह
दूसरी बात है कि मुसलमान यहूद औ
र ईसाई और मजूस प्रभृति सब मत
वालों को काफिर जानते हैं जैसे कि
आर्य्य लोग चारवाक और बौद्ध आ
दि सारे वेद विरोधियों को दस्यु और
म्लेच्छ कहते हैं परंतु इससे यह नहीं नि
कलता कि यहूद और ईसाई और मजू
स प्रभृति पदों का अर्थ काफ़िर होवे अ
थवा चारवाक और बौद्ध आदि शब्द
दस्यु और म्लेच्छ के अर्थ में प्रचरित
किये जावें यहां तक दयानंदी के प्रश्न
का उत्तर दिया गया परंतु इससे हमा
रा यह अभिप्राय नहीं है कि हिन्दू पद
की जगह आर्य शब्द का प्रचार न हो
वे वरन हमारा सिद्धांत यह है कि हिन्दू

مستعمل ہے وہ بمعنی خاکروب ہے
اور مسلمان جو قران کی سورتون
کو سور کہتے ہین اوسکے معنی
حیوان نجس کے ہین اب جاننا چاہیے
کہ اگر کسی جگہہ مسلمانون کی گفتگو
مین ترسا سے کافر مراد ہووے
تو یہہ دوسرا امر ہے کہ مسلمان
یہود و نصارا و مجوس وغیرہ
کل فرقون کو کافر جانتے ہین
جیسے کہ آریا لوگ چارباک اور
بودہ وغیرہ تمام ویدبیرودہیون
کو دسیو اور ملیچہ کہتے ہین مگر
اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ
یہود و نصارا و مجوس وغیرہ
الفاظ کے معنی کافر ہوویں یا
لفظ چارباک اور بودہ وغیرہ
بمعنی دسیو اور ملیچہ استعمال کیے جاتین
یہانتک دیانندی کے سوال کا جواب
دیا گیا لاکن اس سے ہماری یہہ غرض نہین ہے
کہ ہندو کے عوض آریہ کا عملدرآمد نہووے
بلکہ ہمارا مقصود یہہ ہے کہ ہندو

र्थ नहीं है इसी प्रकार काफ़िरिया और
काफ़िर के अर्थ में मुसलमानों की कुछ
कर्तव्यता नहीं है यह दोनों पद उसी देश की
बोली के हैं और काफ़िर पद अरबी का जो
कि कुफ्र से बना है वह दूसरा पद है उर्दू के
पद मिहतर और सूअर की तुल्य : इसी
तरह तरसा पद रूम की भाषा का है जैसा
कि सिराज उल लुग़ात से विदित है और
रूम की भाषा में तरसा ईसाई को कह
ते हैं और यह पद काफ़िर के अर्थ में कि
सी भाषा में नहीं आया मुसलमानों
की उत्पत्ति से पहिले ही उक्त पद रूम की भा
षा में प्रचरित था इस वास्ते मुसलमानों
की कर्तव्यता से समस्त रक्षित है - हां यदि
फ़ारसी भाषा में उक्त पद का निकास तर
सीदन धातु से ठहराया जावे तो भय भी
त के अर्थ में समझा जायगा - परंतु रूमी
भाषा से उसको कुछ संबंध नहीं इस
कारण तरसा शब्द को भय भीत के
अर्थ में समझना उसी प्रकार है कि कोई
मनुष्य कहे कि फ़ारसी में जो मिहतर

نہین ہے اسیطرح کافریہ اور
کافر کے معنی مین مسلمانون کا کچہ
تصرف نہین ہے یہ دونون
لفظ اوسی ملک کی زبان کے
ہین اور لفظ کافر عربی کا جو کہ
کفر سے ماخوذ ہے وہ غیر ہے
مانند لفظ مہتر اور سور اردو کے
اسیطرح یہ لفظ ترسا رومی زبان کا
ہے جیسا کہ سراج اللغات سے
ثابت ہے اور رومی زبان مین
ترسا نصارا کو کہتے ہین اور یہ لفظ
بمعنی کافر کسی زبان مین نہین آیا
زمانہ اسلام سے پیشتر ہی لفظ مذکور روم کی
زبان مین شایع تہا پس مسلمانون کے تصرف
سے بالکل محفوظ ہی البتہ اگر فارسی مین
اس لفظ کا اشتقاق ترسیدن مصدر سے
متعلق کیا جاتا تو بمعنی خوفناک سمجہا
جاویگا مگر رومی زبان سے اوسکو کچہ مناسبت
نہین ہے اسواسطے لفظ ترسا کو بمعنی
خوفناک سمجہنا اوسی قسم سے ہے کہ
کوئی کہے کہ فارسی مین جو لفظ مہتر

का अर्थ महान् और बड़े का है और
हमारी बोली में मिहतर नीच अर्थात्
भगी को कहते हैं अरबी में सुअर कु
रान की सूरतों अर्थात भागों को कहते
हैं और उर्दू में यह शब्द पशु विशेष
के अर्थ में प्रचरित है जिसका छूना
भी बुरा है अब कोई बुद्धिमान् नहीं
कह सक्ता कि उर्दू वालों ने ईरानियों
की शत्रुता से उनके महाशय और श्रेष्ट
को मिहतर कर के पुकारा है जिसका
अर्थ भगी का है और मुसलमानों
की शत्रुता से उनकी पवित्र किताब
के भागों को सुअर कहा है जिसका
अर्थ अत्यन्त अशुद्ध पशु का है -
वास्तव यही है कि यह दोनों पद महा
न और कुरान के भागों के अर्थ में
उर्दू के नहीं हैं एक फ़ारसी का है
दूसरा अरबी का और उनका अर्थ भी
उन्हीं भाषाओं के प्रचार करने वाले
ने अपने अभिप्राया नुकूल कल्पना
किया है उर्दू में उस अर्थ को कुछ सम्ब

کہتے ہین شریف و سردار کو اور
ہماری بولی مین مہتر سے مراد کمینہ
و خاکروب لیا جاتا ہے عربی مین
سور قران کی سورتون کو کہتے
ہین اور اردو مین یہہ لفظ ایک
حیوان کے معنی مین مستعمل کیا
جاتا ہے جسکا لمس بہی ممنوع ہے
اب کوئی عاقل نہین کہہ سکتا
کہ اردو والون نے ایرانیون
کی دشمنی سے اونکے سردار و شرفا
کو مہتر کہکر پکارا ہے جسکے معنی بہنگی
کے ہین اور مسلمانون کی خصومت
سے اونکی کتاب مقدس کے
حصون کو سور کہا ہے جسکے معنی
حیوان نجس کے ہین اصل
بس وہی ہے کہ وے دونون لفظ او
معنی مین اردو کے نہین ہین
ایک فارسی کا ہے دوسرا عربی
کا اور اونکے معنی بہی اونہین
زبانون کے واضع نے وضع کئے
ہین اردو سے اونکو کچہہ تعلق

मुसलमानी बहुत नहीं फैली थी उसी
काल में न जाशी राजा हवश देश का
मुसलमान होगया था और मुहम्मद
को सच्चा पैग़म्बर जान लिया था· इस
बात से किसी पढ़े लिखे मुसलमान
को इनकार नहीं है जबकि वार्त्ता इस
प्रकार है तो मुसलमानों को हवश
देश के रहने वालों से क्या शत्रुता थी
कि उन पर दासत्व का मिथ्या भार
धरते इसी रीति से काफ़रिया देश की
भाषा के जानने वाले से पूछना चा
हिये कि उस देश की बोली में काफ़
रिया और काफ़िर शब्द का क्या अर्थ
है सम्भव है कि वह अर्थ नेकी और
भलाई से संबंध रखता होवे क्योंकि
सब भाषाओं में बहुधा ऐसे पद होते
हैं कि अपने देश की बोली में उन
का अर्थ बड़ाई और भलाई से सं
बन्ध होता है और दूसरे देश की
बोली में नीचता और मूर्खता से सं
बंध रखता है जैसे फ़ारसी में मिहतर

دین اسلام چنداں شایع نہوا
تہا اوسی زمانہ مین نجاشی بادشاہ
حبشہ نے اسلام قبول کر لیا تہا
اور نبوت محمد پر ایمان لے آیا
تہا اس بات سے کسی محدث
و مفسر کو انکار نہین ہے جبکہ
معاملہ اسطرح پر ہے تو مسلمانون
کو ملک حبش کے باشندون سے
کیا خصومت تہی کہ اونپر غلامی کا
اتہام رکہتے اسی قیاس پر ملک
کافریہ کی زبان کے واقفکار لوگون
سے دریافت کرنا چاہئے کہ اوس
دیار کی زبان مین لفظ کافریہ
و کافر کے کیا معنی ہین شاید کہ
نیکی و صلاح سے متعلق ہوو ین
کیونکہ اکثر الفاظ ایسے ہین کہ
اپنے ملک کی بولی مین اونکے
معنی بزرگی و شرافت سے
منسوب ہین اور دوسرے ملک کی
زبان مین اونکے معنی سفاہت و بلاہت سے
تعلق رکہتے ہین جیسے فارسی مین مہتر

त्रिकाल में भी नहीं है किसी कोश में ऐसा लिखा होवे तो उसका नाम लीजिये हवशी का अर्थ तो हवश देश का रहने वाला है जबकि तुम्हारे निश्चय में भी हवश एक देश का नाम है तो हवशी का अर्थ गुलाम क्यों कर होसक्ता है तुमको उचित है कि प्रथम हवशी पद में दासत्व सिद्ध करो और यह असम्भव है इस वास्ते तुम्हारा सारा वाग् विलास मिथ्या है आगे यह बात रही कि उस देश का हवश नाम मुसल्मानों ने रक्खा है यह बात भी सर्वथा निर्मूल है कि मुसलमानों की उत्पत्ति से पहिले ही अरबी भाषा में उस देश का नाम हवश था इसी लिये हवश और हवशा पद अमरा उलक़ेसकी कविता में जोकि मुसलमानों की उत्पत्ति से प्रथम ही अरब देश में प्रसिद्ध कवि था आये हैं इसके सिवाय जब कि मुसलमानों के पैग़म्बर मुहम्मद के मत में सौ मनुष्य भी न थे और

ابد اٰمنہین ہین کسی اہل لغت نے ایسا لکہا ہووے تو اوسکا نام سے اطلاع دیجئے حبشی کے معنی تو منسوب بہ حبش ہین یعنی حبشی اوسکو کہتے ہین کہ جو ملک حبش مین قیام پذیر ہووے جبکہ تمہاری راے مین ہی حبش ایک ملک کا نام ہے تو حبشی کے معنی غلام کیونکر ہوسکتے ہین تم کو لازم ہے کہ اول لفظ حبش مین غلامیت ثابت کرو اور یہ محال ہے پس تمہاری ساری گفتگو وہم وخیال ہے ع

این خیال ست و محال ست و جنون

باقی رہی یہ بات کہ اوس ملک کا حبش نام مسلمانون نے رکہا ہے یہ بہی محض بے اصل ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے ہی عربی زبان مین اوس ملک کا نام حبش تہا اسیواسطے لفظ حبش و حبشہ وغیرہ امرا القیس کے نظم مین جو کہ ظہور اسلام سے پیشتر ہی ملک عرب مین ممتاز و شخص تہا آئے ہین علاوہ اسکے جسوقت کہ محمد صاحب پر سو نفر بہی ایمان نہ لائے تہے اور

का अर्थ भी एक नहीं है इसी वास्ते दया
नंदी का पक्ष युक्ति शून्य है गब्र पद का अ
र्थ काफ़िर कदाचित् नहीं है होवे तो फ़ार
सी कोषमें विद्यमान हैं पता दीजिये· कोषों
में तो यह लिखा है कि गब्र लोहे की टोपी
को कहते हैं कि जिसको लड़ाई में सर पर
रखते हैं और लोहे के वस्त्र को कहते हैं कि
जिसको लड़ाई में पहनते हैं और संस्कृत
में वक्र बोलते हैं और जरतुश्त मतावल
म्बी को कहते हैं जिसको अरबी भाषा में
मजूस बोलते हैं निदान गब्र और मजूस
और मुग़ और पारसी एकार्थी हैं इन शब्दों
में से काफ़िर के अर्थ में एक भी नहीं आता
और यह दूसरी बात है कि मुसलमान पक्ष
पात की राह से अपने से भिन्न हर एक मत
वाले को काफ़िर कहते हैं ईसाई और मूसा
ई भी इनके निश्चय में काफ़िर हैं किंतु ई
साई और मूसाई पद का अर्थ काफिर कदाचि
त् नहीं है बलकि ईसा से संबंध रखने वाले
को ईसाई और मूसा के मत वाले को मूसाई
कहते हैं इसी तरह हबशी का अर्थ काफ़िर

کے معنی قریب بھی نہیں ہیں اسواسطے
دیانندی کا دعوی دلیل سے خالی
ہے لفظ گبر کے معنی کافر ہرگز نہیں ہیں
ہووین تو لغت کا حوالہ دینا ضروری ہے
کتب لغت مین تو یہ ہی مذکور ہے
کہ گبر بفتح اول و سکون ثانی بمعنی خود
و خفتان ہے اور مغ کو کہتے ہین
جسکو عربی مین مجوس بولتے ہین
غرضکہ گبر و مجوس و مغ و پارسی
مرادف ہین ان الفاظ مین سے
بمعنی کافر ایک بھی نہین آتا اور
یہہ دوسری بات ہے کہ مسلمان
براہ تعصب ہر ایک قوم کو کافر کہتے
ہین چنانچہ عیسائی و موسائی بھی
اونکے عقیدہ مین کافر ہین لاکن لفظ
عیسائی و موسائی کے معنی کافر ہرگز
نہین ہین بلکہ عیسی سے نسبت
رکھنے والے کو عیسائی اور
موسیٰ کی امت والے کو
موسائی کہتے ہین اسیطرح
حبشی کے معنی بھی کافر

देश निवासियों को गब्र प्रसिध्द किया जिसका अर्थ काफ़िर है और एफरीका के एक भाग का नाम हवश रखकर वहां के लोगों को हवशी कहने लगे जिसका अर्थ गुलाम का है एफरीका देश के उत्तर भाग में एक देश को काफरिय: कह कर वहां के रहने वालों को काफ़िर कहना प्रारंभ किया इसी प्रकार योरप निवासियों का नाम तरसा रक्खा जिसका अर्थ काफ़िर और भय भीत है ॥ **उत्तर** ॥ जबकि मुसल्मानों की बुध्दि में निजम तानुवर्त्ति से भिन्न सब देशों के लोग काफ़िर हैं तो उन में पहचान रहने की क्या आवश्यकता है कि मत के विरोध में सब बराबर हैं यदि मत के विरोध में देश की विशेषता भी अवश्य है तो उन लोगों के नाम भिन्न २ मुसल्मानों के रक्खे हुये नहीं हैं किन्तु अपने २ देश के नाम से प्रसिध्द हुये हैं – जैसे आर्य्यों को हिन्द में रहने के कारण से हिन्दु और हिन्दी कहा जाता है फिर गब्र और तरसा पदों

لوگون کو گبر مشہور کیا جسکے معنی کافر ہین اور افریقہ کے ایک حصہ کا جبش نام رکھہ کر وہانکے لوگونکو حبشی کہنے لگے جسکے معنی غلام کے ہین افریقہ کے شمالی حد مین ایک ملک کو کافریہ کہکر وہانکے رہنے والون کو کافر کہنا شروع کیا اسیطرح یوروپ کے باشندون کا نام ترسا رکہا جسکے معنی کافر و خوفناک کے ہین جواب جبکہ مسلمانون کے نزدیک سب ملکون کے غیر مذہب لوگ کافر ہین تو انمین پہچان رہنے کی کیا ضرورت ہے کہ مخالفت دینی مین سب برابر ہین اگر مخالفت دینی مین ملک کی خصوصیت بھی لابدی ہے تو ان لوگون کے القاب مذکور مسلمانون کی ایجاد نہین ہین بلکہ اپنے اپنے ملک کے نام سے مشہور ہوے ہین جیسے کہ یہان کے ساکنون کو بہ سبب بود و باش ہند کے ہندو اور ہندی کہا جاتا ہی پہر گبر و ترسا وغیرہ الفاظ

और सम्भव भी नहीं है किन्तु कारण इस
का यही है कि आर्य्यावर्त्त के लोग योरप
निवासियों की अपेक्षा से स्याह रंग हैं और
अंगरेज़ हमारी अपेक्षा से श्वेत वर्ण हैं का
फ़िर के अर्थ में हिन्दू और हिन्दी कहीं नहीं
आया यदि किसी ने प्रचरित किया होवे तो
प्रमाण दीजिये इस लिये दयानंद सर
स्वती का मुसल्मानों पर यह दूसरा मिथ्या
आक्षेप है सिवाय इसके यदि मुसल्मान
हिन्दू पद को काफ़िर के अर्थ में प्रचार
करते तो इस की क्या आवश्यकता थी कि
आर्य्य लोगों ही को हिन्दू कहते किन्तु मुस
ल्मानों के सिवाय यहूद अंगरेज़ प्रभृति सं
पूर्ण मत वालों को हिन्दू ही कहते कि मत के
विरोध में सब बराबर हैं आर्य्यों की क्या वि
शेषता है ॥ एक दयानंदानुयायी का ।

प्रश्न सब देशों के लोगों को एक ही ना
म से पुकारने में पहचान नहीं रह सकती थी
इस कारण मुसल्मानों ने भिन्न भिन्न पद
जिनका अर्थ मिलता जुलता है हर एक देश
वालों के लिये नियत किये - जैसे ईरान

سے وہم و گمان ہی نہیں ہے بلکہ
باعث اسکا یہ ہی ہے کہ یہاں کے
آدمی انگریزوں کی بہ نسبت سیاہ رنگ
ہیں اور انگریز ہماری بہ نسبت سفید فام
ہیں کافر کے معنی میں لفظ ہندی اور
ہندو کہیں نہیں آیا اگر کسی نے
استعمال کیا ہووے تو سند دیجیے پس
یہ دیانند سرسوتی کا دوسرا بہتان
ہے مسلمانوں پر علاوہ اسکے اگر مسلمان
لفظ ہندو کو معنی کافر استعمال میں
لاتے تو اسکی کیا ضرورت تھی کہ آریہ
لوگوں ہی کو اس لفظ کے ساتھ تعبیر کرتے
بلکہ یہود و انگریز وغیرہ کل غیر مذہبیوں
کو ہندو کہتے کہ مخالفت دینی میں سب
برابر ہیں آریہ کی کچھ خصوصیت نہیں
ہے ایک دیانندی کا سوال سب ملکوں
کے لوگوں کو ایک ہی نام سے پکارنے
میں پہچان نہیں رہ سکتی تھی اسواسطے
مسلمانوں نے جدا جدا لفظ جنکے
معنی قریب ہیں ہر ایک ملک والوں
کے لیے مقرر کیے جیسے پارسی

योंको हिन्दी और हिन्दू कहनेलगे किस
लिये कि उससमय मुसलमानोंका सर्व
था अभाव था मुसलमानोंकी उत्पत्ति तो ते
रह सौ वर्ष के भीतर ही हुई है इस कारण
मुसल्मानों पर दयानंद सरस्वती का मि
थ्या दोष है कि मुसल्मानों की उत्पत्ति से
सहस्रों वर्ष पहिले ही ईरान देश निवासि
यों की जिव्हा पर आर्य्यावर्त्त का नाम हि
न्द और यहां के निवासियों का नाम हिन्दि
और हिन्दु था इससे हमारा अभिप्राय य
ह नहीं है कि आर्य्य लोग अपने आपको
हिन्दि और हिन्दु कहें और कहलायें कि
न्तु हमारा वास्तव तात्पर्य्य यह है कि
हिन्द और हिन्दि और हिन्दु गाली नहीं
है। जोकि ईरान देश के लोगों की अपेक्षा
से यहां के लोगों का रंग काला है इस का
रण हिन्दु शब्द फ़ारसी भाषा में काले के
अर्थ में सांकेतिक आता है इस में शत्रुता
की गंध भी नहीं है जैसे योरप निवासी हम
को काला आदमी कहते हैं और हम उनको
गोरा नाम रखते हैं परन्तु शत्रुता का दोनों।

کو ہندی اور ہندو کہنا شروع کیا
کیونکہ اوسوقت مسلمان معدوم محض
تہے مسلمانون کا ظہور تیرہ سو برس
کے اندر ہوا ہے پس مسلمانو نپر دیانند
سرسوتی کا بہتان ہے کہ مسلمانون کی
پیدایش سے ہزارون برس پیشتر
ہی اہل فارس کی زبان مین آریا
ورت کا نام ہند اور یہان کے
باشندے باسم ہندی و ہندو موسوم
تہے اس سے ہمارا یہہ مقصود نہین
ہے کہ آریہ لوگ اپنے تئے ہندو
اور ہندی کہین اور کہلائین بلکہ ہماری
منشاء اصلی یہ ہے کہ ہند و ہندی و ہندو
دشنام نہین ہے اور سزاے الزام نہین
چونکہ ایرانیون کی بہ نسبت یہان کے
لوگ سیاہ فام ہین لہذا لفظ ہندو فارسی
زبان مین بمعنی سیاہ کے مجاز استعمال
کیا جاتا ہے اسمین خصومت کی کوئی
بات نہین ہے جیسے انگریز ہمکو کالا آدمی
کہتے ہین اور ہم انگریزون کا گورا نام دہرتے
ہین لیکن دشمنی و خصومت کا ذکر نہین

और जिस की रचना को चार सहस्र वर्ष से अधिक हुये हैं जैसे ज़रतुश्त के नामह की आयत पैंसठ में है ‘ अकनूं बिरहमने ब्यास नाम अज़ हिन्द आयद बस दाना कि बर ज़मीं कम कस चुनां नस्त अर्थ अब एक ब्यास नाम हिन्द से आवेगा जो कि ऐसा पंडित है कि वैसा पृथ्वी पर नहीं है । इति । दूसी नामह के एक सौ तरेसठ आयत में है कि। चूं ब्यास हिन्दी बबलख़ आमद गश्तास्प ज़रतुश्तरा बुख़्वांद ॥ अर्थ - जब हिन्द निवासी व्यास बलख़ नगर में आये गश्तास्प राजा ईरान ने ज़रतुश्त को बुलाया फिर इसी आयत में है । मन मरदे अम हिन्दि निज़ाद ॥ अर्थ - मैं एक हिन्द में पैदा हुआ पुरुष हूं । फिर उसी आयत में है ‘ वब हिन्द बाज़ गश्त । अर्थ - फिर हिन्दोस्तान को लौट गये । देखो चार सहस्र वर्ष से पहिले भी हिन्द और हिन्दी और हिन्दु शब्द आर्य्यावर्त्त और आर्य्यावर्त्त निवासी के अर्थ में प्रचरित थे फिर क्यों कर हो सक्ता है कि मुसलमान शत्रुता से आर्य्यावर्त्त को हिन्द और यहां के निवासि

اور جسکی تالیف کو چار ہزار برس سے زیادہ گذرے ہین چنانچہ نامہ زرتشت کی آیت ۶۵ مین ہے (اکنون برہمنے بیاس نام ازہند آید بس دانا کہ برزمین کم کس چنان است) اسی نامہ کی آیت ۱۶۳ مین ہے کہ (چون بیاس ہندی بہ بلخ آمد گشتاسپ زرتشت راخواند) پہر اسی آیت مین ہے (من مردے ام ہندی نژاد) پہر اسی آیت مین ہے (وبہ ہند بازگشت) دیکہو چار ہزار سال سے پیشتر بہی الفاظ ہند وہندی وہندو زبان فارسی مین بہ معنی متنازعہ کے مستعمل کئے جاتے تہے پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ مسلمانون نے خصومت کی راہ سے اس ملک کا نام ہند رکہا اور یہان کے باشندون

वदाकार हिन्दु बनाया गया है जैसे
कि सम्वंध के लिये फ़ारसी में उकार
अर्थात् वकार आता है इसी प्रकार
इकार भी फ़ारसी भाषा में सम्बन्ध के
अर्थ में प्रचरित है जैसे हिन्द से कभी
हिन्दी भी बना लेते हैं अर्थ हिन्दु और
हिन्दी का एक है कि हिन्द से संबंध रख
ने वाले को कहते हैं हां भेद इतना है कि
वकार केवल मनुष्य जाति के संबंध के
लिये आता है और इकार मनुष्य और
तत् भिन्न दोनों के लिये आता है जैसे
फ़ारसी में मर्द हिन्दी और शम्शीर
हिन्दी दोनों ठीक हैं और वकार
अर्थात् उकार उसी समय प्रचरित कि
या जाता है कि जब मनुष्य को हिन्द
से संबंध करते हैं मनुष्य भिन्न के लिये
कभी नहीं आता शमशीर हिन्दी के स्था
न में यदि शमशीर हिन्दु कहेंगे तो सर्व
था अशुद्ध है अब देखो ये हिन्द और हिन्दि
यह दोनों पद दसातीर में भी आये हैं जो कि
पारसियों के यहां ईश्वर की पुस्तक मानी जा
ती है

زیادہ کرکے ہندو بنایا گیا ہے
اور جسطرح کہ نسبت کے لیے واو آتا
ہے اسیطرح یاے تحتانی معروف
بھی نسبت کے معنی مین مستعمل ہوتی ہے
جیسے ہند سے کبھی ہندی کر لیتے ہین
معنے ہندی اور ہندو کے ایک ہین
کہ منسوب بہ ہند کو کہتے ہین ہان فرق
اتنا ہے کہ واو فقط ذوی العقول
کے لیے آتا ہے اور یاے معروف
ذوی العقول اور غیر ذوی العقول
دونون کے واسطے استعمال
کیجاتی ہے مثلاً مرد ہندی اور
شمشیر ہندی دونون صحیح ہین بخلاف
واو کے کہ جب کسی الشان کو ہند
سے منسوب کرین گے اوسیوقت
جایز ہوگا غیر الشان کے واسطے
ہرگز نہین اگر شمشیر ہندی کی جگہہ
شمشیر ہندو کہا جائیگا غلط محض
ہوگا اب دیکھیے لفظ ہند اور ہندی
دساتیر مین بھی آیا ہے جوکہ
پارسیون نکے یہان کتاب آسمانی ہے

शांके लित होने का कारण केवल शत्रुओं
के हाथ में बंधन है-और वह आर्य और
मुसलमान दोनों के लिये बराबर है कि
जैसे अहमद शाह दुर्रानी प्रभृति के बंदी
आर्य हुये थे वैसे ही मुसलमान भी
थे तात्पर्य यह है कि जब हिन्दो
स्तान के निवासी लोग जगह २
ईरान देश में वेचे गये उस दिन
से उक्त संकेत ठहर गया
इस व्याख्या से यही बात विदित
हुई कि यद्यपि आर्यों को हिन्दू-
कहना गाली नहीं है परन्तु हम को
योग्य है कि दूसरे देशवालों का वि-
गाड़ा हुआ शब्द अपने निमित्त प
र्याय रूप से व्यवहार न करें किन्तु
उसकी जगह आर्य पद का प्रचार
अवश्य करें कि संस्कृत का शब्द है
और अभी तक दूसरे देश वालों के
न्यूनाधिक से रहित है और फिर
हिन्दू पद की मूल हिन्द शब्द है कि उसके
अंत में उकार अर्थात् वकार सम्बन्ध के
अर्थ का

مصطلح ہونیکا باعث صرف گرفتاری
سے وہ آریہ اور مسلمان دونون
کے لیے برابر ہے کہ جیسے
احمد شاہ درانی وغیرہ کے قیدی
آریہ ہوے تہے ویسے ہی مسلمان
بہی تہے پس حاصل یہ ہے کہ
جب ساکنان ہند ایران مین
جابجا فروخت کیے گیے اوس روز
سے اصطلاح مذکورہ مقرر
ہولی اس تمہید سے یہی لازم آیا
کہ اگرچہ آریہ لوگون کو ہندو
کہنا گالی نہین ہے مگر ہم کو مناسب
ہے کہ غیر ملک کے رہنے والون کا
بگاڑا ہوا لفظ اپنے حق مین
حتی الوسع مستعمل نہ کرین بلکہ
اوسکی جگہہ کلمہ آریہ کا استعمال
واجب سمجہین کہ سنسکرت کا لفظ ہے
اور ہنوز دوسرے ملک کی
زبان کے تصرف سے محفوظ ہے
سوا اسکے لفظ ہندو کی اصل
کلمہ ہند ہے کہ اوسکے آخر واو نسبت

क्योंकि हिन्दू हिन्दोस्तान के निवासी
को कहते हैं वह आर्य होवे वा मुसल्मान
तथाहि जिस समय नादिर शाह
ने दिल्ली में अपनी सेना को आज्ञा की
कि (हिन्दू रा बिज़न) अर्थात् हिन्दू को
मार डाल तब उसकी सेना ने आर्य्य
और मुसल्मान दोनों जातियों को मा
र डालना प्रारम्भ किया यहां तक कि
मुसलमान आर्यों की अपेक्षा से द्विगु
ण मारे गये यहां से विदित है कि यदि मु
सलमानों ने आर्यों ही का नाम हिन्दू रक्खा
होता तो नादिर शाह की सेना आर्यों ही का
खून करती मुसलमानों को हाथ न लगा
ती परन्तु मुसल्मान दुगने मारे गये और
इसी प्रकार अहमद शाह दुर्रानी के क़ैदियों
में इब्राहीम खां गारदी प्रभृति सैकड़ों मरेठों
की फ़ौज के मुसल्मान भी विद्यमान थे और
सब बिक कर गुलाम बनाये गये और समस्त
हिन्दू पद के गुलाम के अर्थ में प्रसिद्ध होने
के कारण हुये इस प्रकार के और भी बहुत
वृत्तान्त हैं जिन से सिद्ध होता है कि वास्तव

کیونکہ ہندو باشندہ ہند کو
کہتے ہیں خواہ مسلمان ہووے
خواہ آریہ چنانچہ جسوقت نادر شاہ
نے حکم دیا کہ ہندو را بزن تب
اُسکی فوج نے آریہ اور مسلمان
دونوں قسم کے ساکنان ہند کا
قتل شروع کیا حتی کہ مسلمان
بہ نسبت آریہ کے دو چند کشتہ
ہوئے یہ بات ناظرین تواریخ کو
خوب معلوم ہے اسی قیاس پر
احمد شاہ درانی کے اسیروں
میں ابراہیم گاردی وغیرہ صدہا
مرہٹوں کی فوج کے مسلمان
موجود تھے اور کل فروخت ہوکر
غلام بنائے گئے اور باتمام لفظ
ہندو کے بمعنے غلام مشہور ہونے
کے باعث ہوئے اس قسم کی
اور بھی بہت گذارشات ہیں
جن سے ثابت ہوتا ہے کہ
در اصل لفظ ہندو بمعنی باشندہ
ہند ہے اور غلام کے معنی نہیں

गारो रख दिये और जैसे तैसे जान
बचाई- इति- इसी तरह अंगरेज़ी
अमलदारी से पहिले जोकि रुहेल-
खंड में मरेठे लूट मार करते थे
इस कारण रुहेलखंड निवासी मनु
ष्यों के संकेत में मरेठा शब्द लुटेरे-
और डाकू के अर्थ में प्रचरित हो
गया था- जब कोई कहता था कि म
रेठे आये- लोग भयभीत होकर घर
छोड़ कर भागते थे इति जबकि चंगेज़
खां और अहमद शाह दुर्रानी ने इस
देश को जीता और यहां से बहुत
लोगों को पकड़ कर ले गये और
वहां उनको गुलाम बनाकर बेचा
तब से शब्द हिन्दु उनके संकेत में गु
लाम के अर्थ में विख्यात हुआ ॥
अब दयानंद सरस्वती जो कहते हैं
कि मुसल्मानों ने शत्रुता से
आर्यों का नाम हिन्दु रक्खा
है जिसका अर्थ चोर और डाकू
का है वह सर्व्वथा मिथ्या है।

حوالہ کیے اور جیسے تیسے جان
بچائی فقط اسیطرح انگریزی
عملداری سے پہلے چونکہ روہیلکھنڈ
مین مرہٹے لوٹ مار کرتے تھے
یہان کے باشندون کی زبان
پر لفظ مرہٹہ بمعنے قزاق و غارتگر
و راہزن مستعمل ہوگیا تھا جسوقت
کوئی کہتا تھا کہ مرہٹے آئے لوگ
خوفناک ہوتے تھے اور گھر چھوڑکر
بھاگتے تھے فقط جبکہ چنگیز خان
و احمد شاہ درانی وغیرہ اس ملک
پر غالب آئے اور یہان سے
بہت لوگون کو پکڑ کر لیگئے اور
وہان انکو بطور غلام کے فروخت
کیا تب لفظ ہندو مجازاً بمعنی غلام
زبان زد اہل فارس ہوا پس
دیانند سرسوتی جو کہتے ہین کہ
مسلمانون نے خصومت کی
راہ سے آریون کا نام ہندو
رکھا ہے جسکے معنے راہزن و
غلام و کافر ہین وہ غلط محض ہے

संकेतमें हिन्दू पद डाकू के अर्थ में
प्रचरित होगया- जैसे गुलिस्तां
के सातवें बाबमें शेख़ सादी कहता
है कि मैं शाम देश के निवा
सियों के साथ बलख़ नगर से
हिन्दोस्तान को जाता था और एक
मनुष्य बाण विद्या में निपुण हृष्ट
पुष्ट शस्त्रधारी हमारे साथ था उस
समयदो हिन्दू अर्थात् दो मनुष्य हिन्दो
स्तान के रहनेवाले एक पहाड़ के नीचे
से निकले और हमारे मार डाल
ने का साहस किया उन
दोनों में से एक के हाथ
में लाठी थी और एक की कख
में अर्थात् बगल में डले तोड़ने
की लकड़ी तब डर के मारे उस
बाण विद्या निपुण के हाथ से
धनुष और बाण गिर पड़े और कांपने
लगा निदान यह हुआ कि हम
ने सब शस्त्र वस्त्र और सामान
उन दोनों हिन्दुओं के

اصطلاح مین لفظ ہندو بمعنی رہزن
مستعمل ہونے لگا چنانچہ باب
ہفتم گلستان مین شیخ سعدی
کہتا ہے کہ مین ملک شام کے
باشندون کے ساتھہ بلخ سے
ہندوستان کو جاتا تہا اور ایک
جوان تیرانداز نیزہ باز سلحشور
بیش زور ہمارے ہمراہ تہا اس
اثنا مین ایک پہاڑ ہی کے
نیچے سے دو ہندو یعنے دو
شخص باشندہ ہند برآمد ہوے
اور ہمارے مار ڈالنے کا ارادہ
کیا اون دونون مین سے ایک
کے ہاتھہ مین لاٹھی تہی اور
ایک کی بغل مین ڈلے توڑنے
کی لکڑی او سوقت خوف کے
مارے جوان مذکور کے ہاتھہ سے
تیر و کمان گر پڑے اور کانپنے
لگا پس نوبت اسکی پہونچی کہ
ہم نے اسباب اور کپڑے اور
ہتھیار اون دونون ہندوؤن کے

होते हैं यहां से भी विदित है कि हिन्दु-
हिन्दोस्तान के रहने वाले को कहते हैं
इसी लिये गुलिस्तां के टीका कार
खान आरज़ू ने गुलिस्तां के टीके-
ख़्याबान में लिखा है कि (हिन्दू हि
न्द के रहने वाले के अर्थ में है- और
इस पद में वाव अर्थात् उकार सम्ब
न्ध के लिये है और उकार विशेषकर के
मनुष्य के संबंध के लिये आता है अ-
र्थात हिन्द के दूसरे पदार्थ को हिन्दु नहीं
कह सक्ते और हिन्दु पद फारसी वालों
के महावरे अर्थात् सांकेतिक बोल
चाल में डाकू और गुलाम के अर्थ में
आता है) खान आरज़ू के अंतके वा-
क्य से विदित है कि फारसी भाषा में हि
न्दु पद का वास्तविक अर्थ हिन्द के रह
ने वाले का है और डाकू और गुलाम
इत्यादि सांकेतिक हैं जो कि पहले सम
य में काबुल और कंदहार आदि पश्चिम
भाग आर्य्यावर्त्त के लोग ईरान देश के रहने
वालों का लूटलाने ये इसकारण उनके

ہوتے ہین مثلاً اگر ہندوستان
کے باشندہ دو شخص ہندوستان
سے باہر آئین تو ادمنین سے
ایک راہزن ہوگا اور ایک محافظ
راہ یہان سے بھی ثابت ہے
کہ ہندو باشندہ ہندوستان کو
کہتے ہین اسیواسطے خان آرزو
نے خیابان گلستان مین لکھا ہے
کہ ہندو منسوب بہ ہند و درین لفظ
واو برائے نسبت ہست و این نسبت
خصوصیت بذوی العقول دارد و لفظ
ہندو در محاورہ فارسیان بمعنی
راہزن و غلام مے آید فقط در محاورہ
فارسیان الخ اس آخر کے
فقرہ سے ظاہر ہے کہ لفظ ہندو
کے معنے حقیقی باشندہ ہند ہین اور
راہزن وغیرہ معنے مجازی ہین
چونکہ عہد سابق مین کابل و قندہار
وغیرہ مغربی حصہ ہندوستان
کے لوگ ایرانیون کو تاخت
و تاراج کرتے تھے لہذا ادنکی

अर्थात् चार हिन्दोस्तान के रहने वाले मुसलमान मसजिद में गये वास्ते ताअत के रुकू और सिजदा करने लगे · मोलवी बहरुलउलूम ने इन बचनों के टीके में ऐसा लिखा है कि यहां हिन्दु पद से हिन्दोस्तान के रहने वाले मुसलमान लेने चाहियें इति इसी तरह मोलवी रूम की मसनवी के छटे दफ़्तर में भी है -

ख्वाजए रा बूद हिन्दू बन्दए ॥ परवरीदः करदः ओ रा जिन्दए ॥ अर्थात् एक स्वामी का हिन्दोस्तान का रहने वाला एक दास था यदि इस स्थल में हिन्दु पद गुलाम के अर्थ में लिया जावेगा तो शब्द बन्दा निरर्थक होगा शेखसादी ने बोस्तां में कहा है

दो हिन्दू बरा यन्द ज़े हिन्दोस्तां
यके दुज़्दे बाशद यके पासबां ॥

अर्थ ॥ यदि दो हिन्दू हिन्दोस्तान से बाहर आवें तो उनमें से एक डाकू होगा और एक मार्ग का रक्षक अर्थात् यह नियम नहीं है कि किसी देश के लोग सब एक से होवें किन्तु बुरे भले सब प्रकार के

گفتی و باطل شد نماز ۔ معنی یہ ہین
کہ چار ہندوستان کے باشندے
مسلمان ایک مسجد مین گئے اور
واسطے طاعت کے رکوع و سجدہ
کرنے لگے اسیواسطے مولوی
بحرالعلوم نے ان ابیات کی
شرح مین ایسا لکہا ہے کہ مراد
از ہندو ساکنان ہند از مسلمانان
فقط اسیطرح دفتر ششم مین بہی ہے
خواجہ را بود ہندو بندۂ ۔ پروریدہ
کردہ او را زندۂ ۔ یعنے ایک
مالک کا ہندوستان کا رہنے والا
ایک بندہ تہا اگر یہان لفظ ہندو
بمعنے غلام لیا جاویگا تو لفظ بندہ
بیکار ٹہریگا فقط سعدی نے
بوستان مین کہا ہے ۔ بیت
دو ہندو برآیند ز ہندوستان ۔
یکے دزد باشد یکے پاسبان ۔
یعنے یہ قید نہین ہے کہ ہر ایک
ملک کے لوگ سب یکسان
ہوویں بلکہ نیک و بد سب قسم

कि फ़ारसी वालों ने प्रथम इन्दु अलिफ़ के साथ लिखा और फिर अलिफ़ को हकार से बदल डाला- और फ़ारसी वाले अलिफ़ को हकार से बहुधा बदलते हैं जैसे अफ़यून और हफयून अर्थात् अफीम इसी तरह अष्ट के अकार को फ़ारसी वालों ने बदल कर हश्त बना लिया- अर्थ दोनों का एक है अर्थात् संख्या वाचक आठ निदान फ़ारसी वाले हिन्दोस्तान के रहने वाले को हिन्दु कहते हैं चाहे वह आर्य्य होवे चाहे दस्यु जैसे मौलवी रूम की मसनवी के दूसरे दफ़्तर में है

चार हिन्दु दर इके मसजिद शुदन्द
बहरे ताइत राके ओ साजिद शुदन्द ॥
हर इके बर नीयते तकबीर कर्द ॥ दर नमाज़
आमद व मिसकीनी व दर्द ॥ मोज़िन आ
मद जां इके लफ़्ज़े बिजस्त ॥ के मुअ
ज़्ज़िन बांग करदी वक़्त हस्त ॥

اندرمن نے عرض کی کہ فارسی مین یہ الف بھی ہاے ہوز سے بدل ہوتا ہے جیسے اہیون اور ہیون یعنی افیون اسی نوع سے ہے لفظ اشٹ کہ فارسیون نے اسکے الف کو ہاے ہوز سے بدل کر ہشت بنالیا معنے دونون کے ایک ہین کہ عدد معروف ہووے پس فارسی والون کے نزدیک ہندو بمعنے منسوب بہ ہند ہے یعنی باشندہ ہندوستان کو ہندو کہتے ہین خواہ وہ آریہ ہووے خواہ دسیو چنانچہ مولوی روم کی مثنوی کے دفتر دوم مین ہے

ابیات
چار ہندو در یکے مسجد شدند ٭ بہر طاعت راکع و ساجد شدند
ہر یکے بر نیتے تکبیر کرد ٭ در نماز آمد بہ مسکینی و درد ٭
موذن آمد از ان یکے لفظے بجست ٭ کاے موذن بانگ کردی وقت ہست ٭
گفت آن ہندوے دیگر از نیاز ٭ ہے سخن

मुझको जम्बु की राजधानी में जाना पड़ा
उस समय राजाधिराज श्री महाराज
रणवीर सिंह साहिब बहादुर ने अपने
मुखारविन्द से दरबार में यह
कहा कि वास्तव हिन्दुस्तान
की असल यह है कि बहुत
काल से इस देश में चन्द्र
वंशी राजाओं की राजधानी
रही है-
और संस्कृत में चन्द्र का
नाम इन्दु भी है और
इन्दु की जगह को इन्दुस्थान
कहते हैं-
फारसी वालों ने बिगाड़ कर
अपनी रीति पर हिन्दोस्ता
न कर लिया-
उस समय गणेश शास्त्री और
गोविन्दाचारी प्रभृति बड़े
बड़े पंडितोंने बहुत प्रशंसा
की- मैंने निवेदन किया

شری مہاراج رنبیر سنگھ
بہادر دام اقبالہ وافضالہ
واجلالہ کے حاضر ہوا اور
عمارت تجارت پر ناظر اوسوقت
بزبان فیض ترجمان شری
مہاراج نے فرمایا کہ فی الواقع
لفظ ہندوستان کی اصل
یہہ ہے کہ قدیم الایام سے
یعنی وقت کرشن و رام سے
اس ملک مین چندر بنشی
راجاؤن کی تخت گاہ اور
راج دہانی رہی ہے اور
سنسکرت زبان مین چندر کا
نام اندو بھی ہے اور اندو
کی جگہہ کو اندوستہان کہتے
ہین فارسی والون نے بگاڑ کر
اپنے لہجہ کے موافق ہندوستان
کر لیا اوسوقت گنیش شاستری
اور گوبنداچاری وغیرہ بڑے
بڑے پنڈتوں نے بہت تحسین
کی اور داد آفرین دی فقیر

فقیر اندر من ملقب بکعبه کن بیاوری بخت بلند و تایید

طالع ارجمند بملازمت کیمیا خاصیت جناب مستطاب

معلی القاب والا منزلت عالی مرتبت طرازندهٔ اعلام جهانبانی

زیبندهٔ تاج و تخت خاقانی مهر سپهر حشمت و اجلال سپهر مهر

دولت و اقبال خورشید قواعد رافت و احسان موکد مبانی

رحمت و امتنان انس پناه بینش دستگاه مظهر فیوض بی انتها منظور

انظار بی‌پایان گوهر معدن حقایق و آگاهی حشم و چراغ دودمان والا

جاهی بحر مواج انصاف پروری محیط زخار عدل گستری ع

صد لمعهٔ عدل از جبینش تابنده چو نقش از نگینش تابع مالک انس و جان

مطیع اوامر و نواهی بهگوان صاحب قلم و شمشیر والی جمون و کشمیر راجا دهیراج

इन्द अटक का नाम है जिसको संस्कृत में सिन्धु कहते हैं और फ़ारसी में सिन्द बोलते हैं इसीतरह क़ाबुल शहर अपने पास की नदी के नाम से प्रसिद्ध हुआ है क्योंकि इस शहर के समीप क़ाबुल नाम एक नदी है यही वृत्तान्त जेहलुम शहर का समझिये कि अपने समीप की नदी के नाम से प्रसिद्ध हुआ है इसीतरह सम्भव है कि आर्यावर्त्त का नाम विन्ध पहाड़ के नाम पर विन्धस्थान होवे फारसी वाले इस में कुछ अदल बदल करके हिन्दुस्तान और हिन्दोस्तान लिखने और पढ़ने लगे फारसी में वकार को हकार से बहुधा बदलते हैं — जैसे वोश और होश अर्थात अपनी प्रशंसा करना और घार और हार अर्थात् पशुओं का विष्टा अब जाना चाहिये कि सम्वत १९३५ में

ندی اٹک کا نام ہے جسکو سنسکرت مین سندھو کہتے ہین اور فارسی مین سند بولتے ہین اسیطرح کابل شہر اپنے قریب کی ندی کے نام سے نامور ہوا ہے کیونکہ اس شہر کے متصل ایک کابل نامی ندی ہے یہی حال جہلم شہر کا سمجھئے کہ اپنے قریب کے دریا کے نام پر نامزد ہوا ہے اسیطرح شاید کہ آریاورت کا بھی بندھیاستھان نام ہو وسے فارسیوالے اوس مین تصرف جا بیجا کرکے ہندوستان و ہندستان لکھنا اور پڑھنا شروع کیا فارسی مین بار موحدہ ہائے ہوز سے بھی بدل ہوتی ہے جیسے بوش و ہوش یعنی خودستائی و بار و ہار یعنی سرگین حیوانات اتفاقاً سمبت ۱۹۳۵ انیس سو پینتیس مین

कर हलन्त कर लिया अर्थ दोनों
का संख्या वाचक सात है
अब चाहिये जान्ना कि फारसी
वाले हिन्दु के उकार को दूर
करके हिन्द कहने लगे फिर फा-
रसी वालों ने हिन्द के अंत में
सम्बन्ध वाचक उकार लगा कर
आर्यावर्त निवासियों का नाम हि-
न्दु रक्खा और फारसी में उकार अ-
र्थात् वाव् सम्बंध के लिये आता है
दूसरा कारण हिन्दुस्तान नाम रखने
का यह भी होसक्ता है कि विंध्याचल
पर्वत जिसको विन्द भी कहते हैं आ
र्यावर्त का एक प्रसिद्ध पहाड़ है और
प्रत्यक्ष है कि प्राय: देश और नगर
अपने प्रसिद्ध तालाव और नदियों औ
र पहाड़ों के नाम से विख्यात होते हैं जैसे
पंजाब अपनी पांच नदियों के कारण और
अमृत सर अपने तालाव के नाम से प्रसि
द्ध हुआ इसी वास्ते अंग्रेजी में आर्या
वर्त को इन्डिया कहते हैं क्योंकि अंग्रेजी में

کرکے ہفت بنالیا معنی دونون
کے ایک ہین بعدہ مخفف کرکر
ہند کہنے لگے رفتہ رفتہ اوسکو
آخر واؤ نسبت کی لگاکر یہان
کے باشندون کا نام ہندو رکہا
دوسری وجہ تسمیہ ہندوستان
کی یہہ بہی ہوسکتی ہے کہ
بندہیاچل پربت جسکو بند
بہی کہتے ہین آریا ورت کا
ایک مشہور پہاڑ ہے اور قاعدہ
ہے کہ بعض ملک وشہر اپنے
مشہور تالابون اور دریاؤن
وغیرہ کے ساتہہ نامور ہوتے
ہین چنانچہ پنجاب وامرتسر
اور مانند اسکی کہ ملک پنجاب
اپنی پانچ ندیون کے ساتہہ
نامی ہوا اور شہر امرتسر اپنے
تالاب معروف کے اسم سے
مسمی ہوا اسیواسطے انگریزی
مین آریاورت کو انڈیا کہتے
ہین کیونکہ انگریزی مین

तो मार्ग में यही नदी पहिले
पड़ती है और संस्कृत में जगह
को स्थान कहते हैं निदान
(सिन्दुस्तान)=सिन्धु+स्थान)
इन दोनों सामासिक शब्दों का अ
र्थ हुआ सिन्धु के बहने की जगह
फ़ारसीवालों ने अपनी रीति पर
सिन्धु के सकार को हकार से और
धकार को दकार से बदल लिया
और स्थान के थकार को तकार
से बदल कर हिन्दुस्तान कहने
लगे और फ़ारसी में सकार
को हकार से बहुधा बदल देते
हैं- जैसे ख़रोस से ख़रोह
अर्थात् कुक्कुट और आमास
से आमाह अर्थात् मोटापन
इसीतरह सप्त संस्कृत का शब्द
है फ़ारसी वालों ने सकार को ह
कार और पकार को फकार से -
बदल —

تو پہلے یہی ندی راہ مین
پڑتی ہے اور جگہہ کو سنسکرت
مین ستہان کہتے ہین پس
(سندہو ستہان) ان دونون
کلمے مرکب کے معنے ہوئے
سندہو کے بہنے کی جگہہ
پس فارسی والون نے اپنے
طور پر سین مہملہ اول کو ہای
ہوز سے بدل کر کے اور تای
ہوز کو دونون جگہہ سے دور
کر کے ہندوستان مستعمل کرنا
شروع کیا اور فارسی مین سین
مہملہ اکثر مقام ہاے ہوز سے
بدل ہوتا ہے چنانچہ خروس
و خروہ بمعنے مرغ و آماس
و آماہ بمعنے فربہی اسیطرح
سپت بفتح سین مہملہ و سکون
پاے فارسی و وقف تاے
فوقانی سنسکرت کا لفظ ہے
کہ اہل فارس نے سین کو ہای
ہوز سے اور پا کو فا سے بدل

ग्रंथ में करेंगे - मुसलमानों का खंडन तो मुसलमान ही करते हैं जैसे पुस्तक मज़हरउलमज़ामीन का कर्त्ता उस पुस्तक के २२६ पृष्ठ में लिखता है कि हर सौ वर्ष में एक तह वालू पत्थर कीचड़ चूने की जमती है पृथ्वी के खोदने से उस तह के नीचे से मनुष्य की हड्डी निकली है कि जिस का जमना तीस हज़ार वर्ष से प्रथम निश्चित होता है॥

अब विदित होवे कि आर्यावर्त्त का नाम हिन्दुस्तान कैसे प्रसिद्ध हुआ और आर्य लोगों को हिन्दू क्यों कर कहते हैं वास्तव इस नाम रखने का कारण यही है कि संस्कृत में अटक नदी को सिंधु कहते हैं और वह आर्यावर्त्त के पश्चिम भाग में बहती है और जब ईरान देश से आर्यावर्त्त को आते हैं —

رسالہ مین کیجادیگی مسلمانون کے رد مین تو خود مسلمان ہی گرم گفتار ہین کہ مصنف مظہر المضامین نے اوس کتاب کے ص ۲۲۶ مین لکھا ہے کہ ہر صدی مین ایک تہہ بالو - پتھر - کیچڑ - چونہ کی جمتی ہے زمین کے کھودنے سے اوس تہ کے تلے سے انسان کی ہڈی برآمد ہوئی ہی جسکا جمنا تیس ہزار سال سے پیشتر کا باور ہوتا ہے -

اب معلوم ہووے کہ آریاورت کا نام ہندوستان کسطرح مشہور ہوا اور آریہ لوگون کو ہندو کسواسطے کہتے ہین فی الحقیقت اسکی وجہ تسمیہ یہی ہوگی کہ اٹک ندی کو سنسکرت مین سندہو کہتے ہین اور وہ آریاورت کے مغربی حصہ مین واقع ہے اور جب ایران سے آریاورت کو آتے ہین

में नहीं रहने थे किन्तु तिब्बत
के रहने वाले थे और इस
देश को उत्तम जान कर यहां आ
बसे थे सिद्धांत यह है कि जो
कुछ वेद और शास्त्र में आर्यावर्त्त
की महिमा लिखी है दयानंद सर
स्वती ने सब पर धूलि डाल दी-
अब चाहिये जानना कि यहूद और
ईसाई और मुसल्मान जो कहते हैं कि
आदम की उत्पत्ती को ६ हज़ार वर्ष
से अधिक नहीं हुये और आदम से
पहिले कोई मनुष्य विद्यमान न था
और मनुष्यों की वंशावली का यही
आदि कारण है वह सर्व्वथा असम्भ
व है क्योंकि सृष्टि का प्रवाह अनादि
है उसकी आदि कदाचित् नहीं है
इस सृष्टि की उत्पत्ति को कि जो आज
कल विद्यमान है अब संवत् १९४२ में
एक अरब छानवे करोड़ आठ
लाख बावन हज़ार नौसो पिचासी
वर्ष हुये इसकी पूरी व्याख्या किसी

مین نہین رہتے تھے بلکہ تبت
کے رہنے والے تھے اور بسبب
عمدگی اس ملک کے یہان آ بسے
تھے حاصل یہہ ہے کہ جو کچھہ
وید و شاستر مین آریاورت
کی مہما لکھی تھی دیانند سرسوتی
نے سب پر خاک ڈالدی۔
اب چاہیے جاننا کہ یہود و عیسائی
و مسلمان جو کہتے ہین کہ آدم کی
پیدایش کو چھہ ہزار برس سے
زیادہ نہین گذرے اور اوس سے
پہلے کوئی انسان موجود نہ تھا
نسل انسان اوس سے جاری
ہوئی ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ
عالم انادی ہے اوسکی ابتدا
ہرگز نہین ہے اس سرشٹی کی
پیدایش کو جو آجکل موجود ہے
اب سنبت انیس سو بیالیس ۱۹۴۲ مین
ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھہ
لاکھہ باون ہزار نو سو پچاسی
برس ہوئے تفصیل اسکی کسی

अंगरेजों के अनुयायी बनगये इसके सिवाय दयानंद सरस्वती के वृद्धों की मूर्खता भी सिद्ध होती है कि त्रिष्टप से कि जो वास्तव (त्रिविष्टप) अर्थात् स्वर्ग वा स्वर्ग की तरह था हिन्दुस्तान को श्रेष्ठ जाना और निवास के योग्य माना - फिर आर्योद्देश्य रत्न माला - के पृष्ठ ११ में आप दयानंद सरस्वती ने लिखा है कि आर्य उनको कहते हैं कि जो श्रेष्ठ स्वभाव धर्मात्मा परोपकारी सत्यविद्यादि गुण युक्त और आर्यावर्त्त देश में सब दिन से रहने वाले हैं इति इससे दो बात प्रकट होती हैं एक यह कि दयानंद सरस्वती को अपना लेख स्मरण न रहा दूसरी यह कि सृष्टि की आदि में दयानंद सरस्वती के जितने श्रेष्ठ लोग हुये हैं उनमें कोई आर्य न था क्यों कि वे लोग सब दिन से आर्यावर्त्त

ہین انگریزی بندے بن گئے علاوہ اسکے دیانند سرسوتی کے بزرگون کی بیخردی تولاعلمی بھی ثابت ہوئی ہے کہ تبت سے کہ فی الحقیقت ترشبٹ یعنے سورگ یا مانند سورگ کی ہے ہندوستان کو افضل جانا اور لایق بود و باش مانا سواے اسکے آریہ اودیشں رتن مالا کے صفحہ ۱۱ مین خود دیانند سرسوتی نے لکھا ہے کہ آریہ اونکو کہتے ہین کہ جو نیک عادت اور دہرماتما اور خیر خواہ عام اور ست ودیا وغیرہ گنون والے اور آریاورت دیش مین سب دن سے رہنے والے ہوویں انتہی اس سے دو باتین لازم آتی ہین ایک یہہ کہ دیانند سرسوتی کو اپنا لکھا یاد نرہا دوسرے یہہ کہ دیانند سرسوتی کے جتنے بزرگ گذرے ہین اونمین آریہ کوئی نہ تہا کہ وے لوگ سب دن سے آریاورت

कि प्रथम आर्यों की उत्पत्ति (तिब्बत) में हुई है और संस्कृत में तिब्बत का नाम त्रिविष्टप है फिर समस्त भूमंडल से इस देश को उत्तम समझ कर आर्य लोग यहां आ बसे इति दयानन्दानुयायी लोग अपने स्वामी जी से प्रश्न करें कि किस वेद और शास्त्र से आपने लिखा है कि आर्य लोग (तिब्बत) से आकर यहां बसे हैं मैं कहता हूं कि वेद और शास्त्र तो एक ओर हैं किसी पुराण और इतिहास में भी ऐसा नहीं है किंतु वेद और शास्त्र तथा स्मृति और इतिहास आदि के विरुद्ध है जैसे- पहली बात मुसलमानों की बनावट है ऐसे ही यह प्रायः अंगरेज़ों की कल्पना है

दयानंद सरस्वती की बुद्धि कहां गई कि वेद और शास्त्र के विरुद्ध-

کہ اول آریون کی پیدائش تبت مین ہوئی اور سنسکرت مین تبت کا نام ترِشٹپ ہی پہر روئے زمین سے اس ملک کو عمدہ سمجہکر آریہ لوگ یہان آبسے فقط اب دیانند پنتہی اپنے سوامی سے دریافت کرین کہ کس وید و شاستر سے آپ نے تحریر کیا ہے کہ آریہ لوگ تبت سے آکر یہان آباد ہوئے مین کہتا ہون کہ وید و شاستر تو ایک جانب ہین کسی پران و اتیہاس مین بہی ایسا نہین ہے بلکہ وید و شاستر و سمرتی و اتیہاس وغیرہ کے مخالف ہے جیسے پہلا مقولہ مسلمانون کا مصنوعہ ہے یہہ عقیدہ بعضے انگریزی مصنفون کا تراشیدہ ہے

دیانند سرسوتی کی عقل کہان گئی یہہ کہ وید و شاستر کی مخالفت

स्थान मिस्र देश को ठहराता है उसके झूंटा होने में कुछ संदेह नहीं है. सम्भव है कि मुसल्मानों के इस मिथ्या भाषण का कारण यही होवे कि हमारे देश के मूर्ख लोग मिश्र शब्द को जोकि शकार के साथ संस्कृत में पंडित और विवेकी के अर्थ में प्रसिद्ध है उसको फ़ारसी अक्षरों में स्वाद के साथ लिखा करते हैं वस्तुतः मिश्र शब्द को (स्वाद) अक्षर से कुछ सम्बन्ध नहीं है कि यह अक्षर अरबी भाषा में प्रचीरत है यहां तक कि फ़ारसी भाषा के किसी शब्द में भी स्वाद नहीं आता संस्कृत की तो क्या कथा है

यह संपूर्ण युक्तियें दयानंद सरस्वती के नवीन सत्यार्थ प्रकाश के पृष्ठ २२४ के इस लेख के खंडनार्थ भी परिपूर्ण हैं

مصر قرار دیتا ہے اوسکے غلط ہونے مین کچھہ تامل نہین ، اغلب ہے کہ مسلمانون کی غلطی کا باعث یہہ ہی ہوے کہ یہان کے بیوقوف لوگ مصر ہمعنے براہمن بصاد مہملہ لکہا کرتے ہین حالانکہ وہ مشر بشین منقوطہ ساکن و راء مہملہ موقوف سنسکرت زبان کا لفظ ہے بمعنے دانا و عالم اوسکو صاد غیر منقوطہ سے کچھہ نسبت نہین ہے کہ یہہ حرف مخصوص بزبان عربی ہے حتی کہ فارسی زبان کے کسی کلمہ مین بہی صاد نہین آتا سنسکرت کا تو کیا ذکر ہے یہہ تمام دلایل دیانند سرسوتی کے نئے ستیارتھہ پرکاش کے صفحہ ۲۲۴ کے اس مضمون کی تکذیب کے لیے بہی کافی ووافی ہین

के गोत्रादि अब तक जैसे के तैसे ही चलेआते हैं और प्राचीन ऋषि और मुनियों के नाम से विख्यात हैं अक्षर मात्र का भी भेद नहीं है फिर क्या कारण है कि अपने बड़ों के वृतान्त सर्वथा भूलगये और यदि आर्य्यों का वास्तविक स्थान मिस्र देश ही होता तो अवश्य आर्य्यों की भाषा और मिस्र देश की भाषा में कुछ संबन्ध और सादृश्य पाया जाता परन्तु दोनों में बड़ा भेद है कोई मनुष्य अपनी वास्तविक बोली को ऐसा नहीं भूलजाता कि जिस के एक शब्द का भी स्मरण नरहे यदि आर्य्य लोक वास्तव मिस्र देश ही के रहने वाले होते तो इन की सारी प्राचीन पुस्तकें उसी देश की भाषा में होतीं परन्तु एक भी नहीं है इस कारण से जो कोई आर्य्यों का वास्तविक

کے گوتر وغیرہ اب تک جیسے کے تیسے چلے آتے ہیں اور اون ہی ابتدائی رشیوں اور منیوں سے نامزد ہیں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہے پھر کیا سبب ہے کہ اپنے بزرگوں کی واردات اصلی بالکل بہلا بیٹھے سوائے اسکے اگر آریہ لوگوں کا مقام اصلی مصر ہی ہوتا تو لازم تھا کہ انکی بولی اور زبان مصر میں کسیقدر مطابقت پائی جاتی حالانکہ تفاوت زمین و آسمان ہے کوئی اپنی اصلی و حقیقی زبان کو ایسی نہیں بھول جاتا کہ اوس کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہے بلکہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ آریوںکی تمام کتب قدیم زبان مصر میں ہوتیں مگر ایک بھی نہیں ہے پس جو کوئی آریوں کا اصلی وطن

आदम को पापी ठहराते हैं और अनेक प्रकार के दोष लगाते हैं यहां से प्रकट है कि आर्य्य लोक कदाचित् मिस्र देश से नहीं आये किन्तु आर्य्यों के द्वारा ही सारे देश बसे यदि यह लोक मिस्र से आये होते तो अपने बड़ों की रीति के अनुसार उस सनातन भूमि का अवश्य ध्यान रखते और अपने ग्रन्थों में निस्सन्देह उसका वृत्तान्त लिखते और उस स्थान को तीर्थ और पुण्य भूमि जानते न्याय करो जब कि तुम्हारे ही वचनानुसार आर्य्य लोग यहां जय को प्राप्त हुए थे तो अवश्य है कि अपने प्राचीन स्थान और अपने बड़ों के वृतान्तों की व्याख्या को अपनी बड़ाई और प्रतिष्ठा का कारण समझते और ऐसा न भूल जाते कि जिसका आज तक भी कुछ पता नहीं है देखो आर्य्य लोगों

کہ اوسکو بانی مبانی عصیان و نافرمانی ٹھیراتے ہین اور طرح طرح کے الزام لگاتے ہین یہان سے ظاہر ہے کہ آریہ لوگ مصر سے ہرگز نہین آئے بلکہ آریون کی بدولت ہی سارے ملک آباد ہوئے اگر یہہ لوگ مصر سے آئے ہوتے تو حسب دستور اپنے بزرگون کے اوس جاے قدیم کا ضرور خیال رکھتے اور اپنی کتابون مین بلاشبہ اوسکا بیان حال کرتے بلکہ مقام مذکور کو زیارتگاہ و متبرک مانتے انصاف کرو کہ جس صورت مین بقول تمہارے آریہ لوگ یہان فتحیاب ہوئے تھے تو لاکلام اپنے قدیمی وطن اور بزرگون کے حالات وگذارشات کی تصریح کو موجب عزت و فخر سمجھتے نہ کہ ایسا فراموش کردیتے کہ اوسکا آجتک کچھ بھی پتہ نہین دیکھو آریہ لوگون

आचार्य्य हैं उनके मुख से भी सिद्ध होगया कि आर्य्यावर्त्त की भूमि सब भूमियों से श्रेष्ठ है प्रथम यह ही देश बसा और आदम आर्य्यों में से कोई मनुष्य था- अब चाहिये जानना कि आदम स्वर्ग से गिरा यह बात यहूद और ईसाई और मुहम्मदी लोकों ने अलंकार की रीति से कही है- इसका वास्तविक अर्थ यह है कि आदम आर्य्यावर्त्त से कि स्वर्ग तुल्य है उन निर्जन देशों में गया जोकि इस पुण्य भूमि को छोड़ कर उन देशों में वास स्वीकार करना अधोगति में पड़ना था इस कारण यहूद प्रभृति ने आदम की अधोगति स्वीकार करने को स्वर्ग से गिरना ठहराया- इससे आदम के आर्य्य होने में कुछ संदेह नहीं है- और यह यहूद और ईसाई और मुसलमानों का अन्याय है कि

محدث ہیں اونکی زبان سے بھی ثابت ہوگیا کہ آریاورت کی زمین تمام زمینوں سے اشرف ہے اور اول یہی ملک آباد ہوا اور آدم آریوں میں سے کوئی شخص تھا اب چاہیے جاننا کہ آدم بہشت سے گرا یہہ بات یہود و عیسائی و محمدی لوگوں نے از روے مجاز کے کہی ہے اسکے معنی حقیقی یہہ ہیں کہ آدم ہندوستان سے کہ جنت نشان ہے اون ویران ملکوں کی طرف گیا چونکہ اس متبرک زمین کو چھوڑکر اون ملکوں میں سکونت قبول کرنا تنزل میں پڑنا تھا اسواسطے یہود وغیرہ نے آدم کے تنزل اختیار کرنے کو بہشت سے گرنا قرار دیا پس آدم کے آریہ ہونمیں کوئی شبہ نہیں ہے اور یہہ یہود و عیسائی و مسلمانوں کی ناانصافی

जिसको द्विजनाई कहते थे- और हाकिम और वेहक़ी ने इब्न अब्बास के वचनानुसार लिखा है कि अली ने कहा कि तुम लोग कुछ जानते हो कि आर्य्यावर्त्त की पृथ्वी दूसरी भूमियों की अपेक्षा से अधिक सुगंधित क्यों है- और सुगंधि के पदार्थ अगर और जायफल और लवंगादि आर्य्यावर्त्त की भूमि के साथ क्योंकर संबंध विशेष रखते हैं- कारण इसका यह है कि जब आदम स्वर्ग से आर्य्यावर्त्त में गिरा था उसके शरीर पर स्वर्ग के पत्ते लिपटे थे- वायु ने उन पत्तों को चारों ओर को फैलादिया जिस वृक्ष पर कोई पत्ता उन पत्तों में से पुहंचा- उस वृक्ष में उक्त पत्तों ने सुगन्ध उत्पन्न करदी = इति= विचारो कि हाकिम और वेहक़ी जो कि मुसलमानों के यहां बड़े

جسکو دِجنائی کہتے تھے اور حاکم و بیہقی نے بروایت ابن عباس نقل کیا ہے کہ امیر المومنین علی نے کہا کہ تم لوگ کچھ جانتے ہو کہ زمین ہندوستان دوسری زمینوں کی بہ نسبت زیادہ تر خوشبو والی کسواسطے ہے اور خوشبو کے اقسام عود و جوز و قرنفل وغیرہ زمین ہندوستان کے ساتھہ کیونکر مخصوص ہیں- وجہہ اسکی وہ ہے کہ جس وقت آدم جنت سے ہندوستان میں گرا تھا اوسکے بدن پر بہشت کے درختوں کے پتے لپٹے ہوئے تھے ہوا نے اون پتوں کو چاروں طرف پراگندہ کردیا جس درخت پر کوئی پتا اون پتوں میں سے پہونچا اوس درخت میں برگ مذکور نے خوشبو پیدا کردی خیال کرو کہ حاکم و بیہقی جو کہ بڑے

हैं. जबकि यह बात ठहरी तो
विदित हुआ कि यहां अजमी
से अरबी के कोषाकारों का संस्कृत
ही अभिप्रेत हो- क्योंकि संस्कृत भी
अरबी से भिन्न है. दूसरी युक्ति
आदम के आर्य्य होने की यह है
कि कुरान के सब टीकाकारों और
मुसलमानों के इतिहास कर्त्ताओं
ने लिखा है कि आदम का रंग
गेहुंआ था ॥ इति ॥ अब आदम
के आर्य्य होने में कुछ संदेह
नहीं कि गेहुंआ रंग होना इस
समय भी आर्य्यों के साथ वि-
शेषता रखता है- आदम के आर्य्य
होने की तीसरी युक्ति यह है
कि शाह अबदुल अज़ीज़ ने तफ़सीर
फ़तह उल अज़ीज़ की पहली जिल्द
में लिखा है कि बहुत से वचनों
के अनुकूल आदम के स्वर्ग से
गिरने का स्थान आर्य्यावर्त्त का
एक भाग है कि अरबी भाषा में

ہیں جب کہ یہہ بات ہے تو بیقین
قرین قیاس ہے کہ یہاں عجمی
سے اہل لغت نے سنسکرت ہی
مراد رکہی ہو وسے کہ سنسکرت
بہی عربی سے غیر ہے دوسری
دلیل آدم کے آریہ ہونے
کی یہہ ہے کہ کل مفسرین
و مورخین نے لکہا ہے کہ آدم
کا رنگ گندمی تہا فقط اب
آدم کے آریہ ہونے مین کچہ
شک نہین ہے کہ گندم گون
ہونا اسوقت بہی آریاورت
کے لوگون کے ساتہہ
مخصوص ہے آدم کے آریہ
ہونے کی تیسری دلیل
یہہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز
نے جلد اول تفسیر فتح العزیز
مین لکہا ہے کہ اکثر روایات
کے موافق بہشت سے
آدم کے گرنے کی جگہہ
ہندوستان کی ایک مین ہے

ईसाई और मुसल्मान मनुष्य मात्र
का पिता और जनक कहते हैं
आर्य्यों में से एक मनुष्य था कि
आर्य्यावर्त्त से निकल कर देशान्तर
में जा बसा· इस कारण से कि वहां
वह प्रथम मनुष्य था उसने अपना
नाम आदिम रक्खा क्योंकि संस्कृत
भाषा में आदिम उसको कहते हैं
कि जो सब से पहिले हो· इस
मनुष्य के आदिम नाम रक्खे जाने
का यही कारण है कि प्रथम उन
निर्जन देशों में यही गया था इस
से आदिम कहलाया· फिर मूर्ख
लोग आदिम के इकारोत्तर इकार
को दूर करके आदम कहने लगे·
आदिम के आर्य्य होने और इस
नाम के संस्कृत होने की बड़ी युक्ति
यह है कि अरबी भाषा के सारे
कोशों में यही लिखा है कि आदम
पद अजमी है· और अजमी अरबी
भाषा से भिन्न भाषाओं को कहते

عیسائی و مسلمان ابوالبشر
کہتے ہیں آریوں میں سے کوئی
شخص تہا کہ آریاورت سے نکلکر
غیر ملک میں جا بسا چونکہ وہاں
وہ اول انسان تہا اسواسطے
اوسنے اپنا نام آدم رکہا
کیونکہ زبان سنسکرت میں آدم
بکسر دال اوسکو کہتے ہیں کہ جو
سب سے پہلے ہو اس
شخص کا باسم آدم مسمی ہونے
کا یہہ ہی سبب ہے کہ اول اون
ویران ملکوں میں یہہ ہی وارد
ہوا تہا لہذا آدم کہلایا بعدہ
ناواقف لوگوں نے کسرہ دال کو
فتح سے بدل کر ڈالا آدم کے آریہ
ہونے اور اس اسم کے سنسکرت ہونیکی ایک
عمدہ دلیل یہ ہی کہ کل اہل لغت نے لکہا ہے کہ
آدم لفظ عجمی ہے جو کوئی کہتا ہی کہ ادمت یا ادیم
سے مشتق ہی وہ ناواقف ہی ادمت و ادیم دونوں
لفظ عربی ہیں اور کلمہ عجمی کا اشتقاق ممکن نہیں
ہی اور عجمی عربی کی سوا تمام زبانوں کو کہتے

पुस्तकों से किन्तु इसके मिथ्या होने
में मेक्स मूलर साहिब ने लेकचर्स आ
न्दी साइंस आफ़ लेंग्वेज के पृष्ठ २८८
में लिखा है कि पारसी लोग आर्य्याव
र्त से उठकर ईरान देश में बसे- इसी
पुस्तक के पृष्ठ २७८ में है कि उस्ताव
ज़न्द में लिखा है कि जो देश आर्य्यों के
निवासका स्थान है उसका नाम एरिया
है-इति- इस से प्रकट होता है कि आ
र्य्यों का वास्तव स्थान यह ही देश
है और सृष्टि की आदि में इन लोगों का
वास यहां ही पाया जाता है फिर मे
क्स मूलर साहिब ने उसी पुस्तक के पृ
ष्ठ २८० में लिखा है कि ईरान देश का
राजा दारा कहता था कि मैं आर्य्य हूं
अथवा आर्य्यों के वंश में हूं कि उसके
परदादा का नाम एरिया रेमाना था-
इति- यहां से विदित होता है कि प्र
थम आर्य्यावर्त्त देश ही बसा और दू
सरे देश यहां के रहनेवाले लोगों से पश्चा
त् बसे आदम कि जिस को यहूद और

६ वास्तविक शब्द आर्य्य स्थान था- इति-

یہاں سے ثابت کر سکتی ہیں بلکہ
اسکی تکذیب میں میکس مولر صاحب نے
کتاب لیکچرس آن دی سائنس آف لینگویج
کے صفحہ ۲۸۸ میں لکھا ہے کہ پارسی لوگ
آریاورت سے اٹھکر ایران میں آباد ہوئے
ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۸ میں ہے کہ استا
وژند میں لکھا ہے کہ جو ملک آریوں کی
بود و باش کا مقام ہے اسکا نام ایریا
ہے فقط یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے
آریوں کا اصلی وطن یہہ ہی ملک
ہے اور روز ازل سے ان لوگوں کی
سکونت یہاں ہی پائی جاتی ہے
پھر میکس مولر صاحب نے اوسی کتاب
کے صفحہ ۲۸۰ میں لکھا ہے کہ دارا بادشاہ
کہتا تھا کہ میں آریہ ہوں یا
آریوں کی اولاد میں ہوں کہ اسکے
پردادا کا نام ایریاریمنا تھا فقط
یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اول
آریاورت آباد ہوا اور دوسرے
ملک یہاں ہی کے باشندوں سے
بعد بسے آدم کہ جسکو یہود و

खोज योरप देश में सम्वत १६०० ईस
वी में हुई उसी पुस्तक के पृष्ठ १२६
में है कि आर्य्य लोगों ने व्याकरणवि
द्या की वृद्धि बिना सहायता यूनानियों
के की है उसी पुस्तक के पृष्ठ २७३ में
है कि आर्य्य लोग गृह निर्म्माणादि
शिल्प विद्या में भले प्रकार अभ्यास
रखते थे जिहाज़ बनाना जान्ते थे क
पड़ा बुन्ने का अभ्यास रखते थे बड़ी
२ धातुओं को जान्ते थे ईश्वर का ज्ञा
न रखते थे और उन के मध्य में ईश्वर
के बहुत से नाम थे इस प्रकरण से य
ह ही विदित होता है कि सब से पहले
आर्य्यावर्त्त ही बसा और ऋषि मुनि
यों की सहायता से पृथ्वी मात्र की वि
द्याओं का मूल कारण हुआ फिर अ
ज्ञानी मुसलमानों ने जो लिखा है कि
आर्य्य लोग मिस्र देश से आकर इस
देश में बसे हैं वह सर्व्वथा मिथ्या है
कि उस की सत्यता न वह अपने ग्र
न्थों से सिद्ध कर सके हैं और न हमारी

تلاش یورپ مین سولہوین صدی
کے قریب ہوئی اوسی کتاب کے صفحہ
۱۲۶ مین ہے کہ آریہ لوگون نے علم گرامر
کی ترقی بغیر مدد یونانیون کے کی
ہے اوسی کتاب کے صفحہ ۲۷۳ مین
ہے کہ آریہ لوگ عمارت کے کام سے
بخوبی واقف تھے جہاز
بنانا جانتے تھے سینے
اور بننے کی مہارت رکھتے تھے
معدنیات سے خبردار تھے
خداوند سے آگاہ تھے اور اونکے درمیان
اوسکے بہت نام تھے اس تمہید سے
یہی ثابت ہے کہ سب سے پہلے
آریاورت ہی آباد ہوا اور رشیون
اور منیون کی کوشش سے روی زمین
کے علم وفضل کی بنیاد ہوا پس
ناواقف مسلمانون نے جو لکھا ہے کہ
آریہ لوگ مصر سے آکر اس ملک
مین آباد ہوئی ہین یہ غلط محض ہے
کہ اوسکا ثبوت نہ اپنی کتابون
سے دے سکتے ہین نہ ہماری

उसी पुस्तक के पृष्ठ २०६ में है कि एक योरप निवासी अपने चिट्ठी लिखी हुई जनवरी सम्वत १७३२ ईसवी में करनाटक से लिखते हैं कि जब से वेद हमारे पास आये हैं हम ने उनमें से एसी ऋचा निकाली हैं जो कि उनकी वास्तविक सच्चाई को प्रकाशित करती हैं और जिन से मूर्त्ति पूजा नष्ट होनी चाहिये = जब कि हम उन ऋचाओं को यहां के रहने वालों के सामने करते हैं तो वह भले प्रकार अपना प्रभाव दिखलाती हैं इश्वर का एकत्व और गुण और स्वर्ग और नरक की व्यवस्था जैसी कि चाहिए वेद में विद्यमान है उसी किताब के पृष्ठ ६३ में है कि ब्राह्मणों ने जो कुछ व्याकरण का विस्तार किया है वह समस्त भाषाओं के व्याकरण से उत्तम है कम से कम मसीह की उत्पत्ति से ५०० वर्ष पहिले ब्राह्मण जानते थे कि संस्कृत के सारे पद कुछ थोड़ी सी धातुओं से बनजाते हैं परन्तु इस बात की

اوسی کتاب کے صفحہ ۲۰۶ مین ہے کہ ایک صاحب اپنی چٹھی مورخہ ۲۴ جنوری ۱۷۳۲ء مین کرناٹک سے لکھتے ہین کہ جب سے وید ہمارے پاس آئے ہین ہم نے اونمین سے ایسی رچا نکالی ہین جو کہ اونکی سچائی واقعی کو ظاہر کرتی ہین اور جن سے بت پرستی نیست و نابود ہونی چاہیے جبکہ ہم اون کو یہان کے باشندون کے سامنے پیش کرتے ہین اونکو دل پر بہت اثر کرتی ہین خدا کی وحدانیت و صفات اور بہشت و دوزخ کی کیفیت جیسی کہ چاہیے وید مین موجود ہے اوسی کتاب کے صفحہ ۶۳ مین ہے کہ براہمن لوگون نے جو کچھ کہ گریمر کی تفصیل کی ہے وہ تمام قوم کی گریمر سے بڑھکر ہے اور کم سے کم مسیح کی پیدائش سے ۵۰۰ برس پیشتر براہمن لوگون کو معلوم تہا کہ سنسکرت کے کل الفاظ کا اشتقاق متعدد مصدرون سے ہے مگر اس بات کی

की व्यवस्था सहित लाया. ख़लीफ़ा ने
मुहम्मद बिन अलिफ़ज़ारी से उसका
उल्था कराया और सिंध हिन्द अथ
वा हिन्द सिंध नाम रक्खा उसी पृष्ठ
में है कि ख़लीफ़ा अलमामूं के समय
में मुहम्मद बिन मूसा ने संस्कृत से
बीजगणित का उल्था अरबी भाषा में
किया. उसी पुस्तक के पृष्ठ १६० में है
कि अलबरूनी ने सांख्य शास्त्र और
योग शास्त्र का उल्था अरबी भाषा में
किया फिर उसी पृष्ठ में है कि अबूसाल
ह ने एक ग्रन्थ का जो राजों की शिक्षा के
विषय में है अरबी भाषा में उल्था किया
फिर इसी पृष्ठ में है कि फ़ीरोज़ शाह बा
द शाह ने नगरकोट को वशीभूत कर
ने के अनन्तर एज़ुद्दीन खालिद खा
नी से संस्कृत की वैद्यक के ग्रन्थों का उ
ल्था कराया फिर उसी पुस्तक के पृष्ठ
१६८ में है कि एक किताब कि जो अश्वा
दिक पशुओं की चिकित्सा के विषय
में है अरबी भाषा में उल्था की गयी फिर

کو لایا خلیفہ نے محمد بن ابراہیم
الفزاری سے اوسکا
ترجمہ کرایا اور سندھ ہند یا ہند
سندہ نام رکھا اور اوسی صفحہ
مین ہی کہ خلیفہ المامون کے
وقت مین محمد بن موسی نے سنسکرت
سے جبر و مقابلہ کا ترجمہ عربی
مین کیا اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۰
مین ہی کہ البیرونی نے سانکھیہ شاستر
اور یوگ شاستر کا ترجمہ عربی مین
کیا اسی صفحہ مین ہی کہ ابو صالح
نے سنسکرت کی ایک کتاب کا
جو کہ راجاؤن کی تعلیم کے بارہ مین
ہی عربی مین ترجمہ کیا ہی اسی صفحہ مین ہی
کہ فیروز شاہ بادشاہ نے نگرکوٹ پر قبضہ
کرنے کے بعد اعز الدین خالد خانی
سے سنسکرت کی حکمت کی کتابون
کا عربی مین ترجمہ کرایا اوسی کتاب کے
صفحہ ۱۶۸ مین ہے کہ ایک کتاب کہ
جس مین مونشیون کے امراض
علاج کا ذکر ہی سنسکرت سے عربی مین ترجمہ کی گئی

हैं वह मृत्यु से छूट जाते हैं ॥ इति ॥ मे
क्स मूलर साहिब ने पुस्तक आन्दी
साइन्स आफ़ लेंग्वेज के पृष्ठ ९९
में लिखा है कि सिकन्दर के साथी यूना
नी लोग यह जानते थे कि आर्य्यावर्त्त
के ब्राह्मणों के पास एक पुराना और गु
प्त ज्ञान है फिर इसी पृष्ठ में है कि फे
रन यूनानी विद्वान् सिकन्दर के साथ आ
र्य्यावर्त्त में आया था जब कि बुद्ध का
मत आर्य्यावर्त्त में फैला हुआ था इ
स से निश्चय होता है कि ईश्वर के निषेध
का उपदेश जो कि फेरन ने यूनान में
प्रचरित किया वह बुद्ध की शिक्षा से
सब लिया है इसी पुस्तक के पृष्ठ १००
में लिखा है कि अस्कन्दरिया नगर के
ग्रन्थ कर्त्ताओं को विश्वास था कि सा
रा ज्ञान पूर्व से आया है ॥ इसी पुस्तक
के पृष्ठ १६५ में है कि खलीफ़ा अल
मन्सूर अब्बास की सभा में एक आर्य्या
वर्त्त निवासी ज्योतिषी ग्रहों के भ्रम
ण का नक़शा सूर्य्य और चन्द्र ग्रहण

ہیں وہ موت سے نجات پاتے ہیں
فقط میکس مولر صاحب نے کتاب لیکچرس
آن دی سائنس آف لینگویج کے صفحہ
۹۹ میں لکھا ہے کہ سکندر کے ہمراہی
یونانی لوگ یہہ جانتے تھے کہ ہندوستان
کے برہمنوں کے پاس ایک پرینہ اور
پوشیدہ عقل ہے اسی صفحہ میں ہے کہ
فیرن یونانی حکیم سکندر کے ہمراہ
ہندوستان میں آیا تھا جس وقت
کہ بدھ کی فلاسفی یہاں پھیلی ہوئی
تھی اس سے یقین کیا جاتا ہے کہ خدا
سے منکر ہونے کی تعلیم جو کہ فیرن نے
یونان میں جاری کی ہے وہ بدھ کے
فلاسفی سے ساری لی ہے اوسی کتاب
کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے کہ اسکندریہ کے
مصنفوں کو یقین تھا کہ تمام عقل
مشرق سے آئی ہے فقط اسی کتاب
کے صفحہ ۱۶۵ میں ہے کہ خلیفہ المنصور
عباس کے دربار میں ایک ہندوستانی
نجومی نقشہ حرکات سیارون
کا سورج و چاند گہن اوسطی و حقیقت کسوف و خسوف

उसका फल खाता है वह न वृद्ध हो
ता है न मरता है राजा ने यह सुनकर औ
र अपने मंत्रियों में से एक को छांटकर
आर्य्यावर्त्त की ओर भेजा और आज्ञा दी
कि वृक्ष को ढूंढे और जब तक उस वृ
क्ष को न पावे तब तक न लौटें उस सत्यवा
दी पुरुष ने यद्यपि उस वृक्ष को बहुत ढूं
ढा परन्तु कुछ पता न लगा इस कारण
आर्य्यावर्त्त से लौटा मार्ग में एक सिद्ध
पुरुष से भेंट हुई उसने कृपा करके क
हा कि जिस वृक्ष को तूने आर्य्यावर्त्त
में ढूंढा वह ज्ञान रूपी वृक्ष है = इति =
अब जानना चाहिये कि वह ज्ञान सा
मान्य ज्ञान नहीं है किन्तु ब्रह्म ज्ञान है
जो कि सारे वेदान्त का सार है और मु
क्ति का द्वार है जिसने उस वृक्ष का फल
खाया वह परम पद को प्राप्त हुआ वह
वृद्धावस्था से नहीं डरता और कभी न
हीं मरता = जैसे कठवल्ली उपनिषद् की
छटी वल्ली में है य एतद्विदुरमृतास्ते भ
वन्ति अर्थात् जो लोग परमात्मा को जानते

اوسکا میوہ کھاتا ہے وہ نہ بوڑھا
ہوتا ہے نہ مرتا ہے بادشاہ نے یہ سنکر
اور ارکان دولت میں سے ایک شخص
کو چن کر ہندوستان کی طرف روانہ
کیا اور حکم دیا کہ درخت مذکور کو
تلاش کرے اور بغیر مرام کے نہ پھرے
اوس نے ہر چند تلاش کی مگر درخت مذکور
کا پتہ نہ ملا پس وہ ہندوستان
سے واپس چلا درمیان راہ
کے ایک ولی سے ملاقات ہوئی
اوس نے رحم کرکے کہا کہ جس درخت
کو تو نے ہندوستان میں تلاش کیا
وہ علم ہے ظاہری درخت نہیں ہے
فقط اب چاہیے جاننا کہ وہ علم رسمی
نہیں ہے برہم گیان ہے جو کہ سارے ویدانت
کا سار ہے اور مکتی کا دوار ہے جس نے
اوس درخت کا پھل کھایا اوس نے مرتبہ
بہتر پایا وہ پیری سے نہیں ڈرتا اور ابدا
نہیں مرتا چنانچہ کٹھولی انپشد کی
دوسری ادھیائے کی چھٹی ولی میں ہے य एतद्
द्विदुरमृतास्ते भवंति یعنی جو لوگ پرماتما کو جانتے

इस कारण विष्णुशर्म्मा पण्डित ने
हितोपदेश ग्रन्थ रचा और राजा के बे
टों को पढ़ाया - सन ६०० ईसवी में ईरा
न देश के राजा नौशेरवां की आज्ञा
नुसार हितोपदेश का उल्था फ़ारसी
भाषा में किया गया और सन नौसौ
ईसवी में हितोपदेश का उल्था अरबी
भाषा में हुआ जिस का नाम कलेला
दमना है १५०० ईसवी में हितोपदेश
का उल्था इबरानी भाषा में किया ग
या- फ़ारसी की प्रसिद्ध पुस्तक अनवा
र सुहेली हितोपदेश से ही बनी है
शेख अबुलफ़ज़्ल ने कि जो अकबर
राजा के मंत्रियों में था उसने हितोपदे
श फ़ारसी भाषा में नवीन उल्था करके
अयार दानिश नाम रक्खा यह सारी
बातें अंगरेज़ी निर्णय से प्रकट होस
क्ती हैं मौलवी रूम की मसनवी के दू
सरे दफ़्तर में लिखा कि एक सत्य वा
दी पुरुष ने एक राजा से कहा कि आ
र्य्यावर्त्त में एक ऐसा वृक्ष है कि जो कोई

لہذا پنڈت موصوف نے کتاب
مذکور تصنیف کی اور راجا کے
لڑکوں کو تعلیم دی چھٹی صدی
عیسوی میں نوشیروان فرمانروا ے
ایران کے حکم سے ہتوپدیش کا فارسی
میں ترجمہ کیا گیا عیسوی کی نوین
صدی میں اوسکا ترجمہ عربی زبان
میں ہوا جسکا نام کلیلہ و دمنہ
ہے پندرہوین صدی میں ہتوپدیش
کا ترجمہ عبرانی زبان میں کیا گیا
فارسی کی مشہور کتاب انوار سہیلی
ہتوپدیش ہی سے بنی ہے شیخ
ابوالفضل نے اوسکا ترجمہ از سر
نو کر کے عیار دانش نام رکھا
یہہ تمام باتین انگریزی تحقیقات
سے بھی معلوم ہو سکتی
ہین مولوی روم کی مثنوی
کے دفتر دوم مین لکھا
ہے کہ ایک مرد صادق
نے کسی بادشاہ سے کہا
کہ ہندوستان مین ایک ایسا درخت ہے کہ جو کوئی

परन्तु संस्कृत जिस में वेद और पुरा
णादि आर्य्यों के शास्त्र लिखे गये
हैं ऐसा नहीं प्रकट होता कि कभी
इस देश की भाषा रही हो और सब
पुरुष संस्कृत में बोल चाल करते हों
इसी लिये इस को देववाणी अर्थात्
देवतों की बोली कहते हैं - इति - सं
स्कृत भाषा की एक छोटी सी कि
ताव का नाम हितोपदेश है वह जि
स ग्रन्थ का संक्षेप है उस को पंच तं
त्र कहते हैं यह दोनों ग्रन्थ नीति शा
स्त्र के प्रथम ग्रन्थ गिने जाते हैं इस
प्रकार की पुस्तकों के पढ़ाने से राज
कुमारों की योग्यता बढ़ती है - कि व
ह राज्य प्रवन्ध को भले प्रकार से क
रें हितोपदेश ग्रन्थ पटने के पास पा
टलिपुत्र नामक नगर में रची गयी थी
वहां के राजा के लड़के मूर्ख रहे जाते
थे विष्णु शर्म्मा पण्डित ने राजा से
कहा कि मैं छह मास में आपके पुत्रों
को राज्य प्रवन्ध में चतुर कर दूंगा =

مگر سنسکرت جس مین وید اور
پران وغیرہ ہندؤن کی شاستر
لکھے ہین ایسا نہین معلوم ہوتا کہ کبھی
اس ملک کی زبان ہی ہو اور سب
لوگ سنسکرت مین بول چال کرتی ہون
بلکہ اسی لئے اسکو دیوبانی یعنی دیوتاؤن
کی زبان کہتے ہین فقط سنسکرت
زبان کی ایک چھوٹی کتاب کا
نام ہتوپدیش ہے وہ جس
کتاب کا خلاصہ ولب لباب ہے
اسکو پنچ تنتر کہتے ہین یہہ دونون
کتابین نیتی شاستر کی پہلی کتاب
شمار کی جاتی ہین اس قسم کی کتابون کے
پڑھانی سے غرض شاہزادون کی شائستگی
ولیاقت ہی کہ وہ کاروبار سلطنت کو بخوبی
انجام دین ہتوپدیش پٹنہ کے قریب
پاٹلی پوتر نامی شہر مین تالیف
ہوئی تھی وہان کے راجا کے لڑکے آوارہ
ہو گئے تھے بشنو شرما پنڈت نی راجا سے
کہا کہ مین چھ مہینے مین آپکے لڑکون
کو امور سلطنت مین ہوشیار کر دونگا

विद्या भी आर्य्यावर्त्तकी सदृश दूसरी स्थान परएसी नहीं है-बग़दाद नगर के बड़े राजा मामूं नामक ने आर्य्यावर्त्तसे वैद्य बुलवाये थे सर्व्वदा उनहीं की औषधि खाता था-और आर्य्यावर्त्त में ग्रन्थ भी वेदान्त और ज्योतिष और गणित और भूगोल विद्या और इतिहास और व्याकरण और छन्दो विद्या और न्याय और कणाद शास्त्र और आकर्षण विद्या और वैद्यक और गानादि विद्याके संस्कृत और प्राकृत में विद्यमान थे परन्तु मुसलमानों ने अपने राज्य में आर्य्यों के शास्त्र नष्ट कर दिये फिर राजप्रबंन्ध ठीक न होने से इन विद्याओं का पढ़ना पढ़ाना ऐसा घट गया कि अब जो कोई पुस्तक भी हाथ लगती है तो उसका कोई पढ़ाने और समझाने वाला नहीं मिलता-पहिले समय में आर्य्यावर्त्त में प्राकृत भाषा बोली जाती थी-जिसमें बुद्ध और जैनमत के बहुधा ग्रन्थ लिखे गये हैं

موسیقی ابتک بھی ہندوستان کی مانند دوسری جگہہ نہین ہی بغداد کے بڑی خلیفہ مامون نے یہان سے طبیب بلوائے تھی ہمیشہ اون ہی کی دوا کہاتا تہا کتابین بھی اس ملک مین الہیات نجوم ہیئت ہندسہ جغرافیہ تاریخ اخلاق صرف نحو عروض قافیہ منطق حکمت جر ثقیل طب موسیقی وغیرہ سب علمون کی سنسکرت اور پراکرت مین اچھی اچھی موجود تھین مگر مسلمانون نے اپنی عملداری مین ہندوؤن کے شاستر غارت کردئے پھر بد علی اور بے انتظامی ہونے کی باعث ان علمون کا پڑہنا پڑہانا ایسا گھٹ گیا کہ اب جو کوئی کتاب بھی ہاتھہ لگتی ہی تو اوسکا پڑہانی اور سمجھانیوالا نہین ملتا قدیم زمانے مین یہان پراکرت زبان بولی جاتی تھی جس مین بودھمت اور جین مت کی اکثر کتابین لکھی گئی ہین

देश वाले जिन्हों ने सारी इन्गलिस्तान
को मनुष्य बनाया अपने बड़े २ पण्डित
और विद्वानों के इतिहास में यह ही लि
खते हैं कि वह आर्य्यावर्त्त देश से विद्या
पढ़ आये थे सिकन्दर इतना बड़ा राजा
कि जिस की सभा में अरस्तू प्रभृति बड़े २
पण्डित विद्यमान थे इसे देश से
एक पण्डित को जिसका नाम वहां के
देश वाले कलन लिखते हैं और
वास्तव में कल्याण नाम हो
गा बड़ी सुश्रूषा से अपने
साथ लेगया - उस समय उसके साथ
कोई बड़ा विद्वान् तो क्योंकर गया
होगा किसी ऐसे वैसे ही ने जाना स्वी
कार किया होगा - परन्तु यूनान निवा
सी लोग उसकी प्रशंसा यों करते हैं
कि जितने दिनों वह सिकन्दर के पा
स रहा उसने अपने चाल चलन में
कुछ भी न्यूनाधिक नहीं किया और
भले प्रकार आर्य्यों के धर्म्म का बरताव
करता रहा - ईरान देश अर्थात् कयकय
देश के प्रसिद्ध राजा बहराम ने आर्य्या
वर्त्त देश से गाने वाले बुलवाये थे - गान

والے جنہوں نے ساری فرنگستان
کو انسان بنایا اپنے بڑے بڑے
حکیموں اور عالموں کے حال میں یہ
ہی لکھتے ہیں کہ وے ہندوستان سے
تحصیل علم کر آئے تھے سکندر اتنا بڑا
بادشاہ جسکے دربار میں ارسطو وغیرہ
بڑے بڑے لائق حکیم و عالم موجود تھے
اس ملک سے ایک پنڈت کو جسکا نام
وہاں والے کلن لکھتے ہیں اور اصل میں کلیان
معلوم ہوتا ہے بڑی خوشامد سے اپنے ساتھ
لے گیا تھا اوس وقت اوسکے ساتھ کوئی بڑا پنڈت
تو کیسے چلا گیا ہوگا کسی ایسے ویسے نے
یہ بات قبول کی ہوگی لیکن یونان والے
اوسکی تعریف یوں لکھتے ہیں کہ جتنے
دن وہ سکندر کے پاس رہا اوسنے
اپنے چال چلن میں ذرہ برابر
بھی فرق نہ آنے دیا اور
اچھی طرح ہندو دھرم کا برتاؤ
کیا ایران کے بادشاہ بہرام
نے یہاں سے گانے
والے بلوائے تھے علم

आश्चर्य नहीं है-इसी प्रकार इस
बेलून के विषय में भी पुराणों में यह
लेख निकल सक्ता है-कि अमुक रा
जा के घर विमान था और उस के द्वारा
देशाटन किया करता था यद्यपि वि
मान की सूरत बेलून और गुबारे से
और प्रकार की होवे परन्तु इस से उ
सकी सत्यता नहीं जाती और इस
सूरत में कोई विद्वान् पुरुष यह न
हीं कहसक्ता कि यह गुबारा और बे
लून नवीन है॥ इति॥ पृष्ठ ६३ और
६४ भूगोल हस्तामलक में जो कि अं
गरेज़ी भाषा के कई ग्रन्थों से संचित
किया गया है लिखा है कि विद्या
की मूल आर्य्यावर्त्त है इसी देश
से विद्या निकली थी-सब से पहिले
इसी देश के मनुष्यों ने विद्या के स
म्पादन में चित्त लगाया-और यहां
के विद्वान् और पण्डित सर्व्वदा दू
सरे दूसरे देशों में प्रसिद्ध और आ
दरणीय रहे हैं-मिस्र और यूनान

عجب نہین ہی اسی طرح اس
غبارہ کی نسبت بھی ہندی کتابون
سی استنباط ہو سکتا ہی مثلاً ہندی
کتابون مین لکھا ہی کہ فلان راجا
کی یہان بمان تہا اور اوس کی ذریعہ سی جایا کرتا
تہا گو اسکی صورت اس غبارہ اور بیلون سی
دوسری طرح کی ہو مگر اس سی
اوسکی اصلیت باطل نہین ہو سکتی
اور اس صورت مین کوئی محقق اور
صحیح الخیال شخص یہہ نہین کہہ سکتا کہ
یہہ غبارہ نئی ایجاد ہی فقط صفحہ شصت و سوم
و شصت و چہارم بہوگول ہستا ملک مین
جو کہ انگریزی زبان کی چند کتابون
سی انتخاب کیا گیا ہی لکھا ہی کہ علم کی جڑ
آریا ورت دیش ہی ہے اسی ملک
سی علم نکلا تہا سب سی پہلی اسی
ملک کی آدمیون نے تحصیل علم
مین دل لگایا اور یہان کے
علما و فضلا ہمیشہ سی مشہور و
معزز اور دوسری ولایتون مین
بوجہ تعظیم ہین مصر و یونان

यद्यपि उन वृत्तान्तों को ब्राह्मणों ने
अगले राजाओं के आश्चर्य्य कर्म्मों
में गिन कर एक धर्म्म सम्बंधि कर्म्म
मान लिया है परन्तु वास्तव में वह उस
आर्य्यावर्त्त की शिल्प विद्या का फल
है जैसे पुराणों में लिखा है कि अमुक
राजा पाताल के राजा से लड़ने गया
तो यह समझ में नहीं आता कि भूमि
तोड़ कर कैसे पाताल में चला गया
देखिये कि अमरीका देश जिसको
नई दुनिया कहते हैं-पृथ्वी के गो
लाकार होने के कारण पाताल में वि
द्यमान है-यदि उस समय भी यहां
का राजा वहां गया तो विद्वानों की दृ
ष्टि में मिथ्या नहीं हो सक्ता और फिर
पुराणों में लिखा है कि अमुक राजा
इतनी सेना लेकर कई सौ कोस मुहू
र्त्त मात्र में चला गया यद्यपि यह अर्थ
वाद हो परन्तु रेल पर दृष्टि डालने से
विदित हो सक्ता है कि उस समय में
भी यदि कोई वाहन ऐसा हो तो कुछ

اور گو اون حالات کو براہمہ نے
اگلی راجاؤن کی کرامات مین
داخل کر کے ایک مذہبی خیال
بتا دیا ہی مگر درحقیقت وہ اوس
دانشمند ملک کی حکمت و فلسفت کا
نتیجہ ہین چنانچہ ہندی پوتہیون مین
ہی کہ فلان راجا پاتال کے راجا سے لڑنے گیا
تو اب یہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ زمین
توڑ کر کسطرح پاتال مین چلا گیا
حالانکہ ملک امریکہ جس کو نئی دنیا
کہتے ہین بوجہہ کرویت ارض
اوس جگہہ سے پاتال مین واقع
ہے پس اگر اوسوقت مین بہی
یہان کا راجا وہان گیا ہو تو عقلاے
بالغ نظر کے خیال مین لغو نہین معلوم
ہو سکتا اور طرح ہندی کتابون نے
لکہا ہی کہ فلان راجا بقدر کثیر فوج لیکر
اتنے سو کوس چند ساعت مین چلا گیا گو ایسا
مبالغہ ہو مگر ریل پر نظر کرنے سے
معلوم ہو سکتا ہی کہ اوسوقت مین
بہی اگر کوئی ایسا مرکب ہو تو کچہہ

से सत्यासत्य का निर्णय सहस्रों वर्ष
के पश्चात् बहुत कठिन है-और उन
ग्रन्थों में जो विमानों की कथा आती
है उस से प्रतीत होता है कि उस समय
में भी यह वेलून जो योरप देश निवा
सियों ने प्रचलित किया है विद्यमान था
जैसे यह रेल जिस पे लाखों मनुष्य
धुएं के बल से देशाटन करते हैं और
यह तारबर्क़ी जिस पर क्षण मा
त्र में सहस्रों कोस ख़बर चली जा
ती है न होता और सौ पचास वर्ष
पहिले के ग्रन्थों में लिखा होता तो
यह भी एक कहानी प्रतीत होता
और अवश्य आगे को कभी ऐसा
ही कहा जावैगा इसी प्रकार प
हिले और वृत्तान्तों को भी समझ
लेना चाहिये -कि यद्यपि अब वह
कहानी प्रतीत होते हैं परन्तु कभी
न कभी वह अवश्य विद्यमान होंगे
और किसी न किसी रीति से इन का
प्रचार अवश्य किया जाता होगा--

سے اصل اور باطل کی تمیز ہزاروں
برس بعد دشوار بلکہ محال ہوگئی لیکن
وہ قصہ اوس شیء کی اصلیت کا پتہ
بتا رہا ہے کہ اوس وقت میں بھی اس
چیز کا وجود تھا اور طبائع انسانی
پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو
بات اپنے ذہن سے باہر ہو وہ جھوٹ
یا معجزہ معلوم ہوتی ہے مثلاً یہ ہی ریل
جس پر لاکھوں آدمی دھوئیں کے زور سے سفر کرتے
ہیں اور یہ ہی تار برقی جس پر آن واحد میں
ہزاروں کوس خبر چلی جاتی ہے نہ ہوتا اور سو
پچاس برس پیشتر کی کتابوں میں لکھا
ہوتا تو یہ بھی ایک فسانہ معلوم ہوتا
اور غالباً آیندہ کبھی ایسا ہی کہا
جاویگا لیکن اسکا وجود باقی رہیگا
پس اگلی صنائع و بدائع کو بھی اسی طور پر
قیاس کر لینا چاہیے کہ گو وہ اب افسانہ
معلوم ہوتے ہیں مگر کبھی نہ کبھی
اون کا وجود ضرور ہوگا اور
کسی نہ کسی طرح پر اون کا
استعمال ضرور کیا جاتا ہوگا

मेंआर्यों ने बड़ा परिश्रम किया॥ इति॥
सैयद अहमदखांकी तहज़ीब उलअ
ख़लाक़ के खंडन में एक मासिक पत्र जि
सका नाम तेरहवीं सदी है आगरे में मुद्रित
होता है-उसके तीसरे खंड के आठवें अं
क में लिखा है कि इसी आर्य्या वर्त्त की
विद्याओं के प्रभाव से सारे जगत् को लाभ
हुआ और इसी आर्य्या वर्त्त के प्राचीन
निवासियों ने शास्त्र विद्या और शिल्प
विद्या प्रभृति में से कोई वस्तु शेष नहीं
छोड़ी और अब भी उस काल की बहुत
बातों का पिछले ग्रन्थों से पता लग सक्ता
है यद्यपि अब हम को आर्यों के पुराने
ग्रन्थ एक कहानी प्रतीत होते हैं परन्तु
कोई विद्वान् इस बात को स्वीकार न
करेगा कि अगले समय के ऐसे विद्वद्
जन अपने देश और मत के ग्रन्थों को
कहानी बना डालें हां यह बात सच है
कि ब्राह्मणों के कपट और छल से उन
में न्यूनाधिक होगया होवै तो कुछ आ
श्चर्य्य नहीं है-अब उस न्यूनाधिक होने

میں ہندوستانیوں نے سعی بلیغ
فرمائی انتہی سید احمد خان کی
تہذیب الاخلاق کے جواب میں ایک رسالہ ماہوار
موسوم باسم تیرہویں صدی مطبع
آگرہ اخبار میں مطبوع ہوتا ہے اوسکی
تیسری جلد کے نمبر ہشتم میں لکھا ہے کہ
یہی ہندوستان جسکے فیض علوم
سے تمام جہان مستفیض ہوا اور جسکے قدیم
باشندوں نے تمام علوم و فنون و صنعت
و حرفت میں کوئی چیز باقی نہیں
چھوڑی اور اب بھی اوس زمانہ کی اکثر
تحقیق و صنعت کا پتہ پچھلی کتابوں سے
لگ سکتا ہے گو اب ہمکو ہندوؤں کی پرانی
پوتھیاں ایک افسانہ معلوم ہوتی ہیں
مگر کوئی عقلمند اس بات کا اعتبار نہ
کریگا کہ اگلے زمانہ کی ایسی شائستہ
قوم اپنی ملکی و مذہبی کتابوں کو
افسانہ بنا ڈالے ہاں یہ امر سچ ہے
کہ اوس میں استعداد و شاطر چالاکی
براہمن سے کچھ تصرف ہو گیا ہو تو عجب
نہیں ہے اب اوس تصرف

और भी कोई २ विशेष विद्या ऐसी हैं कि जिन में प्राचीन आर्य्य निपुण थे परन्तु सच यह है कि इन लोगों की दृष्टि आन्वीक्षि की विद्या पर बहुत रही है और लोकि की वार्त्ता पर इन्हों ने ध्यान नहीं दिया औ र मुसलमानों के राज्य के आने के पश्चात् आन्वीक्षि की विद्या भी दिन २ प्रति घटने लगी - यहां तक कि यदि आर्य्यों के पास पुरानी पुस्तकें साक्षी के लिये न होतीं तो अब आर्य्यों की अवस्था ऐसे अंधकार मे थी कि जिसमें इन की प्राचीन विद्याओं का पता लगना कठिन था - हां वेदान्त और न्याय और गणित प्रभृति में जितने शास्त्रार्थ आन्वीक्षि की विद्या के साथ सम्बं ध रखते हैं इन में यदि आर्य्यावर्त्त के पण्डि तों की पुस्तकें देखी जायें और उन में जो इन्हों ने निश्चय किया है और हर एक व्य वस्था को जो भले प्रकार छान बीन कर निर्ण य किया है इस पर दृष्टि डाली जाय तो यह कहना सम्भव है कि यूनान वालों ने जिस बात का आरम्भ किया था उस के पूरा करने

بعض اور فن بھی ایسے ہین جن
مین اگلے زمانہ کے ہندؤن کو خاص
دستگاہ تھی مگر انصاف یہہ ہے کہ ان لوگون
کی نظر زیادہ تر حکمت نظری پر مقصور رہی
حکمت عملی کی طرف بہت کم توجہ کی
اور اہل اسلام کی عملداری سے آکر
حکمت نظری کو بھی یوماً فیوماً
تنزل ہونے لگا یہانتک کہ اگر ہندؤن
کے یہان قدیم مصنفون کی کتابین شہادت
دینے کو موجود نہ ہوتین تو آج اونکی موجودہ
حالت ایسی تاریکی مین تھی جس مین اگلے زمانہ
کی روشنی کا پتا ملنا دشوار تھا ہان الہیات
و طبعیات و منطق و ریاضی مین جتنے
مباحث حکمت نظری سے تعلق
رکھتے ہین ان مین اگر ہندوستان کے
فاضلون کی تصنیفات دیکھی جاوین اور ان
جو انہون نے محققانہ گفتگو کی ہے اور ہر مسئلہ
کو جو جیسا ان ہین کے تنقیح کیا ہے اسپر
نظر کیجاے تو یہہ کہنا ممکن ہے کہ یونانیون
نے جس عمارت کی بنیاد
ڈالی تھی اوسکو پورا کرنے

पुस्तकें हैं उन को न्याय पूर्वक आर्य्याव
र्त्त के एक विद्वान् ने देख कर जो व्याख्या
न लिखा है उस से प्रकट होता है कि इस
विद्या के मूलों को आर्य्यावर्त्त निवासी
लोग भले प्रकार समझते थे और उसके
बहुत से प्रकार उन्होंने अपने बुद्धि से भी निका
ले हैं - आर्य्यावर्त्त के कर्तव्यों में से रुई
का कपड़ा बनाना ऐसा प्रसिद्ध वस्तु है कि
जिसका सौन्दर्य्य और सुकुमारता बहुत
काल तक प्रसिद्ध रही है - और बनावट
की उत्तमता में अब तक भी किसी और
देश के मनुष्यों ने उस की बराबरी नहीं
की और पट्ट अर्थात् रेशम प्राप्त करना
और रेशमी वस्त्र बुनना आर्य्य लोग
प्राचीन समय से जानते थे और सुनहरी
और रुपहली कमख़ाब और ज़रबफ़्त प्र
भृति इनही का निकाला हुआ है रंगतों
की चमक और दमक और पक्के पन
में आनरेबल एल फ़िस्टन के वचनानुसार
अब तक योरप देश निवासियों ने आ
र्य्यों की बराबरी नहीं की - इससे अधिक

کتابین ہیں اونکو انصاف کی
نظر سے دیکھکر ایک دانشمند ہندوستانی
نے جو مضمون لکھا ہے اور اوسمین اونکو
قواعد کو بہت ترتیب کے ساتھہ بیان
کیا ہے اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس فن کے اصول کو ہندو بخوبی
سمجھتے تھے اور بہت سے قاعدے اونکے
اونہوں نے ایجاد بھی کئے ہیں روئی کا
کپڑا ہندوستان کی مصنوعات میں ایسی
مشہور چیز ہے جسکی خوبی و نزاکت مدت تک
ضرب المثل رہی ہے اور بناوٹ کی عمدگی پر
ابتک بھی کسی اور ملک کے آدمیون نے اسکی
برابری نہین کی اور ریشم بہم پہونچانا
اور ریشمی کپڑا بننا غالباً وہ قدیم سے
جانتے تھے اور سنہری و روپہلی
کمخاب زربفت وغیرہ شاید
ان ہی کا ایجاد ہے رنگتون
کی چمک دمک اور پختگی مین
بقول آنریبل الفنسٹن کے
اب تک اہل یورپ نے
ہندوستانیون کی ہمسری نہین کی اسکے سوا

ज्ञाता है संस्कृत भाषा के विषय में
एक तत्ववेत्ता का वचन है कि यह
बोली यूनानी भाषा से अधिक पूर्ण
और रूमी भाषा से बहुत व्यापक और
दोनों से बढ़कर ललित है - इस से वि
दित होता है कि आर्य्यों के वृद्धों और
शिष्टों ने इस भाषा के संवारने और
सुधारने में यथावत् परिश्रम किया
लिखा है कि संस्कृत भाषा का व्याक
रण ऐसा पूर्ण है कि सारे जगत् में और
किसी भाषा का व्याकरण ऐसा नहीं
है सर विलीयम जोंस और पीटरसन
के लेखानुसार आर्य्यों की
गान विद्या बहुत प्रशंसनीय और
अति योग्य है - इन के यहां चौरासी रा
गनियां हैं - जिन में से छत्तीस रागनीयां
बहुधा प्रचरित हैं और हर एक के ताल
और स्वर जुदे २ हैं और चित्त की वि
शेष २ वृत्तियों के उत्पन्न करने में
पृथक् २ स्वभाव रखती हैं। शिल्प
विद्या में जो आर्य्यों की प्राचीन

آتا تھا سنسکرت زبان کی نسبت
ایک بڑے محقق کا قول ہے کہ یہہ
زبان یونانی زبان سے زیادہ کامل
اور رومی سے زیادہ وسیع اور
دونوں سے بڑھکر فصیح اور بلیغ ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں
کے بزرگوں نے اس زبان کی
تکمیل اور تہذیب میں جیسی چاہیے
ویسی ہی توجہ کی ہے کہ اس زبان
کی صرف و نحو ایسی مکمل ہے کہ تمام دنیا
میں کلام انسانی کی اصول اس سے
زیادہ قایم نہیں کی گئی ہندوؤں
کا علم موسیقی بقول سر ولیم جونس اور پیٹرسن
صاحب کی نہایت مرتب اور شایستگی سے بھرا
ہوا ہے انکے یہاں چوراسی
راگنیاں ہیں جنمیں سے چھتیس
راگنیاں عموماً مستعمل ہیں اور ہر ایک
کی تال سر علیحدہ ہیں اور طبیعت کی
خاص خاص لولوں کے برانگیختہ کرنے میں
ایک جداگانہ تاثیر رکھتی ہیں فن عمارت
میں جو ہندوؤں کی قدیم

के साथ क्षार बनाना और कार बन
के तेज़ाब से सीसे का क्षार बनाना सबी
था नहीं तो प्रायः इन औषधियों के
बनाने की रीति आर्यों ही के साथ सम्ब
न्ध रखती है- धातुओं को औषधि की रीति
पर खिलाना सब से पहिले आर्यों ही
के यहां से निकला है- ईंगुर अर्थात् शि
गर्फ़ का भपारा जिस से बहुत शीघ्र
मुंह आजाता है और रोग निवारण हो
जाता है और बारी के ज्वर में विष का
तेज़ाब प्राचीन काल से इन ही के बरता
व में चला आता है जर्राही विद्या में जो
आर्यों की सामर्थ्य थी वह भी वैसी
ही विलक्षण है जैसी कि रसायन वि
द्या पथरी निकालनी और आंखें बना
नी और गर्भाशय में से बच्चा निकाल
ना यह सारी बातें इनके यहां प्रसिद्ध
थीं सबसे अधिक जर्राही के कर्म
अर्थात् औज़ार आर्यों के यहां कार्य्य
में आते थे- सीतला में टीका लगाना
आर्यों के यहां प्राचीन समय से चला

کے ساتھہ کہار بنانا اور کاربن
کی تیزاب سی سیسے کا کہار بنانا بالکل
نہین تو بعضی صورتون مین
ان دواؤن کی تیار کرنیکے طریقے
ہندوؤن ہی کی ساتھہ مخصوص ہین معدنیات
کو بطور دوا کہلانا سب سے پہلے ان ہی
کی یہان سی نکلا ہی شنجرف کا بہپارا
جس سے بہت جلد منہہ آجاتا ہی
اور صحت ہوجاتی ہے اور
باری کی تپ مین زہر کا تیزاب
مدت سے ان کی برتاؤ مین ہی
فن جراحی مین جو ہندوؤن
کو دستگاہ تہی وہ بہی ویسیہی
حیرت انگیز ہے جسقدر علم کیمیا
حالانکہ اوس حالت مین وہ علم
تشریح سی بالکل ناواقف تہے
چنانچہ پتہری نکالنی آنکہین بنانی
رحم مین سے بچہ نکالنا یہ سب انکی یہان شائع
تہا سو سے زیادہ آلات فن جراحی انکے
یہان مستعمل تہے چیچک مین ٹیکا لگانا
ان کی یہان مدت سے چلا

वैद्योंकी बराबर समझते हैं-आर्य्यों
की औषधि विद्या बड़ी ज्ञात होती
है-प्रारम्भ में योरप देश निवासियों
ने यह विद्या आर्य्यों ही से सीखी-
और अब भी सांस के रोग के निवारण
के अर्थ हुक्के में धतूरा पिलाना और
केंच की फली से कीड़ों की चिकित्सा
करनी आर्य्यों ही से सीखी है॥ औ
र रसायन विद्या के विषय में आनरेब-
लएल्फ़िंस्टन साहिब की यह सम्मति
है कि यह अनुमान नहीं होसक्ता कि
यह विद्या आर्य्यों में इतनी पाई जाय
शोरे और गंधक और नमक का तेज़ा
व बनाना और तांबे और लोहे और
सीसे और टीन का मारना और विशेष
कर जस्त का मारना दोनों प्रकार से अ-
र्थात् खील और पीसक करना-और
तांबे वा लोहे वा पारे वा सुर्मे वा संखि
या के साथ गंधक मिलाकर एक मि
श्रित औषधि बनाना और तांबे और
लोहे और जस्त का गंधक के तेज़ाब

کی برابر سمجھتے ہین ہندؤن
کا علم ادویات نہایت وسیع معلوم
ہوتا ہی ابتدا مین اہل یورپ نے
اس علم کی تعلیم ان ہی سی پائی
اور زمانۂ حال مین بھی دمہ کی لئے
حقّہ مین دہتورا پلانا اور کینچ
کی پہلی سے کیڑون کا علاج
کرنا ان ہی سے سیکہا ہی ہندؤن
کے علم کیمیا کی نسبت انریبل
الفنسٹن صاحب بہادر کی یہہ راے ہی
کہ قیاس ہرگز نہین چاہتا کہ
یہہ علم ان مین اسقدر پایا جاے
شوری اور گندہک اور نمک کا تیزاب
بنانا تانبے اور لوہے اور سیسے
اور ٹین کا کشتہ کرنا اور خاص
کر جست کا کشتہ دونون طرح
یعنی کہیل اور پیسک کرنا اور
تانبے یا لوہے یا پارہ یا سرمہ
یا سنکھیا کے ساتھ گندہک ملا کر ایک
مرکب دوا بنانے اور تانبے
اور لوہے اور جست کا گندہک کی تیزاب

के अनुसार किया है वह उन के प्राची
न ग्रन्थों से विदित है और आर्य्यावर्त्त
के प्रत्येक विभाग के नगरों और पर्व्व
तों और नदीयों के सूचिपत्र उन के य
हां अब तक विद्यमान है यद्यपि उ
न सूचिपत्रों में बिगाड़ भी बहुत है
परन्तु फिर भी उन से वर्त्तमान काल के
देश विभाग और नगर और पर्वता
दि भले प्रकार ज्ञात हो सके हैं. आयुर्वे
द के प्राचीन ग्रंथ कर्त्ता कि जिन के
ग्रंथ अब तक विद्यमान हैं चरक ऋष
और विश्वामित्र के बेटे सुश्रुत मुनि
हैं इनके ग्रंथों का उल्था अरबी भाषा
में हुआ और दृढ निश्चय यह है कि
कि अरब निवासी लोग इन ग्रन्थों का
उल्था होते ही आयुर्वेद के सीखने के
ओर झुके अरबी भाषा के वैद्यक शा
स्त्र के पंडित स्वीकार करते हैं कि ह
मने आर्य्यावर्त्त के वैद्यों से निस्संदेह
लाभ उठाया है और आर्य्यावर्त्त के
वैद्यों को पदवी में यूनान देश के

کی رو سے کی ہر وہ اونکی قدیم
کتابوں سے معلوم ہوتی ہے اور ہر
قسمت کی شہروں اور پہاڑوں
اور دریاؤں کی فہرستین موجود
ہین اگرچہ اون فہرستوں مین
بے ترتیبی بہت ہے مگر پھر بھی
اون سے زمانہ حال کی
قسمتین اور شہر اور پہاڑ وغیرہ
بخوبی معلوم ہو سکتے ہین علم
طب کی بہ نہایت قدیم مصنف جن
کی تصنیفین اب تک موجود ہین
چرک اور سشرت ہین ان کی
کتابوں کا ترجمہ عربی زبان
مین ہوا اور ظن غالب یہہ ہے
کہ عرب والی ان کا ترجمہ ہوتے
ہی تحصیل علم کی طرف متوجہ
ہوئے عربی زبان کے مصنف
علانیہ اقرار کرتی ہین ہمنے ہندوستان
کے طبیبوں سے بیشک فائدہ اوٹھایا
ہے اور ہندو طبیبوں کو
مرتبے مین یونانی طبیبون

उन्नति के समय में सब जातियें विद्या
रहित थीं इससे यह ही ज्ञात होता है कि
आर्य्यों ने यह विद्यायें दूसरे से नहीं ली
किन्तु आप प्रकाशित की हैं - और
जिस काल में उन विद्यायों का विजा
तियों से सीखना सम्भव था उस समय
इन के विद्या विषयक निर्णय एसे
थे जिन का किसी आर्य्य भिन्न दूस
री ज्ञाति को बोध न था - और उन से
वह बातें प्रकट होती हैं कि जिन को
अब से दो सौ वर्ष पहिले तक योरपदे
श निवासी भी न जान्ते थे इसी प्रकार
वेदान्त और न्याय शास्त्र प्रभृति व्य
वस्थाओं में आर्य्यावर्त्त के विद्वानों
की सम्मति और विरोध और शास्त्रा
र्थ इत्ते हैं जिन से इन में और यूनान के
पन्डितों में एक सम्बन्ध विशेष नि
कल सक्ता है हां भूगोल विद्या में और
विद्यायों की अपेक्षा से आर्य्यों ने
कम उन्नति की है - परन्तु आर्य्याव
र्त्त का जो विभाग उन्हों ने भूगोल विद्या

ترقی کی بڑ زمانے مین اور تمام قومین
جاہل تھین اس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے
کہ اونہون نے یہہ علوم کسی غیر ماخذ
سے نہین لیے اور جس زمانے
مین اون علمون کا غیر قومون سے
اخذ کرنا ممکن ٹھہر سکتا ہے اوسوقت
انکی علمی تحقیقات کے طریقے ایسی
اصول پر مبنی تھی جن سے کوئی
اگلی قوم اصلا واقف نہ تھی اور اون
سے ایسی تحقیقات کا علم ظاہر
ہوتا ہے جنکو اب سے دو سو برس پہلے تک
اہل یورپ بھی نہ جانتے تھے اسیطرح
الہی و طبعی اور منطقی مسائل مین
حکمای ہند کی رائین اور اختلافات
اور مباحثے اسقدر ہین جن سے
ان مین اور حکمای یونان
مین ایک نسبت معتد بہ نکل سکتی
ہے البتہ علم جغرافیہ مین
بہ نسبت اور علمون کے ہندوون نے
کم ترقی کی ہے مگر ہندوستان
کی تقسیم جو اونہون نے جغرافیہ

विद्या में इनको यूनान देशवालों पर प्र
धानता दी जाती है-बीज गणित में भी
ब्राह्मण अपने समय के लोगों से बढ़ग
ये थे-जैसा कि इस विद्या के विषय
में उनके निर्णय का वृत्तान्त ब्रह्मगुप्त
के ग्रन्थों से जो कि संवत् छै सौ ईसवी
में हुआ है और भास्कराचार्य्य की पुस्त
क से जो कि संवत् वारह सौ ईसवी में हु
आ है ज्ञात होता है और इन दोनों विद्वा
नों ने आर्य्य भट्ट के ग्रन्थों से आशय
लिये हैं-ऐसा प्रकट होता है कि इस
विद्वान् के समय में विद्या बहुत उन्नति
पर थी और यह विद्वान् और डाई फ़ा
न्टस जिसने यूनान देश में बीजगणित
सब से पहिले लिखा है किसी २ इतिहासज्ञ
की बुद्धि में एक समय में हुए हैं और यह
बात स्वीकार है कि यह विद्वान् डाई
फ़ान्टस से इस विद्या के निर्णय में एसा व
ढ़ गया है जिसके प्राप्त करने और सम
झने पर आज कल के विद्वानों को अ
भिमान है जो कि आर्य्यों की प्रथम

علم مین انکو یونانیون پر فوقیت
دیجاتی ہی جبر و مقابلہ مین بھی
برہمن اپنے ہمعصرون سے سبقت
لیگئے تھے چنانچہ اس علم کی
بابت اونکی تحقیقات کا حال
برہم گپت کی کتابون سے جو کہ چھٹی صدی
عیسوی مین ہوا ہے اور بہاسکر اچاریہ
کی کتاب سے جو کہ بارہوین صدی مین ہوا
ہے دریافت ہوتا ہے اور ان دونون
نے آریہ بھٹ کی تصنیفات سے مضامین
اخذ کئے ہین ظاہرا اس شخص کے زمانے
مین علم کمال درجے کو پہونچا تہا
اور یہہ اور ڈائی فانٹس جس
نے یونان مین جبر و مقابلہ
سب سے پہلے لکہا ہی بعض مورخین
کے نزدیک ایک زمانہ مین ہوئے ہین
اور یہہ بات مانی ہوئی ہی کہ یہہ شخص
ڈائی فانٹس سے اس علم کی ایسی تحقیقات
مین سبقت لیگیا ہی جن کے حاصل کرنے
اور سمجھنے پر متاخرین کو
فخر ہے اور جو کہ ہندوستان کی ابتدائی

के शाखाओं में जो आर्य्यों ने उन्नति
की है वुह ज्योतिष विद्या से भी अधि
क है जैसे पुस्तक सूर्य्य सिद्धान्त कि
जिसकी सामान्य इतिहासकारकों
की वुद्धि में पांच सौ या छै सौ इसवी
संवत में रचना हुई है उसमें त्रिकोण का
एसा व्याख्यान पाया जाता है जिस
से उन को यूनान देश वालों पर प्रधान
ता नहीं दे सकते किन्तु यह कह सकते
हैं कि उसमें वहुत से प्रश्न एसे हैं जि
न का ज्ञान योरोप देश वालों को संवत्
सोलह सौ ईसवी तक नहीं हुआ था
अंक विद्या के कई मूलों का ज्ञान आर्य्या
वर्त्त के साथ विशेष सम्वन्ध रख
ता है विशेष करके वह सम्बन्ध जो
अर्द्ध व्यास को वृत्त की परिधि के साथ
है उसका ज्ञान आज तक आर्य्या
वर्त्त को छोड़ कर किसी और देश
के लोगों को न था· अंक विद्या में सब
आर्य्यों को दशमभिन्न का प्रकाशक
स्वीकार करते हैं और इसी कारण अंक

کی سوا ریاضی کی فروع مین جو
اونہون نی ترقی کی ہی وہ علم
ہیئت سی بہی زیادہ جتانی کی قابل
ہی چنانچہ کتاب سورج سدہانت
جو عام مورخون کی نزدیک پانچوین
یا چہٹی صدی عیسوی کی تصنیف
مانی جاتی ہی اوس مین علم مثلث کا
بیان ایسا پایا جاتا ہی جس سی انکو
یونانیون ہی پر ترجیح نہین دی سکتی
بلکہ یہہ کہہ سکتی ہین کہ اوسمین بہت سے
سوال ایسی ہین جنکا علم عموماً اہل یورپ کو
سولہوین صدی تک حاصل نہ ہوا تہا
علم ہندسہ کی بعض اصول کا علم ہندوستان
ہی کی ساتھ خصوصیت رکہتا تہا
خصوصاً وہ نسبت جو نصف قطر
کو محیط دائرہ کے ساتھ ہے
اوسکا علم زمانہ حال تک ہندوستان
کی سوا کسی اور ملک کی لوگون
کو نہ تہا علم حساب مین
سب کی نزدیک کسور اعشاریہ کی موجد
ہندو ہین اور ظاہرا اسی سبب سے حساب کی

यह वृद्धि सम्वत ६०० हिजरी तक
रही-फिर यह जाति एक उछले हु
ए पत्थर की नाईं नीचे को चली आई
॥ इति ॥ रुहेलखंड लिटिरेरी सुसाई
टीके पत्र मख़ज़न उलउलूम नामक
की सातवी जिल्द के ग्यारवें अंक में
मोलवी अलताफ़ हुसेन मिम्बर देह
ली सुसाइटी का एक लेकचर है जिस से आर्य्य
लोगों की बुद्धिमत्ता विद्वत्ता प्रकट है
वहां का यह लेख है कि आर्य्यावर्त्त
के प्राचीन रहने वाले आर्य्य हैं- इन
के बड़ों का वृत्तान्त जो इतिहास में
देखा जाता है उस से इस जाति की
बहुत बुद्धिमत्ता और विद्वत्ता प्रकट
होती है आर्य्यों के प्राचीन लोगों ने
न्याय विद्या में बड़ी वृद्धि की है
यह बात सब पुरुषों को स्वीकार है
कि ज्योतिष् विद्या में जो आर्य्यों ने पु
स्तकें बनाई हैं यद्यपि उन में न्यूनता
भी है परन्तु उस के साथ उन में पूर्ण
ता भी पाई जाती है और गणित विद्या

یہہ ترقی قریباً سنہ ۶۰۰ ہجری تک
جاری رہی پھر یہہ قوم اکیبار اچھالے
ہوئے پتھر کی مانند نیچے کو چلی آئی
فقط روہیلکھنڈ لٹریری سوسیٹی
کو رسالہ مخزن العلوم کی جلد
ہفتم کے نمبر گیارہ مین
مولوی الطاف حسین ممبر دہلی
سوسیٹی کا ایک لیکچر ہی جس سے
آریہ لوگون کی قابلیت و لیاقت
اظہر ہی بجنسہ اوسکی عبارت اسطرح
پر ہی کہ ہندوستان کی قدیم باشندہ ہندو
ہین انکے بزرگون کا حال جو تاریخ مین
دیکھا جاتا ہی اوس سے اس گروہ
کی کمال قابلیت و استعداد ظاہر
ہوتی ہی ہندوؤن کے قدیم طبقون
نے علوم حکمیہ مین بڑی بڑی
ترقیان کی ہین یہہ بات بالاتفاق
تسلیم کی گئی ہی کہ علم ہیئت میں جو ہندؤن
نے کتابین تصنیف کی ہین اونمین نقصان
اگرچہ نہایت درجہ کا ہی مگر اوسکی ساتھہ کمال
بھی اعلی درجہ کا پایا جاتا ہے اور ہیئت

फिर मुहम्मद बिन इस्माईल आप
आर्य्या वर्त्त में आया और उस के पीछे
१० विद्वान् आर्य्या वर्त्त में आये और
आर्य्यों की पुस्तकों को अरबी भाषा
में उलथा किया ॥ इति ॥ फिर तहज़ी
बउलअख़लाक़ की चौथी जिल्द
के पांचवें नम्बर में सैयद अहमद खां
लिखते हैं कि हमारे बड़ों का विजा
तियों से विद्या सीखना और मुसलमा
नों में फैलाना इतिहास से भले प्रकार
सिद्ध है यूनानी और सुरयानी और
संस्कृत भाषा से विद्याओं का लेना
सूर्य्य की सदृश प्रकट है इस कारण
में नहीं कह सकता हूं :
कि इस काल में कोई पढ़ा लिखा मु
सलमान योरप देश वालों से विद्या
सीखने को वा उनकी रीति पर शिक्षा
देने को पाप कहे ॥ इति ॥ फिर इसी
जिल्द के १०वें नम्बर में है कि यूनान
और आर्य्या वर्त्त से सब प्रकार की वि
द्यायें मुसलमानों को प्राप्त हुईं और

शेष आगे

پھر محمد بن اسمٰعیل خود ہندوستان
مین آیا اور اوسکے بعد
دس عالم ہندوستان مین آئے
اور ہندوؤن کے علوم کی کتابون
کو عربی مین ترجمہ کیا فقط پھر
تہذیب الاخلاق کی جلد چہارم
کی نمبر پنجم مین بھی اس قسم کا
مضمون ہے وہان کی اصل عبارت
یہہ ہے کہ ہمارے بزرگون کا غیر قومون
سے علوم سیکھنا اور مسلمانون مین پھیلانا
تواریخ سے بخوبی ثابت ہے یونانی
سریانی سنسکرت سے علوم کا اخذ
کرنا مثل آفتاب کی روشن ہے مین
مین نہین خیال کرسکتا ہون
کہ اس زمانہ مین کوئی پڑھا لکھا
مسلمان اہل یورپ سے علوم
سیکھنے کو یا اونکے طور پر تعلیم
دینے کو گناہ و کفر کہے فقط پھر
اسی جلد کی نمبر ہفتدہم مین ہے کہ
یونان ہندوستان سے ہر قسم کے
علوم و فنون کو مسلمانون نے حاصل کیا اور

باقی آئندہ

की जिल्द चोथी के नंबर चौधवें में
लिखा है कि गणित पर भी मुसलमा
नों ने कम ध्यान नहीं दिया उनहों ने
आर्य्यों से इकाई दहाई आदिक का
यथार्थ स्थान पर रखना सीखा - और
इसी लिये उनहों ने इसका नाम एदा
दहिन्दिय: रक्खा बीज गणित के वि
षय में विरोध है - कोई मुसलमानों
को उस का प्रकाशक समझते हैं परन्तु
ठीक यह है कि मुसलमानों ने यह
विद्या आर्य्यावर्त्त के पंडितों और यूना
न के विद्वानों से सम्पादन की थी प
रन्तु फिर उस में बहुत वृद्धि की वैद्यक
में भी मुसलमानों ने बहुत कुछ उन्न
ति की थी यह आर्य्यावर्त्त में आये स
स्कृत भाषा सीखी - और बहुत वि
ख्यात दो पुस्तकें जिनका नाम चरक
और सुश्रुत था आरबी भाषा में उल
था कीं - सब से प्रथम सन १५६
हिजरी में मूसा बिन मूसा अलफरा
री ने संस्कृत का उलथा आरम्भ किया

کی جلد چہارم کی نمبر چہاردہم مین
لکھا ہی کہ حساب مین بھی
مسلمانون نی کم توجہ نہین کی
اونہون نی ہندون سی مراتب اعداد
کا رکھنا سیکھا اور اسی لئی اس
کا نام اونھون نی اعداد
ہندیہ رکھا فن جبر و مقابلہ کی
نسبت اختلاف ہی بعض مسلمانون
کو اوسکا موجد بیان کرتے ہین
مگر صحیح یہہ ہی کہ مسلمانون نی یہہ
علم ہندوستان کی پنڈتون اور
یونان کی عالمون سی اخذ کیا تہا
مگر اوس مین بہت بہت سی ترقی
کی علم طب مین بھی مسلمانون
نی بہت ترقی کی تھی اونہون
نی ہندوستان کا سفر کیا زبان سنسکرت
سیکھی اور بہت مشہور دو کتابین سنسکرت
زبان کی جنکا نام چرک و سشرت تہا عربی
زبان مین ترجمہ کین سب سی پہلے سنہ ۱۵۶ ہجری
مین موسی بن موسی الفزاری
نی سنسکرت کا ترجمہ شروع کیا

संभावना करते हैं कि यूनानीयों के पास
न्याय विद्या आर्य्यों के यहां से आई
कोई इसके विरुद्ध कहते हैं-निश्च
य यह है कि इन दोनों जातियों ने पृथ
क् न्याय विद्या का प्रकाश किया
यूनानीयों से रूमियों ने ली और रूमि
यों से यूोरप देश वालों ने पायी-यूना
नीयों ही से अरब देश वालों ने सीखी
-इति- मेक्स मूलर साहिब ने अपनी
पुस्तक लक्चर्स आन दी साइंस आफ़
लेंग्वज के पृष्ठ १५० में लिखा है कि
हरवास साहिब जो स्पेन देश के रहने
वाले हैं निश्चय पूर्व्वक कहते हैं कि
संस्कृत और यूनानी भाषा में बहुत
बड़ा सादृश्य है कि यूनानीयों ने अ
पनी न्याय विद्या और देवतों का वृ
त्तान्त सर्वथा संस्कृत वालों से लिया
है और कुछ शब्द और रीति पुल्लिंग
और स्त्रीलिंग की भी आर्य्यावर्त्त से
ही सीखी है॥ इति॥ सैयद अहमद
खां साहिब की तहज़ीबुल अख़लाक़

گمان کرتے ہین کہ یونانیون کے پاس
علم منطق ہندؤن کے یہان سے
آیا بعض اسکے برعکس کہتے ہین
اغلب یہہ ہے کہ ان دونون قومون
نے علیحدہ علیحدہ علم منطق ایجاد
کیا یونانیون سے رومیون نے لیا اور
رومیون سے یورپ والون نے پایا
یونانیون ہی سے عرب والون نے سیکھا
فقط میکس مولر صاحب نے کتاب
(لیکچرس آن دی سائینس آف لینگویج)
کے صفحہ ۱۵۰ مین لکھا ہے کہ ہرواس
صاحب جو ملک سپین کے رہنے والے
ہین یقیناً بیان کرتے ہین کہ
سنسکرت اور یونانی مین بڑی
مشابہت ہے کہ یونانیون نے اپنی
فلاسفی اور دیوتون کا حال بالکل
سنسکرت والون سے لیا ہے
اور کچھہ الفاظ اور طریقہ تانیث
و تذکیر بھی آریاورت ہی سے
اخذ کیا ہے فقط سید احمد خان
صاحب کی تہذیب الاخلاق

मनुष्य की उत्पत्ति का मूल स्थान ब्र
ह्मावर्त्त है सब देशों में यहां ही से विद्या
गयी है जैसे ओडस्कर साहिब ने अपनी
पुस्तक में लिखा है कि जितनी विद्यायें
भूगोल में फैली हैं सब का मूल आर्य्या
वर्त्त है काशी में डाकटर बेलेन टायन
साहिब को बड़े परिश्रम से यह बात
विदित हुई है कि संस्कृत सारी भाषा
ओं की माता है- सब भाषायें इसी से
निकली हैं प्रथम आर्य्यावर्त्त से यूना
नीयों ने विद्या ली और यूनान वालों से
रूमीयों ने और रूमीयों से अंग्रेज़ों ने
इसी के अनुकूल पादरी स्काट साहिब
ने कवायफुल मंतिक़ के पृष्ठ ८ और
९ में लिखा है कि न्याय बहुत पुरानी
विद्या है और प्रथम काल से केवल
यूनानी और आर्य्यों में पाई जाती है
सब जातियों ने इन ही से यह विद्या
ली है- परन्तु यह ठीक नहीं ज्ञात होता
कि यूनानीयों ने आर्य्यों से पाई वा आ
र्य्यों को यूनानीयों से मिली कोई ऐसी

پیدائش انسان کا اصل مکان
برہما ورت ہی تمام ولایتوں میں
یہاں ہی سے علم و ہنر کی ترقی ہوئی
چنانچہ گوڈس کر صاحب نے اپنی کتاب
میں لکھا ہے کہ جتنے علوم بھوگول میں پھیلے
ہیں سب کی اصل آریاورت ہے کاشی
میں ڈاکٹر بالین ٹین صاحب نے بتلاش بسیار
معلوم کیا ہے کہ سنسکرت کل زبانوں کی
ماں ہے تمام زبانیں اسی سے نکلی
ہیں اول آریاورت سے یونانیوں نے
علم لیا اور یونان والوں سے
رومیوں نے اور رومیوں سے انگریزوں
نے اسکے قریب پادری اسکاٹ صاحب
نے کوائف المنطق کے صفحہ ۸ و
۹ میں لکھا ہے بلفظہ وہاں کی عبارت
یہہ ہے کہ منطق بہت پرانا علم ہے
اور قدیم زمانہ سے صرف یونانیوں اور
ہندوؤں کے درمیان پایا جاتا ہے سب قوموں نے ان
ہی سے یہہ علم لیا لیکن یہہ ٹھیک نہیں معلوم
کہ آیا یونانیوں نے ہندوؤں سے پایا یا ہندوؤں
کو یونانیوں سے ملا بعض سمجھ

है और दृषद्वती नदी जो कि नयपाल के
पूर्व्व भाग में बहती है इन दोनों पवित्र
नदियों के मध्य में जितना देश है वह
सब आर्य्यावर्त्त की अपेक्षा से पवित्र
और पुण्य देश है उसको ब्रह्मावर्त्त
कहते हैं ॥ इति ॥ सब से पहिले ब्रह्मा
जी का प्रादुर्भाव इसी देश में हुआ
और उन ही के द्वारा मनुष्य की उत्प
त्ति जो कि, ईश्वर की सारी सृष्टि में श्रेष्ठ है यहां
ही हुई इस लिये इस देश का नाम ब्रह्मा
वर्त्त रक्खा गया इस के पश्चात् दूसरे दे
श बसे ॥ सब देशों के मनुष्यों ने इसी
देश से विद्या सीखी और सत्यासत्य
का निर्णय किया – जैसा कि मनु स्मृति
के दूसरे अध्याय में यह श्लोक है ॥ ए
तद्देश प्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्व्व
मानवाः अर्थात् ब्रह्मावर्त्त के पैदा हु
ए विद्वानों से सारी पृथ्वी के लोगों ने
सब विद्यायें सीखीं – इति – यहां से सि
द्ध हुआ कि विद्याओं की खान और

ہی اور درشدوتی ندی جو کہ نیپال
کی مشرقی حصّہ مین بہتی ہی ان دونوں
متبرک ندیون کے درمیان جسقدر ملک ہی
وہ بہ نسبت تمام آریہ ورت کی مشرف و متبرک
دیش ہی اوسکو برہماورت کہتی ہین
فقط سب سے پہلے برہما
جی کا ظہور اسی ملک مین ہوا
اور اونکے ذریعہ سی پیدائش انسان
کی کہ اشرف مخلوقات ہی یہان
ہی ہوئی اس لیے ملک ہذا کا نام
برہماورت رکھا گیا اسکے بعد دوسرے
ملک آباد ہوئے جملہ ممالک کے باشندون
نے اسی ملک سی تعلیم علوم پائی
اور حقیقت حق و باطل معلوم کی
چنانچہ منوسمرتی کے دوسرے ادہیائے مین
شلوک ہی एतद्देश प्रसूतस्य
सकाशादग्रजन्मनः स्वं स्वं
चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्व्व मानवाः
یعنی برہماورت میں پیدا ہوئے دانایون
سے تمام زمین کے لوگون نے تمام علوم و فنون سیکھے فقط
یہان سے ثابت ہوا کہ علوم کی کہان اور

चले आते हैं इस हेतु से इस देश को आर्य्यावर्त्त कहते हैं जैसा कि मनु के दूसरे अध्याय में है॥ आसमुद्रात्तु वै पूर्व्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात् तयोरेवान्तरं गिर्य्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः अर्थात् बंगाल के समुद्र से लेकर अरब देश के समुद्र तक हिमालय और विन्ध्याचल पर्व्वत के बीच में जितना देश है उस को आर्य्यावर्त्त कहते हैं॥ (आर्य्याणां आवर्तः आर्य्यावर्तः) अर्थात् आर्य्यों का आवर्त्त संस्कृत कोश में आवर्त्त का अर्थ देश है तात्पर्य्य यह है कि शिष्ट और धार्म्मिक पुरुषों के वास का स्थान आर्य्यावर्त्त के कुछ भाग का नाम ब्रह्मावर्त्त है जैसा कि मनुस्मृति के दूसरे अध्याय में है= सरस्वती दृषद्वत्योर्देव नद्योर्यदन्तरम्॥ तं देवनिर्मितं देशं ब्रह्मावर्त्तं प्रचक्षते= अर्थात् सरस्वती नदी जो कि गुजरात और पाञ्चाल अर्थात् पंजाब देश के पश्चिम भाग में बहती

بود و باش ہی اسواسطی اوسکو آریاورت کہتے ہین چنانچہ منو سمرتی کی دوسری ادھیا مین ہی-

आसमुद्रात्तु वै पूर्व्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात्तयोरेवान्त गिर्य्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः

یعنی بحر بنگال سی لیکر بحر عرب تک کوہ ہمالیہ اور بندھاچل کی درمیان جسقدر دیش ہی اوسکو آریہ ورت کہتی ہین یعنی آریون کا آورت لغت سنسکرت مین آورت بہ معنی ملک ہی مراد یہہ ہی کہ اشرافون اور ایمانداروں کی سکونت کی جگہہ آریہ ورت کی درمیان کچھہ حصہ کا نام برہما ورت ہے چنانچہ منوسمرتی کی دوسرے ادھیا مین آیا ہی

सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम्॥ तं देवनिर्मितं देशं ब्रह्मावर्त्तं प्रचक्षते

یعنی سرسوتی ندی جو کہ گجرات اور پنجاب کے مغربی حصہ مین روان

और जिन्नों के पास दूत भेजा कि आ-
ज्ञा स्वीकार करो और नहीं तो मारे जा
ओगे उन्हों ने अति निडर होकर दूत
को मार डाला और इबलीस पर यह
वृतान्त प्रकट न हुआ जब बहुत का-
ल व्यतीत होगया और दूत का कुछ
वृतांत न विदित हुआ तो दूसरा दूत भे
जा जिन्नों ने उसका भी हनन किया इ
सी प्रकार इबलीस ने कई दूत उन के
पास भेजे और जिन्नों ने सब की यही
दशा की अंत में इबलीस ने एक और
दूत इन के पास भेजा उन्हों ने उस के
प्राण भी लेने चाहे परन्तु वह छल
और कपट से अपने प्राण बचाकर
इबलीस की सेवा में लौट आया और
सब वृतांत कहा तब फ़रिश्तों की से
ना ने जो कि इबलीस के साथ थी जिन्नों
से घोर युद्ध किया अति संग्राम के
पीछे जिन भाग गये और पृथ्वी को
छोड़ दिया इति ॥ जो कि प्राचीन
काल से इस देश में आर्य्य लोग रहते

اور جنون کے پاس ایلچی بھیجا کہ
اطاعت اختیار کرو ورنہ قتل
کیے جاؤگے اونھون نے غایت
بیباکی سے ایلچی کو مار ڈالا اور
ابلیس اس حال سے غافل رہا جب
ایک مدت تک ایلچی مذکور کی خبر نہ
ملی تو دوسرا ایلچی روانہ کیا
جنون نے اوسکو بھی راہ عدم
دکھلائی اسیطرح ابلیس نے چند
ایلچی اونکے پاس بھیجے اور جنون نے
سب کو شربت شہادت پلایا
آخر کار ابلیس نے ایک اور ایلچی اونکے
نزدیک راہی کیا وے اوسکی جان کے
بھی خواہان ہوے مگر وہ مکر وحیلہ سے
اپنی جان بچاکر خدمت ابلیس میں واپس آیا
اور صورت حال معروض کی تب
لشکر ملائکہ نے کہ ابلیس کے ہمراہ تھا جنون
سے مقابلہ ومقاتلہ کیا بعد جنگ عظیم
کے جن مفرور ہوئے اور ربع مسکون
سے دور فقط چونکہ قدیم الایام
سے اس ملک میں آریہ لوگون کی

पृथ्वी पर मेरा राज्य होजावे उपासना में
उद्योग करना प्रारम्भ किया जिस सम
य पहिले आसमान के फ़रिश्तों के पास
ख़ुदा के यहां से कोई आज्ञा होती थी
कि अमुक कार्य्य में ऐसा ऐसा उद्योग
करो ॥ इवलीस सब से अधिक उस कर्म्म
में परिश्रम करता था यहां तक कि पहि
ले आसमान के फ़रिश्तों में इवलीस ने
बड़ा पद और अधिकार पाया इति ॥
सूरे हजर की والجان خلقناه من قبل من نار السموم
इस आयत की तफ़सीर अज़ीज़ी
में लिखा है कि बहुत काल के पश्चात्
जिन्नों ने फिर द्वीपान्तर और पर्व्व-
तों से बाहर आकर कुल पृथ्वी पर अधि
कार कर लिया और ईश्वर की आज्ञा से फिर
गए, उस समय इवलीस ने ईश्वर से प्रा
र्थना की कि यदि आज्ञा होवे तो मैं पृ
थ्वी पर जाकर जिन्नों को सत्य मार्ग
पर लाऊं, इवलीस का यह निवेदन स्वी
कार हुआ तब वह फ़रिश्तों की सेना
लेकर आसमान से भूमि पर आया

زمین پر متصرف ہوں عبادت مین
کوشش کرنی شروع کی جسوقت
پہلے آسمان کے فرشتون کے پاس
خدا کے یہان سے کوئی حکم صادر ہوتا تہا
کہ فلانی مہم مین چنان و چنین عمل و سعی
کرو ابلیس سب سے زیادہ اوس مہم
مین سعی کرتا تہا حتی کہ پہلے
آسمان کے فرشتون مین ابلیس نے
قدر و منزلت پائی فقط ۔
سورہ حجر کی آیۃ والجان خلقناہ من
قبل من نار السموم اس آیت کی تفسیر
بحر مواج مین لکہا ہے کہ بعد مدت مدید کے
جن پہر جزیرون اور پہاڑون
سے باہر آکر ربع مسکون پر
قابض ہوئے اور اطاعت الہی سے
انکار کیا اوسوقت ابلیس نے جناب
احدیت مین عرض کی کہ حکم ہووے
تو مین زمین پر جاکر جنون کو راہ
راست پر لاؤن ابلیس کی درخواست
منظور ہوئی تب وہ فرشتون کا لشکر
لیکر آسمان سے زمین پر آیا

था और स्थावर जंगम से यथा योग्य
लाभ उठाते थे और अन्तरिक्ष में भी आते
जाते थे-जब कि इस जाति में झगड़ा
और द्वेष बढ़ा और बहुत जिन मारे गये
खुदा ने पहिले आसमान के फ़रिशतों
को आज्ञा दी कि जिन्नों को पृथ्वी से
निकाल दो इसलिये कि भूमि उन से
पवित्र होवे तब पहिले आसमान के
फ़रिशतों ने पृथ्वी पर आकर कुछ
जिन्नों को मार डाला और कुछ उन
के हाथ से भाग कर द्वीपान्तर और
पर्वतों में छुपे इबलीस जो कि जिन्नों
में से था और जिस का नाम अज़ाज़ील
था और जो बहुत विद्या और उपास
ना में प्रसिद्ध था फ़रिशतों के साथ
पहिले आसमान पर गया और निवे
दन किया कि मैं इस उपद्रव और
संग्राम में जिन्नों का साथी नहीं था
खुदा ने फ़रिशतों के कहने से उसको
निकालने से छोड़ दिया तब इबली
सने इस लोभ से कि मुझ को सब

تھا اور حیوانات و نباتات سے
موافق حوصلہ اپنے کے مستفیض ہوتی تھے
اور آسمان پر بھی آمد و رفت رکھتے تھے جبکہ
اس فرقہ کے درمیان فتنہ و فساد و خونریزی
بکثرت ہوئی خدا نے پہلے آسمان کے فرشتوں
کو حکم دیا کہ جنوں کو روئے زمین سے
دور کرو تا کہ زمین اونکی لوث سے
پاک ہووے پس آسمان دنیا کے
فرشتوں نے زمین پر آ کر بعض
جنوں کو جان سے مار ڈالا اور بعضے
اونکی ہاتھ سے بھاگ کر جزیروں اور
پہاڑوں میں مختفی ہوئے ابلیس کہ جنوں
کے گروہ میں سے تھا اور عزازیل نام رکھتا
تھا اور بکثرت علم و عبادت ممتاز
تھا فرشتوں کے ساتھ پہلے
آسمان پر گیا اور اپنا عذر
بیان کیا کہ میں اس فساد و خونریزی
میں جنوں کے ساتھ شریک نہیں تھا
خدا نے فرشتوں کی شفاعت کے باعث
اوسکو اخراج سے محفوظ رکھا پس
ابلیس نے اس طمع سے کہ میں تمام

इसके विरुद्ध हैं वे भी दस्यु हैं॥ इसी प्रकार परमात्मा स्वतंत्र और न्याय कारी है अब जो कोई उसको परतंत्र और अन्याकारी माने उसके दस्यु होने में क्या संशय है इसी प्रकार जो कोई परमात्मा के किसी गुण को अन्यथा मान लेता है उस पर दस्यु पद ठीक चरितार्थ है पुराणों में जो देवासुर संग्राम लिखा है उसका तात्पर्य्य यह है कि अनादि काल से आर्य्यों और दस्युओं में विरोध चला आता है देव आर्य्य लोग हैं और असुर दस्यु हैं पुराण की कथा कहने वालों ने जो देवतों और दैत्यों की लड़ाई समझ ली है वह सर्वथा झूट है और वास्तव मुसलमानी की पुस्तकों से संचित की है जैसे

واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر

इस आयत की तफ़सीर अज़ीज़ी में लिखा है कि आदम की उतपत्ति से कई सहस्र वर्ष पहिले असुरों ने सब भूमि को वश में कर लिया।

اسکے برخلاف ہیں وے بھی دسیو ہیں اسی قیاس پر پرماتما خود مختار ہے اور دادار اب جو کوئی اوسکو مجبور و عدل و انصاف سے مہجور تصور کرے اوسکو دسیو ہونے میں کیا شبہہ ہے اسیطرح جو کوئی پرماتما کی کسی صفت میں واقع کی خلاف اعتقاد کرتا ہے اوسپر دسیو کا اطلاق جائز سمجھا جاتا ہے پرانوں میں جو دیواسر سنگرام لکھا ہے وہ آریوں اور دسیوں کی مخالفت سے مراد ہے کیونکہ ان دونوں گروہوں میں روز ازل سے دشمنی و پرخاش چلی آتی ہے دیوتوں سے مراد آریہ ہیں اور اسر سے مراد دسیو ہیں پران کی کتھا کہنے والوں نے جو دیوتوں اور دیتوں کی لڑائی سمجھ لی ہے وہ محض غلط ہے اور درحقیقت یہ خود ہی مسلمانوں کی کتابوں سے چنانچہ سورہ بقر کی آیۂ و اذ قلنا للملائکہ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی و استکبر اس آیت کی تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ پیدایش آدم سے چند ہزار برس پہلے جنوں نے ردی زمین پر تصرف کر لیا

१ यह आयत सूरे बक़र में है ॥ २ तफ़सीर अज़ीज़ी क़ुरान के एक भाष्य का नाम है

इति ॥ इसी प्रकार मनु के चौथे अध्या
य में है ॥ योऽन्यथा संतमात्मानमन्यथा
सत्सु भाषते सपाप कृत्तमो लोके स्तेन
आत्मापहारकः अर्थात् जो कोई अच्छे
लोगों के मध्य में जैसा आत्मा है वैसा
नहीं कहता अन्यथा बतलाता है वह
बड़ा पापी और चोर है अर्थात् आत्मा
को चुराता है यदि इन श्लोकों में आ
त्मा शब्द परमात्मा के अर्थ में लिया
जावे तो भी ठीक है अर्थात् परमेश्वर
के गुण जिस प्रकार के कि हैं उनको जो
कोई अयथार्थ्य प्रकाशित करे वह
परमात्मा का चुरानेवाला चोर है जैसे
परमात्मा शरीर और देश से पवित्र है
अर्थात् परमात्मा शरीर धारी और दे
शादि परिछिन्न नहीं है अब जो कोई
कहे कि वह शरीर धारी और देश परि
छिन्न है उसके दस्यु होने में संदेह न
हीं है ॥ इसी प्रकार परमात्मा एक है
न उस की कोई बराबर है न उस से को
ई अधिक है जिन लोगों का विश्वास

فقط اسی کے قریب منو کے چوتھے ادھیائے
مین ہے کہ योऽन्यथा संतमात्मान
मन्यथा सत्सु भाषते सपाप
कृत्तमो लोके स्तेन आत्माप
हारकः یعنی جو کوئی اچھے لوگون کے
درمیان جیسا آتما ہے ویسا نہین کہتا وہ
بڑا پاپ کرنیوالا ہے اور چور ہے یعنی آتما
کو چراتا ہے اگر ان شلوکون مین
لفظ آتما بمعنی پرماتما لیا جاوے
تو بھی درست ہے یعنی پرمیشور کے
صفات جسطرح کی کہ ہین اونکو جو
کوئی برخلاف اصلیت کے بیان
کرے وہ پرماتما کا چرانیوالا چور ہے
مثلا پرماتما جسمیت و مکانیت وغیرہ
قیود سے منزہ و پاک ہے پس جو کوئی کہے
کہ وہ جسمانی و مکانی ہے اوسکے دسیو
ہونے مین کلام نہین ہے
اسیطرح پرماتما ایک
ہے نہ اوس کے
کوئی برابر ہے نہ اوس سے
کوئی بڑھکر ہے جن شخصون کا عقیدہ

ही अधर्म्मी है परन्तु परमेश्वर का दास होना तो आर्य्य लोगों का स्वाभाविक गुण है॥ न जाने दयानंदी लोग अपने आप को ब्रह्म जान्ते हैं और ब्रह्मास्मि कहते हैं यदि उनके और परमात्मा के मध्य में दास स्वामी भाव सम्बंध है तो परमेश्वर दास और नारायण दास आदि नाम रखना क्यों बुरा जान्ते हैं॥ प्रकट होवे कि आत्मा के चुराने के बहुत कारण हैं उनमें से दो तीन निवेदन किये शेष की व्याख्या किसी जगह की जावेगी॥ अब मैं पूर्व्वोक्त के प्रमाण के लिये एक श्लोक भारत से लिखता हूं॥ अन्यथा संतमात्मान मन्यथा प्रतिपद्यते किं न तेन कृतं पापं चौरेणात्मा पहारिणा॥ १॥ अर्थात् आत्मा का तत्व जिस प्रकार कि है उस को जो कोई अन्यथा प्रकाश करे उस ने कौन सा पाप नहीं किया अर्थात् वह सब पापों का कर्त्ता है वह आत्मा का चुराने वाला चोर है

ادہرم ہی لیکن پرمیشور کا داس ہونا تو آریہ لوگون کا وصف ذاتی و جبلی ہی شاید کہ دیانندی لوگ اپنی رای مین دعوئی انا الحق رکھتے ہین اگر اونکی اور پرماتما کے درمیان داس سوامی بہاو کا علاقہ ہی تو پرمیشور داس اور نارائن داس وغیرہ نام دہرنی سے کیونکر پرہیز کرتی ہین مخفی نرہے کہ آتما کی چرانی کی بہت وجوہ ہین اونمین سی دو تین مختصر اسعرض بیان مین لائی گئین باقی کی تفسیر کسی موقع پر کیجاویگی اب مین اس تشریح کی تصدیق کیلئے بھارت سی ایک شلوک نقل کرتا ہون

अन्यथा संतमात्मानमन्यथा प्रतिपद्यते किंनतेन कृतं पापं चौरेणात्मा पहारिणा॥ یعنی آتما کی اصلیت جسطرح پر کہ ہی اوسکو جو کوئی برعکس واقع کی ظاہر کری اوسنی کونسا پاپ نہین کیا یعنی وہ تمام گناہون کا مرتکب ہولیا وہ آتما کا چرانی والا چور ہے

आदि के दास बन्ते हैं परमेश्वर के दास होने में किसी प्रकार की मुख्यता नहीं समझते इसी हेतु से अपनी संतान का भवानी दास और भैरव दास आदि नाम रखते हैं उन में से कुछ मनुष्यों का यह कथन है कि दास होना सर्वथा निषिद्ध है जैसे कि देवता आदि का दास होना निषिद्ध है इसी प्रकार परमेश्वर के दास होने से भी विरोध रखते हैं यदि कोई उनको परमेश्वर दास कहदे तो उसको गाली समझते हैं॥ इस बात में और जीव के स्वतंत्र होने में दयानंदी लोगों का भी एकत्व है इसी कारण स्वामी दयानंद सरस्वती अपने शिष्यों को उपदेश करते हैं कि दास नाम रखना बहुत बुरा है और जीवात्मा के कर्म्मों में परमात्मा को कुछ भी सम्बंध नहीं है॥ परमेश्वर ने चाहा तो इस विषय में एक पत्र ही जुदा लिखा जावेगा॥ परमात्मा से भिन्न दूसरे का दास कहलाना तो अवश्य

وغیرہ کے داس بنتے ہیں پرمیشور کے داس ہونے میں کسیطرح کی ترجیح نہیں سمجھتے اسیواسطے اپنی اولاد کا بھوانی داس اور بھیرو داس وغیرہ نام رکھتے ہیں اون میں سے بعض اشخاص کا یہہ قول ہے کہ داس ہونا مطلقاً ممنوع ہے جیسے کہ دیوتا وغیرہ کا داس ہونا منع ہے اسیطرح پرمیشور کے داس ہونے سے بھی انکار واجب جانتے ہیں اگر کوئی اونکو پرمیشور داس کہدے تو اوسکو گالی سمجھتے ہیں اس بات میں اور جیو کے خود مختار ہونے میں دیانندی لوگ بھی شریک ہیں اسیواسطے سوامی دیانند سرسوتی اپنے مریدوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ داس نام رکھنا بہت برا ہے اور جیو آتما کے اعمال میں پرماتما کو دخل نہیں ہے پرمیشور نے چاہا تو اس بارہ میں علیحدہ رسالہ لکھا جاویگا پرماتما کے سوا بھی غیر کا داس کہلانا لاکلام

आत्मा है उसके विपरीत प्रकाश कर
ते हैं ॥ अर्थात् जीव आत्मा केवल प
रमात्मा का उपासक है अर्थात् सब
लोगों को मन और देह से परमात्मा
की उपासना और पूजा करना अव-
श्य है परन्तु वे लोग देवता और भूत
और पानी और पत्थर आदि की पू
जा में प्रवृत्त रहते हैं फिर जीवात्मा
किसी काम में स्वतंत्र नही है और को
ई कार्य उसके बिना प्रेरणा परमात्मा
के नहीं होसक्ता परन्तु उन लोगों का
विश्वास है कि जीवात्मा स्वतंत्र है
जो चाहता है वह करता है उसके का
म में परमात्मा का कुछ सम्बंध नही
है फिर सब जीवात्मा परमात्मा के
दास हैं और परमात्मा सब का स्वामी
है अर्थात् जीव और परमेश्वर में
बहुत से सम्बंध हैं उन सम्बंधों में से
एक सम्बंध दास और स्वामी भाव
का भी निश्चय हुआ है - परन्तु वह
लोग मसानी और मीरां और भूत

اوسکو برعکس ظاہر کرتے ہین
یعنی جیوآتما صرف پرماتما کا
اوپاسک ہی یعنی سب لوگون
کو من اور تن سے پرماتما
کی اوپاسنا وعبادت کرنا
لازم ہی مگر وے لوگ دیوتا
اور بھوت اور پانی اور پتھر وغیرہ
کی عبادت مین مشغول رہتے ہین
پھر جیوآتما کسی کام پر خود قادر
نہین ہی اور کوئی امر اوسکی بدون
تحریک پرماتما کی صادر نہین لیکن ان
لوگون کا عقیدہ ہی کہ جیوآتما خود مختار ہی
جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی اوسکی کاروبار
مین پرماتما کا کچھہ تعلق نہین ہی
پھر کل جیوآتما پرماتما کی داس
ہین اور پرماتما سب کا سوامی
ہی یعنی جیو اور پرمیشور کی درمیان
بہت علائق ہین منجملہ علائق کی
ایک علاقہ مالکیت ومملوکیت کا
بھی متحقق ہے مگر وہ لوگ
مسانی ومیران وبھوت

शब्द आर्य्य और दस्यु की है कि प्रथ
म पद धर्मात्मा के अर्थ में है और दू
सरा धर्म्म विरोधी और पापी के अ
र्थ में जैसा ऋग् वेद के पहिले अष्टक
के चौथे अध्याय के दसवें वर्ग की ती
सरी श्रुति है ॥ विजानीह्यार्य्यान् ये
च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शास
द व्रतान् ॥ अर्थात् हे परमेश्वर। तुम
आर्य्यों को जान्ते हो कि अपने धर्म्म
और कर्म्म में प्रवृत्त हैं और जितने
दस्यु हैं उन के भी ज्ञाता हो कि बुरे
कर्म्म करते हैं इस लिये इन पापियों
का नाश करो इति ॥ संस्कृत कोश में
दस्यु कहते हैं शत्रु और चोर को दो
कारण से आर्य्यों के विरोधियों पर दस्यु
शब्द घटित होता है प्रथम कारण य
ह है कि वह लोक वैदिक धर्म्म से स्वा
भाविक विरोध रखते हैं इस लिये
हम उन को दस्यु कहते हैं दूसरा का
रण यह है कि वह लोक अपने आ
त्मा को चुराते हैं अर्थात् जैसा कि

کلمہ آریہ اور دسیو کا ہی کہ اول
بمعنی ایماندار ہی اور دوم بمعنی
بے ایمان و گنہگار چنانچہ رگ
وید کے پہلے اشٹک کی
چوتھی ادھیای کی دسوین برگ کی
تیسری شرتی ہی विजानीह्या-
र्य्यान् ये च दस्यवो बर्हिष्मते
रन्धया शासद व्रतान् یعنی
ای پرمیشور تم آریون کو جانتی ہو کہ
اپنی دھرم و کرم مین مشغول ہین اور
جتنی دسیو ہین اون سی بھی واقف
ہو کہ بری کامون کا شغل رکھتی ہین
اس لئیوان پاپیون کا ناش کرو فقط
سنسکرت کے اصل لغت مین دسیو کہتی
ہین دشمن اور چور کو پس آریون کے مخالفون
پر دو سبب سی لفظ دسیو کا اطلاق ہوتا ہی
پہلا سبب یہہ ہی کہ وہ لوگ وید کے دہرم
سی خصومت و عداوت دلی و ذاتی رکھتی
ہین لہذا ہم اونکو دسیو کہتی ہین دوسرا سبب
یہہ ہی کہ وہی لوگ اپنی آتما کو
چراتی ہین یعنی جیسا کہ آتما ہے

योग्य काम करता है और बुरे काम से बचता है वह आर्य्य है इति ॥ दूसरे स्थान पर भी आया है ॥ श्रुतिस्मृति मिता चारः शुद्धा हारः सुनीति मान् प्रीति मान् यो भवे द्देवे स आर्य्यः परिकीर्त्तितः ॥ अर्थात् जो कोई श्रुति और स्मृति के अनुकूल कर्म्म करे और शुद्धा हार और न्याय कारी होवे और परमात्मा से प्रीति रक्खे उस को आर्य्य कहते हैं इति ॥ भाषा और उर्दू में जो शब्द अजी और जी बड़े और कुलीन के अर्थ में प्रचरित है वह आर्य्य का अपभ्रंश है । प्रथम आर्य्य से अजी बनाया पश्चात् अकार दूर करके जी कर लिया ॥ यहां के पारसी भाषा के विद्वान् उसके अंत में वकार अधिक कर के जीव कहने लगे ॥ आर्य्य का विरोधी दस्यु है जैसे अरबी भाषा में मोमिन और काफ़िर दो शब्द विरुद्धार्थ वाचक हैं यही व्यवस्था संस्कृत में

کے لایق کام کرتا ہی اور بری کام سے بچتا ہی وہ آریہ ہے فقط دوسرے مقام پر بھی آیا ہی ٭

श्रुति स्मृति मिता चारः शुद्धा हारः सुनीति मान् प्रीति मान् यो भवे द्देवे स आर्य्यः परिकीर्त्तितः

یعنی جو کوئی شرتی اور سمرتی کی موافق کام کرے اور رزق حلال سی پیٹ بھرے منصف و عادل ہووے اور پرماتما سی محبت رکھی اوسکو آریہ کہتی ہین فقط بھاشا اور اردو مین جو لفظ اجی اور جی بمعنی بزرگ و شریف مستعمل ہی وہ آریہ کا بگڑا ہوا ہے اول آریہ سے اجی بنایا من بعد الف دور کرکے جی کرلیا یہان کے فارسی خوان اوسکی آخر واو زیادہ کرکے جیو کہنے لگے آریہ کی مقابل مین دسیو ہی جیسے عربی مین مومن و کافر دو لفظ متضاد مشہور ہین یہی حال سنسکرت مین

करने से क्या होता है श्राद्ध करने से क्या लाभ है संध्या का कुछ फल नहीं है प्रयोजन यह है कि सब कर्म्मों का छोड़ना अच्छा जानते हैं किसी कर्म्म की आवश्यकता नहीं समझते इस कारण अब हम आर्य्यों का सच्चा वृतांत और उनके धर्म्म की मूल २ बातों की पूरी २ व्याख्या करेंगे = प्रकट होवे कि संस्कृत कोश में आर्य्य शब्द उत्तम और कुलीन के अर्थ में लिखा है और पण्डितों के संकेत में धार्म्मिक पुरुष को कहते हैं जोकि वेदोक्त विधि और निषेध के अनुकूल वर्ते अर्थात् जिन कर्म्मों के करने की वेद में आज्ञा है उन को करता होवे और जिन बातों का निषेध है उन से बचता होवे जैसा कि स्मृति में कहा है कर्तव्य माचरन् काम मकर्तव्य मनाचरन् ॥ ॥ तिष्ठति प्रकृता चारे सवा आर्य्य इति स्मृतः ॥ अर्थात् जो कोई करने

کرنے سے کیا ہوتا ہے شرادھ کرنے سے کیا فائدہ ہے سندھیا کا کچھ پھل نہیں ہے غرضکہ جملہ اعمال کا ترک بہتر سمجھتے ہیں کسی عمل کو واجب ضرور نہیں جانتے اسواسطے اب ہم آریوں کی حقیقت حال اور اون کے مذہب کے اصول تفصیلوار بیان کرینگے مخفی نرہے کہ لغت سنسکرت مین لفظ آریہ بمعنی شریف و خاندانی مرقوم ہے اور دانایان سنسکرت کی اصطلاح مین اہل دہرم کو کہتے ہین کہ تابع امر اور نہی وید کو ہو یعنی جن اعمال کے کرنے کا وید مقدس مین حکم ہے اونکو کرتا ہو اور جن باتون کو منع کیا ہے اون سے بچتا ہو چنانچہ سمرتی مین کہا ہے۔

कर्तव्य माचरन् काम मकर्तव्य मनाचरन् तिष्ठति प्रकृता चारे सवा आर्य्य इति स्मृतः

یعنی جو کوئی کرنے

विरोधी प्रबल होरहे हैं और
चित्तों पर अज्ञान छारहा है इस
कारण आर्यतत्व प्रकाश का रचन
सब पुरुषों के अर्थ हितकारी है आर्य्य
धर्म्म की व्याख्या करने के बहाने से ना-
गरी और उर्दू में देशहितैषी और आर्य्य समा-
चार मेरठ आदि कई मासिक पत्र
प्रकाशित होते हैं परन्तु उन से
आर्य्य धर्म्म की कोई बात नहीं
पाई जाती मे आश्चर्य्य मे हूं
कि इन पुरुषों ने आर्य्य धर्म्म
किस को समझा है छंद:
है नहीं सद्धर्म पर दृष्टि जिन्हों
की एक क्षण ॥ आर्य्यों में नाम
की गणना कराये क्या हुआ ॥ बहुत
लोक हैं कि अपने आप को आर्य्य
नाम से प्रसिद्ध करते हैं परन्तु
आर्य्य पन का उन मे कोई चिन्ह
भी नहीं है उन कृत्रिम आर्य्यों
की जिव्हा पर रात दिन यह ही रहता
है कि व्रत करना नहीं चाहिये जप

بردہ ہیون کا زور شور ہی
اور گوش دل کر وویدہ باطن
کور ہی اسواسطی تصنیف رسالہ
آریتو پرکاش عوام کے حق مین
خیر خواہی ہی اور انام کے
حق مین بہلائی۔ ان دنون
آریہ دہرم کی تشریح کی بہانی سے
ناگری اور اردو مین دیش ہتیشی
اور آریہ سماچار میرٹھ وغیرہ کئی
رسالی ماہوار شایع ہوتی ہین لیکن
آریہ دہرم کی اونمین کوئی بات
نہین پائی جاتی حیرت ہی کہ انہون
ان لوگون نی آریہ دہرم کسکو سمجہا ہی
[illegible] کی دہرم پہ جنکی ہی
نہین نگاہ ہی تباہ۔ آریون مین نام
کی گنتی کرائی کیا ہوا۔ بہت لوگ
ہین کہ اپنی تئین آریہ نام سی مشہور
کرتی ہین مگر آریہ پن کا ان
مین نشان بھی نہین ہی اون مصنوعی
آریون کی زبان پر رات دن یہ
ہی جاری ہی کہ برت کرنا نہ چاہئی جپ

षट् दर्शन कहते हैं यह ही
वृतान्त है इस यंत्रालय का इस
से इसका सुदर्शन नाम रक्खा
गया पुराण वालों के संकेत में
सुदर्शन विष्णु के शस्त्र का नाम
है जिस को चक्र कहते हैं और
वह प्रकाश रूप असुरों की मूल
का नाशक है जोकि इस यंत्राल-
य में वेद विरोधियों के मत का
खंडन छपता है इस कारण
सब लोगों का चित्त इसी ओर
जाता है इस कारण इस यंत्राल-
य का यही नाम बहुत योग्य है इस
यंत्रालय में सत्य के निर्णय का
स्रोत जारी है जो कि आर्य्यों
के लिये हितकारी है वेद
की श्रुतियों के गूढ़ अर्थों
की व्याख्या की जाती है
और ज्ञान और विज्ञान के
प्रश्नों का उत्तर दियाजाता है
जब कि आज कल सब ओर वेद

شٹ درشن کہتے ہین یہ
ہی حال ہو اس مطبع کا لہذا
باسم سودرشن موسوم کیا گیا
پران والون کی اصطلاح مین
سودرشن بشنو کے شستر کا
نام ہو جسکو چکر کہتے ہین اور
وہ پرکاش روپ اسرون
کی بنیاد کا قطع کرنیوالا ہو
چونکہ اس مطبع مین مخالفین
وید اقدس کی تکذیب مطبوع
ہوتی ہو بنا برین خاطر عوام الناس
اسی طرف رجوع ہوتی ہو
پس یہ نام نامی و اسم گرامی
بسیار مناسب ہے بلکہ
نزدیک یار و اغیار واجب ہے
اس مطبع سے چشمہ مضمون
احقاق حق جاری ہے جو کہ آریون کے
حق مین ہت کاری ہے، وید مقدس
کی آیات کے نکات کا بیان موافق اصول
کیا جاتا ہے، اور گیان بگیان کے سوالات کا جواب
دیا جاتا ہے چونکہ آج کل ہر طرف وید

दूसरे पदार्थ का ज्ञान नहीं होता
यथावत् उसके तत्व का भान नहीं
होता जैसे किसी ने कहा है कि
सुख का स्वाद वही जान्ता है जो
एक वार दुःख में पड़ा हो इसी
लिये गोतम ऋषि ने न्याय दर्शन
के पहिले सूत्र में प्रमाण प्रभृति
सोलह तत्वों को मुक्ति का कारण
ठहराया है (प्रमाणादीनां तत्व
ज्ञानान्निश्रेयस साधि गमः) ता-
त्पर्य्य यह है कि यद्यपि केवल
आत्मज्ञान मुक्ति का कारण है
परन्तु जो कि हर वस्तु के ज्ञान में
उसके विरोधी का ज्ञान भी सहा-
यक होता है इस लिये आत्मज्ञान
में अनात्मज्ञान भी सहायक है अब
जान्ना चाहिये कि दर्शन पद दृशि
प्रेक्षणे धातु से वन्ता है कि जिस
का अर्थ देखने का है जोकि छः
शास्त्रों से जीवात्मा और परमात्मा का
साक्षात् कार होताहै इससे इन को

مفہوم نہین ہوتی اوسکی حقیقت
حال بخوبی معلوم نہین ہوتی
چنانچہ کہتے ہین کہ قدر عافیت
کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید
اسیواسطے گوتم رشی نے نیاے
درشن کے پہلے سوتر مین پرمان
وغیرہ سولہ تتون کے گیان کو
مکتی کا سبب قرار دیا ہے وہ سوتر یہ ہے
प्रमाणादीनां तत्व
ज्ञानान्निश्रेयस सा-
धिगमः
حاصل یہہ ہے کہ اگرچہ فقط آتم گیان
رستگاری کا باعث ہے لیکن چونکہ
ہر چیز کے گیان مین اوسکی ضد کا
گیان بھی معاون ہوتا ہے لہذا آتم گیان
مین اناتم گیان کو بھی دخل ہے
اب یہہ جاننا چاہئیے کہ لفظ درشن درشی
پریکشنے سے بنتا ہے یعنی سنسکرت مین درشی
دھاتو جسکے معنی دیکھنے کے ہین
مصدر سے بنایا جاتا ہے اور
چونکہ شاستر ششگانہ سے جیواتما اور
پرماتما کا ساکشات گیان ہوتا ہے اسواسطے انکو

का भी वह ही तात्पर्य्य है इसी
कारण से न्याय प्रभृति छः शास्त्रों को
षट् दर्शन कहते हैं क्योंकि वह
छओं शास्त्र आत्म ज्ञान के कारण
हैं यहां आत्म पद से जीवात्मा
और परमात्मा दोनों का ग्रहण
होता है कि न्याय प्रभृति छः
शास्त्र जीवात्मा और परमात्मा के
ज्ञान के कारण हैं परन्तु दर्शन के
पूर्व सु उपसर्ग दृढ़ता के लिये
लगाया गया है कि इस बात
का द्योतन करे कि छः शास्त्र
में प्रकृति और परमाणु
और काल और आकाशादि
पदार्थों का भी विवाद है और
इस ग्रंथालय में केवल आत्मज्ञान
और उस की प्राप्ति के उपाय का
शास्त्रार्थ होगा फिर षट् दर्शन
में प्रकृत्यादि पदार्थों की व्याख्या
की इस लिये आवश्यकता हुई
कि जब तक एक पदार्थ के विरोधी

سے بہی یہہ ہی مدعا بر آمد
ہوتا ہی اسیواسطے نیاے
وغیرہ چھہ شاستر کو شٹ درشن
کہتے ہین کہ یہہ چھہون شاستر
آتم گیان کے کارن ہین یہان
لفظ آتما سے جیوآتما اور پرماتما دونون
مراد ہین کہ نیاے وغیرہ چھہ
شاستر جیوآتما اور پرماتما کے
گیان کی علت ہین مگر لفظ
(سوم تاکید آ درشن کے اول
لایا گیا ہی تاکہ اس بات پر دلالت
کرے کہ چھہ شاستر مین پرکرتی
اور پرمانو اور کال اور آکاش وغیرہ
کی بھی بحث ہی اور یہان صرف
آتم گیان اور اوسکے حاصل
ہونے کے اسباب کا
بحث ومباحثہ ہوگا پہر
شٹ درشن مین
پرکرتی وغیرہ کے مذکور
کی اسواسطے ضرورت ہوئی
کہ جب تک ضد کسی چیز کی

अब परमेश्वर की कृपा से प्रथम भाग समाप्त किया है

दोहा

वेद शास्त्र के अर्थ का है इस में सुविचार॥
महिमा है सद्धर्म की जिससे अपरंपार॥१॥
मूल्य डाक व्यय के सहित जिस के आने चार॥
परब्रह्म के भक्त ही करें इसे स्वीकार॥२॥
है कर्त्ता इस ग्रंथ का इन्द्रमणि विख्यात॥
जिसकी लेखनी ने किया दुष्ट असुर दल घात॥३॥

इस यंत्रालय का नाम सुदर्शन है इस कारण से कि इस से अच्छा ज्ञान होता है संस्कृत भाषा में इस शब्द की यह निरुक्ति है (शोभनं दर्शनं ज्ञानं भवत्यस्मात् तत् सुदर्शनं) अर्थात् जिस से शोभन ज्ञान होवे उस को सुदर्शन कहते हैं अर्थात् अच्छे ज्ञान का द्वार यद्यपि दर्शन पर

اب پرمیشور کی کرپا سے پہلا باب تمام کیا ہے۔

ابیات

مضامین متین وید اقدس کے ٭ بھرے ہیں اسمیں کوشش کر کے از بس ٭
مطالب شاستر کے بھی ہیں تمامی ٭ منور جس سے ہے دھرم گرامی ٭
ہے قیمت اسکی چار آنہ معہ محصول ٭ کہ بہر زمانہ سوائے طالب ذات نراکار ٭ نہ ہوویگا کوئی اسکا خریدار

اس مطبع کا نام سودرشن ہے اس لئے کہ اس سے اچھا گیان ہوتا ہے زبان سنسکرت میں کلمہ ہذا کے یہی معنی ہیں۔
शोभनं दर्शनं ज्ञानं भवत्यस्मात् तत सुदर्शनं॥ ॥
یعنی جس سے شوبھن گیان ہووے اسکو سودرشن کہتے ہیں یعنی بہتر گیان علم کا آلہ اگرچہ لفظ درشن

दोहा

धन्यवाद जगदीश को जिस का सब संसार॥ देव ऋषि नहीं पासके उस कर्त्ता का पार॥१॥ कृपा कटाक्ष उसके विना बने न धर्म उपकार॥ जिस पर हो उसकी दया करे वोही सुविचार॥२॥ नगर **मुरादाबाद** है जो प्रसिद्ध दिशि चार॥ हुई सहायक कामना जिसकी सकल प्रकार॥३॥ हुई यहां से आर्यता प्रकट जगत् के बीच॥ सुधारूप सद्धर्म से दिये लोक चय सींच॥४॥ इसी कारण इस ग्रंथ का आर्यत्व प्रकाश नाम है जिसके अवलोकन से आर्यों का आनन्द के साथ जीवन और परिणाम है जो कुछ इस का अभिप्राय है वेदादि सच्छास्त्रों के तात्पर्य का समुदाय है नागरी और उर्दू में व्याख्यान है दोनों भाषा जानने वालों के लिये हर्ष का स्थान है यह पुस्तक कई भाग में समाप्त होगा जिस से संपूर्ण लोकों को अति श्रेय ज्ञान प्राप्त होगा

ابیات

شکر ہے پرماتما کا
ہے کل حق و اجرا
جب مطبع زبدہ عطر لطائف
جس سے فیض ہے عالم میں شایع
جب مطبع سودرشن فرحت انگیز
ال رشکِ رضوان آل و نیز شان
حیات تازہ بہر مردمان ہے جہاں
میں چشمۂ حیوان رواں ہے
مراداباد ہے جو شہر نامی ہے
ہے کامیابی جسکی حامی یہاں
سے آریہ تا تحصیلی جہاں میں
زمین میں آسمان میں لامکان میں
اسواسطے رسالہ ہذا کا آریتو پرکاش
نام ہے جسکی برکت سے آریون کی خیر و برکات کی ساتھو
معاش اور انجام ہے جو کچھ اسکا
مفہوم و مضمون ہے خلاصہ وید و شاستر
سے مملو و مشحون ہے ناگری اور اردو
عبارت ہے دونون زبان جاننے والون
کے لئے بشارت ہے اس کتاب
کئی باب ہونگے جن سے ادنی و اعلی فیضیاب ہونگے

(५)

ओ३म

اوم

परमात्मने नमः

پرماتمنے نمہ

आर्यत्व प्रकाश

آریتو پرکاش

प्रथम भाग

پہلا حصہ

मुन्शी इन्द्रमणि विरचित

مصنفہ منشی اندرمن

सुदर्शन यंत्रालय मुरादाबाद में मुन्शी नारायण दास के प्रबंध से मुद्रित हुआ

سودرشن پریس مرادآباد میں منشی نراین داس کے اہتمام سے چھپا

मूल्य ।/

قیمت ۴ر

Practical Plean & Civil Geometry
By Parsi Bron 1903 G.K.V.